دل نادان

تحریر : یمن ایوا

”رماب میں تمہاری اور عجوہ کی انگیجمنٹ کرنا چاہتا ہوں“ بابا کے اچانک جملے پر اسے جھٹکا لگا۔۔
ہاتھ میں پکڑے جوس کے گلاس سے جوس چھلکا اور شفاف آف وائی ٹ شرٹ کو داغدار کر گیا۔۔
”بھائی ی۔۔آپ۔۔کی شرٹ۔۔۔“ عذبہ نے گھبرا کر اسے دیکھا جس کی شفاف آنکھوں میں غصہ نظر آ رہا تھا۔۔
”میں۔۔۔اور شرٹ لادوں؟“ وہ آہستگی سے بولی تو اس نے گھور کر دیکھا۔۔
”Dont call me bhai damn it..."
عذبہ اسکے لہجے پر سہم گ ئی ی۔۔
”کیا کر رہے ہو رِماب۔۔ چھوٹی بہن ہے کبھی آرام سے بھی بات کر لیا کرو“ اسجد صاحب نے اسے ٹوکا تو وہ طنزیہ مسکرایا۔۔
”یہ میری بہن نہیں۔۔یہ آپکی وائی ف کی بیٹی ہے۔۔اور میرے معاملات میں ان ماں بیٹی کو بولنے کی بالکل اجازت نہیں۔۔“ وہ کرختگی سے بولتا انہیں طیش دلا گیا۔۔

مسز اسجد نے کڑی نظروں سے عذبہ کو گھورا۔۔ وہی تو تھی جسکی وجہ سے رماب انہیں بھی ماں کے طور پر قبول نہیں کرتا۔۔

انکی نظروں میں اپنے لیے ناگواری دیکھ کر وہ اپنے گلاسز کے پیچھے بھیگتی آنکھوں کو چھپاتی وہاں سے چلی گ ئی ی۔۔

اسجد بے بسی سے عذبہ کو جاتا دیکھ رہے تھے مگر مزید کچھ بول کر رماب کو غصہ نہیں دلا سکتے تھے۔۔ وہ انکا اکلوتا بیٹا تھا۔۔

اور وہ جانتے تھے وہ آج تک انکی دوسری شادی کے فیصلے کو قبول نہیں کر پایا۔۔

وہ غصے میں لحاظ بھول جاتا تھا۔۔

اس لیے وہ بھی خاموشی اختیار کر گ ئی ے۔۔

اسجد صاحب کی دوسری بیوی یعنی کنزہ بیگم پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

اسے غصہ عذبہ کے بھائی ی بلانے پر آرہا ہے یا عجوہ سے انگیجمنٹ کی بات پر۔۔۔؟

رماب کے گندمی سفید چہرے پر غصے اور نفرت کی سرخی تھی۔۔

آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھر رہے تھے۔۔

"مجھے عجوہ یا کسی ایکس وائی زیڈ میں انٹرسٹ نہیں۔۔ میں اپنی پسند سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ ٹھنڈے لہجے میں بولتا اپنا فیصلہ سنا کر چینج کرنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے اسکے قدم زرار کے، عذبہ کے روم سے سسکیوں کی آواز پر اس نے لب کاٹے۔۔دل میں عجیب سا احساس ابھرا تھا مگر وہ جلدا گنور کرتا آگے بڑھ گیا۔۔

وہ لان میں ٹہلتا کال پر بزی تھا۔۔
لائی لہ جو آج سپیشلی اسے دیکھنے کے لیے آئی ی تھی دل تھام کر رہ گ ئی ی۔۔
آج کا دن اچھا تھا کہ وہ لان میں روبرو نظر آگیا تھا۔۔اس کا دل اسے دیکھ کر زور و شور سے دھڑکا۔۔۔
وہ اونچی قدو قامت کا یونانی دیوتاؤں جیسا انسان ایسے ہی نازک دل لڑکیوں کے دل دھڑکا دیتا تھا۔۔
اسکی سنہری رنگت چمکتی دھوپ کی تمازت کی وجہ سے ہلکی ہلکی سرخی چھلکا رہی تھی۔۔اور اسکے بال سلیقے سے سر پر جمے تھے۔۔
لائی لہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی جب وہ کال سے فری ہو کر مڑا اور خود کو تکتی اس بے تحاشہ خوبصورت لڑکی پر نظر پڑی۔۔
وہ گڑبڑا کر سنبھلی اور اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔
"ہائے میں لائی لہ۔۔آپکی سسٹر ہانیہ کی فرینڈ" لائی لہ نے مسکرا کر اپنا انٹرو دیا۔۔
اسکے سامنے ٹھہر کر دل کی دھڑکن پوری رفتار پکڑتی کانوں میں شور کرنے لگی۔۔
سامنے والے کے چہرے پر نرمی دیکھ کر وہ سکون سے بولی۔۔۔

''ہانیہ اندر رہے۔۔۔''اسکے لہجے میں نرمی تھی مگر انداز ایسا تھا کہ آگے والے کو آرام سے ''حد'' بتادے۔۔

لائی لہ کا خوبصورت چہرہ اہانت سے سرخ ہوا۔

''میں۔۔۔۔اندر ہی جارہی تھی۔۔آپکو دیکھا تو اچھا نہیں لگا اگنور کر کے جانا۔۔''اسکا دل کر لایا بھلا وہ اگنور کرنے والی بلا تھا کب۔۔

کہنا چاہا تم جسے دیکھتے ہو قدموں میں زنجیر ڈال کر رکنے پر مجبور کر دیتے ہو۔۔

''اٹس او۔کے۔۔''وہ مسکرایا اور وہاں سے آگے بڑھ کر گھر کی اندرونی جانب چلا گیا لائی لہ اسی جگہ کھڑی تکتی رہ گ ئی ی۔۔

آج سے پہلے ایسا کبھی ہوا تو نہیں تھا کہ وہ کسی لڑکے کو مخاطب کرے اور اسے اگنور کیا جائے۔۔اس جیسی حسین لڑکی سے بات کرنا سب کو اپنی خوش قسمتی لگتا تھا مگر۔۔

خیر دارام کا کیس الگ تھا۔۔

وہ ''عام''لڑکا ہر گز نہیں تھا۔۔

وہ تو خود اپنی ''مسکان'' سے ہی مار دینے والا بندہ تھا۔۔

''عذبہ میرا جذبہ۔۔ کہاں ہو تم؟'' عجوہ دھڑام سے دروازہ کھولتی اسکے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔

لیپ ٹاپ پر اینیمی سیریز دیکھتی عذبہ نے چونک کر سر اٹھایا تو عجوہ کو دیکھ کر اسکا چہرہ کھل اٹھا۔۔

''عجوہ پیا۔۔ آپ اتنے دن کہاں تھیں۔۔ میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔'' وہ عجوہ کے گلے لگتی جوش سے بولی۔۔ عجوہ مسکرائی ی اور حجاب اتارے بنا ہی بیڈ نیم دراز ہوئی ی۔۔

''یار بزی ہوں سٹڈی کی وجہ سے۔۔

آج بھی چاچو نے کال کر کے کہا یونی سے واپس سیدھا گھر جانا میری گڑیا آج اداس ہے۔۔ کیوں بھ ئی ی کیوں فکر میں مبتلا رکھتی ہو میرے چاچو کو۔۔ پتہ ہے ناں تمہاری اداسی پر ان کا سارا دن پریشان گزرتا ہے'' عجوہ نے اپنے ہاتھوں سے اسکے دونوں گال تھپتھپائے۔۔

اسے اپنی یہ شیشے کی گڑیا جیسی چھوٹی سی کزن بہت پیاری تھی۔۔

''پیا آج پھر بھائی ی مجھ پر غصہ ہوئے۔۔

انہیں میرا بھائی ی کہنا کیوں برا لگتا ہے؟

وہ اور مما مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے۔۔'' وہ ناک پر پھسلتے گلاسز سیٹ کرتی اداسی سے بولی تو عجوہ نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

''تمہارا بھائی ی'' کہنا'' نہیں پسند۔۔اور تمہارے اس اکڑو بھائی ی کو میرا بھائی ی'' نا کہنا'' نہیں پسند۔۔مجھے بھی تو ہر وقت ڈانٹتے ہیں کہ بھائی ی کہا کرو بڑا ہوں نام مت لیا کرو وغیرہ۔۔ چھوڑو نا پاگل پتہ تو ہے تمہارے بھائی ی پوری دنیا سے بیزار ہیں۔۔

بس ایک داری بھائی ی سے ہی محبت ہے'' عجوہ نے لاپروائی سے کندھے اچکا کر کہا اور اسکا لیپ ٹاپ اپنی طرف موڑا۔۔

جہاں ڈریگن بالز سوپر سیزن لگا تھا۔۔

'' یہ تم ہر وقت اینیمیشن میں گھسی رہتی ہو۔۔ بڑا نہیں ہونا۔۔؟ کوئی ی رومانٹک سی موویز دیکھا کرو''

عجوہ نے آنکھ مارتے ہوئے شوخی سے کہا تو عذبہ کے گال گلابی ہو گ ئے

''بھائی ی نے منع کیا ہے کہ موویز نہیں دیکھنی'' وہ جھینپ کر بولی۔۔

''ہائے بہت روک ٹوک کرتے ہیں تمہارے بھائی ی۔۔

اب مجھے ہی دیکھ لو سارے خاندان کی لڑکیاں ایک طرف اور ایک اکیلی میں حجاب پہنتی ہوں۔۔ کیوں؟

ایک بار تمہارے بھائی ی نے کہا تھا حجاب میں لڑکی پرکشش لگتی ہے۔۔

میرا کیا بنے گا؟'' عجوہ سینے پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پر گرنے کے انداز سے لیٹی۔۔

اس کی بات پر عذبہ کو رماب کا صبح انکار کرنا یاد آیا تو وہ افسردہ ہوئی ی۔۔

اگر عجوہ کو پتہ چلے کہ رماب نے انکار کر دیا ہے تو؟ کتنی ہرٹ ہو گی۔۔

اسے تو خود رماب کے لیے صرف عجوہ ہی اچھی لگتی تھی۔۔

''عجوہ پیا۔۔ کیا آپ کو رماب بھائی بہت اچھے لگتے ہیں؟؟''اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

''بہت سے بھی بہت زیادہ۔۔اپنے بچپن سے ہی۔۔'' عجوہ کی ڈارک براؤن آنکھوں میں دئیے سے جل اٹھتے تھے رماب کے نام پر۔۔اور گلابی لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی۔۔

عذبہ بھی رماب کے انکار کو چھپا گئی، اسے یقین تھا بابا بھائی کو منالیں گے۔۔۔

''مگر۔۔۔رماب مجھے پسند نہیں کرتا'' وہ اداس ہوئی۔۔سیاہ حجاب میں اسکی شفاف رنگت ماند پڑی تھی۔۔

''لیکن وہ آپ سے بات کرتے ہیں۔۔ڈانٹتے بھی نہیں ہر وقت۔۔اور آپ کے ساتھ ہنستے بھی ہیں۔۔ آپکو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔۔ پھپھو بھی۔۔'' عذبہ رشک سے اس خوش نصیب لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔

پھپھو جو انتہا کی مغرور اور سخت مزاج تھیں اگر وہ کسی کو پسند کرلیں مطلب وہ بندہ واقعی خوش نصیب تھا۔۔

ویسے تو بھائی یوں کا شمار بھی شہر کے امیر اور کامیاب لوگوں میں تھا مگر پھپھو کا سسرال رئیس تھا اور اس بات کا وہ جتنا غرور کرتیں کم تھا۔۔

انہیں بھائی یوں کی سب اولادوں سے ہی پیار تھا رماب سے کچھ خاص لگاؤ تھا۔ مگر صرف عذبہ سے ان کا سلوک نفرت آمیز تھا۔۔

عذبہ کا چھوٹا دماغ اس بات کی وجہ نہیں سمجھ پاتا تھا۔۔ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ سوتیلی ہو کیونکہ بابا کو اس سے رماب بھائی ی کے برابر پیار تھا۔۔

ایک بار عذبہ کے خوفزدہ سوال پر کہ کیا وہ انکی سوتیلی بیٹی ہے؟ انہوں نے تڑپ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔

''تم میری اپنی بیٹی ہو عذبہ۔۔ تمہارا باپ میں ہی ہوں'' ان کے جواب نے اسے مطمئن کر دیا تھا۔۔

ہاں بہر حال مما کی سختی اور ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ پر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ سوتیلی ماں ہیں جنہیں رماب بھائی ی تو اچھے لگتے تھے مگر عذبہ نہیں۔۔

اپنے خیالات جھٹک کر وہ بلا تکان بولتی عجوہ کو شوق سے اپنی آنکھیں پھیلائے سننے لگی۔۔اسے عجوہ کی باتیں پسند تھیں۔۔

اور عجوہ کو اسکا یوں شوق اور توجہ سے ہر بات سننا پسند تھا۔۔اس لیے ایج ڈفرینس کے باوجود ان میں اچھی دوستی تھی۔۔

وہ چرچ کے باہر بنچ پر سر ڈالے بیٹھا تھا۔۔

"Adam.. father george is diappointed..

Why are you giving me hard time..

(ایڈم۔۔فادر جارج مایوس ہیں۔۔تم مجھے سخت/مشکل وقت کیوں دے رہے ہو۔۔)الزبتھ اسکے پاس آکر بیٹھی۔۔وہ مزید سر جھکا گیا مگر خاموش بیٹھا رہا۔۔۔

"Honey you know well you are our precious son.. i want you to be a good religious person..

(پیارے تم اچھے سے جانتے ہو تم ہمارے قیمتی بیٹے ہو۔۔۔میں چاہتی ہوں تم اچھے مذہبی انسان بنو۔۔)

الزبتھ نے فکر سے اسے دیکھا۔۔اسے آج ہی فادر جارج نے کہا تھا تمہارے بیٹے میں بغاوت پیدا ہو رہی ہے۔۔

اور یہ بھی کہ وہ دل سے جیزز کو نہیں مانتا۔۔اور پوری شا فیملی کو خوف تھا کہ وہ انکے ہاتھ سے نا نکل جائے۔۔

ان کے اور بھی بچے تھے سب ہر سنڈے خوشی سے چرچ جاتے تھے مگر ایڈم کا معاملہ الگ تھا۔۔

وہ چھوٹی عمر سے ہی چرچ سے دور بھاگ رہا تھا۔۔

“I dont feel peace in church mum..

everything is feel fake to me.. father cant answer my question properly..

whenevr i tried to know about Real God.. he stopped me sayin am sinner."

(مجھے چرچ میں سکون نہیں ملتا ماں۔۔میرے لیے ہر چیز جھوٹی ہے۔۔فادر میرے سوالات کا سہی جواب نہیں دے سکتے۔۔جب بھی میں نے حقیقی خدا کو جاننے کی کوشش کی انہوں نے مجھے گناہگار کہتے ہوئے روک دیا)اس نے بے چارگی سے ماں کو دیکھا وہ انہیں نہیں بتا سکا کہ وہ جانتا ہے اس کا خدا کون ہے۔۔

"Jesus is only mother marry son.. God is not father or husband.. God is one and only.and this is the only truth"

(جیزز صرف مدر میری کے بیٹے ہیں۔۔خدا نا باپ ہیں نا ہز بینڈ،خدا ایک اکیلا ہے اور یہ واحد سچ ہے)

ایڈم کی بات پر الزبتھ کا دل رک گیا۔۔تو کیا وہ کرسچین نہیں؟اس کے اندر کیا چل رہا ہے۔۔

اور ماں کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر اسے خاموش ہونا پڑا۔۔۔۔

وہ چرچ آتا تھا مگر اس کے دل میں ''اللہ'' کا نام دھڑکتا تھا۔۔وہ فادر کی سپیچ نہیں سن سکتا تھا وہ سر ڈالے ان کی باتوں میں غلطیوں کی نشاندہی کرتا رہتا تھا۔۔

فادر جارج کی اس پر خاص نظر رہتی تھی۔۔بقول انکے وہ اِن فیوچر ان کی جگہ لے۔۔

“Adam is my son.. just a word father is enough he called me..

(ایڈم۔میرا بیٹا ہے۔ایک لفظ فادر کافی ہے جو اس نے مجھے بلایا)فادر جارج کی مسکراہٹ پر وہ ہر بار کہنا چاہتا تھا کہ اسکا ”اپنا“ ایک باپ ہے جو اسکے لیے کافی ہے۔۔

اور یہ کہ وہ فادر جارج کا بیٹا یا وارث بالکل نہیں بنے گا۔۔۔

مگر اس کے ننھیال کی خوشی سے بری حالت ہو جاتی تھی۔۔فادر کا پیار ایڈم کے لیے ایسا ہے تو جیز ز مہربان ہونگے،ان کی فیملی بلیسڈ تھی ایڈم کی وجہ سے۔۔

وہ سب الزبتھ کو لکی کہتے تھے جسکا بیٹا ان کے لیے انعام تھا۔۔

ایڈم کی نیلی آنکھوں میں نمی پھیل جاتی تھی اپنی بے بسی پر۔۔

”میں اللہ کو جانتا ہوں۔۔اور مجھے جیز ز کے پاس چرچ جانا پڑتا ہے۔۔مدر میری کو مانتا ہوں مگر یہ بھی جانتا ہوں خدا سے کوئی ی رشتہ نہیں انکا۔۔۔۔

میرا دل مطمئ ین ہے مگر میں فیملی کو مطمئ ن نہیں کر سکتا۔۔“ وہ اپنے دوست کو سب باتیں بتا رہا تھا۔۔

اسکا دوست کہتا تھا وہ بہت خوش نصیب ہے کہ پورے کر سچین خاندان کے درمیان رہ کر اللہ کو مانتا ہے۔۔۔

مگر وہ خود کو بد نصیب ہی مانتا تھا جو خدا کو جانتا ہے مگر اقرار نہیں کر سکتا۔۔۔

وہ الزبتھ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گھر جا رہا تھا۔۔ آج اس نے جو ہمت کی تھی مدر میری کے بارے میں وہ بات کر کے۔۔ اس نے الزبتھ کو پریشان کر دیا تھا۔۔ وہ خاموشی سے شیشیے کے پار دیکھتا رہا۔۔ الزبتھ کے ڈرائی یونگ کرتے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔

"Adam.. mum love you a lot.. and you love me too.. Are you?

)ایڈم ماما تم سے بہت زیادہ پیار کرتی ہیں۔۔ اور تم بھی ماما سے پیار کرتے ہو۔۔ کیا تم کرتے ہو؟(

خاموشی میں الزبتھ کی آواز گونجی۔۔ وہ چونکا اور پھر نرمی سے مسکرایا۔۔

"A lot mummy.. more than others..

(بہت زیادہ ماما۔۔ سب سے زیادہ) اس نے الزبتھ کے سر دپڑتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ پر سکون ہو گئی۔۔

اسکا بیٹا سترہ سال کا ہو چکا تھا۔۔ جلد وہ اٹھارہ کا ہو گا اور لیگلی شا فیملی کی پراپرٹی کا وارث بھی۔۔ اور الزبتھ کا خوف بھی اب زرا کم ہونے لگا تھا۔۔

ایڈم اسے کبھی چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔

"Your grand parents always eagerly waitning for sunday when they'll see you.. see aunt rosie is calling..

(تمہارے نانا نانی ہمیشہ بے تابی سے سنڈے کا ویٹ کرتے ہیں جب تمہیں دیکھیں گے۔۔ دیکھو آنٹ روزی کال کر رہی ہے) الزبتھ نے مسکرا کر کہتے اسے اپنے ان رشتوں اور ان محبتوں کا احساس دلایا۔۔ اسے احساس تھا انکی محبت کا مگر وہ یہ بھی جانتا تھا ان کی محبت میں آدھا حصہ انکے خوف کا تھا۔۔

"mummy am going for camping this week so i will not go this time..

(ممی میں اس ہفتے کیمپنگ کے لیے جا رہا ہوں اس لیے اس بار نہیں جاؤ نگا۔۔) ایڈم نے ماں کو آنے والے ہفتے کا پرا گرام پہلے سے بتایا۔۔۔

الزبتھ نے او۔ کے کہا۔۔

مگر اسے پتہ تھا اس کے نانا نانی کے لیے یہ ہفتہ مشکل ترین ہو گا۔۔۔

ان سب کو کیوں لگتا ہے ایڈم انہیں چھوڑ دے گا۔۔ایڈم کی آنکھیں ان کے خوف اور پریشانی پر نم ہو جاتی تھیں تو یہ طے تھا وہ ایڈم پر کبھی یقین نہیں کرینگے۔۔۔؟؟

''آپ صبح صبح کہاں گئی ے تھے؟''ناشتہ کرتے رماب نے اسجد صاحب سے پوچھا۔۔

''اوہ ہاں یاد آیا۔۔عذبہ کو چھوڑنے گیا تھا کالج۔۔اسکاٹرپ گیا ہے مری سائی ڈ۔۔۔میں نے اب نکلنا ہے لاہور کے لیے۔۔ایک دو دن لگیں گے۔۔وہ رات کو بہت لیٹ آئے گی ریسیو کر لینا رماب''اسجد صاحب نے اسے التجائی یہ کہا۔

''کیا ضرورت تھی ٹرپ پر جانے کی؟

ٹھیک سے بولنا تک آتا نہیں اسے۔۔آپ نے اکیلے جانے دیا۔۔آپ جانتے ہیں جب سے اپنے ہاسپٹل۔کا ہولڈ لیا میں کبھی کبھی بہت بزی ہوتا ہوں اگر میں فری نا ہو سکا پھر؟

کوئی ی ایمر جنسی کیس آگیا تو بھول جاؤ نگا۔۔

دارام سے کہہ دیں''رماب نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کنزہ بیگم ہمیشہ کی طرح خاموش بیٹھی انہیں سن رہی تھیں۔۔

''رماب بیٹا پلیز۔۔پہلے بھی اسی طرح تم نے درام کے سر پر ڈال دیا تھا عذبہ کا کالج ایڈمیشن۔۔اور آپو کو پتہ چلا تھا تو اتنا فساد ڈال دیا تھا کہ وہ بچی بھی ڈر گئی ی۔۔

میں نے اسے کبھی ٹرپس وغیرہ پر نہیں جانے دیا تھا۔۔اب وہ کالج گرل ہے بڑی ہو رہی ہے کب تک قید رکھیں گے۔۔

اور آج کا ون ڈے ٹرپ تھا اس لیے جانے دیا۔۔پلیز خود یاد سے ریسیو کر لینا۔۔''انہوں نے نرمی سے سمجھایا کہ سختی وہ برداشت نہیں کرتا تھا۔۔

''کوئی ی بات نہیں اسجد۔۔رباب بزی ہوتا ہے۔۔میں نے آپ سے کہا تھا عذبہ کو مت بھیجیں۔۔ہم ڈرائی یور کو بھیج دیں گے''کنزہ بیگم نے انہیں ٹوک دیا۔۔

''نائی س۔۔ڈرائی یور کو ہی بھیج دتجئی یے گا۔۔میں لیٹ ہو رہا ہوں ہاسپٹل سے''وہ سر جھٹک کر نکل گیا۔۔

''یہ کیا بکواس ہے۔۔رات کو اگر وہ لیٹ ہو گ ئی ی تو ڈرائی یور لائے گا؟مجھے یہ بات بالکل نہیں پسند۔۔آئی ندہ میں رباب سے بات کروں تو آپ درمیان میں مت بول ئی یے گا''اسجد صاحب نے درشتی سے کہا اور اٹھ کر چلے گ ئی ے۔۔وہ لب کاٹ کر رہ گ ئی یں۔۔

رباب باہر نکلا تو عجوہ سامنے سے آتی دکھائی ی دی۔۔

''السلام علیکم رباب۔۔۔۔بھائی ی''عجوہ اسے دیکھ کر بولی اور نام لینے پر رباب نے گھورا تو اس نے وقفے سے بھائی ی کہتے ایسی شکل بنائی ی جیسے کڑوی گولی کھالی ہو۔۔

''وعلیکم۔۔ صبح صبح کیسے آنا ہوا۔۔؟ تمہاری فرینڈ تو گھر پر نہیں ہے'' گاڑی کا ڈور کھول کر اپنی جیکٹ بیک سائی ڈ پر پھینکتے ہوئے رماب نے اس سے کہا۔۔

''اوہ۔۔ آج اسکا ٹرپ جانا تھا۔۔ آج ویک اینڈ ہے زرافری تھی تو سوچا اس سے باتیں کرونگی۔۔ لیکن خیر اس بہانے آپ کو دیکھ لیا'' سر پر ہاتھ مار کر بولتے عجوہ نے آخر میں کہا تو رماب نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

''فضول باتیں مت کیا کرو اور اندر جاؤ تمہاری ڈئیر چچی خوش ہونگی تمہیں دیکھ کر۔۔'' رماب نے مصنوعی گھوری سے اسے نوازا اور گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا۔۔

ایڈم اپنے گرینڈ پیرنٹس کے فام ہاؤس آیا ہوا تھا۔ سنڈے اسکا اکثر یہیں گزرتا تھا۔۔

وہ ہاؤس فیلڈ (گھر کے قریب کا ایریا) میں چل رہا تھا کہ رک کر مسکرایا۔۔

سامنے ہی جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والی جوان عورت مسز لورا گھوڑوں کو گھاس ڈال رہی تھیں۔۔

اور انکی تیرہ سالہ بیٹی صوفیہ یہاں وہاں گھومتی کھیل رہی تھی۔۔

صوفی عام سی شکل وصورت والی کمزور سی لڑکی تھی اسکا رنگ زرد تھا، آنکھیں اور بال بالکل سونے جیسے تھے۔۔ اور قد بہت چھوٹی اور کمزور ہونے کی وجہ سے وہ کوئی ی آٹھ نو سالہ بچی لگتی تھی۔۔

وہ پرانے کپڑوں میں اور میلی کچیلی دیکھنے والوں کو پسند نہیں آتی تھی مگر ایڈم کو اس سے زیادہ کوئی ی پسند نہیں تھا۔۔

صوفیہ اچانک پیر پھسلنے سے گری اور ڈر کر چیخی۔۔ایڈم کا دل رک سا گیا۔۔

"sphie are you ok?"

وہ بھاگ کر اسکے پاس پہنچا وہ بھرائی ی آنکھوں سے ایڈم کو دیکھتی خوش ہوئی ی۔۔

"Adam... I missed you a lot..ohh look at me.. am dirty and i cant hug you..

(ایڈم میں نے تمہیں بہت یاد کیا۔۔۔اوہ مجھے دیکھو میں میلی ہوں اور تمہیں گلے نہیں لگا سکتی) وہ ایڈم کے ہاتھ پکڑ کر رونا بھول گ ئی ی مگر اپنے مٹی سے بھرے کپڑوں کو دیکھ کر اداسی سے بولی وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔

"Ohh sophie.. my kill joy.."

(اوہ صوفی۔۔میری رونی صورت) وہ شرارت سے ہنستا اپنے قیمتی صاف کپڑوں کا خیال کیے بنا اسے گلے لگا گیا۔۔

"I missed you too sophie..it was my camping week last weekend so I couldn't make poossibe to come here..

(میں نے بھی تمہیں یاد کیا صوفی۔۔پچھلا ہفتہ میری کیمپنگ کا ہفتہ تھا تو میرا یہاں آنا ممکن نہیں ہو پایا۔۔)اسکے کپڑے جھاڑتے ہوئے اس نے تاسف سے بتایا۔۔

وہ ہر بار آتا تھا اور اگر کبھی نا آسکتا تو وہ جانتا تھا اسکے گرینڈ پیرنٹس اور آنٹی کے علاوہ صوفی بھی تھی جو اسکا انتظار کرتی رہ جاتی۔۔

”Adam I should go.. Bella is coming.. and she hates it when i talk to you

(ایڈم مجھے جانا چاہئیے۔۔بیلا آرہی ہے اور اسے نفرت ہوتی ہے جب میں تم۔سے بات کروں)اسکی بات سنے بنا وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر بھاگ گئی ی ایڈم نے وہیں بیٹھے مڑ کر دیکھا تو اسکے کزنز آرہے تھے اسکی آنٹی روزی کی بیٹی بیلا جو اسکی ہم عمر تھی اور تیرہ سالہ اسکا بھائی ی رائی من ویلٹ۔۔

"Hi Adam.. You look handsome as always but.."

بیلا اس سے بولتی آگے آئی ی مگر اسکی شرٹ پر مٹی دیکھ کر رکی۔۔

"adam were you playing with sophie.. she is very filthy.. do you like her that much adam..

(ایڈم کیا تم صوفی کے ساتھ کھیل رہے تھے وہ بہت میلی ہے۔۔کیا تم اسے اتنا پسند کرتے ہو ایڈم) رائی من ناک چڑھا کر بولا تو بیلا نے چڑ کر اسے دھکا دیا۔۔

"what bella.. dont push me..

وہ گرنے لگا تھا جب اپنے کپڑے جھاڑتے ایڈم۔نے ہاتھ پکڑ کر سنبھالا تو وہ بیلا پر چیخا۔

"why do you always came up with the name of sophia before me..

(تم ہمیشہ میرے سامنے صوفیہ کا نام کیوں لے آتے ہو) بیلا ناگواری سے چیخی اسکی سبز آنکھوں میں آگ جیسی تپش تھی۔۔

"enough bella.. you always do fight with everyone.. i dont like it.."

(بس کرو بیلا۔۔تم ہمیشہ ہر ایک سے لڑائی ی کرتی رہتی ہو۔۔مجھے یہ نہیں پسند)ایڈم ناگواری سے بول کر گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔اسکا موڈ صوفی کے اسطرح بھاگ جانے پر بری طرح خراب ہو چکا تھا۔۔

بیلا نے غصے سے اپنے بھائی ی کو دیکھا جو کندھے اچکا کر ایڈم کے پیچھے بھاگا۔۔

دارام نیند میں تھا جب اسکے سیل پر کال آنے لگی۔۔وہ بہت ہلکی آواز سے بھی چونک جانے والا بندہ تھا سائی ڈ ٹیبل پر پڑے سیل کی وائی بریشن پر وہ کسمسایا۔۔

وائی بریشن وقفے وقفے سے مسلسل ہو رہی تھی۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائی ل اٹھایا اور کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا۔۔

"السلام علیکم جناب۔۔میں عذبہ اسجد کے کالج سے بات کر رہی ہوں۔ہم واپس آ چکے ہیں مگر عذبہ کی فیملی سے کوئی ی میمبر اسے ریسیو کرنے نہیں آیا۔ہم تھوڑی دیر ویٹ کریں گے اسکے بعد ہم رسپانسبل

نہیں سر'' وہ لیڈی شاید عذبہ کی نگرانی کر کے بہت زیادہ تھک چکی تھیں کال اٹینڈ ہوتے ہی بولنا شروع ہو گ ئی یں۔۔

''اوہ سوری آئی م کمنگ۔۔'' دارام کی آنکھیں پوری طرح کھلیں وہ شرمندگی سے بولا۔۔

کیونکہ اس نے عذبہ کا ایڈمیشن کروایا تھا اور وہاں فارم پر اپنا کانٹیکٹ نمبر دیا تھا اس لیے کال اسی کو کی گ ئی ی۔۔

اس نے وقت دیکھا تو ایک سے اوپر تھا۔۔

اگر عذبہ کالج ٹرپ کے ساتھ گ ئی ی تھی اور اسکی واپسی اس ٹائی م ہونی تھی تو کیا اسجد انکل یا رماب نہیں جانتے تھے؟

دارام کو انکی غیر زمہ داری بری لگی تھی۔۔

''اوہ ناٹ اگین رماب'' وہ تیزی سے اٹھا اور وارڈروب سے اپنا لانگ کوٹ اٹھا کر پہنا۔۔

رماب کو کال بھی کرتا رہا مگر شاید اسکا آج کا دن بہت بزی تھا وہ اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔

''کتنی شیم فل بات ہے۔۔ لڑکی بھیج سکتے ہیں مگر آدھی رات کو جب وہ تنہا کھڑی ہو گی، ریسیو کرنے نہیں گ ئی ے۔۔ حد ہو گ ئی ی رماب کب تک اپنی زمہ داری سے یوں منہ موڑے گا۔۔'' وہ گاڑی میں بیٹھ کر کالج کی طرف جاتے مسلسل بڑبڑاتا رہا اور رماب کو کال کرنے کی کوشش بھی کرتا رہا۔۔

وہ کالج پہنچا تو گیٹ پر سفید گرم چادر لپیٹے عذبہ مل گ ئی ی۔۔

وہ گاڑی اس کے پاس روک کر باہر نکلا۔۔

''کب آئے تم لوگ؟ میں زیادہ لیٹ تو نہیں؟'' اسکے پاس جا کر وہ نرمی سے بولا۔۔

عذبہ نے آنسوؤں سے بھرا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تو رونے میں مزید شدت لے آئی۔۔

''دارام بھائی۔۔ رماب بھائی کو بلا دیں۔۔ مجھے گھر جانا ہے'' وہ گلاسز ہٹا کر آنکھیں رگڑنے لگی پھر دوبارہ سے لگا کر اسے دیکھا۔۔

''عذبہ۔۔۔ میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں ناں'' وہ نرمی سے بولتا اس کے پاس آیا مگر اس نے زور و شور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

''رِماب بھائی کو کال کریں پلیز۔۔ مجھے ان کے ساتھ گھر جانا ہے۔۔۔ پلیز بھائی کو بلائیں'' اسکی باربی جیسی آنکھوں میں اور بھی موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے۔۔

وہ زچ ہوا۔۔ آنکھوں میں کچی نیند سے جاگنے کی سرخی تھی۔۔ بال بکھرے ہوئے اور حلیہ بھی رف سا تھا۔۔

گرم بستر سے پھر اب ہیٹر والی گاڑی سے نکل کر اچانک سردی میں کھڑے ہونے سے سر الگ درد کرنے لگا تھا۔۔ اسنے جیکٹ مزید خود پر لپیٹ کر بے چارگی سے عذبہ کو دیکھا۔۔

''ڈئیر میرے ساتھ جانے میں کیا پرابلم ہے؟

رماب کال نہیں اٹھا رہا۔۔رات ہو گ ئی ہے کیا یہیں ٹھہری رہو گی؟'' وہ پریشانی سے بولتا یہاں وہاں دیکھنے لگا،

رات کے دو بج رہے تھے۔۔روڈ پر پہلے تو اکا دکا گاڑیاں نظر آ رہی تھیں جو شاید دوسری سٹوڈنٹس کے گھروں سے آئی ہوئی تھیں اب وہ بھی نہیں تھیں۔۔۔

اس نے سامنے دیکھا سفید چادر لئیے وہ آنکھوں پر لگا نظر کا چشمہ بار بار سیٹ کرتی رو رہی تھی۔۔

اسے فکر ہوئی عذبہ کو ٹھنڈ جلدی لگ جاتی تھی اور اب جانے کب سے کھڑی تھی۔۔۔

''مجھے۔۔۔رماب بھائی۔۔۔انہیں بلائیں۔۔'' وہ سسکیوں کے درمیاں وہی رٹ لگائے کھڑی تھی۔۔اسے شدید غصہ آیا رماب پر۔۔۔

''او۔کے او۔کے رونا بند کرو۔۔میں اسے کال کرتا ہوں۔۔رونا بند کرو پہلے۔۔اور گاڑی میں بیٹھو، ٹھنڈ لگ جائے گی'' وہ پھر سے کال ملاتا گاڑی کا ڈور کھول کر بولا۔۔

''نہیں رماب بھائی۔۔'' اس نے گاڑی میں بیٹھنے سے بھی انکار کر دیا مگر رونے میں زرا کمی لے آئی۔۔

نجانے کتنی بار اچھا خاصا دماغ جلانے کے بعد رماب نے کال اٹھائی۔۔

''داری۔۔رات کو تو چین لینے دو۔۔

ابھی آ کر سویا تھا یار'' رماب کی نیند سے بھاری ہوتی آواز سنائی دی۔۔

''رماب ابھی اور اسی وقت عذبہ کے کالج پہنچو۔۔ کوئی ی احساس بھی ہے تمہیں وہ رات کے اس پہر گھر سے باہر ہے اور تم نیند پوری کر رہے ہو'' وہ کال اٹینڈ ہوتے ہی چڑ کر بولا تو رماب کی نیند سے بوجھل آنکھیں پوری کھلیں۔۔

وہ جلدی سے اٹھا سلیپرز پہنے اور گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکلا۔۔۔

اگلے کچھ لمحوں میں وہ کالج کے باہر تھا جہاں گاڑی کے بونٹ پر رف سے ٹراؤزر شرٹ میں وہ بے چارہ بیٹھا تھا اور عذبہ کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔۔

اس کے آتے ہی وہ بونٹ سے اترا۔۔

''میری نیند برباد کروانے کا شکریہ۔۔ میں سارا دن ریسٹ کرتا ہوں تو اچھا لگا آدھی رات کو جاگ کر''

وہ اسے دیکھ کر ناراضگی سے بولا۔۔ رماب ڈھٹائی ی سے ہنسا۔۔

وہ چلا گیا تو عذبہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

''جب داری یہاں آ گیا تھا تو کیوں نہیں آئی یں اس کے ساتھ۔۔؟ تمہیں بس سب کو بھگانا آتا ہے۔۔ اسکی نیند برباد ہو چکی تھی تو میری ضرور کروانی تھی۔۔ اب بیٹھو گاڑی میں'' رماب نے گاڑی کا ڈور کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور سخت گھوری سے نوازا۔۔

وہ رماب کی سرخ پڑتی آنکھوں سے سہم کر گاڑی میں بیٹھی مگر وہ اس کے بغیر رات کے اس پہر کسی کے ساتھ اکیلے سفر نہیں کر سکتی تھی۔۔ رماب کے علاوہ اسے کسی سے تحفظ کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا۔۔

''سوری بھائی ی۔۔آپکی نیند خراب کی'' وہ تھوڑی دیر بعد آہستگی سے بولی تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔

''کیوں اتنی معصومیت ہے تم میں کہ میں چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پاتا۔۔

تم جاتی ہو ناں میں آن ڈیوٹی ہوتا ہوں۔۔اور جب نیند میسر ہو تو جگانے والے زہر لگتے ہیں۔۔'' وہ اکتا کر بول رہا تھا۔۔

عذبہ سر ڈال کر مسکرائی ی۔۔

کیا وہ یہ بتا رہا ہے کہ زہر لگنے والے لوگوں میں وہ شامل نہیں؟

رماب نے اسکے چہرے پر چمکتی آنسوؤں کی نمی دیکھ کر تاسف سے سر ہلایا اسے غافل نہیں ہونا چاہئی یے تھا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی اس نے دارام کو بھی سوری کا میسج بھیجا۔۔

وہ جانتا تھا دارام گھر جانے تک سب بھول چکا ہو گا وہ زیادہ غصہ نہیں کرتا تھا مگر اسکی نیند برباد ہوئی ی تھی اور وجہ رماب ہی تھا یا پھر یہ سوں سوں کرتی عذبہ جسے احساس ہی نہیں ہوا تھا دارام کا۔۔

بس رماب کو سوری بول دیا اور ریلیکس ہو گ ئی ی۔۔وہ راضی رہے باقی خیر ہے۔۔

''واٹ آ پلیزنٹ سرپرائی ز۔۔لائی لہ اگین۔۔''ہانیہ اپنے گھر اپنی قریبی دوست کو دو ہی دن بعد دوبارہ سے دیکھ کر ہنس پڑی۔۔آج سنڈے تھا اور لائی لہ سرِ شام ان کے گھر آ گ ئی ی۔۔

''تم اتنی بچی نہیں ہو ہانی۔۔تمہیں کیا بتاؤں میرا بس چلے تو روز آ جاؤں۔۔''لائی لہ سرد آہ بھر کر بولی اور صوفے پر بیٹھی۔۔

ہانیہ کی آنکھیں فخر سے چمک اٹھیں۔۔لائی لہ اسکی یونی کی سب سے حسین اور سٹائی لش لڑکی تھی۔۔ وہ مغرور تھی اور کسی کو اپنی فرینڈ شپ کے قابل بھی نہیں سمجھتی تھی۔۔

مگر اس کی ہانیہ سے بائی چانس فرینڈ شپ ہو گ ئی ی، گروپ اسائی منٹ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے قریب ہوئی یں۔۔

ہانیہ بھی رئی یس گھرانے کی لڑکی تھی اکڑ اور غرور میں لائی لہ کے برابر نہیں تو باقی ہر ایک سے آگے ہی تھی۔۔اور جب ایک جیسے انسان مل جائی یں تو گاڑھی چھنتی ہے یہی حال ہانی اور لالی کا تھا۔۔مگر کلوز فرینڈز ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے گھر جانا کافی کم ہوا تھا۔۔

مگر اب جب سے لائی لہ نے ایک بار ہانیہ کے سیل میں اسکے بھائی ی کی پکچر دیکھ لی تھی تب سے اسکا بس نہیں چلتا تھا ہانیہ کے ہی گھر رہ جائے۔۔

''آؤ میرے روم میں چلتے ہیں۔۔''ہانیہ نے اسے سپیشل ٹریٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

''ایم فائی ن۔۔''لائی لہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی باہر بیٹھ کر اسے دیکھنے کے چانس تھے۔۔

''او۔کے دارام بھائی ی آج لیٹ ہو گ ئی ے ورنہ پر اپر انٹر وڈکشن کرواتی۔۔''ہانیہ نہیں جانتی تھی وہ ایک بار خود ہمت کر چکی ہے۔۔

بلیک جینز اور ٹی شرٹ میں لائی لہ کی سفید رنگت دمک رہی تھی۔۔وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے غرور سے بیٹھی تھی۔۔

''ثانی ایٹ لیسٹ سے ہیلو''ہانیہ نے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا جو ڈھیلی ڈھالی شرٹ ٹراؤ زر پہنے بالوں میں انگلیاں چلاتی میڈ کو آوازیں دے رہی تھی لائی لہ کو اس نے ان دیکھا کیا تو ہانیہ کو شرمندگی ہوئی ی۔۔

''ہائے لائی لہ۔۔ایم روڈ سوری بٹ تمہیں دیکھا نہیں تھا''ثانیہ نے لاپر وائی ی سے کہا اور ملازمہ کو اپنے لیے فریش جوس بنانے کا کہا۔۔

لائی لہ کی نازک مزاج طبیعت نے مشکل سے اسکا رویہ برداشت کیا تھا۔۔

''مما کہاں ہیں؟''ثانیہ نے ہانی سے پوچھا۔۔

''ماموں عابد کے ہاں گ ئی ی ہیں''ہانی نے ناگواری سے اسکا رف حلیہ دیکھا۔۔وہ اپنے بال جھٹکتی واپس چلی گ ئی ی۔۔

''سوری لائی لہ اسے بس دارام بھائی ی نے بگاڑ رکھا ہے یونو دارام بھائی ی بہت کول ہیں۔۔ ہم جتنا تنگ کریں جو بھی کریں وہ ٹولریٹ کرتے ہیں۔۔'' ہانی نے شرمندگی سے لائی لہ کو وضاحت دی اور اپنے بدتمیز رویوں کا الزام بھائی ی پر ڈال کر پرسکون ہوئی ی۔۔

''اٹس او۔کے'' لائی لہ نے اپنے سیاہ سلکی بالوں کو کندھے سے آگے ڈالا۔۔

''تم نے بالوں کو اتنا ڈائی کروایا کہ مجھے اور یجنل کلر بھول گیا۔۔'' ہانی نے اسکے سیاہ بال دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔۔

''مجھے مسلسل ایک سٹائی ل میں نہیں رہ سکتی۔۔ میں فیڈ اپ ہو جاتی ہوں'' لائی لہ کی بات پر ہانیہ نے پر سوچ نظر سے اسے دیکھا تو کیا اسکے بھائی ی کے عشق سے بھی وہ اکتا جائے گی ایک دن؟

اس سے پہلے کہ وہ یہی سوال لائی لہ سے کرتی دارام آ گیا۔۔ وہ بھی ہانی کے ساتھ اس ماڈرن سٹائی لش لڑکی کو دیکھ کر چونکا۔۔

''دارام بھائی ی آپ آگ ئی ے'' ہانی اسے دیکھ کر چہکی آج لائی لہ کے سامنے اسے غرور سا محسوس ہو رہا تھا۔ اپنے بھائی ی پر۔۔

''میں کچھ تھکا ہوا ہوں۔۔ کیا تم پلیز بلیک کافی بھجوا دو گی میرے روم میں'' دارام نے مسکرا کر اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔

''جی بھائی ی مگر پہلے اس سے ملیں یہ میری بیسٹی ہے لائی لہ۔۔اور لالی یہ میرے بھائی ی دارام'' ہانی نے انٹروڈکشن دیا۔۔

''ہائے ہم پہلے مل ہی چکے ہیں'' لائی لہ چہرے پر مسکراہٹ سجاتی ادا سے بولی۔۔

''نائی س میٹنگ یو۔۔او۔کے ہیو فن۔۔ہانی کافی'' وہ نرمی سے مسکرا کر بولا۔اور ہانی کو کافی یاد دلاتا چلا گیا۔۔

لائی لہ اس کے دوسری بار اگنور کرنے پر ضبط سے سرخ چہرہ لیے بیٹھی رہ گ ئی ی۔۔

ہانی بھائی ی کے لیے کافی اور لائی لہ کے لیے اسنیکس کا کہنے گ ئی ی مگر جب واپس آئی ی تو وہ جا چکی تھی۔۔۔

ایڈم کا ایجوکیشن ریکارڈ بہت شاندار تھا۔۔

کیونکہ اسکی کوئی ی ایکسٹرا ہابیز نا تھیں۔۔کوئی ی شوق نہیں تھے۔۔۔۔

اپنی فیملی اور دماغ کے درمیان ہر وقت ریلیجنز کی جنگ میں پِستا رہتا تو اپنی سوچوں سے نجات پانے کے لیے ساری توجہ پڑھائی ی پر رکھتا۔۔

My son adam is bibliophile so according to his wish i made a book shop under my name..

(میرا بیٹا کتابوں کا شوقین ہے اس لیے میں نے اسکی خواہش پر اپنے نام کی بک شاپ بنائی ی) الزبتھ نے ایک نہایت بڑی بک شاپ بنائی ی تھی جہاں ہر کتاب میسر تھی۔۔اور وہ بڑے فخر سے بتاتی تھی۔۔

ایڈم کو سٹڈی کر کے سکون ملتا پھر چاہے وہ کورس کی بکس ہوں یا ایڈیشنل۔۔

وہ اپنے جاننے والوں میں کافی مشہور اور مقبول تھا وجہ اسکی آنکھوں اور چہرے کے تاثرات میں خاص نرمی تھی جو دوسروں کو اس کی طرف کھینچتی تھی۔۔

وہ مغربی نقوش، اور نیلے شفاف پانی جیسی آنکھوں والا تھا اس کے بالوں میں سنہرا پن چھلکتا تھا مگر اس کے چہرے پر عام مغربی پھیکا پن نہیں تھا۔۔اس میں کشش تھی اور بے حد تھی۔۔

مگر وہ کسی سے فرینک نہیں ہوتا تھا۔۔

بلکہ زیادہ تر وہ اکیلا ہی رہتا تھا اور کسی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔۔

لوگوں کو وہ مغرور لگتا کہ وہ شا فیملی سے ہے مگر در حقیقت اسے لوگوں سے بات کر کے ہی ڈر لگتا تھا۔۔

وہ بروکن فیملی (ماں باپ میں علیحدگی) سے تھا۔۔اور اسکے پاس مذہب پر بات کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔

وہ خود کو کرسچین نہیں کہلوانا چاہتا تھا اور مسلم بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔۔

ایک وجہ یہ تھی کہ وہ باقاعدہ مسلم نہیں تھا اور دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ خود کو مسلم نہیں کہلوا سکتا تھا کیونکہ وہ شا فیملی کا تھا۔۔

اسکی ماں ایک بہت مشہور سنگر تھی مگر شادی کے بعد سنگنگ چھوڑ دی لیکن اب بھی الزبتھ شاکا نام جانتے تھے۔۔

Elizabeth Blond blue gorgeous lady having killer voice

(الزبتھ سنہرے بالوں والی اور نیلی آنکھوں والی حسین عورت جس کی آواز مار دینے کی حد تک پیاری ہے)۔۔

اسکی خالہ روزی شا ایک کمال کی ایکٹریس تھی اور اب تک وہ کبھی کبھی ایکٹنگ کا شوق پورا کرتی تھی۔۔

اسکے نانا مسٹر سٹیفن شا پولیٹکس میں تھے۔۔

اور اسکی نانی مسز متھلڈا ایک اچھی رائٹر رہ چکی تھیں۔۔

ہ سب ''پبلک فگر'' تھے تو ایڈم بھی تھا۔۔

اس لیے وہ جو بھی کہتا یا کرتا وہ بات پھیل جاتی اور اگر کچھ پینڈنگ (توجہ طلب) ہوتا تو میڈیا تک بھی چلی جاتی تھی۔۔

اسکے پرکشش نقش، آئیڈیل ہائیٹ اور فیملی شہرت کی وجہ سے اسے چھوٹی سی عمر میں ہی ایکٹنگ کی آفرز ہوئی یں مگر اسے دلچسپی نا تھی اسے ''ایسا'' کوئی ی کام نہیں کرنا تھا۔۔

اسکی آنٹی پورا مہینہ اسے مناتی رہی مگر وہ جو کہہ دیتا اس سے کبھی پھرتا نہیں تھا۔۔ روزی نے مہینے بعد اور ایجنسی نے نجانے کتنے ماہ بعد اسکی جان چھوڑ دی۔۔

اس سب میں ایک بات اچھی تھی کہ الزبتھ اسے کبھی کسی کام کے لیے فورس نہیں کرتی تھی۔۔ وہ اچھا کر سچین ہو اور ہمیشہ الزبتھ کے پاس رہے بس وہ اتنا ہی چاہتی تھی اور ایڈم، الزبتھ کے پاس تھا مگر اچھا کر سچین نہیں بن پا رہا تھا۔۔

وہ آزادی کے خواب دیکھنے والا ان دیکھی زنجیروں میں قید لڑکا تھا۔۔

جس کے پاس صرف کھل کر اور اپنی مرضی سے ''سوچنے'' کی آزادی تھی۔۔

اس لیے وہ اپنے خواب اپنی خواہشوں اور حسرتوں کو سوچتا اور سوچتا چلا جاتا اور جب تھک جاتا تو اس کے پاس ایک ہی کام بچ جاتا پڑھائی ی، پھر وہ پڑھائی ی چاہے چہروں کی ہو یا کتابوں کی، وہ انتہا کا ذہین تھا مگر کرنے کو ایک ہی کام تھا جو وہ پوری دلچسپی سے کرتا تھا۔۔

اسی لیے وہ ٹاپر تھا ایجوکیشن میں بھی اور لوگوں کو پہچاننے میں بھی۔۔

وہ بس انہی لوگوں سے بات کرتا جو اس سے اسکی زات کے بارے میں بات نا کریں۔۔

خاص طور پر مذہب کی بات نا کریں۔۔

جن میں شامل تھے فام ہاؤس پر کام کرنے والی مسز لورا کی بیٹی صوفیہ۔۔

بک شاپ پر سیلز مین مسٹر رونالڈو۔۔

یا پھر پارک میں اکیلے بیٹھ کر اپنے ماضی کی یادوں میں کھوئے رہنے والا بوڑھا مسٹر برناڈ جنہیں انکی اولادوں نے اکیلا چھوڑ دیا تھا۔۔ایڈم کی دوستی میں اسی قسم کے لوگ تھے وہ انہیں سنتا تھا سمجھتا تھا۔۔وہ بھی خوش رہتے ایڈم کو بھی سکون ملتا۔۔

ایڈم ایک مضبوط ارادوں والا مجبور لڑکا تھا۔۔

''میں نے اپنی کچھ فرینڈز کے آگے شوخی مار دی کہ ''رازی ہاسپٹل''میرے کزن کا ہے اور یہ کہ وہ ینگ ہارٹ سرجن رماب اسجد رازی میرے چچازاد کزن ہیں۔۔

میری ایک فرینڈ نے کہا اسے اپنے دادا کا چیک اپ کروانا ہے تم بات کرنا زرا ک ئی یر سے کریں۔۔اب دیکھو ڈاکٹر ہے تو ک ئی یر سے ہی چیک کرے گا۔۔مگر وہ گھنی ہے اسے بس دیکھنا ہے کہ میں کس حد تک سچ بولتی ہوں۔۔۔اب میں کیا کروں جذبہ؟

تمہارا بھائی ی تو دیکھتا بھی ایسے ہے جیسے ثابت کھا جائے گا۔۔''عجوہ نے اپنی دکھ بھری داستان عذبہ کو سنائی ی اور وہ کیا کہتی بس آنکھیں پھیلائے سنتی رہی۔۔

''یہ اپنی باربی آئی یز مت پھیلاؤ۔۔اور کوئی ی حل دو مجھے۔۔۔''عجوہ تنگ آنے لگی اپنی اس ناکارہ دوست سے۔۔۔

''عجوہ پیا آپ کو اوور ایکٹنگ نہیں کرنی چاہئی یے تھی۔۔اور میرا نام عذبہ ہے آپ جذبہ کیوں کہتی ہیں؟'' عذبہ نے ننھی سی ناک پر ٹکا چشمہ ٹھیک کرتے کہا تو عجوہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

''بڑی زبان چلنے لگی ہے تمہاری۔۔۔

یہ جو تم مجھے اپیا کی بجائے پیا بنائے رکھتی ہو اسکا کیا۔۔پیار سے جذبہ کہا ہے۔۔اور میری امی جی نا بنو۔۔

بس ہمیں کسی طرح ہاسپٹل جانا ہو گا جب فائزہ اپنے دادا کو لائے گی۔۔تمہارے چنگیز بھائی کے سامنے پریٹینڈ کرینگے کہ بائی چانس آنا ہوا اور لگے ہاتھوں فائزہ کے دادا کے چیک اپ کا کہہ دونگی۔۔بہر حال دوسروں کے سامنے تو بڑا لحاظ رکھتے ہیں ناں رماب'' عجوہ نے مسکراتی آنکھوں سے اپنا پلان بتایا۔۔

عذبہ زور و شور سے ہاں میں سر ہلا رہی تھی۔۔

''اور ہم کیوں جائیں گے ہاسپٹل؟ مطلب وہ مال تو ہے نہیں شاپنگ کا کہہ کر چلے جائیں'' عذبہ نے نقطہ اٹھایا۔۔

''میں کوئی بہانہ بنالونگی۔۔جیسا کہ سائیڈ میں پین ہے یا بازو میں اور رو پڑونگی سب ڈر جائیں گے کہ کہیں ہارٹ پرابلم ہی نا ہو'' عجوہ مزہ لیتی بول رہی تھی۔۔

عذبہ کی آنکھوں میں اسکی ''ذہانت'' پر رشک چھلکنے لگا۔۔عجوہ اور اسکے پلان۔۔

''آپ نے یہ سب کہاں سے سیکھا پیا؟'' عذبہ نے پر شوق نظروں سے اپنی گرو کو دیکھا۔

''تم سے۔۔ تم ہر آئے دن خود کو کوئی ی نا کوئی ی چوٹ پہنچا کر اور کبھی آنکھوں کے درد کا بہانہ بنا کر خوب شور سے روتی ہو ناں۔۔۔ مجھے سب پتا ہے یہ تم رماب کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کرتی ہو۔۔ پھر وہ چاہے لاکھ چیخنا چلانا کریں۔۔ تمہیں بینڈ یج تو کرتے ہیں۔۔'' عجوہ نے اپنی چالاک گڑیا کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔

عذبہ جھینپ گ ئی ی۔۔ عجوہ کو کیسے پتا چلا؟

اسے اندازہ نہیں تھا کہ سب جانتے تھے عذبہ یہ سب رماب کے لیے کرتی ہے۔۔

''ٹھیک ہے ہم کس کے ساتھ ہاسپٹل جائی یں گے؟ ڈے ٹائی م کوئی ی گھر پر نہیں ہوتا۔۔ اور ڈرائی یور کے ساتھ گ ئی ے تو رماب بھائی برامان جائی یں گے'' عذبہ نے پلان کا اہم حصہ یاد دلایا۔۔ عجوہ نے ناک سے مکھی اڑائی ی۔۔

''کرلیں گے کچھ۔۔ وہ جو ہماری پھوپھو کے بیٹے جناب ہیں۔۔ جو پورے خاندان سے اکھڑے رہتے ہیں اور کسی کو ٹائی م نہیں دیتے نا کہیں آتے جاتے ہیں۔۔ وہ ہیں ناں انہیں بلالیں گے۔۔۔ رماب کی وجہ سے تم لوگوں کے گھر تو اکثر آئے رہتے ہیں اور اسجد چاچو سے بھی کافی بنتی ہے۔۔ یہاں کا کام تو وہ پہلی فرصت میں کرتے ہیں'' عجوہ نے دارام کاز کر کیا جو واقعی رماب کی وجہ سے اپنی مصروفیات سے بھی وقت نکال کر انکے گھر کا ہر مسئی لہ حل کرتا تھا۔۔

''اور آپ نے سوچا کبھی۔۔آپ تو جب بھی کال کرتی ہیں وہ ضرور آتے ہیں۔۔آپ فی الحال رماب بھائی کی فیملی نہیں۔۔اور اتنی کئیر سے بات کرتے ہیں آپ سے۔۔کہیں وہ آپ کو پسند۔۔'' آنکھیں پٹپٹا کر کہتی عذبہ نے عجوہ کے اوسان خطا کیے۔۔۔

''یہ تم جیسی عقل بند کا ان چیزوں میں بڑا دماغ چلنے لگا ہے۔۔ویسے تو تم کبھی لو مووِیز نہیں دیکھتیں۔۔ کہاں سے یہ بے ہودگی سیکھ رہی ہو؟ کہیں تم ایڈلٹ اینائی م (adult anime) تو نہیں دیکھنے لگیں عذبہ؟'' عجوہ نے غور سے اس چشمہ گرل کو دیکھا جسکا اب بھی وہی بیبی فیس تھا مگر پھر بھی۔۔۔ عذبہ کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔

"adult anime?? how mean..."

عذبہ نے نفی میں سر ہلاتے انکار کیا۔۔

وہ اب ایسی بھی بے باک نہیں تھی جتنا عجوہ اسے سمجھ رہی تھی۔۔

''مجھے تم پر نظر رکھنی پڑے گی۔۔مجھے لگتا ہے تم بگڑ رہی ہو'' عجوہ نے فکر مندی سے اپنے ہاتھ مسلے۔۔

''میں بس بڑی ہو گئی ہوں، مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ کرنا بند کریں تو کچھ نظر آئے'' عذبہ نے منہ بسورتے بڑبڑا کر عجوہ کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کسی کم عقل کو دیکھا جاتا ہے۔۔

''کیا کہا؟ بڑا شوق ہو رہا ہے بڑا ہونے کا ابھی تم سیونٹین ہو۔۔اور یہ کیسے مزاج ہیں؟ گونگی کو بھی زبان مل گئی۔۔۔۔واہ'' عجوہ کو اسکے ایک ایک عمل کو غور سے دیکھتے تاسف سے سر ہلایا۔۔

وہ پہلے ہر وقت ان کے گھر ہی پائی ی جاتی تھی عذبہ کے ساتھ اور وجہ تھا رماب۔۔ مگر جب سے اس کا بی ایس کیمسٹری میں ایڈمیشن ہوا تھا وہ بہت کم نظر آتی تھی۔۔

کیونکہ رماب کو ''اچھے'' سٹوڈنٹ پسند تھے تو وہ بھی بہت اچھی سٹوڈنٹ تھی۔۔

مگر اسکی غیر موجودگی میں چپ چپ رہنے والی عذبہ کا اچھا خاصہ منہ کھل گیا تھا۔۔

اور اسے تو اب بھی وہی کم سن اور بونگی سی عذبہ چاہئی یے تھی۔۔

اسجد صاحب آج پھر رماب کو گھیر بیٹھے۔۔

''عجوہ میں کیا کمی ہے۔۔ اتنی پیاری اور اچھی ہے۔۔ آپو کا بھی موڈ بن رہا ہے دارام کے لیے۔۔ میں چاہتا ہوں وہ میرے گھر کی بہو بنے۔۔ وہ خاندان کی سب لڑکیوں سے الگ اور معصوم ہے۔۔'' رماب انکی تفصیلی تعریف پر زچ ہو گیا۔۔

''مجھے خاص لڑکی سے کوئی ی لینا دینا نہیں۔۔ میرا دل جسے قبول کرے گا وہ میرے لیے خاص ہو گی۔۔۔ اور دارام تو خیر ہر لحاظ سے ہی مجھ سے بہتر بلکہ بہترین ہے۔۔

عجوہ کے لیے وہی اچھا رہے گا'' رماب نے انکار کے ساتھ رائے پیش کی۔۔ اسجد صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کان سے پکڑ کر لے جائیں اور نکاح پڑھوا دیں مگر رماب۔۔۔

رماب نے انکی خاموشی کا فائدہ اٹھایا اور تیزی سے باہر نکلا۔۔

اور گاڑی نکال کر دارام کی طرف جانے لگا اسے جب کچھ فری ٹائم ملتا وہ اسی کے پاس سپینڈ کرتا تھا۔۔
اسے عجوہ سے کوئی ی مس ئی لہ نہیں تھا اسے بس ایک ایشو تھا کہ عجوہ سے شادی کا خیال اسجد کو کنزہ بیگم یعنی اسکی سٹیپ مدر نے دلایا تھا۔۔
اور وہ انکی خواہش کیوں پوری کرے؟
حالانکہ عجوہ ویسی ہی تھی جیسی وہ چاہتا تھا۔۔پڑھائی ی میں اچھی۔۔حجاب لینے والی۔۔
شائستہ سی اور دھیما بولنے والی (عجوہ نے ہر وہی عادت اپنالی تھی جو رماب کو پسند تھی۔۔) مگر پھر بھی اسے عجوہ سے چڑ ہوتی تھی وجہ کنزہ بیگم کا عجوہ سے لگاؤ تھا۔۔
رماب کی گاڑی اور سوچوں کو ایک جھٹکے سے بریک لگا تھا۔۔اسکی گاڑی کے عین سامنے وہ کریم کلر چادر والی لڑکی کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔
وہ تیزی سے باہر نکل کر اسکے پاس گیا۔۔
''کیا آپ ٹھیک ہیں؟'' رماب نے شرمندگی اور پریشانی سے پوچھا تو لڑکی نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا۔۔
''جی۔۔جی ٹھیک ہوں'' وہ گڑبڑا کر بولی جبکہ رماب کی نظر اسکی گہری نیلی آنکھوں پر ٹک گ ئی یں۔۔
اسے بے اختیار پہلا خیال دارام کا آیا تھا اس نے سر جھٹک کر اسے دیکھا۔۔

''سوری غلطی میری تھی۔۔آپ چل سکتی ہیں ناں؟چوٹ تو نہیں لگی نا؟''رماب نے اسکے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر پوچھا۔۔

''جناب آپ میرا پاؤں پر سے ہٹو گے تو چل بھی سکو نگی''وہ لڑکی لب کاٹتی آہستگی سے بولی تو رماب نے چونک کر نیچے دیکھا جہاں اس کے بھاری شوز کے نیچے اسکا نازک پیر دبا تھا اس نے جلدی سے ایک قدم پیچھے لیا۔۔اور معذرتی انداز سے ہاتھ کھڑے کیے۔

''اوہ سوری۔۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔سو سوری۔۔رئی یلی سوری۔۔دکھائی یں زیادہ مس ئی لہ تو نہیں''وہ خفت سے بولتے نیچے کو جھکا تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی ی۔۔

''میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔''وہ جلدی سے بول کر روڈ کی دوسری جانب بھاگی۔۔اسکے لہجے میں پختون رنگ سے پتا چلتا تھا وہ پٹھان لڑکی تھی۔۔

''ہر وقت عجوہ کی رٹ۔۔اچھی ہے پیاری ہے تو کیا شوپیس بنا کر کمرے میں سجالوں جب دل ہی نہیں مان رہا۔۔افف غائی ب دماغ کر دیا ہے مجھے''وہ سر نفی میں ہلاتا گاڑی میں بیٹھ کر آگے بڑھ گیا۔۔

ایڈم سر ڈالے اداس سا بیٹھا تھا۔۔

بیلا کے بہت زیادہ شور کرنے پر لورا اپنی بیٹی صوفیہ کو اسکے باپ کے پاس بھیج رہی تھی۔۔اس تیرہ سال کی لڑکی کو اپنا قصور تک نہیں پتا تھا۔۔

وہ تو دوسری لڑکیوں سے بہت مختلف اور معصوم تھی۔۔اسکا ذہن بری سوچوں سے پاک تھا۔۔ مگر اسے اس دنیا میں ایڈم ہی کیوں ملا جسے وہ شاید اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ چاہنے لگی تھی۔۔۔۔

"Why adam.. why would you do that..

sophie? that little poor ugly girl..

why do you keep her preciously..?

(کیوں ایڈم۔۔۔تم ایسا کیوں کرو گے۔۔۔۔صوفی؟وہ چھوٹی غریب بدصورت لڑکی۔۔۔تم اسے اتنا قیمتی چیز کی طرح سنبھال کر کیوں رکھتے ہو؟)آنٹ روزی یوں تاسف کا اظہار کر رہی تھی جیسے اس نے جرم کر دیا تھا۔۔اور جرم ہی تو کیا تھا بیلا کو چھوڑ کر صوفی کو عزیز رکھ رہا تھا۔۔۔

بیلا کی سبز آنکھیں ایڈم پر جمی تھیں۔۔

اس نے بیلا ویلٹ کو کم تر سمجھا تھا تو اسے اب جان لینا چاہئی یے وہ کیا چیز ہے اور کیا کر سکتی ہے۔۔۔

"adam is just friendly to her..

its not a big deal rosie.. adam didn't commit a crime..

why are you yelling..

(ایڈم بس اس سے دوستانہ رویہ رکھتا ہے۔۔یہ اتنی بڑی بات نہیں روزی۔ایڈم نے جرم تو نہیں کیا۔۔ تم کیوں چِلا رہی ہو)الزبتھ کو ایڈم کا خاموش جھکا سر دُکھ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔ایڈم کی آنکھوں میں نیلا پانی

تیر رہا تھا۔۔ہر بار جب اس پر حکم صادر کیا جاتا یا اپنے حساب سے چلایا جاتا اسکی آنکھوں میں تیرتا نیلا پانی اسکی بے بسی ظاہر کرتا اور الزبتھ کا دل درد سے بھر جاتا۔۔

"Adam my son.. know your place.. you are not an ordinary person..

(ایڈم میرے بیٹے۔۔اپنی جگہ پہچانو۔۔تم ایک عام انسان نہی ہو۔۔)متھلڈا نے اسکا گال پیار سے تھپتھپا کر کہا۔۔

"just wait one more year.. and you'll adult.. i'll let you with those damn girls.. but be in your limit yet..

(بس ایک اور سال انتظار کرو۔۔اور تم بالغ ہو جاؤ گے۔۔میں تمہیں ان قابل نفرت لڑکیوں سے کھیلنے دونگا۔۔مگر ابھی فی الحال اپنی لمٹ میں رہو)اسکے نانا سٹیفن تمسخر سے ہنکارہ بھر کر بولے۔۔ایڈم کے دماغ کی رگیں پھٹنے والی ہو گ ئی ی تھیں۔۔

"ahh he is good for nothing..

(اوہ یہ ناکارہ انسان ہے)بیلا کو اسکا خاموشی سے سر جھکانا بہت برا لگا۔۔

ایڈم تو بالکل ہی بزدل ہے وہ بدمزہ ہوئی ی۔۔

"Adam you have done nothing wrong.."

(ایڈم تم نے کچھ غلط نہیں کیا)الزبتھ اسکے پاس بیٹھ کر بولیں۔۔اسے ایڈم کی خاموشی پر افسوس کے ساتھ خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ چپ کیوں ہے؟

وہ کیا محسوس کر رہا ہے بتاتا کیوں نہیں؟

"I am sorry am disable to be shaw son

(مجھے افسوس ہے میں شا فیملی کا بیٹا بننے کے قابل نہیں)ایڈم نے اپنی بھاری آواز میں سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

اور ایک خالی نظر بیلا پر ڈالی وہ طنزیہ ابرو اچکا کر دیکھنے لگی۔۔

ایڈم اٹھ کر وہاں سے نکلا اور لورا کے پاس پہنچا۔۔صوفی اداس سی بیٹھی تھی۔۔

ایڈم کو دوبارہ کبھی نا دیکھ سکنے کا غم اتنا تھا کہ وہ ایڈم کے آنے پر ہمیشہ کی طرح اٹھ کر ملی بھی نہیں۔۔

"Mrs.Lawra.. Am sorry to say it was all about me.. but sophie shoudn't be punished for my doing..

)مسز لورا۔۔مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے یہ سب میرے بارے میں تھا۔۔لیکن صوفی کو میرے کیے کی سزی نہیں ملنی چاہئی یے(

ایڈم کی بات پر لورا اور صوفی چونکیں۔۔

ایڈم نے لورا سے کہلوا کر صوفی کو شہر بھجوایا اور یہ بھی کہ خرچ وہ اٹھائے گا صوفی بس پڑھائی ی کرے۔۔

اسے عزیز تھی صوفی وہ اسے کیسے سزا جھیلنے دے سکتا تھا۔۔

وہ خاموش رہ کر اپنا کام کر سکتا تھا تو شور کیوں کرتا۔۔

وہ جب واپس آیا تو بیلا کی شکی نظریں اس پر جمی تھیں۔۔ایڈم کو پرواہ نہیں تھی۔۔

''میں اب چاہتی ہوں تمہاری شادی کر دوں۔۔ کیا تمہیں کوئی ی لڑکی پسند ہے؟'' شائستہ بیگم نے اس کے فری ٹائم کا ویٹ کر کے باقاعدہ بات شروع کی۔۔ سینے پر ہاتھ باندھے دارام نے انکا چہرہ بغور دیکھا۔۔

''کیا مجھے پسند کی شادی کرنے کی اجازت دے رہی ہیں؟'' وہ نرمی سے مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔۔انہوں نے پہلو بدلا ایسا تو وہ خیر کبھی نہیں چاہتی تھیں نجانے کیسی لڑکی پسند کر بیٹھے۔۔۔۔

''ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔ کیوں کسی کو پسند کرتے ہو؟'' وہ بظاہر مسکرا کر بولیں۔۔

چاہے پورے خاندان پر اپنی امیری کا رعب جھاڑ لیتی تھیں۔۔ لیکن یہ بھی سچ تھا اس دنیا میں شائستہ بیگم اگر کسی سے دبتی تھیں تو وہ انکا بیٹا دارام تھا۔۔۔

''کیا آپ نے کوئی پسند کر لی ہے میرے لیے؟'' دارام شاید اپنی پسند بتانے سے جھجھک رہا تھا تبھی ان سے سوال کیا۔۔

کب سے خاموش بیٹھی ہانیہ اور ثانیہ ماں اور بھائی کی بورنگ ''آپ۔۔تم'' سے اکتا گئیں تو میدان میں کود دیں۔۔

''بھائی کو کوئی پسند نہیں ہو گی۔۔

ماما میری فرینڈ لائیلہ سے آپ ملی ہیں ناں؟

وہ کیسی ہے؟ انتہا کی حسین ہے وہ۔۔

ہماری بھابھی لائیلہ جیسی ہی ہونی چاہئیے'' ہانیہ نے پرجوش لہجے میں کہا اور داد طلب نظروں سے دارام کو دیکھا۔۔

''نہیں ہانی۔۔مجھے وہ نہیں پسند۔۔اس میں ایٹیٹیوڈ ہے بہت۔۔'' ثانیہ نے فوری ناک چڑھا کر اسکی بات کی نفی کی۔۔۔

''تم دونوں تو چپ رہو۔۔لائیلہ اچھی اور پیاری لڑکی ہے۔۔رِچ فیملی سے بی لانگ کرتی ہے۔۔مگر'' شائستہ بیگم نے کہتے رک کر انہیں دیکھا۔۔اور پھر دارام کو دیکھا۔۔

''جب گھر کی لڑکی سامنے ہے تو۔۔؟'' انکی بات پر دارام چونک کر سیدھا ہوا۔۔ہانی اور ثانی نے بھی سوالیہ نظر سے دیکھا۔۔

دودھیال کی سب لڑکیاں انتہا کی ماڈ اور ایرو گینٹ ہیں۔۔اور ننھیال میں کون اس قابل ہے کہ دارام کی دلہن بن سکے؟

انہیں تو کوئی ی نہیں لگتی تھی اتنی قابل۔۔

''عجوہ۔۔مجھے عجوہ شروع سے بہت پسند ہے۔۔وہ انوسینٹ ہے۔۔پریٹی ہے اور کوئی ی بیڈ مینرز نہیں۔۔'' وہ عجوہ کی تعریف کرتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھیں انداز ایسا تھا کہ دیکھو ہیرا برآمد کر لیا ناں۔۔۔

ثانیہ کچھ کچھ ایگری ہو گ ئی ی تھی ان سے۔۔

ہانی کو لائی لہ کو ریجیکٹ کرنے کا غم ہوا۔۔

''ابھی تو۔۔وہ بھی پڑھ رہی ہے۔۔آئی ی تھنک ایم ایس کرنا چاہتی ہے۔۔ابھی یہ ٹاپک رہنے دیتے ہیں'' دارام نے اپنے ازلی نرم انداز سے سمجھا کر فی الحال کے لیے بات سمیٹی۔۔

شائی نہ بیگم کو بھی اس کے مثبت جواب سے حوصلہ ہوا مطلب انکار نا تھا عجوہ سے۔۔

ابھی وہ پچیس کا ہی تو تھا۔۔

کوئی ی اتنی بڑی ایج نہیں عجوہ بھی پڑھ لے پھر۔۔۔وہ مطمئ ین ہو گ ئی یں۔۔۔

ہانیہ پیر پٹخ کر چلی گ ئی ی اور پرواہ بھی کسے تھی اسکی۔۔

ثانی اور شائی نہ بیگم کو باتیں کرتا چھوڑ کر وہ اپنے روم میں آ گیا۔۔

بے حد کھلا اور بڑا کمرہ جس میں شاندار صوفے اور کرسٹل ٹیبلز، قیمتی خوبصورت ڈیکوریشن پیسز سے سجاوٹ کی ہوئی ی تھی۔ کمرے کے ایک سائی ڈپر دو سٹیپ چڑھ کر ایک اور چوکور سِٹنگ ایریا تھا جس کی ایک وال پوری گلاس کی تھی اور باہر مائو نٹینی ایریا نظر آرہا تھا۔۔

کمرے کی جانب پردے لگے تھے جو برابر کر لینے سے وہ حصہ باقی کمرے سے الگ اور پرائی ویٹ ہو جاتا تھا۔۔

اگر سامنے سے دیکھا جائے تو کمرے میں بے حد قیمتی سامان تھا مگر سب سیٹنگ، سِٹنگ (بیٹھنے) کی تھی۔۔

سلیپنگ ایریا کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔۔

وارڈروب۔۔ باتھ روم۔۔ اور بیڈ روم نظر نہیں آتے تھے۔۔ وہ ایریا بالکل الگ اور ہائی ڈ (چھپا ہوا) تھا اور دیکھنے والوں کو یہ کمرہ حیران کر دیتا تھا۔۔ بے حد کھلا اور بڑا مگر سونے کی جگہ کوئی ی نہیں تھی۔۔۔؟

دارام اپنے روم میں ہی بنے آفس کی ریوالونگ چئی یر پر جا بیٹھا۔۔

اپنے اندر زمانوں کی تھکن سمیٹے وہ چئی یر سے پشت ٹکائے آنکھیں موند گیا۔۔

اسکا اکلوتا خواب بند آنکھوں میں جاگنے لگا تھا۔۔ ایک ''محبت'' جو صرف اسکے لیے تھی۔۔

جس پر اسکے علاوہ کسی کا سایہ بھی ناپڑے۔۔ جسے وہ خوش دیکھ کر ہی زندگی جی لے۔۔ گر ایک بار اسکی پناہ میں آئے تو وہ خود کو بھول کر وفا کرنے والا انسان تھا۔۔

آج سنڈے تھا عجوہ بھرپور نیند لیکر اٹھی۔۔ فریش ہو کر ملازمہ سے ناشتہ تیار کروایا جو عام دنوں کی نسبت کافی ہیلتھی تھا۔۔

ابھی وہ ناشتہ کر رہی تھی کہ موبائی ل کی رنگ ٹون کا شور اٹھا۔۔

''عجوہ موبائی ل تو ایک طرف رکھ دیا کرو۔۔ لیے لیے پھرتی ہو'' اسکی ماں انیسہ بیگم نے ناگواری سے ٹوکا مگر عجوہ کی نظر فائی زہ نام پر اٹک گ ئی ی تھی۔۔

''شٹ یار سنڈے ضرور برباد کرنا تھا۔۔

عجوہ کی شفاف پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔

''اوہ ہائے فائی زہ۔۔۔ ہاں ابھی اٹھی ہوں۔۔ کیا؟ اوہو دادا جان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے تو۔۔۔ ہاں ہاں بات کیا کرنی میں خود آجاؤ نگی۔۔ او۔کے ڈئی یر بائی'' عجوہ نے مسکرا کر نرم لہجے میں بات کی اور بائے کہتے ہی ناک چڑھا کر موبائی ل ٹیبل پر زور سے پٹخا۔۔

''اب کیا ہوا ہے؟'' بھابھی نے مسکرا کر نک چڑھی نند کو دیکھا جسکا موڈ بگڑ رہا تھا۔۔

''بھابھی ماما میں زرا عذبہ کی طرف جا رہی ہوں'' وہ تیزی سے چند بائی ٹس میں آملیٹ ختم کر کے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

بالوں کو جوڑے کی شکل میں باؤ نڈ کیا اور حجاب پہنا اور کینوس شوز پہن کر باہر نکلی اور گھروں کی درمیانی باڑ کراس کر کے اسجد چاچو کے گھر داخل ہوئی ی۔۔

اندر پہلے سے ہی عذبہ کا خوب زوردار رونا دھونا جاری تھا اسکے ہاتھ پاؤں پھولے۔۔

"کیا ہوا میری جذبہ کو" وہ صوفے پر پوری جھک کر روتی عذبہ کے پاس گ ئی ی۔۔

"کچن میں گھسی تھی۔۔۔ جل گ ئی ی ہے شاید۔۔

دیکھنے دے یا کچھ بتائے تو پتا چلے۔۔

اتنی نزاکت ہے تو کچن میں کیوں گ ئی یں۔۔" چچی اکتاہٹ بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔

"پیا میرا بازو۔۔" عذبہ نے عجوہ کو دیکھ کر پوری طرح آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اٹھا کر تکلیف بھرے لہجے میں کہا اور بازو سامنے کیا۔ عجوہ کی آنکھیں پھیل گ ئی یں۔۔

اسکی نازک سی کلائی ی کا اچھا خاصہ حصہ جھلس کر سرخ ہو رہا تھا۔۔

کنزہ چچی کی بھی زبان کو بریک لگی۔۔

"پاگل لڑکی کیا کر رہی تھیں۔۔ ٹھہرو میں آئی ٹمنٹ لگا دوں بلکہ چچی برنال ہو گی ناں۔۔

پہلے اسے صاف کرنا ہو گا افف۔۔۔" عجوہ بری طرح بوکھلا گ ئی ی تھی۔۔ کنزہ نے ملازمہ کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کا کہا۔۔۔

"پیا رماب بھائی ی کے پاس چلیں؟" عذبہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے سسک کر کہا تو عجوہ نے اسے دیکھا۔۔ اس رماب بھائی ی کی دیوانی کا بھلا کچھ ہو سکتا تھا۔۔

آئی ی تو وہ بھی اسی لیے تھی مگر عذبہ کو تکلیف میں دیکھ کر اسکا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اسکا بازو ٹھیک کر دے۔۔

اور پھر جو عذبہ نے رماب بھائی ی کی رٹ لگائی ی تو دوا بھی لگوانے سے انکار کر دیا۔۔

عجوہ نے آخر وہی دارام کو کال ملائی ی۔۔

وہ میٹنگ میں جانے لگا تھا مگر ایمرجنسی کا سن کر ''او۔کے گیومی فائی یو منٹس۔۔'' کہہ کر کال کاٹ دی۔۔اب وہ میٹنگ کینسل کرے گا اور پہلی فرصت میں آئے گا۔۔

عجوہ نے عذبہ کا تکلیف ضبط کرنے کے چکر میں بالکل سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔۔

کنزہ فرسٹ ایڈ باکس لیے غصے سے اسکی ڈھٹائی ی دیکھتی اسکی کلاس لے رہی تھیں۔۔

دارام آیا تو کنزہ ممانی کی ڈانٹ اور عذبہ کا رونا عروج پر تھا۔۔

جبکہ عجوہ اسکی بازو پر پھونک مارتی رونے والی ہو رہی تھی دارام کو دیکھ کر اٹھی۔۔

''اس پاگل نے ہاتھ جلا لیا۔۔ برنال بھی یوز نہیں کرنے دے رہی۔۔رماب بھائی ی کے علاوہ تو کسی سے بینڈیج نہیں کروائے گی۔۔

سوری آپکو یوں ایمرجنسی میں بلایا'' عجوہ بے ترتیب تیزی سے بولتی چلی گ ئی ی۔۔

وہ عذبہ کے پاس جا کر اسکے بازو کا تفصیلی معائنہ کرنے لگا۔۔

''میں بینڈیج کر دیتا ہوں عذبہ۔۔۔

رماب بچارہ ہارٹ سرجن بن چکا ہے اور تم دونوں نے اسے اب بھی ان چھوٹے موٹے چکروں میں گھسیٹا ہوا ہے۔۔" دارام جانتا تھا اگر وہ لے گیا تو رماب حد سے زیادہ چڑ جائے گا۔۔ تبھی فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

عذبہ رونا بھول کر اسکا منہ دیکھنے لگی پھر عجوہ کو دیکھا وہ بھی ہونق زدہ تھی۔۔

"نہیں۔۔ میں رماب بھائی سے بینڈیج۔۔" عذبہ نے بازو کھینچ کر کہا تکلیف سے جان آدھی ہو رہی تھی مگر اپنے کہے پر قائم تھی۔۔

دارام نے پلٹ کر عجوہ کو دیکھا تو وہ بھی کندھے اچکا گئی۔۔ کنزہ بیگم کی بڑبڑاہٹیں پھر سے جاری ہو گئی تھی ساتھ میں عذبہ کا رونا بھی۔۔ دارام نے سرد آہ بھری۔۔۔

ایڈم نے اگلے ہفتے فارم ہاؤس جانے سے منع کر دیا۔۔ الزبتھ نے فورس نہیں کیا کہ وہ لاسٹ ویک والی بدمزگی پر ابھی بھی اپ سیٹ ہے۔۔۔۔

وہ اپنے گھر رکے اور الزبتھ نے اس سے اپنے ماضی کی بہت سی یادیں شیئر کیں جنہیں توجہ سے سنتے اس نے اپنی ماں کا خوبصورت چہرہ دیکھا جہاں اداسی تھی اور نیلی آنکھوں میں اداسی کا نیلا پانی۔۔۔

ایڈم نے سنا تھا لوگ کہتے ہیں بیٹیوں کے نصیب ماں والے ہوتے ہیں۔۔

وہ سوچتا تھا بیٹی یا بیٹا میٹر ہی نہیں کرتے۔۔اکثر بدنصیب ماں یا باپ کی اولاد کا نصیب نا تو اداسی اور آنکھوں کا بھیگا پن تو ورثے میں مل ہی جاتا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کی اداسی کم کرنا چاہتا تھا اسے ہنسانا چاہتا تھا مگر اس روز اسے پتا چلا تھا کہ اسکی زات میں خوشی پھیلانے والے جگنو ہی ناپید تھے۔۔۔

اس نے بس اب تک مسکرانا سیکھا تھا۔۔۔

لوگوں کو سن کر ان کے غم ہلکے کرنا سیکھا تھا مگر اسے مسکراہٹ بانٹنا نہیں آیا تھا۔۔

وہ اداسی سے سر ڈال بیٹھا۔۔الزبتھ نے اپنے بیٹے کی اداسی محسوس کی تو خود کو خود سنبھال کر مسکراہٹ چہرے پر سجالی۔۔

تو اس نے یہ کام، غم چھپا کر مسکرانا بھی ماں سے ہی سیکھا تھا؟؟

وہ الزبتھ کا چہرہ تکتا رہا۔۔

اور اس کے بعد نیکسٹ ویک بھی ایڈم نے جانے سے انکار کیا۔۔اور یہاں پر بس نہیں ہوئی ی۔۔وہ لگاتار پانچ ہفتے جانے کے وقت پر ماں سے چہرہ چھپاتا نظریں چراتا کبھی گھر سے غائب ہو جاتا اور کبھی کام کا بہانہ۔۔الزبتھ بس اسکا غصہ اور ناراضگی ختم ہونے کا انتظار کرتی رہی۔۔

ایک دن نانا نانی خود ملنے آگ ئی ے تو وہ اسی طرح مسکرا کر نرمی سے ملا۔۔

اور تب الزبتھ کو پتا چلا ایڈم اپنے ساتھ کی زیادتی کو معاف نہیں کرتا مگر وہ اپنی ناراضگی چھپا کر نارمل شو کرنے والا لڑکا تھا اور ایسے لوگ اندر سے کتنے زخمی ہوتے ہیں کیا کوئی اندازہ لگا سکتا تھا۔۔؟

وہ لوگ جو اپنی ناراضگی ظاہر کر کے۔۔غلط فہمیوں کو ختم کر کے اندر کی گھٹن کو باہر رستہ دکھا دیں وہ لوگ تو ایک روز نارمل ہو جاتے ہیں مگر جو ایسا نہیں کرتے وہ سب اپنے اندر اتارتے خود کو مار دیتے ہیں۔۔

اور ایسا ہی تھا ایڈم، خود کو اندر سے ختم کرتا مگر دوسروں سے مسکرا کر ملنے والا۔۔۔

رماب پیشنٹ کے چیک اپ کے بعد تھوڑی دیر آرام کی غرض سے اپنے روم میں بیٹھا تھا۔۔

آنکھوں میں وہ نیلی آنکھوں والی پٹھان لڑکی کا چہرہ لہرایا تو وہ مسکرا دیا۔۔

اسے دیکھ کر اسے سب سے پہلے دارام کا خیال آیا تھا۔۔اور جب یہ بات دارام کو بتائی تو وہ بری طرح چڑ گیا تھا۔۔

"میری آنکھوں کا رنگ یونیک ہے رماب۔۔یہ بلیو نہیں آئی سی بلو ہیں۔۔پانی جیسا نیلا رنگ۔۔مجھے کسی کے ساتھ مت ملاؤ" وہ اپنا موازنہ کرنے پر ہی الجھ جاتا تھا۔۔

داری کا خیال آنے پر وہ مسکرایا اور موبائل اٹھایا کہ اس سے بات کرے۔۔

مگر اسی وقت اسکی جون ئیر ڈاکٹر آگ ئی۔۔

''ڈاکٹر رماب اس کریم خان نامی پیشنٹ کو ایڈمٹ کر لیا ہے اس کی سرجری کب تک کرنی ہے؟'' ڈاکٹر عروہ نے اس پٹھان مریض کا بتایا جسے ہارٹ پرابلم تھا اور رماب نے سٹڈ ڈلوانے کا کہا تھا۔۔

دارام کو کال ملاتے رماب نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔اور کال کاٹ دی۔۔

''کیا آپ نے سرجری کا سامان ریڈی کروالیا ہے؟ میں بس آرہا ہوں'' وہ فائل بند کر کے چائے کا آخری گھونٹ بھرتا اٹھا۔۔

''جی ڈاکٹر سب ریڈی ہے'' وہ بتا کر باہر نکل گئی۔۔تو اس نے بازو سمیٹ کر کوٹ سٹینڈ سے اپنا وائی ٹ اوور کوٹ اٹھا کر پہنا۔۔

وہ باہر نکلا تو آپریشن تھیٹر کے باہر اسکے قدم جم گئے۔۔

وہی نیلی آنکھوں والی لڑکی سر ڈالے رو رہی تھی۔۔وہ اس کے پاس رکا۔۔

''آپ یہاں؟ کیا آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں'' اس نے جیسے دل کی تسلی کے لیے پوچھا۔۔

آئینہ نے اس جانی پہچانی مردانہ آواز پر سر اٹھا کر دیکھا تو وہ بندہ سفید کوٹ میں کھڑا تھا۔۔

اسکی ڈارک براؤن آنکھوں میں تھکن کا گلابی پن تھا مگر چہرے پر بشاشت تھی۔۔

تو کیا وہی اسکے فادر کا ہارٹ سپیشلسٹ ہے؟

''جی۔۔میرے آغا جان کا آج سٹڈ ڈلنا ہے۔۔اور آپ؟'' وہ اسے سوالیہ نظر سے دیکھتی رکی۔۔

''ایم ڈاکٹر رِماب اسجد رازی۔۔میں آپ سے پھر ملتا ہوں۔۔پریشان مت ہوں۔۔سب بہتر ہو گا۔۔۔ دعا کریں'' وہ نرمی سے بول کر آگے بڑھ گیا۔۔

آئی ینہ اپنی جگہ بیٹھی رہی۔۔اسکا نرم لہجہ کتنی اپنائیت سمیٹے ہوئے تھا کہ اسکے دل کو یکدم سکون سا ہوا جیسے یقین آیا تھا وہ سب سنبھال لے گا۔۔

''رماب اسجد رازی۔۔''اس نے زیرِ لب نام دہرایا اور آنکھوں کو رگڑ کر آنسو صاف کیے اور ٹیک لگا کر بیٹھی۔۔

رماب کی شاندار شخصیت آنکھوں میں ٹھہر گئی تھی۔۔اسکا سفید گندمی رنگ اور دراز قد اس سفید کوٹ میں اتنی سج رہی تھی جیسے یہ لباس بنا ہی اسکے لیے ہو۔۔

سوچوں میں گم بیٹھے نجانے کتنی دیر گزر گئی جب وہ اسکے سامنے آیا چہرے پر وہی نرم مسکراہٹ لیے۔۔

''اتنی فکر مند کیوں ہیں۔۔۔آپ کے فادر بالکل ٹھیک ہو جائیں گے سب ٹھیک ہے''اس کے جملے اور لہجے سے اسے بھی حوصلہ ہوا۔۔

''شکریہ ڈاکٹر۔۔۔پھر بھی کوئی خاص احتیاط یا علاج۔۔''وہ تشکر بھری آنکھوں سے اس فرشتہ صفت انسان کو دیکھنے لگی۔۔

''آہاں۔۔ یہیں بیٹھے بیٹھے سب پوچھیں گی؟

میرے روم میں آئی یں۔۔ میں تھکا ہوا ہوں آرام سے بیٹھ کر ہی بات کرونگا ناں۔۔'' وہ ایسے بول رہا تھا جیسے برسوں سے جانتا ہو۔۔

وہ آگے چل پڑا تو اسے بھی پیروی کرنی پڑی۔۔ ٹھٹھرتی سردی میں کمرے کا ماحول پر سکون اور گرم تھا۔۔

وہ ایک سیٹ پر جا بیٹھ گ ئی ی۔۔

''آپ اتنی سنجیدہ شکل کیوں بنائے بیٹھی ہیں۔۔ آج کل یہ ہارٹ پرابلم۔۔ یا سٹڈ ڈلوانا عام بات ہے ریلیکس۔۔'' وہ اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھا تو مسکرا کر بولا۔۔

''کیا واقعی مطلب اب کوئی ی فکر کی بات نہیں؟'' وہ خوش بھی ہوئی ی حیران بھی۔۔۔

''نہیں اب ایسا بھی نہیں کہا کہ عام حالات کی طرح لاپروائی ی سے رہیں۔۔

بس تھوڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ بالکل فٹ اور نارمل رہ سکتے ہیں۔۔

دیکھیں زیادہ یا اچانک شور اور اچانک آواز یا پھر کوئی ی بھی خوشی کی یا غم کی خبر بالکل اچانک سے دینا۔۔ یہ سب ان کے لیے ڈینجرس ہو گا۔۔ اس سے کبھی کبھی پیشنٹ کا سٹڈ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔۔

لیکن ایسا ضروری بھی نہیں۔۔ کچھ پیشنٹ سٹیبل ہی رہتے ہیں۔۔ آپ کہہ سکتی ہیں کہ یہ اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔۔

تو سروائی یو کرنا یا کرنا کیونکہ ہمیں نہیں پتا ہوتا تو بس۔۔احتیاط کریں۔۔"اس نے اس انداز سے سمجھایا کہ خطرہ واضح بھی کر دیا مگر حوصلہ بھی نہیں ٹوٹا۔۔

وہ سر ہلاتی کچھ پر سکون ہوئی ی۔۔

....

دارام انہیں ہاسپٹل چھوڑتے ہی واپس چلا گیا۔

رماب سے بحث کرنے کا اسکا موڈ نہیں تھا۔۔

عجوہ اور عذبہ جب اسکے روم میں آئے تو وہ کسی لڑکی سے مسکرا مسکرا کر فرصت سے باتیں کر رہا تھا۔۔

لڑکی اچھی خاصی خوبصورت تھی نیلی آنکھیں گلابی رنگ۔۔

عجوہ اپنی جگہ جم سی گ ئی ی تھی۔۔

رماب کی نظر ان پر پڑی تو حیران ہوا۔۔

"تم دونوں کیسے ؟۔۔۔"بات کرتے اسکی نظر عذبہ کے روہانسے بھیگے چہرے پر پڑی تو اس بے بھی جلدی سے جلا ہوا بازو اسکے سامنے کیا کہ آنے کا مقصد جان لے۔۔

"اوہ۔۔یہ کیا ہوا؟ یہاں آؤ۔۔۔"وہ بالکل ایک ڈاکٹر کے روپ میں آ گیا تھا۔۔

عذبہ نے تیزی سے اسکے سامنے کی سیٹ سنبھالی تو عجوہ بھی مرے مرے قدم اٹھاتی سائی ڈپر صوفے پر بیٹھ گ ئی ی نظریں اسی لڑکی پر جمی تھیں۔۔

''او۔کے ڈاکٹر۔۔آپکا شکریہ۔۔اب میں چلتی ہوں'' وہ معذرت کر کے اٹھی تو رماب نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

وہ وہاں سے چلی گ ئی ی عجوہ رماب کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔پیشنٹ تو نہیں لگ رہی تھی لڑکی مگر۔۔۔خیر ڈاکٹر پیشنٹس کی فیملی سے اسی طرح مسکرا کر ہی بات کرتا ہے۔۔

وہ خود کو تسلیاں دے رہی تھی۔۔

''یہ بہت بری طرح جلا ہے۔۔تمہیں کسی بھی قریبی کلینک سے بینڈ یج کروالینی چاہ ئی یے تھی۔۔میرے سر پر نازل ہونا ضروری نہیں تھا۔۔پکنک سپاٹ سمجھ رکھا ہے ہاسپٹل کو۔۔کس کے ساتھ آئی ی ہو دونوں'' لڑکی کے جاتے ہی رماب کا اصلی روپ جاگا تھا۔۔

عذبہ کو گھور کر دیکھا پھر عجوہ کو۔۔۔۔

عذبہ جو شوق سے اسے دیکھ رہی تھی سہم کر نظریں جھکائے ''شریف'' بن بیٹھی۔۔

''رماب بھائی ی اگر آپ عذبہ کو پیشنٹ کی طرح ٹریٹ کریں تو بہتر ہو گا۔۔پر سنل لائی ف الگ رکھیں۔۔'' عجوہ کو جانے کیا سوجھی کہ ناک چڑھاتی جتا کر بولی۔۔۔

عذبہ نے مڑ کر عجوہ کی ہمت دیکھی جبکہ رماب نے عجوہ کو ترچھی نظر سے دیکھا۔۔

''او۔کے تو میں ایز آڈاکٹر یاد دلادوں۔۔

میں ہارٹ سرجن ہوں۔۔اپنے یہ فضول علاج لے کر آئی ندہ یہاں تشریف نالاؤ تو اچھا ہو گا۔۔

اور تم۔۔''عجوہ کو جواب دیتے اس نے عذبہ کو دیکھا جسکا سانس اٹک گیا۔۔

''کیا تماشہ بنا کر رکھتی ہو۔۔۔کوکنگ کے نام پر آملیٹ۔۔فرئی ایگ اور پکوڑے۔۔ان تین چیزوں کے علاوہ کچھ آتا جاتا ہے نہیں۔۔

پھر بھی کچن میں جا گھستی ہو۔۔''بینڈ تیج کرتے ہاتھوں سے تو تیز اسکی زبان چل رہی تھی۔۔عجوہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔

اسے اپنا الو سیدھا کرنا تھا فی الحال زبان درازی کر کے کام نہیں بگاڑ سکتی تھی۔۔

''رماب بھائی ی۔۔مجھے کوکنگ آتی ہے بس کبھی کی نہیں۔۔''عذبہ نے صفائی ی میں بولنا چاہا تو رماب نے طنزیہ نظر سے دیکھا۔۔

''ریسیپیز یاد کر لینے سے کوئی ی کُک نہیں بن جاتا۔۔ہاتھ بھی چلانا پڑتا ہے۔۔

اب بتاؤ کس کے ساتھ آئی ی ہو۔۔واپس کیسے جاؤ گی۔۔''عذبہ نے سر ڈال لیا۔۔۔

''دارام بھائی ی چھوڑ گ ئی ے ہیں۔۔۔ڈرائی یور کو کال کرتی ہوں آجائے گا۔۔۔''عجوہ نے موبائی ل نکالا۔۔

فائی زہ کا ٹیکسٹ تھا کہ وہ پہنچنے والی ہے۔۔

''رماب بھائی ویسے۔۔ایک کام تھا۔۔دراصل۔۔میری فرینڈ اپنے دادا کو چیک اپ کے لیے لا رہی ہے۔۔زرا اچھے سے چیک اپ کر لیجئیے گا پلیز۔۔۔''عجوہ نے رک رک کر بتاتے اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھے۔۔۔

''میں اسی کام کے لیے یہاں بیٹھا ہوں۔۔

ہر پیشنٹ کو ''اچھے'' سے چیک کرتا ہوں۔۔

میں تمہاری فرینڈ کے دادا کو بھی کرکٹ کھیلنے کا نا کہتا۔۔''رماب نے اچھی خاصی کلاس لے لی تھی۔۔

عجوہ نے ڈرائیور کو کال ملا کر جلدی آنے کا بولا۔۔عذبہ بینڈیج کروا کر وہ بھی رماب سے۔۔اب کافی سکون سے بیٹھی تھی۔۔

فائزہ آچکی تھی رماب نے عجوہ کا حوالہ دینے پر ''خاص''توجہ دی جو وہ ہر پیشنٹ کو ہی دیتا تھا مگر عجوہ کی گردن اپنی فرینڈ کے آگے اکڑ گئی۔۔۔

اور عذبہ کو تو موقع چاہئیے ہوتا تھا رماب کے گن گانے کا۔۔ہاسپٹل سے گھر آنے تک اور عجوہ کے اپنے گھر جانے تک وہ ''میرے رماب بھائی''پر ایک اچھا خاصہ تفصیلی ''مضمون''اسے اچھے سے رٹوا چکی تھی۔۔

"Meet me.. wana see you.."

ایڈم نے صوفیہ کا ٹیکسٹ دیکھا تو مسکرایا۔۔

جب سے اسے سٹڈی کے لیے ہاسٹل بھجوایا تھا پورا سال ملنا نہیں ہوا تھا اور آج اسکا یہ فرمائی شی میسج پڑھ کر اس کے خاموش سرد چہرے پر شفاف سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔وہ فوراً اٹھا تھا۔۔۔

صوفی نے ایک پارک میں بلایا تھا۔۔

وہ دئی یے گ ئی ے وقت سے پہلے پہنچ چکا تھا اور اب اسکا ویٹ کر رہا تھا۔۔

"Adam i missed you a lot"

صوفی نے آتے ہی چہچہا کر اپنا مخصوص جملہ دہرایا تو سوچ میں ڈوبا ایڈم چونکا۔۔

سکائے بلیو شرٹ اور سکن ٹائی ٹ بلیو جینز جس سے پنڈلیاں نظر آرہی تھیں۔۔

صاف ستھرے مہنگے لباس میں میں صوفی اچھی خاصی خوش شکل لگ رہی تھی۔۔

سونے جیسے بال کندھوں تک آرہے تھے اور ہلکا پھلکا میک اپ بھی کر رکھا تھا۔۔

وہ اب کافی صحت منداور لمبی قد کی لگ رہی تھی شاید اچھی خوراک کی وجہ سے۔۔

وہ ہمیشہ کی ہی طرح ایڈم کے گلے لگی تھی۔۔ مگر ایڈم کو اسکا حلیہ اور انداز کچھ عجب سا لگ رہا تھا۔۔

اس نے اسکے گرد بازو نہیں پھیلائے بس ہلکا سا سر تھپتھپا کر اسے خود سے الگ کیا۔۔

وہ چودہ سال کی ہو چکی تھی اور دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا مینٹل ایج بھی کافی بڑھ گ ئی ی تھی ایک ہی سال میں اتنی تبدیلی کہ ایڈم کو لگا کوئی ی اور ہی ہے۔۔۔

صوفی وہیں بنچ پر ایڈم کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گ ئی اور ایڈم کا سنہری چہرہ دیکھنے لگی جہاں کچھ سنجیدگی تھی۔۔

“Adam you have become more gorgoeous"

)ایڈم تم مزید حسین ہو گ ئی ے ہو(...

صوفی کی متاثر ہوتی نظروں پر وہ ہنسا۔۔

“So.... doing well?

you also look pretty sophie.."

(تو۔۔۔اچھے سے گزر رہی ہے۔۔؟تم بھی پیاری لگ رہی ہو صوفی۔۔)ایڈم نے نرمی سے کہا اور اپنے کندھے پر رکھا اس کا ہاتھ دیکھا۔۔

”Adam I wanted to tell you something."

)ایڈم میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی تھی(

ایڈم اسکے پر جوش جملے پر متوجہ ہوا۔۔

"I love you Adam...I love you a lot..

let's date once I turn 18.."

(میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔جب میں اٹھارہ کی ہو جاؤں تو ڈیٹ کریں گے)اس کے جملے پر ایڈم شاکڈ ہوا۔۔

وہ رکی نہیں تھی۔۔ناوہ پوچھ رہی تھی کہ وہ ڈیٹ کرے گا یا نہیں۔۔

وہ بس بتاتی جا رہی تھی کہ ایڈم کے لیے اس نے خود کو چینج کیا۔۔خود پر محنت کی۔۔خود کو سجایا۔۔

اور یہ اوور سالک جو ایڈم کو پسند بھی نہیں آیا تھا وہ کہہ رہی تھی اس نے ایڈم کے لیے اپنایا تھا۔۔

کیونکہ وہ ''شا'' فیملی کا ہے۔۔

وہ خاص ہے وہ شاندار پرسنالٹی والا لڑکا ہے

اس لیے صوفی بھی اسکی گرل فرینڈ بننے کے قابل بنا رہی تھی خود کو۔۔۔

''صوفی۔۔''ایڈم نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر اس کو بولنے سے روکا۔۔

”I like you but not as girl.. we are friends sophie.. i care about you..

I just.."

(میں تمہیں پسند کرتا ہوں لیکن لڑکی کے طور پر نہیں۔۔ہم دوست ہیں۔۔میں تمہاری پرواہ کرتا ہوں۔۔میں صرف)۔۔ایڈم اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔

"Adam did you just reject me..

because i am ugly.. am not able to be your girlfriend...?

i am poor girl..? "

(ایڈم کیا تم نے ابھی مجھے ریجیکٹ کیا۔۔کیونکہ میں بدصورت ہوں۔۔میں تمہاری گرل فرینڈ بننے کے قابل نہیں۔۔؟میں غریب لڑکی ہوں۔۔؟)صوفیہ کے جملوں پر ایڈم نے دکھ سے اسے دیکھا کیا وہ اب تک اتنا ہی سمجھ پائی ی ایڈم کو؟۔۔۔

"Ohh so my education, hostel allowence.. my care monthly pocket money.. sweet words.. was that all pity.. did you relent.. Royman was right.. you dont like me.. do you?

(اوہ تو میری تعلیم ہاسٹل کے اخراجات۔۔میرا خیال۔۔ماہانہ خرچ۔۔میٹھے لفظ۔۔کیا یہ سب ہمدردی تھی۔۔تم نے مجھ پر ترس کھایا..رائی من نے ٹھیک کہا تھا تم مجھے پسند نہیں کرتے۔۔کیا کرتے ہو؟)

صوفی استہزا سے بولی اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔

ایڈم بری طرح پریشان ہوا۔۔

رائی من نے صوفی کو یہ سب کہا؟

اس نے صوفی کو رائی من والے سکول میں بھیج کر غلطی کر دی تھی۔۔

اور شاید یہ پہلی دفعہ ہوا تھا اسکی وجہ سے کوئی ی رویا تھا۔۔

"Sophie please dont cry...

listen to me.. its not like that.."

(صوفی پلیز روؤ مت۔۔میری بات سنو۔۔ایسا نہیں ہے۔۔)ایڈم نے اسکا ہاتھ تھام کر بے چارگی سے کہا تھا۔۔

"Adam please.. gimme a chance.."

(ایڈم پلیز۔۔مجھے ایک موقع دو)صوفی آس بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"Ok.. ok sophie.. but this time we both are not adult.. so study well..

we'll talk about this later..

(او۔کے صوفی۔۔لیکن اس وقت ہم۔دونوں باشعور نہیں ہیں۔۔تو اچھے سے پڑھو۔۔ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے)ایڈم کو ماننا پڑا۔۔رائی من اسکی برین واشنگ کر چکا تھا تو اب ایڈم کی ہر بات اسے غلط ہی لگتی۔۔ایڈم کی بات پر صوفیہ خوشی سے پہلے جیسی ہنستی مسکراتی ہوگ ئی ی۔۔

ایڈم ایک بار پھر اپنی مرضی کے بغیر فیصلہ کر بیٹھا تھا۔۔ایک بار پھر وہ مجبور ہوا تھا۔۔

اس لیے کہا جاتا ہے کسی بھی انسان کی عادت بہت بری چیز ہوتی ہے۔۔

آپ اس انسان کو کھو دینے کے خوف میں نا جانے کیا کچھ کر گزرتے ہیں۔۔ مگر سمجھدار انسان پہلی بار کے استحصال پر سمجھ جایا کرتے ہیں اور نا سمجھ انسان ہر بار اسی امید پر دھوکہ کھاتا ہے کہ یہ آخری دفعہ ہے۔۔۔

ایڈم بھی اپنے آپ کا استحصال کروانے کو تیار ہو گیا تھا کونکہ وہ صوفی کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے پاس گنے چنے لوگ تھے اور لگتا تھا وہ بھی چھِن جانے والے تھے۔۔

''دارام بیٹا یہاں آؤ زرا۔۔''شائستہ بیگم کے لہجے میں اس کے لیے ہمیشہ ہی نرمی ہوتی تھی مگر آج کچھ زیادہ مٹھاس گھلی ہوئی ی تھی وہ ان کے بلانے پر لاؤنج میں داخل ہوا

سامنے تین سے چار زرق برق لباس میں شائستہ بیگم کی ہی ہم عمر خواتین بیٹھی تھیں۔۔

اس نے سلام کر کے شائستہ کے ساتھ جگہ سنبھالی اسے پتا تھا ابھی جانا ممکن نا تھا۔۔

''یہ ہے میرا بیٹا دارام شیرازی۔۔''انہوں نے تفاخر سے کہہ کر دارام کی طرف اشارہ کیا

وہ عورتیں پوری آنکھیں کھول کر اسکا جائزہ لینے لگیں۔۔

''ماشاءاللہ۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔''خواتین نے یک زبان ہو کر کہا۔۔دارام کو عجیب سا محسوس ہوا۔۔

''دارام یہ میری یونی لائف کی فرینڈز ہیں۔۔

ایجوکیشن کمپلیٹ ہوتے ہی سب کی شادیاں ہوگ ئی یں کانٹیکٹ نہیں رہااب ملنا ہوا۔۔'' شائی نہ نے اپنے ساتھ بٹھا کر اسے دوستوں کا تعارف دیا تو اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

''ہم تو ملتی رہیں تم ہی غائی ب ہوگ ئی ی تھیں۔۔۔'' ایک دوست نے زرا جتا کر کہا۔۔

''ہاں بس۔۔ گھر اور بچوں نے سب بھلا دیا۔۔

دارام سے بڑی ایک بیٹی ہے میری رانیہ۔۔

وہ دوب ئی ی میں ہوتی ہے اپنے ہز بینڈ کے ساتھ۔۔

اور چھوٹی دوہانیہ اور ثانیہ سے مل چکی ہو وہ سٹڈی کر رہی ہیں۔۔

پہلے بچے چھوٹے تھے فیملی کو ٹائی م دینا پڑتا تھا کسی سے ملنا جلنا نہیں ہوا پھر ہز بینڈ کی ڈیتھ ہو گ ئی ی۔۔۔

میرے اس بیٹے نے بڑی ہمت سے سنبھالا ہمیں بھی اپنے پاپا کے بزنس کو بھی چھوٹی سی عمر سے ہی۔۔'' شائی نہ بیگم کی تفصیلی دکھ بھری داستان پر دوستوں کے افسوس اور رشک بھرے تبصرے سنتا دارام خالص لیڈیز گفتگو سے اکتا گیا۔۔

''سوری میں بات کاٹ رہا ہوں۔۔۔ میں ایکچوئی لی ابھی آفس سے آیا تھا تو فریش ہونا چاہتا ہوں۔۔ سو پلیز ایکسکیوز می'' دارام نے ماں سے معذرت کرتے نرمی سے سب کو کہا۔۔۔

''شیور وائے ناٹ۔۔'' شائی نہ بیگم۔۔ نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر اجازت دی۔۔

''شائی نہ یہ واقعی تمہارا بیٹا ہے۔۔؟

یقین نہیں ہو رہا۔۔؟''اپنے روم کی طرف جاتے دارام نے ان کے حیران جملے سنے۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا اس بے یقینی کی وجہ کیا ہے۔۔لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوتے تھے اور ایسا ہر وقت ہوتا تھا۔۔

اسی لیے اسے اشتہار بننا پسند نہیں تھا مگر اس کی فیملی ہر ملنے جلنے والے سے اسے یوں فخر سے ملواتے جیسے وہ کوئی ی دوسرے سیارے کا ہو۔۔

دارام نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور گہرا سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا۔۔۔

"we live our life carelessly.. we dont care those who love us.. we dont take our life seriously..

)ہم اپنی زندگی لاپرواہی سے جیتے ہیں۔۔جو ہم سے پیار کرتے ہیں ان کی پرواہ نہیں کرتے۔۔ہم اپنی زندگی کو سنجیدہ نہیں لیتے(

مسٹر برناڈاداسی سے بول رہے تھے۔۔

ایڈم جانتا تھا ان کے پاس پچھتاووں کا ڈھیر تھا جیسا کہ یہاں کے اکثر بوڑھوں میں ہوتا ہے۔۔وہ اکیلے تھے تو زیادہ سوچنے لگے تھے۔

"Adam.. if you have a loyal friend even if the friend is like stone.. ordinary, simple and not bright.. hold it.. never let'em go for a bright special disloyal daimond.. just take the one who is loyal till death..

(ایڈم اگر تمہارا کوئی ی وفادار دوست ہو۔۔چاہے دوست پتھر جیسا ہو۔عام،سادہ اور اس میں چمک نا ہو(خوبصورت نا ہو)۔۔اسے سنبھالے رکھو۔۔انہیں کسی چمکدار خاص بے وفا ہیرے کی وجہ سے نا جانے دینا۔۔بس وہی پاس رکھو جو موت تک وفادار ہو۔۔)مسٹر برناڈ کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔۔

ایڈم کو صوفی کا خیال آیا۔۔وہ ہیرا تھی یا پتھر؟وہ بوڑھے برناڈ سے پوچھنا چاہتا تھا۔

اسے لگ رہا تھا وہ جیسے صوفی کو کبھی جان ہی نہیں پایا۔۔

"Old man.. life is too cruel.. every single person is double faced.. you have to take risk to recognize them... and life is too short to have loyal friend.. this is destiny dear..

(بوڑے آدمی۔۔زندگی بہت ظالم ہے۔۔ہر ایک انسان کے دو چہرے ہیں۔۔تمہیں انہیں پہچاننے کے لیے رِسک لینا پڑتا ہے۔۔اور زندگی وفادار دوستی کے لیے بہت مختصر ہے۔۔یہ قسمت ہے پیارے۔۔)

ایڈم نے گہرا سانس بھر کر دھیمے سے کہا برناڈ کی بوڑھی آنکھیں اس پر ٹک گ ئی یں۔۔اس نے جیسے ایڈم کی بات پر یقین کر لیا اس نے مان لیا کہ آج وہ اپنی قسمت کی وجہ سے اکیلا ہے۔۔

اس نے ایڈم کو اپنا استاد مان لیا اور کسی بچے کی طرح اس سے سوال کیا تھا کہ اپنے پچھتاووں سے نجات لے کر ریلیکس کیسے ہوا جائے۔۔ایڈم خود بھی تو اسی مرحلہ پر تھا۔۔

"in order to have peace we have to die

(سکون حاصل کرنے کیلیے ہمیں مرنا پڑے گا۔۔)ایڈم نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ مزاق کیا۔۔

برناڈا سے دیکھتا رہا۔۔

”ok I'll take you home.. its winter.. cold breeze is not good for health..

(میں آپکو گھر لے جاتا ہوں۔یہ سردیاں ہیں۔۔ٹھنڈی ہوا صحت کے لیے اچھی نہیں)ایڈم نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا اور پارک کے ہی قریب ان کے گھر تک لے گیا۔۔

انہیں چھوڑ کر وہ اتنا بوجھل سا ہو گیا کہ کسی اچھی سی کتاب کی طلب ہونے لگی۔۔

ڈرائی یور گاڑی لیے پارک کے باہر اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔اس نے بک شاپ چلنے کا کہا۔۔

ڈرائی یور اسے فوری وہاں لے گیا تھا۔۔

وہ ”الزبتھ بک شاپ“ میں داخل ہوا۔۔اور ایک جائزہ لیتی نظر یہاں وہاں ڈالی۔۔۔

سیلز کاؤنٹر پر کھڑا بوڑھا رونالڈو اسے دیکھ کر ادب سے جھکا اور آگے ہوا۔۔

”How are you Mr.Ronaldo..Its fine ..I am just here for a book.. so easy

)کیسے ہیں جناب رونالڈو۔۔یہ سہی ہے۔۔میں بس ایک کتاب کے لیے یہاں آیا تھا۔۔تو آرام سے رہیں(

وہ نرمی سے مسکرایا اور بکس کی جانب مڑا۔

اس کے پیچھے دوسری جانب دو لڑکیوں کی توجہ اسی پر آن ٹھہری۔۔

"look at the boy..

he is the son of shaw family..

he is different and winsome..

(لڑکے کو دیکھو۔۔یہ شا فیملی کا بیٹا ہے۔۔یہ بہت مختلف اور دلکش ہے)ایک لڑکی نے دوسری کو بتایا۔۔

اس نے ان کی باتیں اگنور کر کے اپنی ضرورت کی کتاب ڈھونڈی۔۔

"Awww goldilocks.. how attractive he is... want to be his girl

(اووو گولڈی لاک (جس کے بال سنہری ہوں)۔۔۔۔کتنا اٹریکٹو ہے یہ۔۔اسکی گرل فرینڈ بننا چاہتی ہوں۔۔)دوسری نے آنکھیں کھول کر اسے بولڈ نظر سے دیکھا۔۔

"come on he is not a simple guy.. he is adam shaw.. very calm but cold

(چلو بھی یہ آسان لڑکا نہیں۔۔یہ ایڈم شا ہے بہت نرم مزاج مگر سرد)وہ اپنے تعارف پر مڑا اور انکے پاس جا کر رکا۔۔

"Do you really know me.. am not cold.. i just like to be alone..

(کیا تم واقعی مجھے جانتی ہو۔۔میں سرد مزاج نہیں میں بس اکیلا رہنا پسند کرتا ہوں)وہ نرمی سے مسکرا کر بولا۔۔اسکی نیلے پانی جیسی آنکھوں کا نرم تاثر سامنے والوں کو دیوانہ کر دیتا تھا۔۔

وہ مڑا اور اپنی پسند کی ایک کتاب اٹھائی اور کاؤنٹر پر جا کر پے کرنے لگا۔۔

“You can have it son.. please dont do this.. I am done if ma'am find out..

(آپ یہ رکھ سکتے ہیں بیٹے۔۔پلیز ایسا مت کریں(رقم ادا مت کریں)اگر مادام کو پتا چلا تو میرا کام تمام ہو جائے گا)رونالڈو کے حواس گم ہونے لگے۔۔

وہ ایڈم کا فرینڈ تھا اور اس وقت جو وہ کہہ رہا تھا مصنوعی تھا صاف اداکاری۔۔

ایڈم مسکرایا اور پیسے کاؤنٹر پر رکھ کر آگے کو جھکا۔۔

" ok then take this money as your reward.. i dont like free things..

(ٹھیک ہے پھر یہ رقم اپنے انعام کے طور پر رکھیں۔۔مجھے مفت چیز نہیں پسند۔۔)وہ سنجیدگی سے کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

رونالڈو کی آنکھیں اس مہربانی پر چمک اٹھیں۔۔اس نے وہ کتاب کی قیمت سے بھی بڑی رقم اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر اپنی جیکٹ میں ڈال لی۔۔

لڑکیاں اب کاؤنٹر پر آگ ئی ی تھیں۔۔

ایڈم نے باہر آکر گہری سانس بھر کر ن ئی ی کتاب کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔۔

"Ohh please adam do not act like cold

(اوہ پلیز ایڈم۔۔سرد مزاج کی طرح عمل نا کیا کرو۔۔)اس نے آنکھوں کی نمی کو اپنے اندر اتارا۔۔اور مسکرا کر گاڑی میں بیٹھا۔۔

''ہمیں بزنس کی ڈگری سے پہلے انٹرن شپ چاہئ یے۔۔اور اگر ''ڈی اے شیرازی کمپنی'' جیسی بڑی کمپنی سے ہو جائے تو ڈگری کی ویلیو ہی کچھ اور ہو گی۔۔''ہانیہ کی بات پر دارام نے اسے دیکھا۔۔

''ویسے ایم_بی_اے کرنے کی وجہ آج تک سمجھ نہیں مجھے'' وہ تلخ بلیک کافی کے سپ لیتا ہانیہ کو دیکھنے لگا۔۔

''شادی کے بعد تو گھر ہی سنبھالنا ہے'' شائستہ بیگم نے متانت سے سمجھایا۔۔

''مجھے ہاؤس وائف بننے کا شوق نہیں۔۔رانیہ بھی تو جاب کر رہی ہے وہاں۔۔اور اچھی خاصی سیٹلڈ ہے'' ہانیہ نے ماں کو نخرے سے جواب دے کر کہا۔۔

''رانیہ کی اولاد نہیں ہے۔۔اکیلی بور ہوتی ہے اس لیے۔۔جب بچے آجائیں تو۔۔۔'' ''اور آپ کو کیا پتا میری اولاد ہو گی یا نہیں۔۔اوع بچے تو ''بیبی سٹر'' کروا سکتے ہیں۔۔'' ہانیہ نے بدلحاظی سے ماں کی بات درمیان میں ٹوکی اور بھائی کا لحاظ کیے بنا بے باکی سے جواب دیا۔۔شائستہ بیگم کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔

''او۔کے۔۔تم آجانا۔۔مجھے کوئی ایشو نہیں'' اس سے پہلے کہ ماں کی ڈانٹ اور ہانیہ کی بدتمیزی کا لیول بڑھتا دارام نے بات سمیٹی۔۔

''اسے اپنی کمپنی میں جگہ دینے کی بجائے کسی تمیز سکھانے والے ادارے میں ڈالو۔۔پڑھ لکھ کر بھی بد لحاظ ہے جاہل لڑکی۔۔

آئی ندہ اس طرح میرے آگے زبان چلائی ی تو کاٹ دو نگی ایسی ناکارہ زبان'' شائی نہ بیگم اچھی خاصی گرم ہو چکی تھیں۔۔آج تک کسی کی جرأت نہیں ہوئی ی تھی ان سے یوں بد تمیزی کرنے کی۔۔ہانی بھی اب خاموش رہی۔۔

''اٹس او۔کے۔۔آپ ہائی پر مت ہوں۔۔یہ آئی ندہ ایسا نہیں کرے گا۔۔ہانی سوری بولو'' دارام نے نرمی سے انہیں کہا اور ہانی کو اشارہ کیا۔۔

اسے لڑائی ی جھگڑا ڈانٹ ڈپٹ سے سخت کوفت ہوتی تھی۔۔

''سوری ماما۔۔اور بھائی ی میری ایک فرینڈ بھی آئے گی۔۔۔پیزا پر وول دے دینا آپ۔۔'' ہانی نے سوری کی رسم نبھا کر اگلی فرمائی ش کی۔۔

دارام نے سر ہلا دیا۔۔کافی ختم ہو چکی تھی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

اسجد صاحب اسکی جلی بازو کا جائی زہ لے رہے تھے زخم کافی بہتر ہو رہا تھا۔۔

''کیوں لاپر وائی ی کرتی ہو بیٹا۔۔رماب کتنا غصہ کر رہا تھا۔۔اسے تنگ مت کیا کرو ورنہ وہ کبھی بری طرح بگڑ جائے گا تو تم ہرٹ ہو گی'' بابا نے پیار سے سمجھایا تو وہ سامنے آکر ٹھہرے رماب کو دیکھنے لگی۔۔

''بابا بھائی ی ڈانٹیں تو بہنوں کو برا نہیں لگتا۔۔اور میں بھائی ی کے لیے کچھ بنانا چاہتی تھی۔۔

اب میرا کیا قصور کہ کچن کی کوئی ی چیز مجھے رماب بھائی ی کی طرح قبول ہی نہیں کرتی'' وہ رماب کو سنواتی معصوم صورت بنا کر بولنے لگی بابا ہنس پڑے۔۔

''شٹ اپ۔۔اب بچی بننا بند کر دو۔۔ تم بڑی ہو گ ئی ی ہو۔۔آئی ندہ ایسا الٹا کام کیا تو میرے پاس مت آنا چاہے پوری جل جاؤ'' رماب پر تپش لہجے میں بولتا اسے گھور رہا تھا۔۔

''رماب'' اسجد صاحب نے اسے ٹوکا۔۔

''بھائی ی کیا آپ نے (kimetsu noyaiba) اینیمی دیکھے ہیں؟اس میں (kamado tanjiro) پاگلوں کی طرح (nezuko) کا خیال رکھتا ہے۔اسے اپنے پاس رکھتا ہے۔۔بلکہ اسکا وزن اپنے کندھے پر لیے بے منزل سفر کرتا رہتا ہے اور اسکی حفاظت کے لیے اتنی مشکلات اٹھاتا ہے۔۔بھائی ی ایسے ہوتے ہیں'' وہ پھر سے کسی اینیمی کی سٹوری کی مثال دینے لگی۔۔

اسجد اور رماب منہ کھولے عجیب نام سن رہے تھے۔۔وہ دونوں کے چہرے دیکھ کر چپ ہو کر ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کرنے لگی

''پہلی فرصت میں یہ الٹے سیدھے چائی نی اینائی م دیکھنا بند کرو۔۔ نظر تمہاری ایسی ہے کہ چشمہ اتر جائے تو ساتھ بیٹھے بندے کو بھی پہچان نہیں پاتی ہو مگر آنکھوں کا پرہیز کرنے کی کوشش کبھی مت کرنا۔۔لیپ ٹاپ سے ہٹاؤ تو موبائی ل، وہاں سے ہٹاؤ تو پھر سے لیپ ٹاپ۔۔۔اور آئی ندہ مجھے جواب مت دینا۔۔'' رماب نے چڑ کر غصے سے کہا۔۔

''وہ جیپا نیز اینیمی ہیں۔۔اور میں جب جواب نہیں دیتی تو آپ سب غصہ ہوتے ہیں کہ ڈھیٹ ہے کان بند کر کے رکھتی ہے وغیرہ۔۔

مجھے بتادیں کیا کروں جس سے آپ لوگ راضی ہو جائیں۔۔''وہ بے چارگی سے بولی۔۔

''تمہیں کسی کام کے لیے بلایا جائے تو ان سنی کر دیتی ہو۔۔کچھ سمجھایا جائے تو بڑھ بڑھ کر جواب دیتی ہو۔۔جہاں بولنے کی ضرورت ہو بولتی بند ہو جاتی ہے جہاں خاموش رہنا چاہئیے وہاں تمہارا جواب حاضر ہو جاتا ہے۔۔۔انسان ہو یا نہیں؟''رماب اس کے جواب پر ہی بھڑک اٹھا۔۔

اسجد صاحب کبھی عذبہ کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے کبھی رماب کو۔۔

''دیکھیں اسے۔۔جب اس پر غصہ کیا جائے اسے مزاق لگتا ہے ہنسنے لگتی ہے۔۔''رماب نے ہنسی دباتی عذبہ کو گھور کر باپ کو متوجہ کیا تو عذبہ نے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

''رماب بھائی ی سوری۔۔آپ لڑیں تو نہیں''وہ خود پر قابو پا کر نرمی سے بولی۔۔

''تم اور وہ تمہاری عجوہ۔۔آئندہ میرے ہاسپٹل میں پاؤں بھی مت رکھنا۔۔اور خبردار اب رونے کی کوشش بھی نا کرنا۔۔پاگل انسان۔۔بیٹھے بیٹھے رونے کا سیشن چل پڑتا ہے تمہارا اور بلاوجہ ہنسی آنے لگتی ہے۔۔

گھر تو پاگل خانہ لگتا ہے مجھے'' رماب اسے رونے کی تیاری کرتا دیکھ کر بولا۔۔اور بڑبڑاتا وہاں سے چلا گیا۔۔عذبہ کو سمجھانا یا کچھ کہنا اپنا بی۔پی۔ہائی کر دیتا تھا وہ کبھی کبھی بات فوراً سمجھ لیتی تھی لیکن زیادہ تر کوشش کرتی تھی بات کان میں ہی روک لے دماغ تک نا پہنچے۔۔

عذبہ نے اسجد صاحب کو دیکھا اور بلینکٹ میں منہ چھپا کر لیٹ گ ئی ی۔۔

اب اسکا اداسی کا پیریڈ شروع ہو چکا تھا۔۔

وہ ایک پورا دن تو اسی طرح رہنے والی تھی۔۔بے شک وہ غلط تھی مگر سمجھانے والے بھی غلط ہی تھے۔۔۔

اسجد صاحب نے سرد آہ بھر کر اسے دیکھا۔۔

''اگر برا نا لگے تو۔۔کیا آپکا نیم پوچھ سکتا ہوں؟'' رماب کے اچانک عجیب سوال پر وہ حیرت سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

''آپ نے کہا ضروری بات کرنی ہے۔۔مجھے لگا بابا کے بارے میں ہو گی۔۔۔

تو آپ کو یہ پوچھنا تھا؟'' وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جو اسکی بات پر ہنسا۔۔

''آپ کے فادر تو ان شاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔مجھے آپ سے آپ کے بارے میں بات کرنی ہے۔۔پہلے نام بتائیں'' وہ صاف گوئی سے بول رہا تھا۔۔

''میرا نام آئی ینہ خان ہے۔۔'' وہ آہستگی سے بولی۔۔ خیر نام بتانے میں کیا حرج تھا۔۔

''واؤ۔۔۔ آئی ینہ۔۔ نائی س نیم'' وہ اس کے نام سے اچھا خاصہ محظوظ ہو رہا تھا۔۔

''جب کوئی ی خاص بات نہیں تو میں جاتی ہوں'' وہ سنجید گی سے بولتی اٹھی۔۔

''ایک منٹ۔۔ مجھے بات تو کرنے دیں۔۔ اتنی جلدی کیا ہے؟'' وہ اسے روک گیا۔۔

اسے وہ سر پھرا ڈاکٹر اور اسکی حرکتیں مشکوک لگ رہی تھیں۔۔

''ڈاکٹر۔۔ میں آپ کی رسپیکٹ کرتی ہوں کافی ٹائی م میرے بابا کا آپ کے پاس علاج چلتا رہا۔۔ مگر اب آپ اگر ایسی حرکات کریں گے تو میں بھول جاؤ نگی کہ آپ کون ہیں'' وہ بنالحاظ ک ئی یے تیزی سے بولی۔۔۔

''آئی ینہ مجھے آپ اچھی لگی ہیں۔۔ شادی کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔۔'' اس نے آئی ینہ کے سر پر بڑے سکون سے دھماکہ کیا۔۔

''آپ جانتے کتنا ہیں مجھے؟ میری نیچر۔۔ میری ایجو کیشن۔۔ میری فیملی۔۔ اور آپ شادی کرنے کو تیار ہو گ ئی ے۔۔؟'' اسے شکل سے پڑھے لکھے اور اچھی فیملی سے بی لانگ کرنے والے ڈاکٹر سے ایسے ٹھرک پن کی امید نا تھی تبھی حیرت کی زیادتی سے منہ کھل گیا۔۔

''میں نے کہا اچھی لگی ہیں۔۔۔ اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو جانے بنا شادی کر بیٹھو نگا۔۔

صاف بات کرو نگا وہی جاننا ہی تو چاہتا ہوں۔۔ محبت عشق وغیرہ کا جھوٹ نہیں بولو نگا۔۔ آپکی لائی ف میں کوئی ی ہے تو بتادیں ابھی بات ختم کر دو نگا۔۔

اگر نہیں تو مجھے آزمانے میں کیا حرج ہے ''

وہ پوری سچائی ی سے ہر بات واضح کر گیا۔۔

آئی ینہ نے پر سوچ نظر سے اسے دیکھا۔۔

وہ پڑھا لکھا تھا۔۔ کامیاب ڈاکٹر تھا۔۔ اپنا ہاسپٹل تھا۔۔ اور کافی ہینڈ سم اور سٹائی لش بھی تھا۔۔ وہ دل میں اسکی آفر پر خوشی سے گنگنا اٹھی مگر چہرے پر سنجید گی سجائے رکھی۔۔ اور پھر احسان کرتے انداز میں سر ہلا کر ''ٹھیک ہے'' کہہ دیا۔۔

''تو آپ کیسے جانیں گے مجھے ؟

اور مجھے بھی اپنے بارے میں ہر بات سچ بتائی یے گا۔۔'' وہ متانت سے بولی۔۔

'' تھینکس۔۔ ہم ملتے جلتے رہیں گے تو جان بھی لیں گے ایک دوسرے کو۔۔

جس دن ہمیں لگے گا کہ سب پر فیکٹ ہے شادی کر لیں گے۔۔ مجھے کوئی ی جلدی نہیں'' وہ مسکرا کر بول رہا تھا۔۔

آئی ینہ شرما کر مسکراتے ہوئے سر جھکاتی دل میں خود کو شاباش کر رہی تھی اتنا ''کام کا بندہ'' اپنی طرف متوجہ کر لینے پر۔۔۔

رماب اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

''اب بتاؤں گا مسز کنزہ کو۔۔ کہ میں اپنی مرضی بھی کر سکتا ہوں۔۔'' وہ بھی آئی بینہ کے سامنے جتنا سادہ مزاج بن رہا تھا اتنا تھا نہیں۔۔ دو لوگ ایک دوسرے کا استعمال کرنے کے لیے مکمل تیار تھے۔۔ مگر بظاہر یہ دو طرفہ دلی آمادگی سے پسند کا تعلق بنا تھا۔۔۔

مسٹر برناڈ کی موت واقع ہو چکی تھی۔۔

ایڈم نے سنا تو اپنی جگہ سکتہ زدہ سا کھڑا رہ گیا۔۔ تو کیا واقعی انہیں پچتاووں سے نجات حاصل کرنے کی اتنی جلدی تھی؟

مسٹر برناڈ نے اپنی جوانی میں ایک اچھی محبت کرنے والی بیوی کو طلاق دے کر اپنی ن ئی ی نویلی محبوبہ سے شادی کر لی تھی جو انہی کی آفس کولیگ تھی۔۔

بیوی سے علیحدگی کی صورت میں اپنے تین بیٹوں سے بھی دور ہوئے۔۔

ن ئی ی محبت کا خمار تھا کسی کی پرواہ نہیں کی۔۔۔ بیوی کم صورت تھی محبوبہ حسین اور زندگی سے بھر پور۔۔۔

زندگی کے دو سال اس ن ئی ی بیوی کی کمپنی میں کھل کر جی لیے۔۔ تب لگا اصل زندگی ہی یہی تھی۔۔ اور تیسرے سال زندگی کی حقیقت دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

وہ حسین تھی تو اسکے ناز نخرے اور اخراجات بھی زیادہ تھے۔۔

اسے سراہنے والے اور چاہنے والے بھی زیادہ تھے۔۔ وہ ڈال ڈال گھومنے والی تتلی تھی برناڈ کی محبت دو سال بعد پھیکی لگنے لگی تو ئی ے طلبگار اچھے لگنے لگے۔۔

گھر کی پرامن فضا میں جھگڑوں کی تلخیاں گھلتے گھلتے رشتہ ختم ہونے کی نوبت آگ ئی ی۔۔

اور پھر تین سال بعد اس سنہری خواب کا اختتام ہوا اور برناڈ خالی ہاتھ خالی گھر رہ گیا۔۔ پہلی بیوی اپنا گھر بسا چکی تھی۔۔

بیٹوں نے کچھ عرصہ تعلیم کے اخراجات کے لیے باپ کو برداشت کیا مگر کامیاب ہوتے ہی اپنے راستے الگ کر لیے۔۔

اب تو برناڈ کے پاس پچھتاوے، تنہائی اور ایڈم، بس یہی تین ساتھی بچے تھے۔۔۔

اور ایڈم سے جس روز سکون کا راز مانگا اسی رات سکون پالیا۔۔

ایڈم کو لگا یہ سب اسکی وجہ سے ہوا۔۔

وہ جانتا تھا موت برحق ہے مگر اسکا دماغ جیسے اپنے ہی لفظوں نے مفلوج کر دیا۔۔

"in order to have peace we have to die.

ایڈم کی یادداشت میں اپنا جملہ چپک کر رہ گیا۔۔ وہ پارک کے اسی بنچ پر بیٹھ کر شدت سے رو دیا۔۔

اسے آج سے پہلے نہیں پتا تھا الفاظ کی بھی قیمت ہوتی ہے جو ادا کرنا پڑتی ہے۔۔

اور دو دن کی دل چیرتی ازیت کے بعد وہ صوفی کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔

"Adam why are you so down..

why did you call me.. you ok?"

(ایڈم تم۔اتنے مرجھائے ہوئے کیوں ہو تم نے مجھے کیوں بلایا۔۔تم ٹھیک ہو؟)صوفی ایڈم کی نم آنکھیں،زرد رنگ اور بکھری حالت پر پریشانی سے بولی۔۔۔

وہ صوفیہ کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔وہ اسے کیا کہے کہ وہ ایک مرنے کے قریب بوڑھے کی موت سے ڈر کر اس کے پاس آیا اور یہ کہ اسے اپنی زندگی میں پچھتاوے شامل نہیں کرنے؟وہ یکدم بے چین ہوا۔۔۔

”Sophie do you love me?. or you are just following

what my cousin said?"

)صوفی تم مجھ سے محبت کرتی ہو یا تم میرے کزن کی کہی بات پر عمل کر رہی ہو(

ایڈم سنجیدگی سے صوفی کا چہرہ دیکھا۔۔

"To be honest adam i dunno i love you or not.. but I

cant imagine my life without you..you're my oxygen..

(ایمانداری سے بتاؤں ایڈم میں نہیں جانتی مجھے تم سے محبت ہے یا نہیں۔۔ لیکن تمہارے بغیر اپنی زندگی کا تصور نہیں کر سکتی تم میری آکسیجن ہو) صوفی نے کندھے اچکا کر سادگی سے کہا اور مسکرا کر ایڈم کو دیکھا۔۔

ایڈم کو اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا مطلب وہ اکیلا نہیں کوئی ی اسکی پرواہ کرنے والا ہے۔۔ محبت کا کیا ہے شاید وہ بھی ایک دن ہو ہی جائے گی۔۔۔

"کس نے بھلا کی ہے محبت میں وفا پہلے۔۔
میں عجیب ہوں اس سے امیدِ وفا کرتی ہوں۔
(بقلم یمن حوا)

اس نے گنگاتے ہوئے ڈائری میں شعر لکھا اور پین بند کر کے ڈائری کے ورق الٹنے لگی۔۔ پوری ڈائری ایسی شاعری سے بھری پڑی تھی۔۔

اس کی ڈائری پڑھنے والی سب فرینڈز کو یقین کی حد تک شک تھا کہ محبت کے چکر میں تھوڑا بہت حصہ کہیں نا کہیں عذبہ کا بھی تھا ورنہ بنا کسی احساس کے یوں دلگرفتہ لفظوں کی شاعری بھلا ممکن تھی۔۔؟

اس نے ڈائری بند کر کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھی۔۔

اور اپنے بالوں کو سمیٹ کر کیچر میں قید کرتی عجوہ کے گھر کی طرف گ ئی ی۔۔

عجوہ اپنے روم میں بکس پھیلائے نظریں غیر مرئی نقطے پر جمائے بیٹھی تھی۔۔۔

''عجوہ پیا۔۔آپ تو اس دن کے بعد ایسی غائب ہو گئی یں۔۔آپ نے بتایا نہیں آپ کی فرینڈ آپ سے انسپائر رہوئی یا نہیں'' عذبہ اس کے بیڈ پر اس کے دامنے بیٹھی اور پر شوق نظریں اس پر ٹکا دیں۔۔

''کتنی بھائی پرست ہو عذبہ۔۔ہر وقت رماب کی تعریف سننے، کرنے کو بے تاب رہتی ہو'' عجوہ نے ناک چڑھا کر اسے دیکھا جو ناک پر پھسلتا چشمہ سنبھالتی پریشان ہوئی ی۔۔

''کیا آپ رماب بھائی سے ناراض ہیں؟'' عذبہ کے سوال پر وہ بری طرح سٹپٹائی ی۔۔

ایک تو عذبہ کی بند عقل کچھ باتوں میں ایسے تاک کر نشانے لگاتی تھی کہ آگے والا بندہ بھی بوکھلا جائے۔۔

''میں۔۔ناراض کیوں۔۔۔ایسا کوئی ی رشتہ کب بنا کہ ناراض ہوتی پھروں؟'' عجوہ نے لاپروائی ی ظاہر کرتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے پیپرز چھینے کیونکہ عذبہ کو ایک مرض تھا کہ اس کے سامنے کوئی ی بھی کاپی، رجسٹر، نوٹس، پیپر یا اکلوتا کاغذ اور پین آجائے تو وہ کچھ نا کچھ لکھتی رہتی تھی۔۔

اور وہ ''کچھ'' ایسی فضول بے مقصد بات ہوتی کہ عجوہ بچاری تو اپنی فرینڈز کو وضاحت دیتی رہ جاتی تھی۔۔۔۔

عجوہ نے پیپر پر نظر ڈالی، عذبہ اپنی خوبصورت رائی ٹنگ کا کمال دکھا چکی تھی۔۔

''میں، محبت اور غم کے گیت۔۔

آنسو، آہیں اور دکھ کی جیت۔۔'' عجوہ نے سر پکڑ لیا۔۔ پھر وہی الٹی سیدھی بے ڈھنگے جملوں جیسی شاعری، وہ پیپر الگ کرنے لگی۔

''پیا بتائی یں نا کیا ہوا'' وہ بے چینی سے بولی تو عجوہ نے سرد آہ بھری۔۔۔

''میں نے تمہارے بھائی ی کو کچھ دن پہلے کسی لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے سنا ہے۔۔'' عجوہ نے اداسی سے بتا کر اسکا ''خراب'' کیا پیپر دراز میں رکھا۔۔

''واہ کیا بات کر رہے تھے'' عذبہ کی آنکھیں جوش اور خوشی سے چمکیں مگر عجوہ کی زخمی نظروں پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو زبان دانتوں تلے دبالی۔۔

''اوہ کیا بات کر رہے تھے؟'' اس بار جملہ زرا سنبھل کر پریشان صورت بنا کر کہا۔۔۔

''آئی ینہ خان آپ باتیں تو دلچسپ کرتی ہیں۔۔۔ مجھے تو آپ اچھی خاصی سادہ مزاج لگی تھیں مگر آپ تو کافی جولی اور ایکٹو ہیں'' عجوہ نے رماب کا سنا جملہ حرف بہ حرف دہرایا اور اداسی سے سر جھٹکا۔۔

''میں شاید کبھی تمہارے بھائی ی کے دل میں اپنی محبت نا جگا پاؤں عذبہ۔۔ میرے خیال سے بھی پہلے کوئی ی ''دوسری'' اسکا خواب بن چکی ہے'' عجوہ نے لب کاٹے۔۔ نو عمری کی محبت اور حاصل کی ساری کوششیں اسے بے فائی دہ لگنے لگی تھیں۔۔

''مجھے تو وہ اس قابل ہی نہیں سمجھتے کہ میں انکار کر دوں تو وہ پسند کی لڑکی کو چھوڑ دیں۔۔'' عذبہ کے جملے اور لہجے پر عجوہ کو بے اختیار ترس آیا۔۔

''ایک دن ایسی ہی ویلیو دیں گے وہ۔۔اور تمہیں بہن بھی مان لیں گے۔۔ٹرسٹ می'' عجوہ نے اسکا چشمہ اتارا اور ایک ٹشو لیکر صاف کرنے لگی۔۔عذبہ نے دھندلی آنکھوں کو کسی بچے کی طرح رگڑ رگڑ کر گلابی کر دیا۔۔

''اللہ کرے وہ دن رماب بھائی کی شادی سے پہلے ہی آئے۔۔'' اس نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور عجوہ نے اسکی ناک پر چشمہ ٹکا دیا۔۔

''واؤ آپ کتنی نیٹ اور بیوٹیفل ہیں'' عذبہ نے باربی جیسی آنکھیں مزید پھیلا کر کہا تو عجوہ بے ساختہ ہنس پڑی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی اداسی میں مسکان تھیں۔۔انکی دوستی نایاب تھی۔۔۔۔

دارام میٹنگ روم سے فری ہو کر باہر نکلا تو ہانی وہیں مل گئی۔۔

''آپکو بتایا بھی تھا ہم۔نے آنا ہے۔۔پھر بھی آپ کی پی۔اے نے ہمیں ویٹنگ روم میں بٹھا دیا اور آپکو نہیں بلایا۔۔'' ہانی نے خفگی سے دارام کو دیکھا دارم نے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

''ہانی میں میٹنگ میں تھا ڈئی یر۔۔اور تم آج صبح بتاتی کہ آج آر ہی ہو۔۔ میٹنگ کے دوران مجھے ڈسٹرب کرنے کی پر میشن نہیں ہے تو وہ کیا کرتی۔۔۔'' دارام نے نرمی سے اسے وضاحت دی۔۔اور اپنے آفس کی طرف قدم بڑھائے ہانی بھی ساتھ ہولی۔۔

''تمہاری فرینڈ نہیں آئی ی۔۔؟'' آفس میں آتے ہی دارام نے اس سے پوچھا۔۔

''لائی لہ وہیں ویٹنگ روم میں بیٹھی ہے۔۔غصے سے برا حال ہے اسکا۔۔ میسج کیا ہے ابھی آر ہی ہے۔۔'' ہانی نے ایک بار دوبارہ دارام کو ناراض نظر سے دیکھا جس کی وجہ سے وہ اپنی فرینڈ کے سامنے شرمندہ ہوئی ی تھی۔۔

جبکہ دارام لائی لہ کا نام سن کر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔

''سوری میری ہی غلطی تھی تمہارا انٹرو دے دیتا تو میرے آفس میں بٹھا دیتے۔۔'' اسے ہار مان لینی پڑی اسی وقت ڈور کھول کر لائی لہ داخل ہوئی ی۔۔

''ہائے۔۔۔'' اس نے مسکرا کر دارام کو چمکتی نظروں سے دیکھا اور سیٹ سنبھال لی۔۔

''سوری لائی لہ ایکچوئی لی بھائی ی میٹنگ میں تھے اور بزنس میں فیملی یا فرینڈز کے لیے کمپر مائی ز نہیں کرتے۔۔'' ہانی نے اس سے معذرت کرتے ہوئے وہی بات دہرائی ی۔۔

دارام کا سر ابھی سے درد کرنے لگا نجانے آگے کیا بننے والا تھا اسکا۔۔

"اٹس او۔کے ہانیہ۔۔ایک بزنس ٹائی یکون کا یہی ایٹیٹیوڈ ہوتا ہے۔۔نو ڈاؤٹ۔۔"لائی لہ نے دارام کے سامنے جس سمجھداری سے بات کی ہانیہ کا منہ کھلا رہ گیا۔۔اکیلے میں تو وہ طعنہ دے دے کر اسے شرمندگی سے بے حال کر چکی تھی اور اب بھائی کے سامنے۔۔۔

دارام نے خاموشی سے انکی فائی لز اٹھالیں۔۔

عذبہ آج پھر ٹمپریچر اور فلو کی وجہ سے کالج نہیں گ ئی تھی۔۔سردیاں اسکی اسی حال میں ہی گزر جاتی تھیں۔۔۔

کنزہ بیگم مارننگ شو دیکھ رہی تھیں جب قریبی صوفے پر پڑے عذبہ کے سیل پر کال آنے لگی۔۔انہوں نے ایک ترچھی نظر ڈالی اور پھر نظر سامنے جمادی۔۔

عذبہ کا سیل تو ہمیشہ یہاں وہاں پڑا ملتا تھا اس لیے اگنور کر دیا۔۔

مگر جب مسلسل کالز آنے لگیں تو اٹھالیا اس پر کوئی ی نمبر شو ہو رہا تھا۔۔

انہوں نے کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا۔۔

"عذبہ میری بات سن لو پلیز۔۔کال بند مت کرنا۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہاری عزت مجھے بھی عزیز ہے۔۔۔"کوئی ی لڑکا کال اٹینڈ ہوتے ہی بولنا شروع ہوا تو ان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔

''کون ہو تم اور کیسے جانتے ہو عذبہ کو۔۔''ان کے کرخت لہجے اور جملے پر دوسری طرف یکدم خاموشی چھاگ ئی ی اور پھر کچھ سیکنڈ کے بعد کال کاٹ دی گ ئی ی۔۔

کنزہ بیگم غصے سے اٹھیں اور عذبہ کے کمرے کی طرف گ ئی یں۔۔

وہ بستر میں لپٹی تھی انہوں نے ایک جھٹکے سے رضائی ی کھینچی تو اس اچانک افتاد پر وہ ڈر کر جھٹکے سے اٹھی۔۔

''تم اتنی محبت اور مان کے قابل نہیں تھی جو تمہیں اس گھر میں مل رہا ہے۔۔

کون ہے یہ لڑکا اور کب سے چل رہا ہے یہ سب ؟اس گھر نے تمہیں پناہ دی اور تم ان کی عزت مٹی میں ملا رہی ہو۔۔بے شرم، بے حیا لڑکی۔۔''انہوں نے موبائی ل اسکی طرف پھینکا جو عذبہ کے منہ پر لگتے لگتے بچا تھا۔۔عذبہ کا اچانک نیند سے جاگنے کی وجہ سے لرزتا جسم سُن ہو گیا۔۔

''لڑکا؟ک۔۔۔کون۔۔میں کچھ۔۔نہیں۔۔''اسکا جملہ تھپڑ کی گونج میں دب کر رہ گیا تھا۔۔۔

الزبتھ دو دن سے بیمار تھی۔۔ایڈم سب مصروفیات چھوڑ کر اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

''mummy we should go for check up please.. you are not fine"

(ماں ہمیں چیک اپ کے لیے جانا چاہئی یے۔۔آپ ٹھیک نہیں ہیں)ایڈم نے یہ جملہ ان دو دنوں میں نجانے کتنی مرتبہ دہرایا تھا۔۔

مگر الزبتھ نفی میں سر ہلا دیتی۔۔

"Am fine adam.. am just tired, wana rest...

(میں ٹھیک ہوں ایڈم۔۔میں بس تھکی ہوئی ی ہوں آرام کرنا چاہتی ہوں)اور ایڈم اس جملے کا مطلب سوچتا رہ گیا۔۔وہ کس کام سے تھک گ ئی ی۔۔وہ کیسا آرام کرنا چاہ رہی ہے؟

الزبتھ کی زندگی تو بہت آرام دہ تھی۔۔۔

تو اسے کس بات کی تھکن تھی۔۔

"Adam we are fine alone.. we dont need anyone.. i am right?

)ایڈم ہم اکیلے ٹھیک ہیں۔۔ہمیں کسی کی ضرورت نہیں۔۔میں سہی کہہ رہی ہوں ناں؟(

رات کو زرد رنگت اور خشک ہونٹ لیے الزبتھ نے اچانک کہا تو ایڈم سمجھ گیا وہ اس کے باپ کی بات کر رہی ہے۔۔

"Are you sure mummy.. you were always heartbroken.. you ok?"--still

(کیا آپ کو یقین ہیں ممی۔۔آپ ہمیشہ شکستہ دل رہی ہیں۔۔پھر بھی۔۔۔آپ ٹھیک ہیں)ایڈم ہمیشہ انکی اس بات سے ایگری کرتا تھا مگر آج سوال کر بیٹھا۔۔

وہ جانتا تھا الزبتھ اور وہ اب تک ایک دوسرے کو بس دھوکہ دیتے آئے تھے کہ وہ ٹھیک ہیں۔۔الزبتھ کہتی تھی اسے کسی کی ضرورت نہیں۔مگر اسے ایڈم کے باپ کی ہمیشہ ضرورت رہی تھی۔۔اس کے بعد الزبتھ کی لائف میں کوئی ی مرد نہیں آیا تھا۔۔

"Adam do You know.. Bella is your finacee..?

)ایڈم کا تم جانتے ہو بیلا تمہاری منگیتر ہے(

ایڈم کو سچ میں ڈوبا دیکھ کر الزبتھ نے بات بدل دی تو وہ بھی چونکا۔۔

"Since when mummy.. Bella...?

(کب سے ممی؟ بیلا؟)وہ پریشانی سے بولا۔۔

اسکی بیلا سے کبھی دوستی نہیں رہی تھی۔۔

بیلا کا مزاج حکمرانی جتاتا اور اشاروں پر چلانے والا تھا اور ایڈم مزید کسی کا غلام نہیں بن سکتا تھا۔۔

"Its joint decision of our family..

Bella is very mad for ya.. So naturally she cant bear other girls around you.. She loves you a lot.."

)یہ ہماری فیملی کا مشترکہ فیصلہ ہے۔۔بیلا تمہارے لیے بہت جنونی ہے۔۔تو نیچرلی وہ تمہارے گرد دوسری لڑکیاں برداشت نہیں کر شکتی۔۔وہ تم سے محبت کرتی ہے۔(

الزبتھ نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔ایڈم کے لب بھنچ گ ئ ے۔۔نجانے کیوں لوگ محبتوں کی تمنا کرتے ہیں۔۔اسے تو ہر محبت بوجھ لگتی تھی۔۔محبت سکون کب دیتی ہے۔

محبت آزار ہے۔۔عذاب ہے اور روگ ہے۔۔۔

"Mummy My life is too dark and bella is just another darkest part of my life

)ممی میری زندگی بہت تاریک ہے اور بیلا بس میری زندگی کا ایک اور تاریک ترین حصہ ہے(

ایڈم نے سنجیدگی سے کہا الزبتھ اسکا چہرہ تکتی رہ گ ئ ی۔۔

"Dont hang out with sophie then....

(صوفی کے ساتھ مت گھوما پھرو۔۔)الزبتھ کے سرد جملے نے ایڈم کو تکلیف دی۔۔

"I want sophie to be my light.. I need someone to bright my life...

)میں چاہتا ہوں صوفی میری روشنی بنے۔۔مجھے کسی کی ضرورت ہے جو میری زندگی کو روشن کر دے (

ایڈم نے ماں کو منانا چاہا تھا اسکے لہجے میں بولتی محرومیوں پر الزبتھ سسکی۔۔۔

"Adam sophie is not one who is loyal.

You are just her need.. her golden card

''ایڈم صوفی وہ ایک وفادار نہیں تم بس اسکی ضرورت ہو۔اسکا سنہری پتا۔۔۔)الزبتھ کو شدت سے احساس ہوا ایڈم کی خالی زندگی کا۔۔کاش وہ اسکے لیے کچھ کر سکتی۔

ایڈم خاموش رہا اسے پتہ تھا اس کی فیملی کو صوفی یا ہر غریب اسی طرح ناپسند تھا۔۔

مگر وہ جانتا تھا صوفی نے اس سے وہ سب نہیں مانگا تھا جو وہ دے رہا تھا۔۔اور وقت ثابت کر دے گا تو سب مان جائیں گے۔۔

"ایڈم کسی کو اپنا استحصال مت کرنے دینا۔۔تمہارے پاس وہ سب ہے جو کسی بھی انسان کی خواہش ہو سکتا ہے۔۔ایڈم تم کسی مطلب پرست دوست کی بجائے اکیلے رہ لینا۔۔ ''

الزبتھ نے اس رات جتنا سمجھایا اس سب کا یہی خلاصہ تھا۔ایڈم خاموش رہا۔۔

وہ جانتا تھا اسے چاہنے والوں کی وہ محبت نہیں ضرورت ہے۔۔مگر وہ اکیلا بھی نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔اس نے الزبتھ کی بات سن کر سر ہلا دیا۔۔۔وہ نصیحت جو اس نے ایڈم کو کی تھی وہ آخری نصیحت تھی اور وہ آنسو جو اس نے ایڈم کی فکر میں بہائے تھے الزبتھ کے سرد چہرے پر ان کے نشان باقی رہ گ ئ ے تھے مگر الزبتھ باقی نہیں رہی تھی۔۔

وہ رات الزبتھ کی زندگی کی آخری رات تھی۔

ایڈم کا وجود برف کا مجسمہ بن گیا تھا۔۔

''آئی ینہ تمہاری فیملی میں فادر کے علاوہ کوئی ی مرد نہیں؟ میں بھی باہر ہی تھا مجھ سے کہہ دیا ہوتا اب گھر پہنچا ہوں کہو تو آجاؤں؟'' رماب نے سنا کہ وہ خود میڈیسن لینے گ ئی ی ہوئی ی ہے تو پوچھ لیا۔۔

''نہیں اب تو بس لے لی میں بھی گھر جا رہی ہوں۔۔اور میرا ایک ہی بھائی ی ہے جو آؤٹ آف کنٹری ہوتا ہے۔۔وہ آتا ہی نہیں۔۔'' آئی ینہ کے بتانے پر وہ مسکرایا۔۔

''اسکو بلاؤ اور شادی کی زنجیر میں باندھو، پھر نہیں جائے گا'' رماب نے شرارت سے مشورہ دیا اور گاڑی گھر کے گیراج میں پارک کی۔۔اسے کسی سیمینار کے لیے کراچی جانا تھا اس لیے ہاسپٹل کا راؤنڈ کر کے گھر آ گیا۔۔

آئی ینہ کو ''بائے'' بول کر وہ گھر میں آیا تو سامنے کوئی ی نا تھا اپنے کمرے میں جاتے ہوئے عذبہ کے کمرے کے آگے سے گزر رہا تھا تو ٹھٹک کر رکا۔۔

کنزہ بیگم عذبہ کو بری طرح مار رہی تھیں۔۔

یہ ٹھیک ہے وہ عذبہ سے کوئی ی تعلق نہیں رکھتا تھا پر اس سلوک پر جبڑے بھنچ گ ئی ے۔۔

''یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟'' وہ سخت لہجے میں بولتا کمرے میں داخل ہوا تو انکا رنگ بدلا۔۔عذبہ بیڈ کے کنارے، بے حال پڑی رو رہی تھی۔۔

رماب کو دل میں تکلیف محسوس ہوئی ی۔۔۔

''یہ بگڑ گ ئی ی ہے۔۔اسجد بہت پیار کرتے ہیں اس لیے۔۔اسکی ایج ایسی ہے سختی کرنی پڑتی ہے۔۔''

کنزہ بیگم نے لب کاٹتے وضاحت دی مگر وجہ نہیں بتا سکیں۔۔

''میں نے بہت برا شت کر لیا آپکا یہ سلوک۔۔

اگر آپ کو یہ بگڑی ہوئی ی لگ رہی ہے یا اتنی تنگ ہیں تو آج کے بعد اس کے قریب مت آئی یے گا۔۔

میں اسے سنبھال لونگا۔۔''رماب کی رگیں تن گ ئی یں۔ تنفر سے کہہ کر عذبہ کی طرف بڑھا اور اسے

کندھوں سے سنبھال کر بیڈ پر سیدھا لٹانا چاہا تو عذبہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں دبا کر رونے لگی۔۔

''رماب بھائی ی ماما سے کہیں میں کسی لڑکے کو نہیں جانتی۔۔میں قسم کھاتی ہوں میری کسی بوائے سے

فرینڈ شپ نہیں۔۔''وہ اسکے سینے میں منہ چھپاتی رو کر بولی تو رماب کی آنکھیں کھل گ ئی یں۔۔

''آپ نے اس سے ایسی بات کی؟آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ عذبہ ایسی حرکت کرے گی۔۔جائی یے

یہاں سے آج کے بعد آپکا اس سے کوئی ی لینا دینا نہیں۔۔

آپ میری ماں بن کر آئی ی تھیں ناں؟اس طرح سنبھالا جاتا ہے اولاد کو؟''رماب کے سخت جملوں پر

کنزہ بیگم کی آنکھیں بھر آئی یں وہ ایک نظر روتی ہوئی ی عذبہ پر ڈال کر وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔اسے

رماب نے اپنی پناہ میں لے لیا تھا اب تو عذبہ کو کسی کی ضرورت نہیں رہے گی۔۔

''ہائے دارام سر۔۔ یہ فائل جو آپ نے کہی تھی۔۔ یہ ریڈی ہے۔۔ اس میں جو مسٹیکس تھیں سیٹ کرلیں۔۔ میں نے اپنے کچھ آئی ڈیاز بھی یہاں ایڈ کر دئی یے ہیں'' لائی لہ نے فائل لا کر دارام کو دی تو وہ چونکا۔۔

وہ واقعی ذہین تھی، دئی یے گئی ے وقت سے پہلے ہی کام کر لیا تھا۔۔

''امپریسو۔۔ گڈ ورک مس لائی لہ'' فائل دیکھتے ہوئے دارام مسکرایا اور لائی لہ اسکا دل ہی تو جیتنا چاہتی تھی۔ اسے سمجھ آگ ئی ی تھی دارام جیسا انسان حسن وادا سے پھسلنے والا نہیں تھا۔۔ اچھے کام سے وہ خوش ہو رہا تھا اور پہلی بار لائی لہ کو مسکرا کر دیکھا۔۔

دارام پوری توجہ سے فائل کی تفصیل چیک کر رہا تھا لائی لہ نے ایک بھرپور گہری نظر اس کے دلکش چہرے پر ڈالی۔۔۔

''کیا آپ کو میرے آئی ڈیاز پسند آئے'' اسکے لہجے میں فتح کر لینے جیسا غرور تھا۔۔

''آف کورس آئی ی لائی ک اٹ۔۔ نو ڈاؤٹ یو آر ویری ہارڈ ورک۔۔'' دارام نے صاف گوئی ی سے کہتے ہوئے اسکی تعریف کی۔۔ یہ سچ تھا کہ ہانی کام کو ایسا سیرئی یس نہیں لے رہی تھی مگر لائی لہ بہت محنت کر رہی تھی۔۔

''پھر آج میرے ورک پر مجھے ڈنر کروائی یے سر'' لائی لہ کی فرمائی ش پر اس نے کچھ سوچ کر حامی بھر لی۔۔

''ہانیہ سے بھی کہہ دیں۔۔میں فری ہو کر لے جاؤ نگا'' دارام نے ہانیہ کا بھی نام لیا تو لائی لہ نے برے دل سے او۔کے کہا اور چل پڑی۔۔

اس دن ڈنر کرواتے دارام کی نرم گوئی اور دھیمی مسکان نے لائی لہ کا دل مکمل اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔

ہانی اسے ویلیو دے رہی تھی۔۔اس نے سوچ لیا کہ ہانی کو کسی ایسی لالچ میں قید کر لے کہ وہ لائی لہ کو دارام کی زندگی میں لانے کے لیے دل و جان سے اسکا ساتھ دے۔۔

اتنا تو وہ جان گ ئی ی تھی دارام فیملی کو بہت امپورٹنس دیتا تھا۔۔

اس دن دارام کو بھی وہ سلجھی ہوئی ی اور سمجھدار لڑکی لگ رہی تھی۔۔

جو ڈنر کے دوران بھی ہلکی پھلکی باتیں کرتی کبھی کبھی آفس ورک کو بھی ڈسکس کر رہی تھی اس نے فضول اداؤں اور مغرور باتوں سے پرہیز کیا تھا۔۔

''بھائی ی لائی لہ اچھی لڑکی ہے ناں؟

عجوہ اور لائی لہ میں۔۔لائی لہ ہی آپ کے لیے بہترین چوائی س ہے۔وہ گھر کے ساتھ بزنس بھی سنبھالنے میں ہیلپ فُل ہو گی۔۔'' ہانیہ نے گھر واپس جاتے ہوئے دارام کو کہا تو وہ بس سر ہلانے لگا۔۔

''ہانی۔۔ تمہیں یہ سہی لگ رہی ہے اور ماما کو عجوہ۔۔ بہتر ہو گا آپس میں ڈسکس کر کے ڈیسائی ڈکرو۔۔ مگر لائی لہ سے میرے بارے میں ایسی باتیں وقت سے پہلے ڈسکس مت کرنا'' دارام نے اسے سمجھایا مگر ہانی دارام کے کچھ کچھ ''راضی'' ہونے پر خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔

لائی لہ کو وہ اگلے ہی دن اپنی برین واشنگ پرفامنس کا رزلٹ بتانے والی تھی۔۔۔

''عجوہ یار تمہارے کزن کی میرے دادا اتنی تعریف کرتے رہتے ہیں کہ حد نہیں۔۔ اتنی سی عمر میں اتنا کامیاب ڈاکٹر ہے۔۔ اتنا سلجھا ہوا۔۔ نرم گو۔۔ اسکے ہاتھوں میں شفا ہے۔۔ افففف۔۔'' فائی زہ کی ہر دن ایک ہی تقریر پر عجوہ نے تیکھی نظر اس پر ڈالی۔۔

''گھورو مت بھئی مجھے یاد ہے وہ تمہارے فیوچر ہز بینڈ ہیں'' فائی زہ نے ہنس کر اسے کہا عجوہ اپنی بہت پہلے کہی بے تکی بات پر شرمندہ ہوئی ی۔۔

''کوئی ی رشتہ نہیں ان سے میرا۔۔ اتنی اکڑ ہے اس بندے میں کہ حد نہیں۔۔ میں نے تو یونہی بکواس کر دی تھی۔۔ بڑوں کے درمیان بات چل رہی تھی مگر وہ انکار کر چکے'' عجوہ نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے تفصیل دی۔۔ پچھلے ہی دنوں تو بھابھی اور ماما کی باتیں سن کر اسے پتہ چلا تھا کہ وہ پہلی مرتبہ ہی پوچھنے پر انکار کر چکا تھا۔۔

''اوہ یہ تو برا ہوا۔۔۔ وہ اتنا ہینڈسم جو ہے اسکی چوائس بھی ہائی ی ہو گی۔۔۔

تم اداس مت ہو یار میرے پاس ایک حل ہے" فائزہ کی ہمدردی کی عجوہ کو کوئی ضرورت نا تھی مگر حل کی بات پر وہ چونکی۔۔

"کیا حل۔۔مجھے ضرورت تو نہیں مگر تم بتاؤ مگر پھر بھی۔۔" عجوہ کی پوری سے بھی زیادہ توجہ اس کی بات پر تھی۔۔

"میری آنٹی ایک بہت پہنچے ہوئے بابا کو جانتی ہیں ان کے تعویذ سے۔۔" فائزہ کی بات پر عجوہ نے اسے گھورا۔۔

"باباجی کے پاس گ ئی تو میرے گھر والوں نے پہلی فرصت میں میرا قتل کر کے ہاتھ جھاڑ لینے ہیں۔۔اور وہ میرے کزن نے تو خوشی سے فاتحہ پڑھنی ہے۔۔" عجوہ نے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے ٹوک دیا اور سر جھٹکا۔۔

"بات سنو پاگل۔۔ تمہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔میں نے جانا ہے اپنے لیے تمہارا کام بھی کرتی آؤ نگی۔۔وہ ایکچوئی لی میں بھی آنٹی کے چھوٹے چھوٹے دیور کو پسند کرتی ہوں تو۔۔" فائزہ نے شرما کر بتایا اور عجوہ کی بلا سے وہ جسے بھی پسند کرے۔۔اسکا دماغ تو پہلی بات پر اٹک گیا تھا۔۔

"فائزہ۔۔آج سے پہلے مجھے کبھی اندازہ نہیں ہوا تھا تم میری اتنی جگری اور دلی دوست ہو۔۔مطلب حد کر دی وفا کی اور احساس کی۔۔تمہاری اس محبت پر میرا دل پھٹنے والا ہو رہا ہے" عجوہ نے اسے گلے سے لگا کر جذباتی لہجے میں بولتے اتنی شدت سے بھنچا کہ اسکی سانس اٹکنے لگی۔۔

''میری گردن چھوڑو عجوہ۔۔''فائزہ تڑپ کر چیخی تو اس نے گرفت ڈھیلی کی۔۔

''محبت پر ترانے بعد میں پڑھ لینا۔۔کلاس کا ٹائم ہو گیا۔۔''فائزہ نے سانس بحال کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی سر ہلا گئی۔۔۔

آج موسم بہت طوفانی تھا تیز بارش کی بوچھاڑ اور کانوں میں شور کرتی تیز ہوا۔۔

وہ دراز قد و قامت پر سیاہ لباس پہنے کھڑا تھا۔۔اسکا رنگ اتنا سفید ہو رہا تھا کہ دیکھنے والوں کو کسی ''مردے''کا گمان ہونے لگا، ہونٹ بالکل خشک اور بے رنگ سے تھے اور آنکھوں سے جیسے خون ٹپک رہا تھا۔۔

آج ''الزبتھ شا''کا جنازہ تھا۔۔

ارد گرد سیاہ لباس میں انکا خاندان اور جاننے والے چھتری لیے کھڑے تھے۔۔

اس نے باقی سب کی طرح چھتری بھی نہیں لی ہوئی تھی۔۔

اس کے چہرے پر بے تحاشہ بہتے آنسوؤں کا بھرم بارش نے رکھ لیا تھا۔۔

اسکی ماں ''الزبتھ شا''کی سنہری رنگت بدلی ہوئی تھی۔۔۔بے رنگ سی پانی جیسی۔۔

وہ دیکھ نہیں پا رہا تھا مگر نظر ہٹانا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔اسکی آنٹی نے اسے گلے لگایا اور آنسو بہانے لگی مگر وہ ساکت کھڑا تھا۔۔اسے ماں کے آخری لفظ چبھنے لگے۔۔۔

اسکے ساتھ گزارے دو دن اور تین راتوں کا ایک ایک لمحہ اسکی آنکھوں میں ٹھہرا تھا۔۔ تو یہ سکون چاہئیے تھا الزبتھ کو؟

وہ زندگی سے تھک گئی تھی؟

کیا اسے ایڈم کی بھی اب ضرورت نہیں تھی؟ وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا مگر آواز کہیں اندر سینے میں دب گئی تھی ایسے کہ سانس لینا بھی درد میں مبتلا کر دے۔۔۔

وہ جانے سے پہلے بھی یہی وارن کر گئی تھی کہ وہ باپ کے پاس نا جائے۔۔

اس نے پوری کوشش کی تھی ایڈم ایک سچا عیسائی ہو ماں کی طرح، اپنے ننھیال کی طرح۔۔ مگر اس کے باپ کا مذہب اسلام تھا۔۔

اس نے دونوں مذاہب کی بہت اچھے سے سٹڈی کی تھی مگر اس نے خود کو کسی بھی مذہب کی حد سے آزاد رکھا تھا۔۔

وہ اللہ کو مانتا تھا پر عبادت نہیں کرتا تھا۔۔

بیس سال ماں کے ساتھ وہ بنا کسی مذہب کے بے مقصد زندگی جیتا رہا تھا۔۔

اس نے دونوں خاندانوں کے رسم و رواج کی قید میں قدم نہیں رکھا۔۔

اس کے باپ کی اپنی فیملی تھی۔۔

اسکے باپ کے پاس بیٹا تھا اسے ایڈم کی ضرورت نہیں رہی تھی۔۔

مگر الزبتھ کے پاس صرف ایڈم تھا۔۔

وہ اپنے باپ کی طرح خود غرض نہیں تھا۔۔

اسے باپ کی کمی ستاتی تھی مگر ماں کی تنہائی کا احساس بھی تھا۔۔

اس لئے یہ ایڈم نے اپنی ماں کو ہی چنا تھا اور آج وہ بالکل اکیلا ہو گیا تھا۔۔

الزبتھ کا تابوت مٹی کے نیچے رکھا جا رہا تھا اسکی آنکھیں دھندلانے لگیں۔۔

ایڈم کو اب اس دنیا سے، محبت سے، رشتوں سے، اپنی زات سے اور اپنی زندگی سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا تھا یہ طے تھا۔۔

''اگر واقعی ہر مشکل کا حل اور سکون ''موت'' ہے تو میں اپنی ڈیتھ کو ویلکم کرنے کے لیے تیار رہونگا۔ یہ زندگی اور یہ دنیا میرے کام کے نہیں ہیں۔۔'' ایڈم نے آنکھیں بند کر کے اپنی ماں کو آخری پیغام پہنچایا تھا۔۔۔

رماب صوفہ پر نیم دراز آئی پینہ سے چیٹنگ کر رہا تھا۔۔ دارام نے ملازمہ سے چائے اور چکن پکوڑے تیار کروائے کیونکہ رماب کو بہت پسند تھے۔۔ باہر ہلکی پھلکی بوندا باندی مسلسل ہو رہی تھی۔۔ شائستہ بیگم سسرال شادی پر گئی ہوئی تھیں اور ہانی ثانی بھی انہی کے ساتھ تھیں۔۔ اس لیے رماب آج فرصت سے دارام کے ساتھ وقت گزارنے آیا ہوا تھا۔۔

''کس سے اتنا مسکرا کر باتیں ہو رہی ہیں'' دارام نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

''یار ایک پٹھان پیشنٹ کی بیٹی ہے۔۔ آئی مینہ نام ہے۔۔ تھوڑا فلرٹ کر رہا ہوں آج کل۔۔'' رماب نے آنکھ مار کر شرارت سے کہا۔۔

''رماب تم کالج لائف میں کافی فلرٹس کر چکے ہو۔۔ وہ کالج کی حسین ترین لڑکی روما کے ساتھ تو میڈیکل کالج جانے تک تمہارا یہ سین آن رہا۔۔ اب تو بس کر دو یار'' دارام نے حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

''یار داری ابھی تک سب یاد ہے تمہیں؟'' رماب نے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر چھت پھاڑ قہقہہ لگایا۔۔ دارام نے نفی میں سر ہلایا۔۔

ملازمہ پکوڑے اور چائے لے آئی ی۔۔

''عجیب ہو تم۔۔ ڈنر کا ٹائی م ہونے والا ہے اور یہ سب۔۔'' دارام نے ٹرے اسکے سامنے رکھتے ہوئے اس سر پھرے کو دیکھا۔۔

''یہ اپنی عذبہ ہے ناں۔۔ اسکو صرف پکوڑے ہی بنانے آتے ہیں اور وہ بھی اس نے میرے لیے سیکھے۔۔ تو عادت ہو گ ئی ی ہے اب تو۔۔ بارش ہو اور چائے پکوڑا نا ملے سب آدھا ادھورا سا لگتا ہے'' رماب نے جیسے مسکرا کر عذبہ کا ذکر کیا دارام نے کشن گود میں رکھ کر دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔

''تم نے عذبہ کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کر لیا؟'' دارام نے مسکرا کر پوچھا۔۔

''ہاں یار۔۔ مطلب مجھے نا بہن چاہئی یے تھی ناماں۔۔ بابا خوا مخواہ ان دونوں کو میری لائی ف میں لائے اور دونوں ہی اجنبی لوگ تھے میرے لیے۔۔ مگر اب تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔ وہ میرے بابا جان کی مسز مادام۔۔ سختی تو کرتی ہی تھیں وہ۔۔ اب ہاتھ بھی اٹھانے لگی ہیں عذبہ پر۔۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوا''

رماب نے پکوڑا اٹھاتے ہوئے دارام کو وضاحت دی تو وہ بھی بری طرح چونکا۔۔

''کیا مطلب؟ وہ مارتی ہیں عذبہ کو؟ مگر کیوں؟ یہ تو واقعی بہت غلط رویہ ہے۔۔ وہ اب بڑی اور سمجھدار ہے'' دارام کو بھی کنزہ مامی کا رویہ عجیب لگتا تھا مگر اب تو اور بھی حیرت ہو رہی تھی۔۔

''رہنے دو یار۔۔ انہیں لگتا ہے کسی لڑکے کے ساتھ چکر ہے اسکا۔۔ لائی ک سیرئی یسلی۔۔ عذبہ کی شکل ہے فلرٹنگ کی یا ڈیٹ مارنے کی۔۔

وہ فیس ٹو فیس کسی لڑکے سے بات تک کر نہیں سکتی۔۔ کوئی اسے غور سے دیکھ بھی لے تو پریشان ہو جاتی ہے۔۔

میں نے کہہ دیا اب اس کے معاملوں سے دور ہی رہیں'' رماب نے سر جھٹکا دارام نے لب دانتوں تلے دبا کر اسکا فکر مند رویہ دیکھا۔۔

''تمہیں اب سیرئی یس ہو جانا چاہئی یے رماب۔۔ یہ فلرٹ کرنا چھوڑ دو شادی کر لو۔۔

مجھے فیل ہوا ہے کہ عجوہ تمہیں پسند کرتی ہے'' دارام نے ایک زہین کامیاب ڈاکٹر بن جانے کے بعد پھر سے رماب کی پرانی شوخ روح جاگتی دیکھی تو کہا۔۔۔

''اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟ کیا عجوہ نے کہا؟'' رماب نے گرم چائے کا کپ اٹھایا۔۔

''نہیں مجھے بس فیل ہوا۔۔'' دارام نے کندھے اچکا کر کہا تو رماب ہنسا۔۔

''کیا اتنے غور سے دیکھتے ہو اسے؟ ویسے پھوپھو بھی عجوہ کا رشتہ تمہارے ساتھ کرنا چاہتی ہیں تو میرے ساتھ اسکو جوڑنا بند کرو'' رماب کی غیر سنجیدہ اور شرارتی بات پر دارام نے کشن اسے کھینچ کر مارا۔۔ گرم چائے چھلکی اور اسکا ہاتھ جلا گیا۔۔

''آہ۔۔ کتنے ظالم ہو دارام۔۔ شرم نہیں آئی یہ سلوک کرتے ہوئے'' رماب چیخا۔۔

''میں چاہتا ہوں سنجیدگی سے یہ بات سوچو۔ عجوہ کے لیے اگر ماما پوزل لے گ ئی یں تو اس کے بعد تمہاری آنکھیں نکال لونگا اسے دیکھا بھی تو۔۔ ابھی وقت ہے سوچ لو۔۔

وہ تمہارے لیے بہت سیر ئی یس لگتی ہے'' دارام نے اس کے جلنے کی پرواہ کیے بنا سکون سے اپنی بات مکمل کی رماب کی پر سوچ نظریں اس پر ٹک گ ئی یں۔۔

مجھے عجوہ سے زیادہ یہ ہلا کو خان سیر ئی یس لگتا ہے۔۔'' ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا رماب بڑبڑایا۔۔ دارام کو اس کی لاپروائی پر غصہ آرہا تھا مگر وہ ضبط کر گیا۔۔

''دیکھو دارام۔۔۔ عجوہ سے مجھے مس ئی لہ نہیں۔۔ وہ بس میری سٹیپ مدر کو پسند ہے بہت اور وہ بابا کو بھی سمجھا چکی ہیں کہ میری شادی عجوہ کے ساتھ ہو۔۔ تو میں دنیا کی کسی بھی لڑکی سے شادی کر لونگا مگر عجوہ سے نہیں۔۔ اب تم ریلیکس ہو کر عجوہ کو دیکھا کرو'' رماب نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں پھر سے شریر انداز اپنایا تو دارام نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

''کبھی کبھی ہمیں ہمارے اپنے کہے الفاظ بہت بے سکون کرنے لگتے ہیں۔۔ میں اس وقت کا انتظار کرونگا'' دارام نے ٹانگیں پھیلا کر سامنے ٹیبل پر رکھیں، صوفہ کی ٹیک سے پشت ٹکائی اور کشن سینے میں دبوچا۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔ رماب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا پھر سر جھٹکا۔۔ دارام تو شروع سے ہی عجیب باتیں کرتا تھا وہ پہلے تو اسے سمجھنے کی کوشش کر لیتا تھا اب تو زیادہ تر اگنور کر دیتا تھا۔۔۔

''اور اگر کنزہ ممانی نے کسی لڑکے کا نام لیا ہے تو کوئی ی بات ہو گی۔۔ ضروری نہیں عذبہ غلط ہے مگر تم زرا چیک رکھو'' دارام کی سنجیدگی سے کہی بات پر رماب بھی سوچ میں ڈوب گیا۔۔

''کیا اسے کوئی ی تنگ کر رہا ہے؟ اسے سٹاک کر رہا ہے یا کالز اور میسجز؟'' رماب کے پر سوچ سوالات پر دارام نے کندھے اچکائے۔۔۔

''اب بکواس کر ہی چکے ہو داری تو ہیلپ بھی کرو'' رماب نے زچ ہو کر اسے دیکھا۔۔

''میرے اپنے بہت مسائل ہیں میں تمہاری ہیلپ نہیں کر سکتا۔۔'' دارام نے بے مروتی سے کہا۔۔
رماب نے جل کر اسے دیکھا جو دیکھنے میں نرم مزاج سلجھا ہوا لگتا تھا مگر وہ کیا تھا رماب اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

''عجوہ آج عذبہ کے پاس رہنے آئی ہے'' ڈنر کرتے ہوئے کنزہ بیگم نے پیار سے عجوہ کو دیکھتے ہوئے بتایا تو رماب نے سامنے عذبہ کے ساتھ بات کرتی عجوہ کو دیکھا۔۔
''اوہ نائس۔۔ خوب انجوائے کرنا'' اسجد صاحب نے مسکرا کر کہا عجوہ نے سر ہلایا۔۔
''ہم بہت ''خاص'' کام کرنے والے ہیں'' عذبہ نے بتایا۔ ماسک لگائے پانی سے بھری آنکھیں لیے وہ ایکسائٹمنٹ سے بولی عجوہ نے دانت پیس کر اسکا ہاتھ دبایا ورنہ مزید بھی اگل دیتی۔
''اسکو فلو ہے۔۔ اسکی حالت دیکھو۔۔ اس حال میں پیشنٹ سے دور رہا جاتا ہے تم رہنے آگئی یں'' رماب نے استہزائیہ نظر سے عجوہ کو دیکھا اور پھر آنسو بہاتی عذبہ کو۔۔
''اسکی یہ حالت تو ساری سردیاں رہتی ہے۔۔ تو اسے اکیلا چھوڑ دوں۔۔'' عجوہ نے جذباتی پن کی حد کر دی رماب نے ان دونوں ڈرامہ باز لڑکیوں کو اگنور کیا اور کمرے میں چلا گیا عذبہ کو بھی پھر سے چھینکوں کا دورہ لگ چکا تھا وہ اور عجوہ بھی کمرے میں چلی گئی یں۔۔

''ہائے میری خراب قسمت اس گھر میں ایک ہی پارٹنر ہے وہ بھی آدھا سال فلو لیے پھرتی ہے'' کمرے میں آتے ہی عجوہ نے بھی جلدی سے ماسک لگایا اور اس سے دور ہوئی ی

''ابھی آپکو میری ضرورت پڑے گی اس لیے مجھ پر طنز مت کریں'' بستر میں پھر سے قید ہوتی عذبہ نے رونی آواز میں جتایا اور گلا سزا تار کر پانی بہاتی آنکھوں کو رگڑا۔۔

عجوہ بھی چپ ہو گ ئی ی۔۔ رات کے دوسرے پہر جب سب کے مکمل نیند میں ڈوب جانے کا یقین ہو گیا تو دونوں اٹھیں۔۔

''اب بتائی یں کیا کرنا ہے۔۔ فی الحال میری چھینکوں کو بریک لگی ہوئی ی ہے'' عذبہ نے بستر میں ہی بیٹھے بیٹھے پوچھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر صوفے پر لیٹی عجوہ نے سر اٹھایا اور ہاتھ اٹھا کر ایک کاغذ لہرایا۔۔

''یہ ہے وہ تعویذ اور اسے تمہارے بھائی ی کے سینے پر رکھ کر ایک آیت تین مرتبہ پڑھنی ہے جس سے ان کا دل بدل جائے گا۔۔

تمہیں یقین ہے ناں ان کی نیند گہری ہے۔۔ اٹھیں گے تو نہیں ناں۔۔'' عجوہ نے بتاتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔

''فکر ہی مت کریں۔۔ رماب بھائی ی کو صبح اٹھاتے ہوئے مجھے زور زور سے آوازیں دینا پڑتی ہیں اور ہم آواز تھوڑی کرینگے'' عذبہ نے اسے اطمینان دلایا۔۔

دونوں اٹھیں۔۔بستر سے نکلنے سے پہلے عجوہ نے عذبہ کو اچھی طرح موٹی شال اور سویٹر زمیں قید کیا منہ پر ڈبل ماسک لگایا

"یہ جو تم تھوڑی دیر بعد ماسک ہٹا کر ہوا لگواتی ہو کہ دم گھٹ رہا ہے یہ تماشے مت کرنا۔۔اگر تمہاری وجہ سے میں پکڑی گ ئی ی تو تمہارا برا حشر کر دونگی" عجوہ نے رماب کے کمرے کے باہر پہنچ کر بھالو بنی عذبہ کو وارن کیا تو اس نے سر زور زور سے ہاں میں ہلایا بولنے کی کنڈیشن میں وہ تھی ہی نہیں۔۔

عذبہ دروازے پر ٹھہر گ ئی ی نگرانی کے لیے عجوہ نے دھیرے دھیرے قدم بڑھائے۔۔

نیم تاریکی میں سنبھل سنبھل کر چلتے وہ رماب کے سر پر پہنچی۔۔ہیٹر کی وجہ سے کمرے کا ماحول گرم تھا وہ بھی ہلکا سا بلینکٹ اوڑھے سیدھا لیٹا تھا۔۔

عجوہ کانپتے ہاتھ سے وہ کاغذ اسکے سینے پر ٹکایا اور ہلکی سی انگلی اس پر رکھ کر جلدی سے آنکھیں بند کیے فائی زہ کی بتائی ی آیت پڑھنے لگی رماب کی نیند واقعی گہری تھی وہ ہلا تک نہیں مگر بھلا ہو عذبہ کا جسکا دم عین ٹائی م پر بری طرح گھٹنے لگا۔۔

اس نے ہلکا سا ماسک چہرے سے سرکایا، ہوا لگی اور اسکی چھینکیں شروع ہو گ ئی یں۔۔

عجوہ تیسری مرتبہ پر ہی تھی جب رماب خاموشی میں زور و شور سے چھینکتی عذبہ کی وجہ سے ہڑبڑا کر اٹھا اور سر پر نازل بت بنی عجوہ کو دیکھا۔۔

رماب نے اٹھ کر لائی ٹ آن کی اور سر ڈال کر سرکتی عجوہ کا بازو پکڑا۔۔

''کیا کر رہی ہو تم یہاں اور عذبہ اتنی ٹھنڈ میں باہر کیوں نکلی تم۔۔''رماب نے غصے عجوہ کو گھورا اور دروازے کی طرف چہرہ کر کے عذبہ کو دیکھا جو رماب کی نیند اور غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گ ئی ی۔۔

اس غداری پر اور پکڑے جانے پر عجوہ کا جی چاہا ہوا میں تحلیل ہو جائے اور کبھی کسی کو نظر نا آئے۔۔۔۔

''جواب دو''رماب دباد باچلا کر بولا۔۔

''وہ۔۔عذبہ کے لیے میڈیسن لینے آئی ی تھی۔۔اسکی طبیعت جو بگڑ رہی تھی۔۔اس نے کہا ٹیبلٹس آپکے روم میں ہو نگی۔۔''عجوہ نے بروقت بہانہ بنالیا۔۔۔

''اور تم اسے بھی اتنی سردی میں بستر سے نکال کر ساتھ لے آئی یں۔۔جانتی ہو کتنی مشکل ہوتی ہے اسے سردی میں۔۔اب ساری رات چھینک چھینک کر گلے میں خراشیں پڑ جائی یں گی اسے۔۔''رماب نے اسکا بازو چھوڑ کر خفگی سے کہا عجوہ جان بچ جانے پر سکھ کا سانس لیتی سر جھکا گ ئی ی۔۔

''اور آئی ندہ ایسی حرکت مت کرنا یوں میری موجودگی میں میرے روم میں آنے کی۔۔نہایت غلط حرکت ہے یہ ٹائی م دیکھو۔۔رات کے اس پہر میرے کمرے میں کسی نے دیکھ لیا تو جانتی ہو کیا سمجھیں گے ؟''رماب کو از حد تپ چڑھی تھی ان کی کم عقلی پر۔۔۔

عجوہ بھی شرمندہ ہوتی مزید سر جھکا گ ئی ی۔۔

''اب اسے ڈیٹ، جنجر ٹی بنا دو۔۔ ٹیبلٹ نہیں لی جاتی ہر وقت۔۔ جاؤ'' رماب نے اس کی جان بخشی وہ فوری عمل کرتی باہر نکلی اور عذبہ کے کمرے میں گھسی۔۔

''میں ٹی پلاؤں اس غدار کو؟ زہر دے کر تمہاری یہ کان پھاڑتی چھینکیں نا بند کر دوں'' عجوہ اسکے سر پر پہنچی اور اسکی رضائی کھینچی مگر چھینک چھینک کر بے حال ہوتی عذبہ پر اسے ترس آ گیا۔۔

عذبہ نے پانی پانی ہوتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو وہ جلدی سے اسکا بستر اسکے گرد اچھے سے لپیٹنے لگی۔۔

''ہیٹر تم سے برداشت نہیں ہوتا سردی بھی تمہیں اتنی زیادہ لگتی ہے۔۔ خدا اس بدبخت پر رحم کرے جس کے نصیب میں تم لکھی ہو'' عجوہ نے بڑبڑاتے ہو کہا اور قہوہ بنانے چلی گ ئی ی۔۔ عذبہ بستر میں منہ چھپائے عجوہ کی بے بسی پر دل کھول کر ہنس رہی تھی۔۔

رماب ہاسپٹل جانے کی تیاری کر رہا تھا۔۔ بال برش کر کے وہ شوز اٹھانے کے لیے جھکا تو بیڈ کے قریب قالین پر ایک کاغذ کا ٹکڑا نظر آیا۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھایا اور اسے کھولا تو اس میں کچھ عجیب سی زبان میں لفظ لکھے تھے۔۔

رماب نے حیرت سے کاغذ الٹا پلٹا۔۔

"یہ کہاں سے آیا؟"اس نے حیرت سے سوچا پھر کندھے اچکا کر ڈسٹ بن میں پھینکنے لگا کہ اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا۔۔۔

"یہ کہیں عذبہ اور عجوہ۔۔۔تو رات اسی لیے آئی ی تھیں۔۔؟"اس نے مٹھی میں وہ کاغذ دبا کر بھنچے جبڑوں سے غصے کی شدید لہر کو بمشکل دبایا۔۔

''عذبہ تعویذ نہیں مل رہا رات سے ہی۔۔ہائے میں وہ رماب بھائی کے روم میں بھول آئی ی'' عجوہ کا پریشانی سے برا حال تھا۔۔

عذبہ بستر میں بیٹھی اپنی اینیمی سیریز دیکھ رہی تھی۔۔

''عذبہ۔۔میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔ صبح صبح یہ الٹے سیدھے بندے لگا بیٹھتی ہو۔۔عذبہ'' عجوہ نے چیخ کر اسے جھنجھوڑا تو وہ ہڑبڑائی ی اور اسے دیکھا۔۔

''میں کب سے آواز دے رہی ہوں سنائی ی نہیں دیتا'' عجوہ نے ناک پھلا کر اسے دیکھا۔۔

''ہاااا۔۔۔سن تو رہی تھی مجھے لگا جواب بھی دیا ہو گا۔۔میں نے جواب نہیں دیا؟'' عذبہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔

عجوہ کا جی چاہا کوئی ی بھاری چیز اٹھا کر اپنے سر پر دے مارے۔۔

عذبہ کی یہ عادت اسے زہر لگتی تھی۔۔

چیختے رہ جاؤ جواب نہیں دے گی۔۔اور مزے سے بیٹھی یہی سوچتی تھی کہ جواب دے چکی ہے۔۔اب آگے والا پھر بھی چیختا رہے تو اسکا قصور ہے عذبہ کا نہیں۔۔۔

''اگر وہ تعویذ کھول کر پڑھا تو نظر ختم ہو جائے گی۔۔فائزہ نے کھولنے سے منع کیا تھا'' عجوہ نے معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا تو عذبہ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔

''رماب بھائی ی۔۔۔'' عذبہ نے پوری شدت سے چیخ کر کہا تو عجوہ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر مزید بولنے سے روکا۔۔۔

''اب کیا ہو گا'' عذبہ کا رونا شروع ہو چکا تھا۔۔ لیپ ٹاپ پر ''ٹائی ی ٹیز'' بھاگتے چیختے چلاتے لوگوں کو پکڑ کر کھا رہے تھے۔۔۔

عجوہ کا اینیمی اور عذبہ کے ملے جلے شور سے سر پھٹنے کے قریب ہو گیا۔۔۔۔

''کنزہ چچی رماب بھائی ی چلے گ ئی ے؟'' عجوہ نے یہاں وہاں نظر دوڑاتے سرگوشی میں پوچھا۔۔

''ہاں وہ تو ابھی گیا ہے۔۔ پوچھ رہا تھا تم۔ دونوں کا مگر روم بند تھا میں نے کہا ابھی سو رہی ہو۔۔'' انہوں نے حیرت سے اسکا ''چوروں'' جیسا انداز دیکھا۔۔

رماب کے جانے کا سن اس نے واپس دوڑ لگائی ی۔ عذبہ اور عجوہ نے مل کر اسکا کمرہ چھان مارا مگر تعویذ نہیں ملا۔۔۔

''میرے بھائی ی کو کچھ ہوا تو میں اس بابا جی کا سر پھاڑ دو نگی۔۔ ایسی خطرناک چیز بھی کوئی ی دیتا ہے بھلا'' عذبہ کا غصہ بڑھ رہا تھا اس کی بات پر عجوہ نے طنزیہ نظر سے اسے دیکھا۔۔

''تم گھر کی شیر ہو۔۔اکیلے میں بیٹھ کر دھمکیاں دینے والی۔۔ورنہ بات تک کرنے لائی ق نہیں رہتی ہو اور پہلے اپنا فلو سنبھال لو ناکام عاشقہ کی طرح سارا دن آنسو بہاتی ہو'' عجوہ نے سر جھٹک کر اس ''خوامخواہ'' گرجتے بادل کو دیکھا۔۔

عذبہ نے دراز کھولی تو عجوہ کا پارہ ہائی ی ہو گیا۔۔''تم یہ ڈرارد سویں مرتبہ کھول چکی ہو۔۔یہاں سے ہٹ کر بھی دیکھ لو'' اسکی بات پر عذبہ چونکی۔۔

''اچھا مجھے پتہ نہیں چلا۔۔میں بس رماب بھائی ی کے بارے میں سوچ رہی تھی'' اس نے سر جھٹکا اور پیچھے ہوئی ی سوچتے ہوئے اسکا دماغ ویسے بھی کام کرنے کے قابل نہیں رہتا تھا۔۔اس لیے تلاش کا کام ہی عجوہ پر ڈال کر وہ بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گ ئی ی۔۔

عجوہ نے رک کر کچھ سوچا اور پھر موبائی ل اٹھا کر کال ملائی ی۔۔

''کسے ملا رہی ہیں کال؟ رماب بھائی ی کو؟ کیا پوچھنے والی ہیں؟ میرا نام مت لینا آپ۔۔یہ سراسر آپکی مرضی تھی۔۔بلکہ بہانے سے پوچھ لیں۔۔میں کہہ رہی ہوں کال مت کریں۔۔مکر جائی یں گے ہم۔۔بس میسج کر دیں کہ تعویذ نا کھولیں'' بیل جا رہی تھی اور عذبہ کی مسلسل چلتی زبان کو جب بریک نا لگا تو عجوہ نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔

''سانس لے لو تم۔۔تمہارے بھائی ی کو کال نہیں ملا رہی'' عجوہ نے چڑ کر کہا تو وہ چپ ہوئی ی اور نظریں اس پر گاڑ دیں۔۔

''تو کیا بابا جی کو کال۔۔۔'' وہ پھر شروع ہو رہی تھی مگر عجوہ نے ہاتھ اٹھا کر چپ کروایا۔ کال اٹینڈ ہو چکی تھی۔۔

''السلام علیکم دارام بھائی ی۔۔ کیسے ہیں؟۔۔۔'' عجوہ مسکرا کر بولی تو عذبہ کھسک کر اسکے پاس آئی ی مگر اسکی چھینکوں نے عجوہ کا تسلسل بگاڑ دیا۔۔

''نہیں یہ عذبہ کو فلو ہو رہا ہے ناں'' عجوہ نے اسے دھکا دیکر بیڈ پر پیچھے کو گرایا اور اس سے دور ہوئی ی۔۔

''وہ کام تھا آپ سے۔۔ اصل میں رات عذبہ کی میڈیسن لینے رماب بھائی ی کے روم کی طرف جانا ہوا تو۔۔۔'' عجوہ اٹک اٹک کر بات بنا رہی تھی۔۔ بیک گراؤنڈ میں عذبہ کی چھینکیں جاری تھیں۔۔

''تم اسکے روم میں گ ئی یں؟ رات کے وقت؟'' دارام کے حیران سوال پر وہ گڑبڑائی ی۔۔

''نہیں عذبہ کی وجہ سے۔۔ آپ سن رہے ہیں ناں کتنی خراب حالت ہے اسکی۔۔ رات تو بہت مس ئی لہ تھا سانس ہی پھول گ ئی ی بچاری کی، تو مجبوراً۔۔۔'' عجوہ نے جلدی سے وضاحت دی۔۔ اوپر سے عذبہ کی جتاتی نظریں۔۔۔

''اب احساس ہو رہا ہے میرا۔۔ رات تو ماسک اتارنے پر اتنا ڈانٹا کہ کام خراب کیا میں نے'' عذبہ کو صدمہ لگا تو چیخی۔۔۔

عجوہ نے پورا ہاتھ کھول کر لعنت سے نوازا اور کمرے سے باہر نکلی۔۔

''بات کیا ہے عجوہ؟'' دارام نے مصروف انداز میں کال کرنے کی وجہ جاننا چاہی۔۔

''میرا ایک تعویذ۔۔ سر درد کا تعویذ ان کے روم میں رہ گیا۔۔ کائی نڈلی ان سے پتا کریں اور اگر ان کے پاس ہو تو لے لیں ان سے۔۔ اور اسے کھول ئی یے گا مت۔۔ تعویذ الٹ جاتا ہے پھر سر میں درد ہو جائے گا اور نظر بھی ختم ہو جائے گی'' عجوہ کی بات پر دارام کو لگا وہ پاگل ہو چکی ہے۔۔

''او۔کے مجھے حیرت ہے تم تعویذات پر بیلیو کرتی ہو؟'' وہ واقعی حیران ہوا تھا۔۔

''بس ابھی کچھ دن ہوئے تھے کہ فرینڈ نے دیا'' وہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے رونے والی ہو رہی تھی۔۔

دارام نے او۔کے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔ عذبہ کمرے میں آچکی تھی اور اب اسے چمکتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

''ویسے آپ ہر کام دارام بھائی ی سے ہی کیوں کہتی ہیں؟ سوچ لیں پیا آپ کی محبت دارام بھائی ی تو نہیں'' عذبہ کی بے تکی بات پر وہ سر پکڑ بیٹھی۔۔

الزبتھ کے فَنزل کے بعد ایڈم تین دن بنا کچھ بولے اور کھائے پیے اپنے کمرے میں بند پڑا سموکنگ کرتا رہا تھا۔۔

اسکے کمرے میں تاریکی اور دھوئیں کی وجہ سے کچھ بھی دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تھا۔۔

مسز متھلڈ انے بہت کوشش کرلی مگر اس نے جیسے قسم کھالی ایک لفظ بھی نا بولنے کی۔۔وہ سرد اور سنجیدہ سا ہو گیا تھا

اسکی نیلی آنکھوں میں سرخ پانی تیرتا رہتا تھا۔۔اور خشک ہونٹوں میں سگریٹ دبائے غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے جانے کیا کھوجتا رہتا تھا۔۔

وہ کسی سے بھی نہیں مل رہا تھا صوفیہ کے بھی میسجز اور کالز اگنور کرتا رہا۔۔

بیلا نے تین دن بعد زبردستی کمرے میں داخل ہو کر لائی ٹس آن کیں اور دروازے کھڑکیاں کھول کر کمرے سے دھواں نکالنا چاہا۔۔

ایڈم خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا

"Adam are you ok my son..

let's have lunch together.. whould you like to eat

something special?. granny will cook for you..

)ایڈم تم ٹھیک ہو میرے بیٹے۔۔آؤ ایک ساتھ لنچ کریں۔۔کیا تم کچھ خاص کھانا چاہو گے ؟ گرینی تمہارے لیے کھانا بنائی یں گی(

متھلڈ انے اسے کمرے سے نکلنے پر ویلکم کیا اور اسکا بے رونق زرد چہرہ دیکھا۔۔۔

"Granny.. I am not ok.."

ایڈم شاید زندگی میں پہلی مرتبہ اپنی حالت کے بارے میں سچ بول رہا تھا۔۔

متھلڈا کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔

سٹیفن نے اس کی بھٹکے ہوئے بدحال مسافر جیسی حالت پر بے بسی سے لب کاٹے۔۔۔

"Adam... Adam listen to me...

متھلڈا نے اسے پکارا مگر ایڈم کے چہرے کے تاثرات بالکل اجنبی تھے۔۔ایڈم کے چہرے پر جو نرمی اور مسکراہٹ رہتی تھی وہ اب سرد جامد خاموشی میں ڈھل گ ئی ی تھی۔۔۔

انہیں ایڈم کی اجنبیت پر خوف محسوس ہوا۔۔ایڈم بدل رہا تھا؟۔۔وہ بدل گیا تھا۔۔

ایڈم یکدم مڑا اور گھر سے نکلا شاید اسے بھی محسوس ہو گیا تھا وہ اب ایک نارمل انسان نہیں رہا تھا۔۔۔

پیچھے سے نانی کی اور بیلا کی پرزور پکار ان سنی کیے وہ سر ڈالے بنا کچھ سوچے سمجھے بس چلتا رہا۔۔۔

اور پھر اس دن وہ لوگ انتظار کرتے رہ گ ئی ے مگر ایڈم لوٹ کر گھر نہیں آیا۔۔۔

وہ غائ ب ہو گیا تھا۔۔کوئ ی نہیں جانتا تھا وہ کہاں گیا۔۔

سب نے ہر ممکن جگہ چھان ماری مگر وہ کہیں نہیں مل رہا تھا۔۔

صوفیہ بھی انجان تھی اور پریشانی کی بات یہ تھی کہ اسکا کوئ ی فرینڈ بھی نہیں تھا نجانے کہاں گم ہو گیا تھا۔۔

جب ایک ہفتہ تک ایڈم کا پتا نا چلا تو پولیس کو انفارم کر دیا گیا۔۔

پولیس ''ایڈم شا'' کی تلاش میں پورے شہر کو چھان چکی تھی۔۔۔

اور جب اس بات کو مہینہ سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تو ایڈم شا کی تلاش ماند پڑنے لگی کیونکہ ڈھونڈا انہیں جاتا ہے جو کھو جائے ایڈم تو خود کہیں جا چھپا تھا۔۔

پولیس نے کہہ دیا وہ شہر سے باہر نہیں گیا اور شہر میں موجود نہیں تو وہ کسی ویران جگہ پر بے نام موت مر چکا ہے۔۔۔

متھلڈا کی بوڑھی آنکھیں الزبتھ کے وارث کی یاد میں دھندلانے لگیں۔۔

سٹیفن، روزی اور بیلا کو زندگی جیسا ایڈم یاد آتا تو روپڑتے۔۔اس سب میں اگر کسی کو فرق نہیں پڑا تھا تو وہ رائی من ویلٹ تھا۔۔۔اسے ایڈم کے گم ہو جانے کا کوئی ی دکھ نہیں ہوا تھا۔۔وہ اپنی زندگی میں مگن تھا۔۔

ایڈم شا کے نام پر گرد پڑنے لگی۔۔۔

اس نے اپنا کوئی ی نشان بھی نا چھوڑا تھا۔۔

''لائی لہ آپ ایسا کریں ہانیہ کو بھی ساتھ لیں اور اس فائی ل پر ورک کریں۔۔میں نے پروف ریڈنگ کر لی ہے پھر بھی کوئی ی ایشو ہو تو پوچھ سکتی ہیں اور۔۔ تین دن تک میری فارن ڈیلی گیشنز سے میٹنگ ہے۔۔تو پریزینٹیشن ریڈی ہونی چاہئی یے۔۔'' دارام نے ایک فائی ل انکی طرف بڑھائی ی۔۔ہانیہ چئی یر پر جھولتی جمائی یاں لے رہی تھی لائی لہ نے فائی ل تھام لی۔۔

''ہانی تھوڑا سیریس بی ہیو کیا کرو۔۔اگر یہ ایٹیٹوڈ رہا تو تمہاری ڈگری پر بھی اثر پڑے گا۔۔''دارام نے تاسف سے ہانیہ کو دیکھا۔۔

''میں اسے سمجھا دونگی سر۔۔''لائی لہ نے مسکرا کر کہا۔۔ویسے بھی جب سے ہانیہ نے اسے دارام کے ''راضی''ہو جانے کا بتایا تھا اسکی خوش مزاجی عروج پر تھی۔۔

دارام جس نے ہانی سے جان چھڑوانے کو بس ایک بات کہہ دی تھی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا ہانیہ نے وہ بات کتنی بڑھا چڑھا کر لائی لہ کو پیش کی تھی کہ وہ شادی تک کے خواب دیکھنے لگ گ ئی ی تھی۔۔

''او۔کے پھر۔۔اب آپ دونوں چاہیں تو ابھی آف ہونے میں ایک گھنٹہ ہے ابھی کام سٹارٹ کر دیں۔۔''دارام نے انہیں جانے کا اشارہ دیا۔۔

''ہاں کونسی آفت آگ ئی ی تھی جو کال کر دی۔۔''اسی وقت رماب آفس میں داخل ہوا اور عادت کے مطابق بولتا ہوا ہی آیا۔۔

دارام نے رماب سے کہہ دیا تھا گھر جانے سے پہلے اسکی طرف چکر لگائے۔۔

''اوہ۔۔رماب بھائی ی کیسے ہیں؟لائی لہ ان سے ملو یہ ہیں میرے سٹائی لش سے ڈاکٹر کزن۔۔ہارٹ سپیشلسٹ ہیں''ہانیہ کی سستی رماب کو دیکھتے ہی کہیں دور جا سوئی ی۔۔

لائی لہ نے سر ہلا کر اسے ہیلو کہا اور پھر دونوں چلی گ ئی یں۔۔

''یار تم کیا گرل فرینڈز کی طرح روزانہ مجھے دیکھنے کے لیے تڑپتے ہو۔۔ میں تھکا ہوا ہوتا ہوں تمہاری کال آجاتی ہے۔۔ گھر چکر لگا لیتے اتنا ضروری تھا ملنا۔۔

میرے گھر تو تم بس کام کے وقت ہی آتے ہو۔۔ چائے پلاؤ اب اچھی سی'' رماب چئیر سنبھالتے ہی ناراضگی جھاڑنے لگا۔۔

''ایمرجنسی تھی۔۔ سنا ہے تم پر تعویذ کیے جا رہے ہیں۔۔'' دارام نے انٹر کام پر چائے لانے کا کہہ کر رماب کو شرارت سے دیکھا۔۔

''تمہیں کس نے بتایا؟ اوہ مطلب تم تک بھی بات پہنچا دی'' رماب نے سر نفی میں ہلا کر ان دونوں کے کارنامے پر افسوس کیا۔۔

''مجھ سے تو بس سفارش کی ہے کہ تم سے تعویذ لے لوں اسے کھول کر دیکھنے سے آئی سائٹ سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور یہ تعویذ یقیناً تمہاری محبت حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہوگا رماب۔۔۔۔'' دارام نے ہنس کر عجوہ کا پیغام اسے دیا اور ساتھ میں اسکی محبت کا احساس بھی دلانا چاہا۔۔۔

''میں عجوہ کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتا اور اس حرکت کے بعد تو بالکل نہیں۔۔ اتنی غیر سنجیدہ ہے وہ۔۔ آئینہ خان اس کی نسبت بہت میچور اور سمجھدار ہے۔۔ بات بھی سنبھل کر کرتی ہے۔۔ اب تو اس سے شادی کرنے کے فیصلے میں مضبوطی آ رہی ہے۔۔ اسکے ہر انداز سے لگتا ہے ایک پڑھی لکھی لڑکی ہے اور یہ دونوں تو پڑھ لکھ کر بھی وہی کم عقل اور بچوں والے کام۔۔۔۔ اب تو حد کر دی یار یہ کن

چکروں میں پڑ گ ئی یں دونوں۔۔ عجوہ تو ایک طرف وہ عذبہ اگر اس چیز پر یقین کرنے لگ گ ئی ی تو چھوٹی چھوٹی بات کے لیے یہی حربہ آزمائے گی۔۔اس کو ویسے بھی کسی پری یا جن کی خواہش رہتی ہے جو اسکا ہر کام اچھے سے کر دے۔۔'' رماب پریشان ہوا اور پاکٹ سے وہ کاغذ نکال کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔

دارام خاموش رہا سچ تو یہ تھا کہ وہ خود بھی عجوہ کی اس حرکت پر اب تک حیران ہو رہا تھا اسے عجوہ سے یہ امید نہیں تھی۔۔

''میں نے تو کھول کر پڑھ لیا اب تم ٹرائے کرو اگر نظر چلی گ ئی ی تو تعویذ جیتا ورنہ سمجھ لیں گے ہم انسان ہی نہیں'' رماب نے اس تعویذ کی طرف اشارہ کیا۔۔

چائے آچکی تھی۔۔دارام نے گہرا سانس بھر کر کاغذ کو دیکھا۔۔یہ لڑکیاں بھی ناں۔۔

رماب خاموشی سے چائے پیتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔

دارام اپنی فائی لز سمیٹ کر لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرنے لگا۔۔۔۔

''ان دونوں کو سبق تو سکھانا ہو گا تاکہ آئی ندہ ایسی حرکت نا کریں۔۔'' رماب کے جملے پر دارام نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

رماب نے عجوہ کو کال کی مگر دو تین مرتبہ ٹرائی کرنے کے بعد بھی اس نے اٹینڈ نہیں کی۔۔رماب نے عذبہ کو کال کی جو اس نے پہلی بیل پر ہی اٹینڈ کر لی تھی۔۔

''رماب بھائی ی آپ نے تعویذ کھولا تو نہیں ناں۔۔''اس نے چھوٹتے ہی سوال کیا مگر جیسے کسی نے جھنجھوڑ کر اسے ہوش دلایا تھا وہ گڑبڑائی ی

''تعویذ تو تمہاری اس عجوہ بی۔بی کے کہنے پر دارام نے مجھ سے لیا تھا۔۔پر یہ بتاؤ کیسا تعویذ تھا آخر کہ دارام نے کھولا اور اب اس کی بینائی ی ختم ہو رہی ہے۔۔اب بتاؤ کیسے اسکی نظر سلامت رکھیں۔۔''رماب نے سنجیدگی سے کہا تو دوسری طرف بیٹھی عذبہ کے ساتھ ساتھ عجوہ کے بھی اوسان خطا ہو گئی ے۔۔

دارام خاموشی سے رماب کا ڈرامہ دیکھتا رہا۔

''آپ پہلی فرصت میں تعویذ دیکھے بنا جلا دیں۔۔اور دارام بھائی ی کو اللہ شفا دے گا ان شاءاللہ''عذبہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشورہ دیا جس پر دارام اور رماب نے بمشکل ہنسی دبائی ی تھی۔۔

''یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔دارام بھائی ی۔۔ان کو کہا بھی تھا تعویذ نا کھولیں۔۔اب میں فائی زہ سے کہتی ہوں بابا جی سے بات کرے''عجوہ نے موبائی ل کھینچا اور پریشانی سے لرزتی آواز میں بولی۔۔خوف کی شدت سے رونا آرہا تھا دارام کی فکر بھی ہو رہی تھی۔۔

''کونسے بابا جی۔۔؟تم کب سے تعویذوں کے چکر میں پڑنے لگی ہو؟کیا تم خود گ ئی ی تھیں۔۔۔اب دارام کا کیا ہو گا۔۔تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے وہ اتنا بڑا نقصان اٹھا رہا ہے''رماب نے عجوہ کے بات کرتے ہی اسے ڈانٹنا شروع کر دیا گھر میں تو اب اس نے ہاتھ آنا نہیں تھا وہ جانتا تھا۔۔۔

''رماب بھائی کی قسم سے میں نہیں گئی تھی۔۔میری فرینڈ نے لا کر دیا تھا۔۔اور وہ تو سر درد کا تعویذ ہے۔۔دارام بھائی کو میں نے بتایا بھی تھا کہ مت کھولیں۔۔''عجوہ اسے وضاحت دیتی رو پڑی۔۔۔

''اب رونے کا کیا فائدہ۔۔''رماب نے کال کاٹ دی۔۔دارام نے اسکی بے حسی پر اسے گھورا

''رماب وہ پریشان ہے آرام سے سمجھا دیتے۔۔

اب وہ روتی رہے گی خوامخواہ۔۔یہ بہت غلط حرکت ہے''دارام نے اسے ٹوکا مگر رماب اسی طرح لاپروائی سے بیٹھا رہا۔۔

''تھوڑا رو لینے دو اور پریشان بھی ہونا چاہئے۔۔آرام سے سمجھانے کا مطلب اگلی مرتبہ احتیاط سے یہی کام کرتیں۔۔ان دونوں کا مجھے اچھے سے پتہ ہے دارام۔۔آج عجوہ نے گھر بیٹھے منگوالیا اگلی بار خود بھی چلی جاتی اور آجکل فیک پیروں کے اتنے کیسز سامنے آرہے ہیں۔۔''رماب انہیں جانتا تھا تبھی سکون سے بیٹھا رہا۔۔

دارام کا دل نہیں مان رہا تھا پر اس نے یہ معاملہ رماب پر چھوڑ دیا۔۔۔

وہاں عجوہ کا رو رو کر برا حال ہونے لگا۔۔

تعویذ لینے پر پچھتاتی وہ کبھی خود کو کوستی کبھی فائزہ کو جس نے یہ مشورہ دے کر اسے زلیل کروایا اور کام بھی نہیں بنا۔۔

عذبہ کو بھی اب آہستہ آہستہ معاملہ کی سنگینی کا احساس ہونے لگا۔۔

''ہائے بیچارے دارام بھائی ی، اب ان سے شادی کون کرے گا'' وہ پریشانی سے سوچنے لگی۔۔

''دارام بھائی ی آپ ٹھیک ہیں؟ ایم سوری'' دارام رات کو سونے کے لیے لیٹا تو عجوہ کا وائی س میسج ملا۔۔

روتی ہوئی ی آواز پر وہ متاسف ہوا

''میں ٹھیک ہوں عجوہ۔۔۔'' اس نے جواباً نرمی سے جواب بھیجا۔۔۔

عجوہ کو اور بھی رونا آنے لگا۔۔ اتنا نرم۔ دل انسان کہ اتنے بڑے نقصان پر بھی لہجے میں نرمی اور اپنائیت برقرار تھی؟

''میں نے آپکو منع بھی کیا تھا مت کھولنا۔۔۔

آپ نے کیوں کھولا تعویذ؟'' عجوہ سسکیاں لیتی اس پر ناراض ہونے لگی۔۔

''عجوہ۔۔ یہ تعویذ وغیرہ کر کے جو محبت حاصل کی جائے۔۔ وہ کب تک ساتھ دے گی؟'' دارام نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا۔۔۔

عجوہ اس کی بات پر شرم اور خفت سے لب کاٹنے لگی۔۔

''ایسی۔۔ بات نہیں۔۔ دارام بھائی ی'' اس نے کمزور آواز میں مکرنا چاہا۔۔۔

''او۔کے۔۔۔اب سو جاؤ۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں''دارام نے میسج بھیج کر موبائل اک طرف رکھ دیا۔۔

''محبت۔۔روح کو سکون دیتا لفظ ہے۔۔۔

محبت۔۔دل میں اترتی راحت ہے۔۔۔''

نیلگوں روشنی اسکے چہرے پر چاند جیسا روپ لے آتی تھی۔۔روشن اور خاموش۔۔۔

عذبہ کی طبیعت کچھ سنبھلی تو باڑ کر اس کرتی عجوہ سے ملنے گ ئی ی۔۔وہ تو اب تعویذ والی بات پر گرد پڑنے سے پہلے کبھی رماب کا سامنا نہیں کرنے والی تھی۔۔

لاؤنج میں عجوہ کی بڑی خالہ آئی ی ہوئی ی تھیں۔۔اس نے سلام کیا اور رکے بنا آگے بڑھ گ ئی ی مگر اپنے نام پر وہ دروازے کے دوسری طرف رک گ ئی۔۔

''عذبہ آپ کے کاشان کے لیے بہت اچھی تھی مگر آپ۔۔۔''انیسہ بیگم تاسف سے اپنی بڑی بہن سے بول رہی تھیں۔۔

''میں نے تم سے کہا تھا عجوہ کا رشتہ دو۔۔اتنی سگھڑ ہے،پڑھ لکھ رہی ہے۔۔شکل کے ساتھ عقل بھی ہے۔۔نرم مزاج ہے بات اتنے پیارے لہجے میں کرتی ہے۔۔بے ہودہ فیشن نہیں کرتی۔۔سلیقہ مند ہے۔۔میرے گھر میں پہلے ہی چار بہوئیں بد سلیقہ بد مزاج ہیں۔۔اب آخری کے لیے مجھے عجوہ جیسی ہی چاہئیے۔۔جسکے ہاتھ میں زائقہ بھی ہے اور کھانے پکانے میں ماہر اور سمجھدار۔۔کام کہہ دو تو ماتھے پر شکن لائے بنا مکمل کر دے گی۔۔۔''بڑی خالہ نے عجوہ کی خوبیاں بیان کرتے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

''کیا کروں۔۔عجوہ کے بابا چاہتے ہیں اسکا رشتہ یہاں بہن یا بھائی کے ہاں کریں۔۔کہتے ہیں بڑی بیٹی اور بیٹے کی شادی ننھیال میں ہو گئی ہے بہت ہے''انیسہ بیگم نے بے چارگی سے کہا۔۔ان کی بہن کی خواہش بہت پرانی تھی مگر وہ اکیلی فیصلہ نہیں کر سکتی تھیں۔۔

''جانے دو۔۔اور وہ عذبہ۔۔۔۔۔تمہارے کہے پر ان کے گھر گئی۔۔کنزہ خود تو اتنی سلیقہ مند ہے۔۔بیٹی اتنی بد سلیقہ۔۔ماں نے کہا سالن دیکھ لو۔۔جا کر سالن دیکھتی رہی مصالحہ جلتا رہا تو ماں کو آواز دیکر بولی سالن جل رہا ہے کیا کروں۔۔میں نے کہا بھئی چمچ چلاؤ تو بولی آپ لوگوں نے پہلے بتانا تھا ناں مجھے کیا پتا تھا۔۔

پانی میں ہاتھ ڈالا تو چھینکنے لگی۔۔سبز مرچ نہیں کاٹنی کہ ہاتھ تین دن تک جلتے ہیں۔۔لال مرچ ہاتھ پر زرا لگی تو ہاتھ سرخ کیے روپڑی کہ ہاتھ جل رہا ہے۔۔پیاز کے دو حصے کرتے ہی آنسو بہاتی نڈھال ہو

گ ئی ی۔۔ گاجر کاٹنے کا کہا تو چھیلے بنا ٹکڑے کر دئی یے جب ٹوکا تو بولی بتانا تھا ناں۔۔ اسے ہر بات ہر کام تفصیل سے بتانا پڑتا ہے ورنہ جتنا کہا جائے اتنا ہی کر کے فارغ ہو جاتی ہے۔۔ ایک سلاد بنانے میں ہاتھوں پر جانے کتنے کٹس لگا بیٹھی۔۔ ماں بولی سکن ایسی ہے عجیب سی۔۔ اپنے ناخن بھی چُچ ہو جائی یں تو چھِل جاتی ہے۔۔۔ چھری کو الٹا سیدھا کرتے ہاتھ بازو کاٹتی رہی۔۔ کھانا لگانے تک وہ اچھی خاصی جلی اور زخمی ہوئی ی۔۔ ایسی لڑکیاں بہو بنانے کے قابل نہیں ہوتیں۔۔۔ میں کیا کوئی ی نہیں بیاہے گا۔۔'' بڑی خالہ نے اسکی زات کا ہر پہلو باریک بینی سے بیان کیا تھا کہ عذبہ بھی مرعوب ہوئی ی۔۔

''ہاں اسکی سکن سینسیٹو ہے زرا۔۔ مگر جو کام کرتی ہے بہت تیزی سے اور صفائی ی سے کرتی ہے۔۔'' انیسہ بیگم نے مدھم لہجے میں کہا تو وہ طنز سے مسکرائی یں۔۔

''ہاں بس یہی دو کام ہیں اس میں۔۔ مگر اس کے لیے بھی ضروری ہے کام کرے۔۔ وہ اسے آتا نہیں۔۔'' ان کی بات پر عذبہ سر جھٹک کر مڑی سامنے عجوہ ٹھہری تھی شرمندہ سی۔۔

''بڑی خالہ کی تو عادت ہے تنقید کرنے کی۔۔'' عجوہ نے اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے جاتے ہوئے وضاحت دی۔۔۔

''وہ تو چلو خیر سچ بول رہی ہیں۔۔ مگر ایک بات بہت اچھی بتائی ی انہوں نے'' عذبہ کے پر جوش لہجے پر عجوہ حیران ہوئی ی۔۔

''وہ کیا؟'' اس نے بے اختیار پوچھا۔۔

''کہ مجھے ''کوئی ی'' اپنی بہو نہیں بنائے گا۔۔ مطلب میری شادی کینسل۔۔'' عذبہ کی کھلکھلاہٹ پر عجوہ نے گہرا سانس بھرا۔۔

وہ جانتی تھی عذبہ کیوں خوش ہو رہی ہے۔۔

اسے شادی سے بہت خوف لاحق تھے۔۔

''رماب بھائی ی نے آج ایک لڑکی کے گھر رشتہ بھیجنے کا کہا ہے بابا کو۔۔ بابا بہت ناراض ہیں مگر وہ کہہ رہے تھے اگر ہم ناگ ئی ے تو شائی نہ پھوپھو کو لے جائی یں گے۔۔۔ لگتا ہے تعویذ کا اثر ہی نہیں ہوا'' عذبہ کی اطلاع پر عجوہ نے روہانسی صورت بنا کر اسے دیکھا۔۔

عذبہ کسی مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ عجوہ کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔

''ویسے بھی تمہارے بھائی ی کو مجھ سے کوئی ی لگاؤ نہیں۔۔ دارام بھائی ی کے بلائی نڈ ہونے کا جھوٹ بولا ایک پوری رات اور ایک دن شدید پریشان رہی روتی رہی وہ تو دارام بھائی نے بتا دیا کہ وہ ٹھیک ہیں ورنہ جانے کب تک رلاتے تمہارے بھائی ی۔۔ پتا نہیں کیوں میں نے خود کو زلیل کروایا۔۔۔ جب وہ ملنا نہیں تھا تو اچھا کیوں لگا مجھے'' عجوہ گھٹنوں میں منہ چھپاتی سسک پڑی۔۔ عذبہ کو محبت لفظ سے ہی الجھن ہونے لگی تھی۔۔

''رماب کی محبت آئی ینہ خان۔۔۔

عجوہ کی محبت رماب اسجد۔۔۔

اور شاید کوئی ی ایسا بھی ہو جسکی محبت عجوہ ہو۔۔" عذبہ کی سوچوں نے رخ بدلا۔۔

نیو یارک کی سرد تاریک رات میں کوئی ی لمبی قد کا لڑکا ہڈی پہنے یوں چل رہا تھا جیسے پارک میں تفریح کی جارہی ہو۔۔

ٹھٹھرتی سردی میں لوگ گھروں میں بند ہو چکے تھے۔۔ روڈز پر سفید برف ہیروں کی طرح چمک رہی تھی۔۔

سرد ہواؤں کا شور کانوں کو بہرہ کر رہا تھا۔۔

وہ چلتے چلتے ایک کلب کے باہر رکا۔۔۔

اسکے پاس سے لڑکھڑا کر گزرتا کوئی ی وجود زور سے ٹکرایا تو اس نے دانت کچکچا کر اسکا گریبان پکڑا اور زور سے جھٹکا دیا۔۔

"How dare you... want to die...?"

)تمہاری ہمت کیسے ہوئی ی۔۔ مرنا چاہتے ہو(

اس نے ترش آواز میں غرا کر کہا تو سامنے والے لڑکے نے اپنے گریبان پر جمے اسکے بازو پکڑ کر اتنے زور سے جھٹکے کہ وہ پیچھے کو لڑکھڑایا اور جلدی سے ہڈی سیٹ کی۔۔

"yeah..I want to die.. so? will you kill me ?

(ہاں میں مرنا چاہتا ہوں۔۔تو؟ کیا تم میرا قتل کرو گے۔۔) سرد برف جیسی آواز میں کہا جملہ ہڈی والے کو منجمند کر گیا۔۔

”hey... are you ok... you look like a person near death...

)او۔۔ کیا تم ٹھیک ہو؟ تم کوئی ی موت کے قریب انسان جیسے لگ رہے ہو(

تھوڑی دیر پہلے مارنے کی دھمکی دینے والے لڑکے کی ہمدردی پر وہ مسکرایا۔۔

ازیت سہنے جیسی مسکراہٹ۔۔ موت جیسی مسکراہٹ۔۔۔ ہڈی والا لڑکا چونکا۔۔۔

”I know am not in good condition..

I know i feel like a dead person..

i know that but i dont need your piety.. stay away from me.."

)میں جانتا ہوں میں اچھے حال میں نہیں۔۔

میں جانتا ہوں میں کسی مردہ جیسا محسوس ہوتا ہوں۔۔۔ میں جانتا ہوں مگر مجھے تمہارے ترس کی ضرورت نہیں۔۔ مجھ سے دور رہو(

وہ پوری شدت سے چلا رہا تھا۔۔ اسکا جسم کسی زرد پتے کی طرح لرزنے لگا۔۔

سامنے ہڈی میں چہرہ چھپائے وہ لڑکا سکون سے اسے دیکھتا اور سنتا رہا جب وہ رکا تو ایک قدم آگے بڑھا۔۔

"تم مردہ نہیں ہو۔۔ لیکن تم زندہ بھی نہیں۔۔ جانتے ہو جب ہم زندگی اور موت کے درمیاں پھنس جائیں تو کیا ہوتا ہے۔۔؟

یا ہم دنیا والوں کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں یا دنیا ہمیں اپنا غلام بنا لیتی ہے۔۔" وہ بولتے ہوئے قدم بہ قدم اسکے قریب آرہا تھا۔۔

"اب تم چن لو تمہیں کیا کرنا ہے" اس نے آہستگی سے اسکا کندھا تھپتھپایا تو اس نے اسکا ہاتھ جھٹکا اور چہرہ اٹھا کر دیکھا۔۔

ہڈی میں قید سفید رنگت والا چہرہ۔۔

جہاں "زندگی" جیسی رونق تھی۔۔۔

"میں ایڈم شا ہوں۔۔ لوگوں کو اسیر کر سکتا ہوں مگر غلام نہیں بناتا۔۔" اس کے برفیلے لہجے میں زمانوں کی تلخی گھلی تھی۔۔

اس کی سنہری رنگت میں زردی کا رنگ بہت گہرا تھا اور نیلی آنکھوں میں خاموشی اور پانی جیسا ٹھہراؤ تھا۔۔

"اوہ ایڈم شا۔۔ مائی ڈیر مسٹر سٹیفن شا اور مسز متھلڈا کا پوتا۔۔ الزبتھ شا کا بیٹا۔۔

سنا ہے تمہاری تلاش میں پولیس نے نیویارک کے ہر گھر میں ریڈ ڈالی۔۔ اور تمہاری گمشدگی کی نیوز چینلز پر چل رہی ہے۔۔۔" وہ جو کوئی بھی تھا پورا بائی یو ڈیٹا جانتا تھا۔۔

اسکے انجوائے کرتے لہجے پر ایڈم نے ایک نظر اسکے آدھے نظر آتے چہرے کو دیکھا اور پھر سر ترچھا کر کے اسکے پیچھے آتے کچھ سیاہ فام پہلوان جیسے بندوں کو دیکھا جو اندھیرے میں بنا آواز کیے آرہے تھے مگر ایڈم کی تیز نظر نے دیکھ لیا ایڈم نے خاموش نظر ان سے ہٹا کر اپنے سامنے ہڈی والے لڑکے کو اپنی طرف آتے دیکھا۔۔۔

"تو تم کہاں چھپے ہو کہ کسی کو نظر ہی نہیں آتے۔۔" وہ عین سامنے آکر رکا۔۔

ایڈم کی سرد نظریں اس پر جم گ ئی یں۔۔

پیچھے سیاہ فام نے اچانک ایک لوہے کے موٹے ڈنڈے سے اس پر وار کیا تو وہ ہڈی گائے تیزی سے ایک طرف ہوا اور ڈنڈا عین ایڈم کے نشانے پر تھا کہ ایڈم نے اپنا بازو سامنے کر کے اپنا چہرہ بچایا۔۔

بازو پر زوردار ضرب لگنے پر وہ کراہا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا کوئی ی جوابی کاروائی ی کرتا ایڈم نے جھک کر سیاہ فام کی ٹانگوں کے درمیان اتنی شدت سے کک ماری کہ وہ بلبلا کر نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔

اب وہ ہڈی گائے ایک سائی ڈ پر پڑے ڈسٹ بن کی اوٹ میں بیٹھ کر انجوائے کر رہا تھا اور ایڈم نے اپنے اندر کا سارا غبار ان دو بندوں پر نکال دیا۔۔دل کھول کر مارا اور خوب مار کھائی ی۔۔۔اسکی زرد ہوتی سنہری رنگت میں سرخی گھلنے لگی تھی۔۔

اور جب وہ دونوں اور ایڈم تھکن اور زخمی وجود لیے نڈھال ہو کر گرے تو وہ ہنستا ہوا سامنے آیا۔۔

''یہ میرا چھوٹا بھائی ی ہے۔۔ کیسی لگی اسکی فائی ٹ؟ ویسے یہ مجھ سے زیادہ غضبناک ہے۔۔'' وہ ان پر جھکا ہنس رہا تھا۔۔ ایڈم نے ایک نظر اس کی شوخیوں کو دیکھا پھر خود کو سنبھالتا اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

جب تک وہ مڑا ایڈم غائی ب ہو چکا تھا۔۔۔

ایڈم شاب دنیا سے رابطہ رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔

وہ لوگ کریم خان کے گھر آئے ہوئے تھے۔۔

اسجد صاحب بڑی مشکل سے بے زار چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے بیٹھے تھے۔۔

شائی نہ بیگم کی تنقیدی نظریں یہاں وہاں جائی زہ لے رہی تھیں۔۔ عذبہ جو صرف رماب کی ضد پر آئی ی تھی اب بڑی مشکل سے نیند سے آتی جمائی یاں روک رہی تھی۔۔۔

ان میں صرف کنزہ بیگم تھیں جو خوش اخلاقی سے مسکرا کر باتیں کر رہی تھیں۔۔

''بھ ئی ی لڑکی کو بلوائی یں۔۔ یا پردہ ہے ہم سے۔۔''

شائی نہ پھوپھو سے صبر نا ہوا تو بول پڑیں۔۔

''جی۔۔ جی ہم بلاتی ہیں۔۔'' آئی ینہ کی ماں نغمہ بیگم مسکرا کر بولیں اور اسے آواز دی۔۔

آئی ینہ ٹی ٹرالی میں پر تکلف لوازمات سجائے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔

بور ہوتی عذبہ نے بھی بے تابی سے دیکھا۔۔

سفید گلابی بے داغ چہرے پر ریڈ ہونٹ، نیلی آنکھیں اور سنہری بال۔۔اس نے مسکرا کر سلام کیا اور ٹیبل کے قریب بیٹھ کر پلیٹس وغیرہ ٹیبل پر رکھنے لگی۔۔

ان سب کی نظر میں ستائش ابھری۔۔وہ سلیقہ مند اور خوبصورت تھی۔۔

عذبہ بھی پر شوق نظریں اس پر جمائے بیٹھی تھی۔۔شائستہ پھوپھو اس سے چھوٹے موٹے سوالات کر رہی تھیں جن کا جواب وہ سمجھداری اور متانت سے دے رہی تھی۔۔۔

یکدم عذبہ کو اپنا مشن یاد آیا۔۔اسے لڑکی میں نقص ڈھونڈنا تھا ہر حال میں، کیونکہ رباب نے اس کے ناراض ہونے پر کہا تھا کہ اگر وہ کوئی ی خامی بتادے گی تو وہ آئینہ سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔

وہ جانتا تھا عذبہ کی نظر نا اتنی تیز تھی نا عقل۔۔اس نے ناکام ہی لوٹنا تھا۔۔

''آپکو برا نا لگے تو مجھے ہینڈ واش کرنے ہیں۔۔'' عذبہ کو بہت سوچ بچار کے بعد بہانہ سوجھا۔۔اسے کچن اور باتھ رومز کا جائزہ لینا تھا کیونکہ کہا جاتا ہے گھر کی عورت کا سلیقہ تب نظر آجاتا ہے جب یہ دو جگہیں واقعی صاف ہوں۔۔

''جی آجائیں۔۔'' آئینہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

عذبہ، شائستہ پھوپھو اور کنزہ بیگم کی گھورتی نظروں کو ان دیکھا کرتی چل پڑی۔۔

آئینہ ڈرائنگ روم۔سے ہی جڑے واش روم تک لے آئی ی۔۔عذبہ نے منہ بگاڑا۔۔

اندر جا کر ہاتھ دھوتے ہوئے اسکی نظر دوسرے دروازے پر پڑی جو یقیناً گھر کے باقی حصہ سے جڑا تھا۔۔
عذبہ کی آنکھیں چمکیں۔۔اس نے دھیرے سے دروازہ کا لاک کھولا، سامنے ایک ہال تھا جہاں سٹنگ ایریا تھا۔۔ایک صوفہ سیٹ اور ایک طرف دیوار کے ساتھ سنگل بیڈ پڑا تھا۔۔
اس نے ہال کے دروازے تک جا کر یہاں وہاں جھانکا۔۔دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔۔وہ اکیلی کبھی کہیں نہیں گ ئی ی تھی۔۔
مگر آج عجوہ کی آنسو بھری آنکھیں سب کام کروا رہی تھیں۔۔
دوسری طرف آئی ینہ تھوڑی دیر تو باہر ٹھہری پھر سر جھٹک کر باقی مہمانوں کے پاس جا بیٹھی اور باتیں کرنے لگی۔۔۔
یہاں عذبہ مایوس ہو رہی تھی۔۔گھر صاف تھا اور کہیں کوئی ی پھیلاوا نہیں تھا۔۔۔
دو آنکھوں نے گہرائی ی سے اسکی ایک ایک حرکت کا جائی زہ لیا تھا۔۔
بلیو جینز پر چیک کا کرتا اوپر لانگ کوٹ جو گھٹنوں تک تھا اور سٹالر چہرے کے گرد اچھے سے لپٹا ہوا تھا۔۔
ایک چھوٹی سی بیبی پنک کلر شال کندھوں پر ڈالی ہوئی ی تھی جسکا عکس چہرے پر بھی گلابی پن پھیلا رہا تھا۔۔چھوٹی سی ناک پر بار بار پھسلتا چشمہ ہاتھ سے ٹھیک کرتی وہ مایوس سی مڑی ہی تھی کہ سامنے ایک لڑکا سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا نظر آیا۔۔
عذبہ کا رنگ فق پڑ گیا۔۔۔

''ہائے میں آدم کریم خان۔۔۔اور تم یقیناً آئی ینہ کے فیوچر ان لاز میں سے ہو۔۔'' وہ سنجیدگی سے اپنا تعارف کروا کر بولا۔۔

اسکے لبوں پر سنجیدہ مسکراہٹ تھی اور دلچسپ نظریں عذبہ کے چہرے پر ٹکی تھیں جہاں وہ پہلی فرصت میں اپنا گرلش بیبی پنک ماسک لگا چکی تھی اور اب وہاں سے جانے کے چکر میں تھی۔۔۔۔

''میں آئی ینہ کا بڑا بھائی ہی ہوں۔۔امریکہ میں ہوتا ہوں۔۔۔آئی ینہ کی شادی کے لیے آیا ہوں۔۔ اب مجھے اچھا لگے گا کہ آپ بھی اپنا انٹروڈکشن دے دیں ورنہ میں جانے نہیں دونگا یہاں سے اور ہو سکتا ہے رشتہ سے بھی انکار کر دوں'' وہ بااعتماد لہجے میں بولتا پہلے تو عذبہ کا سانس روک گیا۔۔

مگر رشتہ سے انکار والی بات پر عذبہ کو اپنا کام بنا محنت کے ہوتا نظر آیا۔۔

''میں۔۔میں۔۔۔کیوں بتاؤں۔۔اپنے بارے میں۔۔۔

میرا راستہ۔۔۔چھوڑیں'' وہ اپنی پوری کوشش سے اتنا ہی بول پائی تھی۔۔اجنبی لوگوں کے سامنے ٹھہرنا ہی اسکے لیے بہت بڑا امتحان تھا پھر بولنا تو اور بھی مشکل۔۔۔

اسکا تو حلق اور ہونٹ ایسے خشک ہو جاتے کہ حرکت دینا مشکل ہو جاتا تھا۔۔

وہ اپنی طرف سے اچھی خاصی بدتمیزی کا مظاہرہ کر کے وہاں سے بھاگی۔۔

وہ اسکی پھرتیاں دیکھتا ہنس پڑا۔۔۔

''مطلب رشتہ سے انکار چاہئی یے جنابہ کو۔۔'' وہ اسکی ''بد تمیزی'' کی حقیقت جان کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

پوری دنیا عذبہ کو پاگل بنا سکتی تھی مگر عذبہ اور کسی سے اپنے ایکسپریشن چھپا پائے؟ یہ بالکل نا ممکن تھا۔۔۔

وہ کھلی کتاب تھی۔۔ جسے وہ بھی سمجھ گیا تھا جو آج پہلی بار مل رہا تھا۔۔

وہاں عذبہ سب کے درمیاں بیٹھ کر اپنا پھولا ہوا سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔

پھر ریلیکس ہو کر آئی ینہ کو دیکھنے لگی انجان لوگوں سے باتیں کرنا یا فرینک ہونا اسے ویسے بھی نہیں آتا تھا۔۔

اور اب تو یہ رشتہ ہونا ہی نہیں تھا تو کیوں محنت کرتی۔۔

آئی ینہ کا بھائی ی بھی کچھ دیر تک آ کر ان لوگوں سے ملا اور بیٹھ کر تھوڑی بہت سنجیدہ سی گفتگو کرتا کبھی کبھی ایک ترچھی نظر عذبہ پر بھی ڈال لیتا جو اسکی طرف سے بالکل ہی رخ موڑے بیٹھی رہی۔۔

''ہم نے مل دیکھ لیا۔۔ آپ لوگ بھی اپنی تسلی کے لیے چاہیں تو رماب سے آ کر مل لیں۔۔ پھر بات آگے بڑھائی ی جائے گی۔۔'' واپسی کا ارادہ باندھ کر اٹھتے ہوئے شائی نہ بیگم نے انہیں دعوت دی۔۔

''ہم تو اچھے سے جانتے ہیں ڈاکٹر صاحب کو۔۔ ان کے بارے میں دوسرے لوگوں سے معلوم کرنا تو بنتا ہی نہیں۔۔'' کریم خان صاحب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

''بس یہ ہمارا بیٹا شاید ملنا چاہے۔۔ فیصلہ بھی آدم خان کا ہی آخری مانا جائے گا'' کریم خان نے بیٹے کی طرف اشارہ کیا تو عذبہ کو اور بھی اطمینان ہوا مطلب وہ انکار کر دے گا پھر کوئی ی رکاوٹ ہی نہیں بچے گی۔۔

''جیسے بہتر لگے'' اسجد صاحب نے خوش اخلاقی سے کہا اور وہ رماب کی پسند کی ہوئی ی فیملی سے اچھے خاصے مطمئ ین ہو کر لوٹے مگر سب سے ذیادا طمینان اور سکون عذبہ کو تھا جسے اندازہ ہی نہیں تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

''تمہیں کیسی لگی آئی ینہ ؟'' سب سے آئی ینہ کے بارے میں تعریفی باتیں سنتے رماب کو عذبہ کی خاموشی محسوس ہوئی ی تو اسکے قریب کھسک کر سرگوشی کی۔۔۔

''بہت اچھی ہیں مگر پیا کے برابر نہیں۔۔ پھر بھی میں آپ کی خوشی میں خوش ہوں'' عذبہ نے تھوڑی دیر سوچ کر سمجھداری سے جواب دیا۔۔ انکار تو ویسے بھی ہو ہی جانا تھا خوامخواہ برا بننے کی کیا ضرورت۔۔۔

''اچھا۔۔ تھینک یو میڈم'' رماب نے مسکرا کر اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔۔

اسے اندازہ تھا عذبہ بالکل خوش نہیں کیونکہ عجوہ کو ریجیکٹ کر کے وہ آئی ینہ کو پسند کر رہا تھا مگر اسے یقین تھا جب پھوپھو عجوہ کا رشتہ دارام سے طے کر دینگی اور جب عجوہ کچھ وقت تک سنبھل جائے گی تو عذبہ بھی خوش ہو ہی جائے گی۔۔

''لڑکی کے گھر والے راضی ہی لگ رہے تھے تو کیا سوچا ہے کب تک شادی کا ارادہ ہے۔۔؟'' شائی نہ پھوپھو نے اسجد صاحب کو دیکھا۔۔

''جب بھی کہے گا رماب۔۔ ویسے بھی اسی کی مرضی سے ہو رہا ہے سب۔۔ تو شادی یا باقی معاملات میں میرا بولنا بنتا ہی نہیں'' اسجد صاحب سنجیدگی سے بولے تو رماب نے لب بھینچ کر باپ کی ناراضگی دیکھی۔۔

''تمہارا اکلوتا بیٹا ہے اسجد۔۔ لوگوں کی باتوں میں آ کر گھر کی خوشیاں برباد مت کرو۔۔ لڑکی بھی بہت اچھی ڈھونڈی ہے اب یوں منہ پھیر کر بچے کی خوشی برباد مت کرو'' شائی نہ پھُپھو نے ناک چڑھا کر جتاتے لہجے میں کہا۔۔ لوگوں سے انکی مراد کون تھا کنزہ بیگم اچھے سے سمجھ گ ئی یں مگر خاموشی سے سر جھکا کر رہ گ ئی یں۔۔

''میں شرکت کرونگا اتنا بہت ہے۔۔ میں بچہ نہیں ہوں لوگوں کی سنی سنائی ی پر مزاج خراب کروں۔۔ تھوڑا اپ سیٹ ہوں میں نے اس گھر کے لیے ہمیشہ عجوہ کو سوچا تھا۔۔ بھائی ی جان سے شرمندہ ہوں۔ اور بس۔۔'' اسجد صاحب خفگی سے بولے۔۔

''عذبہ اپنے ہاتھ کی چائے پلاؤ۔۔میری بیٹی کے ہاتھ کی چائے میرا موڈ اچھا کر دے گی''اسجد نے مسکرا کر عذبہ کو دیکھا تو وہ خوشی سے کچن کی طرف بھاگی۔۔

''ہونہہ۔۔سارا پیار پرائی ی اولاد میں بانٹ دو بس''شائی نہ پھُپھو نے سرد مہری سے سر جھٹکا۔۔رماب بال مٹھیوں میں بھنچے سر ڈالے بیٹھا تھا جب پھوپھو کے جملے پر پہلو بدلا۔۔

''پھوپھو پلیز۔۔۔''آج پہلی دفعہ عذبہ کے بارے میں انہیں ایسی بات کرنے پر اس نے ٹوکا تھا تو وہ بھی مزید نا بولیں۔۔۔

کنزہ بیگم کی نم آنکھیں کچن کی طرف اٹھیں،اگر کبھی یہ بات عذبہ نے سن لی تو اس پر کیا گزرے گی۔۔؟

کلب میں ایک سائی ڈ پر پڑے صوفہ پر وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔اس جگہ اچھا خاصہ اندھیرا تھا اور شوخ رنگوں کی تیز روشنی اس طرف ستاروں کی طرح چمک رہی تھی۔۔

وہ مسلسل سموکنگ کرتا اسکا دھواں اپنے ارد گرد پھیلائے بیٹھا تھا۔۔

کلب میں سیا''ہیلیم''کا سونگ چل رہا تھا۔۔

C'mon c'mon turn the radio on..

Its saturday night and i wont be long..

کانوں میں گونجتی چنگھاڑتی آواز سے اس کے سر میں درد سا ہونے لگا تھا مگر وہ بے حس بنا بیٹھا رہا۔۔

Till I hit the dance floor..>2

I got all i need.. I aint got cash..

But I got you baby..

baby i donot need dollars bills to have fun tonight.. I

love cheap thrills..

گانے کے بولوں پر سٹیج پر جھومتے نشہ میں گُم جوڑوں میں اور بھی جوش بھر گیا تھا۔

اس نے نظر اٹھا کر سٹیج سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑے ایک جوڑے کو دیکھا۔۔

اٹھارہ سال کی شرماتی لڑکی اور اس سے کچھ زیادہ ہی فری ہوتا لڑکا۔۔

ایڈم نے نظر جھکا کر مزید گہرا کش بھرا اور فضا میں سیاہ دھواں چھوڑا جسکے تیکھے پن سے اسکی نیلے پانی جیسی آنکھوں میں جلن دیتی نمی چمکنے لگی۔۔

اسکے ساتھ آ کر بیٹھتی لڑکی نے وائن کا گلاس اسکے سامنے ٹیبل پر رکھا اس نے نظر ترچھی کر کے وہ گلاس اور پھر گلاس رکھنے والی بلونڈ لڑکی کو دیکھا۔۔

"Drink it.. and you'll able to bear the pain of your soul...

why are you smokin like babies.."

)یہ پی لو۔۔اور تم اپنی روح کا درد برداشت کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔۔بچوں کی طرح سمو کنگ کیوں کر رہے ہو۔۔(

لڑکی نے مسکرا کر اسے پینے کا اشارہ کیا وہ یک ٹک اس زہریلے مشروب کو دیکھنے لگا۔۔

کیا واقعی یہ زہر غم بھلا دیتا ہے؟

اس نے پھر سے پلٹ کر سٹیج کے پاس والے جوڑے کو دیکھا اس بار وہ لڑکی بھی کافی فرینک ہو رہی تھی لڑکے کے ساتھ۔۔۔

''ایک سپ اور پھر سب درد دیتی باتیں ذہن سے گم ہو جائیں گی'' وہ خود کو دلائیل دے رہا تھا۔۔

گلاس سامنے ہی پڑا تھا۔۔

"Hey.. C'mon.. why are you hesitating like teenagers.. grow up boy.. "

)ہئے۔۔چلو بھی۔۔کم عمر لڑکوں کی طرح اتنا کیوں ہچکچا رہے ہو۔۔بڑے ہو جاؤ لڑکے۔۔(

بلونڈ لڑکی نے اسکے اتنے سوچ بچار پر قہقہہ لگایا۔۔وہ کلب میں بیٹھا ہے ایڈلٹ بھی ہے تو پینے میں اتنی جھجھک۔۔؟

دیکھنے والوں کو عجیب تو لگنا ہی تھا۔۔

“Am fine.. you dont need to worry about me.. i am not your servent so dont order me around.. "

)میں ٹھیک ہوں۔۔ تمہیں میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔میں تمہارا غلام نہیں تو مجھے آرڈر نا دیتی پھرو۔۔ (

اسکا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔

ہاتھ میں پکڑی مہنگی سگریٹ اس وائی ن کے گلاس میں پٹخی اور سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

لڑکی نے ناگواری سے اسکا رویہ دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر چلی گ ئی ی۔۔۔

اس کی نظر پھر سے اس جوڑے پر جا ٹھہری جو اب ایکدوسرے میں ”مگن“ تھے۔۔

میوزک بدل چکا تھا منظر بھی بدل رہے تھے۔

اس نے اذیت سے آنکھیں موند لیں۔۔

"You are her need adam.."

اسے الزبتھ کا جملہ یاد آیا تھا۔۔

"so you managed to survive without oxygen.. was i fool...?

وہ اٹھا اور لڑکھڑاتے قدم اٹھاتا اس جوڑے کے پاس سے گزر گیا۔۔اسے دیکھ کر ہمیشہ خوشی اور جوش سے گلے لگ جانے والی صوفیہ کسی اور کی بانہوں میں تھی اور ایڈم پاس سے گزر کر باہر چلا گیا۔۔

اندھیری گلی میں جا کر اس نے ایک دیوار کا سہارا لیکر اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا۔۔

"تو میں بس سب کی ضرورت ہی تھا۔۔؟

اور یہ بات طے ہے کہ محبت میں میرا حصہ نا کبھی تھا نا ہو گا۔۔۔میں بس ضرورت ہوں سب کی۔۔اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ مجھے یوں اکیلا چھوڑ گ ئی یں۔۔۔

کیوں ممی۔۔کیوں؟ کیا آپ کا بھی دل بھر گیا تھا مجھ سے۔۔۔؟ "

اس نے اپنے بال مٹھیوں میں بھنچتے سسکیوں کا گلا گھونٹا اور نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

نجانے کب تک وہ اس سرد رات اور تاریکی میں لاوارثوں کی طرح گھٹنوں میں سر دئیے بیٹھا رہا تھا۔۔

اسکا انتظار کرنے والوں سے اس نے یہ حق کب کا چھین لیا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا مر جانے والوں پر صبر آ جایا کرتے ہیں مگر کھو جانے والوں پر ہر لمحہ انتظار اور وحشت کی تڑپ ستاتی ہے۔۔۔

"شا فیملی" بھی اس تڑپ سے گزر رہی تھی۔اور ایڈم نے پرواہ کرنا چھوڑ دی۔۔۔

"So you are His dear brother.."

(تو تم۔اسکے پیارے بھائی ہو) سرد نوکیلی آواز پر اس نے ٹھٹھک کر سر اٹھایا۔۔۔

دنیا سے چھپ کر بیٹھے ایڈم کو اندازہ نہیں ہو سکا تھا اس پر نظر رکھی جا رہی ہے۔۔
کوئی ی مسلسل اسکا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

''پھوپھو میرے ساتھ تمہاری بھی شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ تم عجوہ سے شادی کرنا چاہتے تھے ناں اب کیا ہوا داری؟ اب کیوں روک رہے ہو انہیں شادی کرنے سے؟'' رماب اسکا سنجیدہ وجیہہ چہرہ دیکھتا الجھن زدہ سا پوچھنے لگا اسکی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

''تم سے میں نے کب کہا تھا رماب کہ میں عجوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟
میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہ رہا۔ مینٹلی پریپ ئی یرڈ نہیں ہوں، میں تم لوگ کی طرح بیٹھے بیٹھے شادی کا فیصلہ نہیں لے سکتا اور تم رماب۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے تم میری اور عجوہ کی فکر کرنا چھوڑ دو اب۔۔ اسکا نام لینا بھی چھوڑ دو تم اس سے راستہ الگ کر چکے ہو اب تو شاید تمہیں کزن کا درجہ بھی نا دے وہ۔۔
محبت جتنا خوش فہم کر دیتی ہے ناں اس سے کہیں زیادہ بد گمان بھی کر دیا کرتی ہے''
وہ اپنے مخصوص سنجیدہ لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا اور آنکھیں رماب کے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔
''تم مطمئین ہو رماب؟'' اس نے بغور رماب کا چہرہ دیکھا۔۔۔

''میں نا مطمئین ہوں نا ہی خوش۔۔وجہ بابا کی ناراضگی ہے۔۔وہ سب میری مرضی سے کر رہے ہیں مگر وہ خوش نہیں ہیں۔۔

مگر مجھے آئینہ سے ہی شادی کرنی ہے۔۔کہہ سکتے ہو کہ مینٹلی پریپئیر ہو چکا ہوں اس کے لیے۔۔ میں نے عجوہ کو کبھی امید نہیں دلائی تھی۔۔پتا نہیں وہ بے وقوف کیوں مجھ سے محبت کر بیٹھی۔۔''

رماب الجھ رہا تھا۔۔

اپنی شادی پر عام لڑکوں کی طرح خوشی کی بجائے دل میں بے چینی تھی۔۔

''او۔کے۔۔اگر فیصلہ کر چکے ہو تو پھر ریلیکس رہو۔۔جو لوگ تمہارے اس فیصلے سے اپ سیٹ ہیں ان کے پاس ریزنز ہیں۔۔

انہیں بھی وقت کے ساتھ اطمینان مل ہی جائے گا۔۔۔ایسا نا ہو ان کے مطمئین ہونے تک تم بد دل ہو جاؤ'' دارام نے اسے ریلیکس کرنا چاہا۔۔

اسے رماب کی پریشان صورت پر ترس آنے لگا تھا۔۔وہ جانتا تھا رماب پر اچھا خاصہ دباؤ ہے مگر یہ بھی صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ واقعی آئینہ کے لیے ہی اپنا دماغ بنا چکا تھا اور رماب ہمیشہ سے ہی اپنے فیصلوں پر قائم رہنے والا انسان تھا۔۔۔

''کیا کر سکتا ہوں یار۔۔۔عذبہ بھی پہلے راضی تھی مگر کل جب سے وہ عجوہ سے مل کر آئی ہے روتی منہ بسورتی مجھے ناراض نظروں سے یوں دیکھتی ہے جیسے میں کوئی بہت بے حس ظالم انسان ہوں۔۔

آج مجھ سے کہنے لگی، کبھی محبت کی ہے؟ میں نے کہا آئی مینہ سے وہی تو کرتا ہوں۔۔

تو بولی یہ محبت نہیں ہے محبت تو ویسی ہوتی ہے جیسی عجوہ پیانے کی۔۔

تعویذ تک کر ڈالے مگر آپ اتنی پکی مٹی سے بنے انسان نکلے کہ تعویذ کا اثر بھی نہیں ہوا۔۔ مطلب حد ہو گ ئی یار وہ اب موازنہ کرتی رہے گی ساری عمر۔۔۔؟'' رماب نے فکر مندی سے دارام کو بتایا۔۔

وہ کیا کہہ سکتا تھا عذبہ کی باتیں تو ویسے بھی اچھے اچھوں کو بال کھینچنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔۔ اب اگر اس نے رماب کو شرمندہ کرنے کا مشن لے ہی لیا تھا تو جانے کب تک یہ سب چلتا۔۔۔۔

''''رماب اسے بولنے دو۔۔ عجوہ سمجھدار ہے اسے جب پتا چلے گا وہ یہ کارنامے سرانجام دے رہی ہے تو خود سنبھال لے گی اسے۔۔۔

تم بس اب کچھ وقت خاموشی سے سب کی سن لو۔۔ اتنا تو رائی ٹ بنتا ہے سب کا'' دارام کو اس پر ترس تو آیا مگر پھر بھی اسے مضبوط رہنے کی تاکید کی۔۔۔

''آجکل ہاسپٹل میں بس انسپکشن راؤنڈز کر رہا ہوں نیو سٹاف ہائر کیا ہے اب بس کبھی کسی کمپلیکیٹڈ کیسز میں حصہ ڈالتا ہوں تو میری روٹین کافی سیٹ ہو گ ئی ہے سنڈے بھی فری گزرتا ہے۔۔

پلیز ٹائم نکالو فیملی پکنک پر چلتے ہیں کسی دن۔۔ سب کے موڈ بھی بحال ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے دماغوں پر چڑھے غبار بھی ہٹ جائیں تو میری شادی سکون سے گزر جائے گی زرا۔۔۔'' رماب کی اچانک فرمائش پر دارام نے اثبات میں سر ہلایا اسکا آئیڈیا اچھا لگا تھا اسے بھی۔۔۔

''چلو سہی ہے اب میں گھر جاتا ہوں'' رماب اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔ دارام نے بھی ادھورا کام دیکھا اور لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔۔

رماب خود تو فری ہو کر اسکے آفس آ کر اپنے دماغ کی الجھنیں سلجھا کر چلتا بنتا تھا۔۔ اسکا باقی بچا کام پھر رات گ ئی ے اسے مصروف رکھتا تھا۔۔۔

''آدم پھر ملاقات کی تم نے ڈاکٹر رماب سے ؟ اگر مطم ئی ین ہو تو جلدی فیصلہ کرو۔۔

اچھے لوگ ہیں زیادہ انتظار کروانا اچھا نہیں لگتا۔۔'' کریم صاحب نے صوفے پر دراز ٹانگیں جھلاتے آدام کو دیکھا جو موبائی ل پر نظریں گاڑے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

''مل لیا اور دیکھ لیا۔۔ اور اگر آپ لوگ چاہتے ہیں میں پاکستان سے شادی کر کے ہی جاؤں تو ان لوگوں سے اس لڑکی کا رشتہ مانگ لیں جو ان کے ساتھ آئی ی تھی'' آدام نے بڑے سکون سے اپنا فیصلہ سنایا۔۔

ماں باپ حیران ہوئے اسکی بات پر۔۔۔۔

موبائی ل پر پرانے کانٹیکٹس بلاک کرتی آئی ینہ کو بھی اسکی بات پر جھٹکا لگا۔۔

''مگر تم تو یہاں کی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔ اور تم انگیجڈ بھی ہو ناں وہاں ؟ یا جھوٹ بولا تھا؟'' نغمہ بیگم نے حیرت سے پوچھا تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔

''میں انگیجڈ ہوں یہ سچ ہے۔۔ مگر وہ وہیں رہے گی۔۔اور مجھے یہاں خاندان میں شادی نہیں کرنی تھی لیکن اگر پاکستانی بہو آپ لوگ کی خواہش ہے تو پھر یہی لڑکی ہی مجھے اچھی لگی'' آدم نے دوٹوک سچائی بیان کی اور اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔

''وہ لوگ نہیں مانیں گے۔۔ لڑکی کچھ چھوٹی اور نادان سی لگ رہی تھی۔۔وہ لوگ شاید ابھی شادی ہی نا کرنا چاہیں۔۔'' کریم صاحب نے ضدی بیٹے کو دیکھا جو اگر ٹھان چکا تھا تو اپنی بات سے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

''تو آپ لوگ شرط رکھ دیں۔۔ کہہ دیں ہمارے ہاں یہی رواج ہے۔۔ لڑکی لیں گے تو ہی دیں گے۔۔ آئی مین تم سمجھا لینا اس ڈاکٹر کو۔۔اور ہم میں کمی بھی کیا ہے۔۔مان جائیں گے۔۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں آئی مین کے ساتھ ہی میری شادی کر دیجئے گا'' وہ بولتا جا رہا تھا آئی مین بری طرح پریشان ہوئی۔۔۔

شرط رکھنے کا مطلب اگر وہ لوگ نا مانے تو اسکا رشتہ بھی ناممکن ہو جائے گا۔۔۔

آدم ان پر مرضی تھوپ کر جا چکا تھا۔۔

کریم صاحب سوچ میں گم ہوئے۔۔اگر آدم اس لڑکی کے لیے پاکستان میں شادی کرنے پر راضی ہوا تھا مطلب اسی لڑکی کے ذریعے اسے پاکستان ہمیشہ کے لیے بلوایا جا سکتا تھا۔۔فائدہ مند تھا یہ رشتہ ہر لحاظ سے۔۔۔

''آدم خان ٹھیک ہی تو کہتا ہے۔۔ ہم لوگ میں کمی بھی کیا ہے۔۔ اپنا گاڑیوں کا شوروم ہے کچھ خاندانی زمین ہے۔۔ اور سب آدم کا ہی ہے۔۔ وہ لوگ کو مس ئی لہ کیوں ہو گا۔۔
لڑکی اچھی لگی مجھے۔۔ ہم کہہ دیں گے وٹہ سٹہ کی شادی ہی ممکن ہے''نغمہ بیگم بھی تھوڑی تھوڑی آدم سے ایگری ہوئی یں۔۔۔

''اگر وہ لوگ انکار کر گ ئی ے تو۔۔''آئی ینہ نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔۔
موبائی ل پر آتی کالز اور میسجز پر سائی لنٹ لگا کر موبائی ل ایک سائی ڈ پر پٹخا۔۔۔

''اباجی گستاخی معاف مگر میں آپکے بھتیجے سے شادی نہیں کرو نگی۔۔۔۔''وہ پہلی مرتبہ باپ کے سامنے یوں سر اٹھائے اعتماد سے بولی تھی کہ ماں کے اوسان خطا ہو گ ئی ے۔۔
''کیا بکواس کر رہی ہے یہ؟ کیا کمی ہے اس میں۔۔؟ شریف، تمیز دار اور حلال کماتا ہے۔۔
تین وقت کی روٹی عزت سے بٹھا کر کھلائے گا اور کیا چاہ ئی یے؟''وہ بیٹی کے انکار پر گرجدار آواز میں بول رہے تھے۔۔۔

''بے شک۔۔ آپکی ہر بات درست ہے اباجی مگر میرا دل راضی نہیں ہے۔۔ لڑکی کا دل راضی نا ہو تو نکاح بھی نہیں ہوتا''وہ اب بھی اپنی بات پر قائ م مضبوطی سے بول رہی تھی۔۔ کمرے کے دروازے پر چائے کی ٹرے لیکر کھڑی اسکی بھابھی کا چہرہ اسکے انکار پر غم و غصے سے سرخ ہوا۔۔۔

''میرے بھائی ی کے لیے دل راضی نہیں ہے تو کس کے لیے ہے؟انکار کر ہی رہی ہو تو وجہ بھی بتادو''
بھابھی نے نخوت سے کہتے ہوئے اسے گڑبڑانے پر مجبور کیا۔۔
ماں کا دل دہل گیا اور ترحم بھری نظروں سے اسے دیکھا کہ وہ انکار کر دے ایسا کچھ نہیں۔۔اس نے لب کاٹتے باپ کا چہرہ دیکھا۔۔
وہاں بھی یہی آس تحریر تھی۔۔۔
ان کی مان بھری نظروں پر وہ لڑکھڑائی ی۔۔
''میں اپنے کلاس فیلو وقار علی سے شادی۔۔۔
اسکا جملہ ادھورا رہ گیا۔باپ نے پوری شدت سے منہ پر تھپڑ مارا تھا کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گری اور خوبصورت چہرے پر انگلیوں کے نشان چھپ گ ئی ے تھے۔۔۔
''یہ خناس دماغ سے نکال دو۔۔میں اسی مہینے تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔آمنہ بیٹی آج ہی جا کر اپنے گھر والوں سے کہہ دو کہ تاریخ طے کرنے آجائیں''انہوں نے نفرت سے بیٹی کو دیکھا اور پھر بہو کو مخاطب کیا۔۔
''ایسی بدکردار اب میرے شریف بھائی ی کی بیوی بنے گی۔۔''بھابھی بڑبڑاتی ہوئی ی چائے کی ٹرے کمرے میں پڑی چھوٹی سی ٹیبل پر پٹخ کر وہاں سے چلی گ ئی ی تھی۔۔۔
باپ نے بھی ایک زہریلی نظر اس پر ڈالی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

وہ زمین پر پڑی تھی۔۔ سفید رنگت میں شرمندگی کی سرخی گھل رہی تھی مگر فیصلے پر اثر نہیں پڑا تھا۔۔۔

''میں نے تمہیں سب سے لڑ کر پڑھایا لکھایا اور مجھے یہ صلہ دیا تم نے۔۔۔ اپنی اس خوبصورتی کا اشتہار لگائے پھرتی ہو کہ لڑکے نے ورغلایا؟'' ماں نے زخمی لہجے میں پوچھا تو وہ سر جھکائے پڑی رہی۔۔۔

''ابا کے اس دین کے نام پر سختی کرنے والے وحشی بھتیجے کے علاوہ جس سے شادی کر دیں مجھے منظور ہے مگر وہاں نہیں۔۔'' وہ بولی تو لہجے میں مظبوطی ہنوز قائم تھی۔۔۔

ماں نے کڑی نظروں سے اسے گھورا۔۔ وہ مان جاتی تو رشتہ نبھانا بھی شاید آسان ہو جاتا مگر انکار کر کے بری بن گئی۔۔

شادی تو وہیں طے ہونا تھی پھر جانے کہاں سے یہ ہمت لے آئی۔۔۔

وہ نم آنکھوں کو رگڑتی آخری لمحے تک لڑنے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔۔۔

....#

''یہ کیا بکواس ہوئی کریم خان نے اپنے بیٹے کے لیے عذبہ کا رشتہ بھی مانگا ہے۔۔'' اسجد صاحب نے انکا مطالبہ جب سے سنا تھا دماغ کی رگیں غصے سے ابھر رہی تھیں۔۔

''مجھے تو کوئی برائی نظر نہیں آ رہی بھئی۔۔ اچھے لوگ ہیں'' شائستہ پھپھو جو ڈیٹ طے کروانے آئی ہوئی تھیں بے نیازی سے بولیں۔۔ رماب سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔

''آپو پلیز۔۔ کمی ہے یا نہیں وہ بات بالکل الگ ہے۔۔ عذبہ ابھی تو فی الحال شادی کے ہی قابل نہیں۔۔''اسجد صاحب نے ضبط کرتے ہوئے انہیں جواب دیا۔۔۔

''وہ تو ساری زندگی اس قابل نہیں ہو گی۔۔

وہ لڑکی تمہیں ہی نارمل لگتی ہو گی مجھے تو اسکا کوئی ی عمل نارمل انسانوں والا نہیں لگتا۔۔ پاگلوں والی حرکتیں ہیں۔۔ ناگھر کا کام سکھایا تم لوگ نے نا ہی کوئی ی تمیز طریقہ۔۔''

شائی نہ بیگم نے سفاکی سے کہتے ہوئے اسجد صاحب کو لب بھینچنے پر مجبور کیا۔۔

کنزہ بیگم خاموشی سے ان لوگوں کی بحث سن رہی تھیں۔۔

''تم بھی بتادو تمہارے متوقع سسرال نے جو مطالبہ کیا وہ سہی ہے؟ اب تو ویسے بھی تمہاری شادی عذبہ کے رشتے سے مشروط ٹھہرائی ی جارہی ہے''اسجد صاحب نے رماب کو خاموش بیٹھا دیکھ کر طنزیہ پوچھا۔۔

''میں۔۔ میں کیا کہوں۔۔ مجھے عذبہ کا ابھی سے رشتہ کرنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔ آپ لوگ فکر نا کریں میں بات کرونگا۔۔

اگر وہ پھر بھی بضد ہوئے تو میرے لیے آئی ینہ سے شادی عذبہ سے بڑھ کر نہیں۔۔''رماب نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے انہیں اطمینان دلایا تو وہ کچھ پر سکون ہوئے۔۔

''اتنے جذباتی ہونے سے پہلے ایک بار سوچ لو تم دونوں۔۔اسکا اب تک کہیں سے رشتہ نہیں آیا۔۔۔نا وہ کسی کے سامنے آتی ہے نا ملتی جلتی ہے۔۔اور جو اسے جاننے والے ہیں انہیں اس کی نازک مزاجی اور ہر وقت کی بیماری پر ہمت نہیں ہوئی کہ رشتہ مانگیں۔۔

یہ واحد لوگ ہیں اب تک جو اتنی چاہ سے مانگ رہے ہیں رشتہ۔۔۔''شائستہ بیگم نے ایک بار پھر داخلت کی۔۔

''پھپھو ایسی بات مت کریں۔۔ عذبہ میں کوئی کمی یا عیب نہیں ہے کہ ہم یوں فکر کریں۔۔
نازک مزاجی بہت لڑکیوں میں ہوتی ہے عذبہ کوئی دنیا سے انوکھی نہیں ہے۔۔ اور بیماری کا کیا مطلب تھوڑی کئی یرلیس ہے سردیوں میں احتیاط نہیں کرتی تو اس کنڈیشن میں رہتی ہے اور ساری عمر ایسی نہیں رہے گی۔۔
اسکی ابھی ایج بھی چھوٹی ہے'' رماب نے پھپھو کی باتوں کی پرزور نفی کی۔
آج سے پہلے اس نے کبھی یوں انکی باتوں سے انکار نہیں کیا تھا تبھی اسکی اس تبدیلی پر وہ ٹھٹھکیں۔۔
''مجھے یہ رشتہ منظور اسجد۔۔۔ میں ماں ہونے کے ناطے اس رشتہ کو قبول کرتی ہوں۔۔'' کب سے خاموش بیٹھی کنزہ کے اچانک جملے پر جہاں رماب اور اسجد صاحب نے ناگواری سے انہیں دیکھا وہیں شائستہ بیگم نے پہلی بار ان کے فیصلے پر ستائش سے دیکھا۔۔
''آپ کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔'' اسجد صاحب نے سختی سے کہا۔۔
''میرا حق ہے یہ فیصلہ کرنے کا۔۔۔ میں بھی ماں ہوں اسکی۔۔ میں اسکی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔''
انہوں نے التجائی یہ لہجے میں کہا تو وہ بے بسی سے لب کاٹ گئی ے۔۔۔

''آپ ماں ہیں ؟آپ کو اسکی فکر کرنے کی ضروت نہیں۔۔اسکی عمر ہی کیا ہے۔۔ کبھی آپ کو لگتا ہے وہ لڑکوں میں انٹرسٹ لے رہی ہے اور کبھی جلدی شادی کا شوق ہونے لگتا ہے'' رماب نے ناپسندیدہ نظر ان پر ڈالی۔۔

اسکے جملے پر اسجد اور شائستہ بیگم چونکے۔۔

''اسی لیے چاہتی ہوں اسکی بروقت شادی ہو جائے۔۔اسکی ماں کا حوالہ ہی اسے بدنام کرنے کے لیے کافی تھا پھر وہ خود ایسی حرکت نا کر بیٹھے۔۔۔'' انہوں نے رماب کے روئیے پر وضاحت دیتے ہوئے کہا۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے خاموش ہو گیا۔۔۔

''مجھے بیٹی پر یقین ہے۔۔عذبہ ایسی حرکت نہیں کر سکتی۔۔'' اسجد صاحب نے غصے سے انہیں دیکھا جو موقع کا لحاظ کیے بنا بول رہی تھیں۔۔

''وہ ویسی نا ہو مگر وہ بھاگی ہوئی ماں کی بیٹی تو ہے ہی۔۔اسجد بہت حق جتا لیا تم نے۔۔اچھا کھلایا پلایا۔۔ اچھا رہن سہن دیا مگر اتنا بہت ہے۔۔اچھا ہو گا کہ اسکے ساتھ کچھ غلط ہونے سے پہلے عزت سے شادی بھی کر دو۔۔ تمہاری بیٹی کا بھرم رہ جائے گا'' شائستہ بیگم کے الفاظ پر انکا دل خوف سے سکڑا، وہ بے بسی سے لب کچلتے خاموش ہو گئے۔۔اپنے کمرے میں بیٹھی عذبہ کو اندازہ ہی نا ہو سکا کہ اسکی قسمت کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔۔وہ سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

ایڈم حیرت سے ان پانچ چھ اجنبی لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو سرد نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

''میں کسی کا بھائی ی نہیں۔۔''اس نے چہرہ جھکا کر کہا اور مزید اندھیرے کی طرف کھسکا اگر کوئی ی اسے پہچان لیتا تو بہت بڑا مسئلہ ہو جانا تھا اس کے لیے۔۔

''شٹ اپ یو باسٹرڈ۔۔۔اس نے خود کہا تم اس کے بھائی ی ہو۔۔تم اسکے ساتھ تھے۔۔تم نے اسے بچانے کے لیے میرے بندوں کو مارا۔۔۔

اب بلاؤ اس باسٹرڈ کو آئے اور بچائے تمہیں''ایک کرخت چہرے والا سیاہ فام آگے ہو کر اسے جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔

ایڈم کو کچھ دیر تو یہ بھی سمجھ نا آئی ی وہ کس کا ذکر کر رہے ہیں۔۔پھر اچانک اسے وہ ہڈی والا لڑکا یاد آیا جو اس سے عمر میں چند سال بڑا تھا۔۔۔

''وہ نہیں آئے گا۔۔میں اسے نہیں جانتا۔۔

میرا دماغ مت کھاؤ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔''وہ حلق کے بل چلایا۔۔

ماں کی موت کا غم تو پہلے ہی اسکا دل راکھ کر چکا تھا مگر آج صوفی کو کسی اور کی بانہوں میں دیکھ کر اسکا دماغ بری طرح تپ رہا تھا۔۔۔وہ اسکی محبت نہیں تھی مگر اسے ایڈم سے محبت کا دعویٰ تھا۔۔

اسکے پاس مخلص لوگوں کی کمی تھی اور جو چند تھے وہ اسے چھوڑ چکے تھے۔۔۔

اس کے یوں چلانے اور غصہ کرنے پر وہ لوگ ایک پل کے لیے ٹھٹھکے۔۔۔

وہ جس کے دشمن تھے وہ تو کافی ایزی ہو کر ڈیل کرتا تھا انہیں اندازہ نہیں تھا سامنے بیٹھا لڑکا اتنی بری طرح ری ایکٹ کرے گا۔۔

"تم جانتے بھی ہو کس سے بات کر رہے ہو؟

تمہیں اندازہ بھی ہے کس کے آگے اونچی آواز کی ہے۔۔" سیاہ فام نے آگے ہو کر اسکا گریبان پکڑا اور اسے کھینچ کر کھڑا کیا۔۔۔

"کیا تم جانتے ہو کس سے بات کر رہے ہو۔؟

میں وہ انسان ہوں جس نے آج تک اپنا غصہ اور نفرت اپنے اندر دبا کر رکھی ہے۔۔ جانتے ہو میرے اندر کتنی آگ لگی ہوئی ہے۔۔

آزمانا چاہتے ہو؟ جلنا چاہتے ہو تو شوق سے۔۔" ایڈم نے تپتے لہجے میں غراتے ہوئے کہا اور ایک زوردار مکا اسکی ناک پر دے مارا اور پہلی ہی ضرب میں اسکے ناک کی ہڈی چٹخ گئی۔۔ وہ بھل بھل ناک سے بہتے خون کو دونوں ہاتھ رکھے روکنے کی کوشش میں اور درد کی شدت سے دو قدم پیچھے ہوا اور نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔

"Go get him.."

اس نے چلا کر ساکت کھڑے ساتھیوں کو کہا۔۔ وہ چونک کر ایڈم کی طرف بڑھے۔۔

اور ایڈم کو اپنا اندر جلاتی وہ ساری آگ اگلنے کا راستہ مل گیا تھا۔۔

اپنی جان کی پرواہ کیے بنا اس نے ان سب کا مقابلہ کیا۔۔اسے بھی چوٹیں آئی تھیں کیونکہ وہ ایک تھا اور وہ چار۔۔

مگر اس ایک نے ان میں سے ہر ایک کی ایک ہڈی توڑ کر وہیں درد سے نڈھال ہوتے زمین پر پڑا چھوڑ کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔

''میں نہیں جانتا وہ راسکل کون ہے جس نے مجھے اپنا بھائی کہہ کر تم جیسے دو ٹکے کے لوگ میرے پیچھے لگا دئے یے مگر اسکی مہربانی سے آج میں کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔''ایڈم پھولے ہوئے سانس سے بولتا ہنسا۔۔

"Who the hell are you.."''

انکا لیڈر کراہتے ہوئے غصے سے بولا۔۔

"Adam shaw.. the heir of shaw family"''

آج پورے تین ماہ بعد وہ دوبارہ سے اپنا انٹروڈکشن پورے اعتماد سے دے رہا تھا۔۔

وہ سب بری طرح پریشان ہوئے۔۔شا فیملی کے وارث سے لڑنے کا مطلب موت کو دعوت دینا تھی۔۔

وہ یہاں کے مئیر کا پوتا تھا۔۔

ایڈم کی سنہری رنگت میں جوش اور غصے کی سرخی گھلی تھی۔۔ گولڈن بکھرے بال پسینہ پسینہ ہو کر ماتھے پر چپکے ہوئے تھے اور نیلے پانیوں جیسی آنکھوں میں گہرا سکوت پھیلا تھا۔۔

وہ حسن کا مجسمہ تھا مگر اس روپ میں غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔

''سوری ایڈم شا۔۔ سوری پلیز۔۔۔'' وہ معافی مانگتے اپنا آپ کل ئی یر کرنے لگے۔۔۔

ایڈم اپنی شرٹ جھاڑتا آگے بڑھ گیا۔۔

نفرتیں دل میں دبانے کی بجائے نکال دینا بہتر ہوتا ہے۔۔۔ غصہ یا غم اپنے اندر چھپا لینے سے بہتر ہے، کھل کر اظہار کر لینا چاہئی یے۔۔

آج اسکی ذات کا کافی حد تک بوجھ کم ہوا تو اس نے یہ باتیں بھی سمجھ لی تھیں۔۔

اور جس نے اسے یہ سب سیکھنے اور سمجھنے کا موقع دیا تھا وہ اسے جانتا تک نہیں تھا۔۔ اس نے کیوں کہا کہ وہ ایڈم شا کا بھائی ہے جبکہ وہ پہلی مرتبہ ملے تھے۔۔

اگر کبھی سامنا ہوا تو وہ ضرور پوچھے گا؟

اس کے نیو موبائی ل پر رائی من کی کال آ رہی تھی وہ تھوڑی دیر سکرین پر رائی من کا نام دیکھتا رہا پھر کال اٹینڈ کر لی۔۔

''ہیلو رائی من۔۔۔۔'' اس نے اتنے عرصے بعد اسی نرم لہجے میں کہا تھا جو لہجہ اسکی ذات کا حصہ ہوا کرتا تھا۔۔۔

رماب کی ضد پر دارام اپنی فیملی کے ساتھ اور رماب کی فیملی کے ساتھ ساتھ عجوہ کی فیملی بھی آؤٹنگ میں شامل ہوئی ی تھی۔۔

پیر سہاوا اور راول ڈیم میں دن کا سارا وقت انجوائے کرنے کے بعد وہ شام کے وقت شاہ اللہ دتا پر موجود تھے۔۔رات ہونے والی تھی اس لیے ڈنر کا پروگرام یہیں بنالیا۔۔

رماب کی سوچ کے عین مطابق سب کافی حد تک ریلیکس ہو کر گپ شپ کر رہے تھے۔۔

ہانیہ اپنے ساتھ لائی لہ کو بھی لے آئی ی تھی۔۔

دارام اور شائی نہ بیگم کو ٹھیک ٹھاک برا لگا تھا اسکا یوں فیملی پروگرام میں ''تھرڈ پرسن'' کو گھسانا مگر ہانیہ بضد تھی۔۔۔

ثانیہ اپنے آپ میں مگن رہنے والی لڑکی تھی۔۔رہ گ ئی یں عجوہ اور عذبہ وہ دونوں ہمیشہ کی طرح ساتھ تھیں۔۔

''عذبہ وہ رونگ نمبرز کا ایشو سولو ہوا'' عجوہ نے اس سے پوچھا۔۔پچھلے کچھ وقت سے مختلف نمبرز سے کالز اور میسجز اسے مل رہے تھے مسلسل۔۔۔جسکا اس نے عجوہ کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔

کنزہ بیگم کے ایک بار شک کرنے پر وہ خوفزدہ ہو گئی تھی کہ بتانے پر اس کے سر گناہ نا باندھ دیا جائے۔۔

''ہاں اب اتنا زیادہ نہیں آتی کال نا میسج۔۔بس کبھی کبھی ہفتے دو ہفتے بعد ایک دو میسج آجاتے ہیں اور ہر میسج بس یہی ہوتا ہے کہ ضروری بات کرنی ہے بات سن لیں پلیز۔۔میری کسی فرینڈ نے نمبر لیک کیا ہو گا شاید۔۔۔''عذبہ نے جھرجھری لے کر کہا اور ہانیہ کے ساتھ بیٹھی اس ماڈرن سی لڑکی کو دیکھا جو انتہا کی خوبصورت تھی۔۔۔

''اچھی بات ہے۔۔مگر اب کبھی ایسا ہو تو تم بتا دینا اپنے بھائی ی کو۔۔ان سے ڈر لگے تو ہم دارام بھائی ی کو بتا دیں گے وہ نائی سلی ہینڈل کر لیتے ہیں ہر معاملہ اور بلاوجہ کا شک بھی نہیں کرتے''عجوہ کی بات پھر سے دارام پر ہی آکر رک گئی تھی۔۔

''مجھے تو لگتا ہے یہ جو آپ ہر وقت دارام بھائی ی کا ذکر کرتی ہیں اسی لیے رماب بھائی ی نے رشتہ سے انکار کیا۔۔۔''عذبہ نے اہم نکتہ اٹھایا تو وہ بھی ٹھٹھکی۔۔

''کہیں واقعی یہ بات تو نہیں؟یونوفائی زہ نے میرے لیے استخارہ کیا وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارا یہ اکڑو بھائی ی مجھے ہی پسند کرتا ہے۔۔۔''عجوہ کے اندر پھر سے جوش بھر گیا۔۔

''تو ایسا کرتے ہیں چیک کرتے ہیں کہ بھائی ی کو آپ پسند ہیں یا نہیں۔۔''عذبہ کی آنکھوں میں نیا کارنامہ سرانجام دینے کی چمک تھی۔

''کیسے چیک کریں اتنا پکا بندہ ہے توبہ'' عجوہ مایوس ہو کر کچھ فاصلے پر کال پر بات کرتے رماب کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر پرکشش سی مسکراہٹ تھی اور گندمی سفید رنگت میں دلکش سے نقوش واضح ہو رہے تھے۔اس نے آہ بھری۔۔۔

''آپ جا کر دارام بھائی سے تھوڑا ہنس ہنس کر بات کریں۔۔جب آپ اور وہ اکیلے بیٹھے ہونگے تو تب رماب بھائی کے ایکسپریشنز میں نوٹس کرونگی۔۔'' عذبہ نے مفت مشورے سے نوازا اور جانے کیا سوچ کر عجوہ بھی عمل کرنے کو تیار ہو گئی تھی۔۔

لائی لہ بوریت سے یہاں وہاں دیکھتی ان کمفرٹیبل ہو رہی تھی۔اسے لگا تھا ان کے ساتھ آئے گی تو دارام اسے کمپنی دے گا مگر وہ تو پہاڑوں والی سائی ڈپر گرِل سے بازو ٹکائے ان سرسبز اندھیرے میں ڈوبے پہاڑوں میں ان درختوں اور جھاڑیوں میں حرکت کرتے بندروں کی اچھل کود دیکھ رہا تھا جیسے اسی کام کیلیے آیا ہو۔۔۔

اور یہاں ہانیہ اسکے ساتھ ساتھ گھومتی اسکا موڈ آف کر رہی تھی۔۔

''ایک تو اس سفی کو کہا بھی تھا کال کرے جانے کہاں گم ہو گیا ہے'' اس نے بے زاری سے بڑبڑاتے ہوئے ہانیہ کے ہاتھ میں دبا موبائل دیکھا اور پھر اپنا سیل اٹھا کر میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔ہانیہ باتوں میں مشغول تھی جب تھوڑی دیر بعد کال آنے پر چونکی۔۔۔

''یہ کس کا نمبر ہے؟'' ہانی نے انجان نمبر دیکھا۔۔لائی لہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ی۔۔

''دکھاؤ۔۔اوہ یہ تو میرے اسی کزن سفیر کا نمبر ہے تمہیں ملوایا تھا ناں اس دن کافی شاپ پر۔۔'' لائی لہ نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

ہانیہ کو وہ شوخ ہینڈسم سا لڑکا یاد آیا تو حیرت سے سکرین کی طرف دیکھا جہاں پھر سے کال آرہی تھی۔۔

''وہ۔۔۔مجھے کیوں کال کر رہا ہے۔۔؟'' ہانیہ کنفیوز ہوئی ی تھی۔۔''یار جب سے تمہیں دیکھا ہے میرا سر کھا گیا کہ نمبر دو۔۔اچھی لگی ہو تم اسے۔۔اور تمہیں بھی تو اچھا لگا تھا تو میں نے نمبر دے دیا۔۔''

لائی لہ نے لگاوٹ کا مظاہرہ کرتے اسے کال کی طرف متوجہ کیا۔۔

ہانیہ نے شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ کال اٹینڈ کی اور بات کرنے لگی۔۔۔

لائی لہ نے سامنے دیکھا دارام ویسے ہی ٹھہرا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر اسکے پاس جاتی ہانی کی کزن عجوہ کو وہاں جاتے دیکھ کر دانت کچکچائے۔۔

عجوہ کے دارام سے کچھ فاصلے پر رکنے پر اس نے دیکھا دارام رخ موڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوا اور پھر پورا اسی کی طرف مڑ کر ایک بازو کی کہنی گرِل پر ٹکا کر ترچھا ہو کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔لائی لہ کی آنکھیں جلنے لگیں۔۔ہانی نے بتایا تھا کہ ان کی ماما اسی کزن کو دارام کے لیے لینا چاہتی ہیں تو کیا وہ بھی یہی تو نہیں چاہتا۔۔۔؟

''کیسے ہیں دارام بھائی؟اور آپ اکیلے کیوں کھڑے ہیں؟''عجوہ نے اسکے پاس جا کر اسے مخاطب کیا تو وہ اسے دیکھنے لگا۔۔

''ایم فائی ن۔۔رماب کی کال آگ ئی ی تھی اس لیے اکیلا ہی کھڑا ہوں۔۔''دارام نے جواب دیتے ہوئے رماب کی طرف دیکھا جو آئی ینہ کی کال آنے پر سائی ڈ پر گیا تھا۔۔۔

''اوہ۔۔آپ بھی کالز کرنے والی لے آئی یں۔۔پھر یوں اکیلے نہیں ہونگے''عجوہ کی بات پر وہ حیران ہوا۔۔اس نے کب عجوہ سے اتنی فرینکنیس بڑھائی ی تھی کہ وہ ایسی بات کرے۔

وہ تو فاصلہ رکھنے والا بندہ تھا۔۔

وہ پوری طرح مڑ کر اسے دیکھنے لگا جو رماب پر نظر ٹکائے انجان تھی''کس''سے اور''کیا''بات کر چکی ہے۔۔۔

''ویسے وہ لڑکی لائی لہ آپ لوگوں کے کافی کلوز لگتی ہے۔۔کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں یا کہیں وہ آپکی فیوچر وائی ف تو نہیں؟''ایک اور نہایت ذاتی قسم کے سوال پر دارام نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔

''ہمارے درمیان ایسی باتیں کب سے ہونے لگی ہیں؟''دارام نے ابرو چڑھا کر سنجید گی سے کہا تو عجوہ کو اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا۔۔وہ اب نرمی سے بات کرنے لگا تھا مگر وہ وہی دارام تھا جو پہلے تو دیکھتا بھی اتنی سختی سے تھا کہ روح فنا ہو جاتی تھی۔

''آئی ی۔۔آئی ایم سوری بھائی ی۔۔۔وہ میں تو۔۔۔''عجوہ نے پریشانی سے اسکی نہایت سنجیدہ شکل دیکھی۔۔عذبہ نے کہاں پھنسا دیا تھا۔۔

''ع۔۔عذبہ نے ایسا کہا کہ۔۔۔کوئی ی کسی انجان کو اپنی فیملی آؤ ٹنگ میں کیوں شامل۔۔۔اسے لگا کہ آپ کا اور لائی لہ کا رشتہ۔۔۔مطلب اسے لائی لہ اچھی لگی تو کہہ رہی تھی کہ آپ دونوں کا کپل۔۔۔''عجوہ ہکلا کر وضاحتیں دیتی ہر بار اسکی سخت نظروں پر بات بدلتی چلی گ ئی ی دارام نے کچھ فاصلے پر کھڑی عذبہ کو دیکھا جو پوری ''توجہ''سے رماب پر نظریں جما کر بے چینی سے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔۔

''تم دونوں اپنی بند عقل کا استعمال زرا کم کر دو۔۔وہ ہانی کی فرینڈ ہے بس۔۔''دارام نے سنجید گی سے عجوہ کو دیکھ کر بتایا۔۔۔

''اور عجوہ تمہیں نہیں لگتا کہ اب رماب کو جیلس کروانے کا یہ آئی ڈیا بہت لیٹ ہے؟''اس بار دارام نے کچھ نرمی سے اسے سمجھایا تو عجوہ کا رنگ اڑا۔۔وہ سمجھ بھی گیا؟

شر مند گی کے مارے بنا کچھ بولے وہ عذبہ کی طرف بھاگی دارام نے نفی میں سر ہلاتے رماب کو دیکھا جو اب اپنے مو بائی ل پر کچھ دیکھ رہا تھا۔۔انہیں سب کو آؤ ٹنگ پر لا کر وہ خود دن بھر وقفے وقفے سے ہاسپٹل کے معاملات بھی ساتھ ساتھ دیکھتا رہا تھا۔۔

ہانی کال سے فارغ ہوئی ی تو لبوں پر خوشی سے بھرپور مسکراٹ ٹھہری تھی۔۔

''ہانی وہ تمہاری کزن عجوہ ہے ناں؟''لائی لہ کی برداشت اور صبر ایک ساتھ ختم ہوئے تھے تبھی سامنے سرپٹ دوڑ کر عذبہ کی طرف جاتی عجوہ کو دیکھا۔۔آخر ایسا کیا کہا ہوگا دارام نے کہ وہ یوں شرما کر بھاگی ہے۔۔لائی لہ کا سوچ سوچ کر دماغ جل رہا تھا۔۔

ہانی نے اسکے سرد سوال پر سامنے دیکھا۔۔

''ہاں یہ ہمارے پورے خاندان کی سب سے مشہور ہستیاں ہیں بھ ئی ی۔۔وہ بلیو ڈریس والی عجوہ ہے، ماما کے بقول پورے خاندان میں سب سے زیادہ سلجھی ہوئی ی۔۔سلیقہ مند۔۔خوبصورت اور نرم مزاج۔۔اور وہ دوسری بلیک فراک والی عذبہ ہے میرے چھوٹے ماموں کی بیٹی پورے خاندان میں سب سے کیوٹ اور سب سے ناکارہ، ڈرپوک لڑکی۔۔۔''ہانی نے مذاق اڑاتے لہجے میں انٹروڈکشن دیا اور قہقہہ لگایا سفیر سے بات کر کے اسکا مزاج کچھ زیادہ ہی خوشگوار ہو رہا تھا۔۔

لائی لہ کو عذبہ سے کوئی ی لینا دینا نہیں تھا۔۔

اسے عجوہ کا تعریفوں سے بھرا انٹرو آگ لگا گیا۔۔اس نے خود پر قابو پا کر ہانی کو دیکھا جو خوش تھی۔۔

''بات ہوئی ی سفیر سے؟اب سکون کی سانس آئی ی ہو گی تمہارے دیوانے کو۔۔اسکی توراتوں کی نیند اڑ گئی ی تھی''اس کے جملوں پر ہانیہ کی گردن تفاخر سے اکڑی۔۔

''تمہارے کزن نے تو ٹھک سے محبت کا اظہار کر دیا۔۔ پہلی ہی نظر میں اتنا پاگل ہو گیا ہے'' ہانیہ نے کھلکھلا کر کہا۔۔۔

''ہاں میں خود حیران ہوں۔۔ وہ آج تک لڑکیوں کے لیے یوں سیریس نہیں ہوا۔۔ تم پہلی لڑکی ہو جس نے اسکے حواس چھین لئے ہے۔۔ پلیز یار کبھی کبھی بات کر لیا کرو'' لائلہ نے اسکے گرد اچھے سے جال لپیٹا اور وہ بخوشی اس میں لپٹتی خوشگوار خوابوں میں محو ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

''ہائے کہاں پھنسا دیا تھا۔۔ وہ تو پرانے والے دارام بھائی ہی بن گئے ہے۔۔ میں نے تو یونہی چھیڑا لائلہ کے نام پر وہ تو جن بن گئے ہے۔۔'' عجوہ نے اسکے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے پھولی سانسیں برابر کرتے ہوئے کہا۔۔

''رماب بھائی نے تو دیکھا تک نہیں آپکو۔۔

اور دارام بھائی پر تو پہلے ہی شک تھا مجھے یہ جو پچھلے کچھ ماہ سے نرمی اور اچھائی کا ماسک چڑھایا ہوا ہے فیک ہی ہے'' عذبہ نے بھی دکھتی ٹانگوں پر ہاتھ رکھ کر چیئر سنبھالی اور مایوسی سے بولی۔۔

''یہ لو تم تو۔۔'' عجوہ نے ہاتھ کھول کر لعنت دی۔۔ عذبہ کا منہ اتر گیا۔۔

''مجھے کیوں بھیجا تھا پھر۔۔۔ تمہارے اس بھائی کو اپنی لیلیٰ سے فرصت ہی نہیں مل رہی اور یہاں میں اس شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالے اپنی عزت کروا آئی ہی۔۔ انہیں پتا چل گیا کہ یہ سب تمہارے گھنے

بھائی ی کو جیلس فیل کروانے کے لیے کر رہی ہوں۔۔پتا نہیں اس بندے کی آنکھوں میں کونسا آلہ فٹ ہے جو دل میں جھانک آتے ہیں۔۔'' عجوہ نے چہرے پر شرمندگی سے آیا پسینہ ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے عذبہ کی عزت افزائی ی کی جس پر وہ الٹا ڈھٹائی ی سے مسکراہٹ چھپاتی انجوائے کرنے لگی تھی۔۔۔

''اوہ۔۔مطلب انہیں یہ لگا کہ آپ رماب بھائی ی کی وجہ سے ان کے پاس گ ئی ی ہیں تو وہ خود ہی جیلس ہو گ ئی ے۔۔؟ تبھی تو غصہ کیا''

عذبہ کی بات دوسرے ٹریک پر نکل گ ئی ی۔۔۔

اسکی سوچوں کی بے لگام گاڑی کے یوں ہر موڑ پر راستہ بدلنے سے عجوہ کو سخت چڑ ہوتی تھی اب بھی اسے گھورا۔۔

رماب کو لگتا ہے وہ دارام کی بات کرتی ہے تو وہ شادی نہیں کر رہا۔۔دارام کو لگا وہ رماب کی وجہ سے اسکے پاس گ ئی ی تو وہ جیلس۔۔عذبہ کے نادر خیالات نے عجوہ کے دماغ کی دہی کر دی تھی۔۔

''عذبہ اب اگر مزید بکواس کی تو اسی وقت تمہارا چشمہ اتار کر توڑ دونگی پھر اندھوں کی طرح آتے جاتے سے ٹکرانا'' عجوہ نے اپنے اندر اٹھتے ابال پر قابو پا کر وارن کیا۔۔۔

عذبہ نے ایک انگلی ہونٹوں اور ایک ناک پر پھسلتے چشمے پر ٹکا کر چپ سادھ لی۔۔۔

''مطلب رماب بھائی ی اور دارام بھائی ی دونوں پیا کو لائی ک کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے اسی بات پر لڑائی ی بھی ہو چکی ہو۔۔۔'' عجوہ کو دیکھتی وہ سوچ سوچ کر سر ہلا رہی تھی اب سوچوں پر پابندی تو نہیں لگا سکتا تھا کوئی ی۔۔اور عذبہ کی سوچوں پر کوئی ی حد باندھ سکتا بھی نہیں تھا۔۔۔

''اماں مجھ پر ترس کھائی یں۔۔مارنا ہے تو یونہی گلا دبا دیں۔۔'' وہ ماں کی قدموں میں بیٹھ کر رونے لگی۔۔

آج اس کے باپ نے باقاعدہ نکاح کی تاریخ طے کر دی تھی اور جب اسے پتہ چلا اسکا دم گھٹنے لگا اس زبردستی پر۔۔۔

''ترس ہی کھایا ہے اس لیے عزت سے نکاح کر رہے ہیں تاکہ زمانے میں بدکرداری کا الزام نا لگے۔۔ ہمارے خاندان میں غیر لوگوں میں کبھی شادیاں نہیں ہوئی یں۔۔اب تمہاری کی تو پورا خاندان قطع تعلق کر لے گا۔۔اب یہ رونا دھونا مت بچاؤ اور باپ کے فیصلے پر سر جھکا دو پر سکون رہو گی۔۔'' ماں نے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ سختی اس پر اثر نہیں کر رہی تو پیار بھی آزمانا چاہا۔۔۔

''صبر کر لوں۔۔؟ اس انسان پر جو بہنوں پر سختی کرتا ہے۔۔کوئی ی شرم لحاظ کیے بنا ان کے کمرے میں دندناتا گھس جاتا ہے اور جاہلوں کی طرح سوال کرتا ہے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں۔۔بھابھی چھوٹے کو سکول چھوڑنے گ ئی یں تو گلی سے ہی چیختا ہوا آ گیا کہ گھر سے باہر کیوں نکلی۔۔بھابھی اس کی بہن

ہونے کے علاوہ ایک ماں ایک بیوی بھی ہیں۔۔وہ تو اتنا بے شعور انسان ہے اسے یہ تک اندازہ نہیں کب کس موقع پر بولنا ہے بس دین کے نام پر عورتوں کو زلیل کرتا ہے۔۔اسلام سختی کی کب اجازت دیتا ہے۔۔"وہ تڑپ کر بولتی چلی گ ئی ی۔۔ایسے انسان کو اپنی زندگی کا حق سونپنے کا مطلب ساری زندگی قید میں گزار دی جائے۔۔وہ پڑھی لکھی تھی اس سے یہ ظلم برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔وہ جانتے بوجھتے کنویں میں چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی۔۔

ماں نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ہم نے بھی وقت گزار لیا تم بھی گزار لو۔۔۔ساری عمر زندہ کوئی ی نہیں رہے گا۔۔"ماں کے سفاک جملے پر وہ ساکت ہو گ ئی ی۔۔۔۔

"ایڈم نے گھر کی ایک سائی ڈ پر بنے گیراج کے لاک کی ڈوپلیکیٹ چابی سے لاک کھولا۔۔۔

احتیاط سے یہاں وہاں دیکھ کر اندر داخل ہوا اور اسی طرح بنا قدموں کی آواز کیے گیراج کے اندر سے ایک چھوٹا دروازہ پار کیا جو گھر کی لان والی سائی ڈ پر کھلتا تھا۔۔

وہ لان کراس کر کے رائی من کے کمرے کی کھڑکی سے لٹکی موٹی رسی پکڑ کر دیوار میں بنے ڈیزائی نز پر قدم جما کر اوپر چڑھتا گیا کھڑکی کے پاس پہنچ کر ہلکی سی ناکنگ کی تو رائی من نے کھڑکی کھولی۔۔

وہ اس کے کمرے میں کودا اور کھڑکی بند کر دی۔۔

''تو اپنی ڈئی یر اینڈ پیور صوفی کی حقیقت دیکھ کر کیسا لگا؟'' رائی من نے چھوٹتے ہی سوال کیا تھا وہ جانے کب سے صوفی کو فالو کر رہا تھا اور آج کلب جانے کا پتا چلا تو ایڈم کو بھیج دیا۔۔

''حقیقت ہمیشہ پہلے سٹیپ پر جھٹکا دیتی ہے پھر کمفرٹیبل بھی کر دیا کرتی ہے۔۔ سو میں بھی ایزی ہوں'' اپنی جیکٹ اتار کر صوفے پر پھینک کر وہ پر سکون لہجے میں بولا۔۔

''یہ سب پیریڈ وائی ز ہوتا ہے ایڈم۔۔ تم نے ایک ہی دن میں رئی یلٹی دیکھی اور برداشت بھی کر لی ہے'' رائی من نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف اسکا چہرہ موڑا تو روشنی میں اسکے چہرے پر زخموں کے نشانات دیکھ کر چونکا۔۔۔

''کیا تم اسکے نیو بوائے فرینڈ سے لڑ کر آرہے ہو؟'' رائی من نے ہنسی دبا کر کہا تو بیڈ پر لیٹا ایڈم اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔

''تمہیں لگتا ہے ایڈم شا بے وفا لوگوں کے لیے لڑتا پھرتا ہے؟ میں اس سے ملونگا۔ ایک بار تو ضرور ملونگا مگر ایسے نہیں رائی من۔۔

میں باقاعدہ ملاقات کرونگا صرف یہ جاننا چاہتا ہوں مجھے بھلا کر کیسے سکون میں ہے۔۔۔ کیا اتنا سستا ملتا ہے سکون کہ ایک انسان کو استعمال کر کے پھر چھوڑ دیا جائے اور پھر سکون سے رہ لیا جائے۔۔'' بیڈ پر بالکل سیدھا دراز ہو کر وہ ٹھہر ٹھہر کر تنفر سے بول رہا تھا۔۔

آنکھوں میں سادہ اور معصوم سی صوفی کا بے باک اور ماڈرن روپ ٹھہر گیا تھا۔۔

''ویل سب نے تمہیں مرا ہوا سمجھ لیا تو وہ بھی راستہ بدل گ ئی ی اس سے کیا فرق پڑتا ہے'' رائی من نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے اور روم ریفریجریٹر سے فریش جوس کی بوتل نکال کر اسکی طرف پھینکی جسے اس نے ایک ہی ہاتھ سے کیچ کیا اور اٹھ کر بیٹھا۔۔

''مجھے مرا ہوا سمجھا گیا مگر میں زندہ ہوں۔۔ میرے فنرل کا انتظار کیا جا سکتا تھا۔'' اس نے سر جھٹک کر بوتل کھولی اور منہ سے لگالی۔۔۔۔

''تو پھر یہ حالت کیسی ہے؟ کسی سے لڑے ہو؟'' اپنے لیے ڈرنک کا کین نکال کر منہ سے لگاتے ہوئے رائی من نے پوچھا۔۔ اور خاموشی سے جوس کے گھونٹ بھرتے ایڈم کی آنکھوں میں پھر سے الجھن ابھری۔۔

اس نے رائی من کو حرف بہ حرف اس اجنبی لڑکے کی ملاقات اور اسکی بات بتائی ی۔۔

''آنٹ الزبتھ کے تو تم ایک ہی بیٹے ہو۔۔ مے بی تمہارے فادر کا بیٹا ہو۔۔'' فلور کشن پر بے ترتیبی سے سوئے رائی من نے تکہ لگایا۔۔

''نہیں میرے فادر کا میرے علاوہ کوئی ی بیٹا نہیں۔۔ ہاں میری ریپلیسمنٹ میں ایک بیٹا پالا ہوا ہے مگر وہ بھی میں نے دیکھا ہوا ہے۔۔

اس لڑکے کو میں نہیں جانتا۔۔۔'' ایڈم نے اسکے خیال کی نفی کرتے ہوئے کہا۔۔

''او۔کے کبھی ملے تو پوچھ لینا۔۔بٹ پلیز اب تم نانانانی سے مل لو وہ دونوں تو تمہارے لیے نیم پاگل ہو چکے ہیں۔۔اور بیلا کو ایکٹنگ کی آفرز آرہی ہیں۔۔یہ اسکا شوق ہے تم جانتے ہو ناں؟ مگر وہ تمہاری وجہ سے اتنی اپ سیٹ ہے کہ رسپانس ہی نہیں کر رہی۔۔صوفی کی فکر مت کرنا میں اس سے میٹنگ ارینج کروا دونگا۔۔''نیند میں جاتے رائی من نے بھاری ہوتی آواز میں کہا تو ایڈم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔وہ بے آرام سا بچوں کی طرح ٹیڑھا میڑھا سو رہا تھا اسے بے اختیار اس پر پیار آیا تھا۔۔

''رائی من۔۔''اس نے آہستگی سے پکارا۔۔

''ہوں۔۔۔؟''وہ آنکھیں نیم وا کر کے ایڈم کو دیکھنے لگا ایڈم مسکرایا۔۔

''آئی لو یو''ایڈم نے پیار سے کہا تو رائی من نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔

''میں بیڈ پر سو جاؤں ایڈم؟ مجھے یہاں نیند نہیں آتی۔۔''وہ جلدی سے اٹھ کر اس سے پوچھتا ہوا ڈرتے ڈرتے اس کے پاس پہنچا کیونکہ پہلے دن جب اپ سیٹ سا ایڈم اسکے روم میں آیا تھا تو رائی من کے ساتھ سونے کی کوشش پر اسے ٹانگ مار کر بیڈ سے گرا دیا تھا کہ اسکے قریب نا آئے۔۔وہ تب سے اب تک ہر رات کبھی کشن پر کبھی صوفے پر سو کر گزارتا تھا۔۔آج اسے خاموش دیکھ کر جمپ مار کر بیڈ پر چڑھا اور اس کے ساتھ لپٹ کر سو گیا۔۔

''آئی لو یو ٹو ایڈی۔۔۔''وہ نیند میں بڑبڑا رہا تھا ایڈم نے مسکرا کر آنکھیں بند کیں۔۔

وہ نیند میں گم ہو چکے تھے اور صبح صبح دروازے پر زوردار دستک پر دونوں اچھلے۔۔

اتنی صبح صبح کیا آفت آگ ئی ی تھی؟

دونوں نے پریشان ہو کر ایکدوسرے کو دیکھا۔۔

""رائی من اوپن دی ڈیم ڈور" بیلا چیخی تھی۔۔

عذبہ اپنا رشتہ ہو جانے اور شادی کی تیاری کا سن کر سب سے اچھا خاصہ لڑنے کے بعد اب زور و شور سے رو رہی تھی اور اس کو تسلی دیتی عجوہ خود بھی پریشان تھی کہ آخر چاچو لوگوں کو اتنی کیا جلدی ہے۔۔

"میری شادی پیا۔۔۔میری شادی کی جا رہی ہے۔۔یاد ہے ناں کیا کہا تھا آپ نے؟" روتی ہوئی عذبہ نے اسے یاد دلایا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا، دروازے پر عذبہ کو سمجھانے کے لیے آیا رماب بھی رک گیا۔۔

"کہ شوہر نامی مرد مرضی جتاتے ہیں۔۔ حکم کرتے ہیں۔۔گھر کے سب کام کرواتے ہیں۔۔اینیمی نہیں دیکھنے دیتے۔۔جواب دو تو مارتے ہیں جواب نا دو تب بھی مارتے ہیں اور۔۔" وہ انگلیوں پر گن گن کر عجوہ کہے ارشادات سنا رہی تھی۔۔ عجوہ بوکھلا گ ئی ی۔۔

"تو تم اسکے دماغ میں یہ خناس بھی بھرتی رہی ہو؟" رماب نے اندر آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو وہ ضبط کر گ ئی ی۔۔

''اچھا اگر وہ مجھے سچائی ی بتا چکی ہیں تو آپ چھپائی یں گے ؟ مجھے کیا پتا تھا بھائی ی ایسے ہوتے ہیں۔۔ جب تک آپ مجھے ڈانٹتے اور لڑتے رہے کبھی کسی نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اور اب آپکی مہربانی سے رشتہ بھی ہو گیا شادی بھی کی جا رہی ہے۔۔اس لیے اچھے بنے تھے آپ۔۔؟'' عذبہ نے اسے گھور کر سوال کیا اور پھر رونا شروع کیا۔۔ جیسے وہ رونا روک کر جواب دے لیتی اور بات پوری ہونے پر پھر وہیں سے رونا شروع کرتی رماب کو مسکرانے پر مجبور کر گ ئی ی۔۔۔

''ایسی بات نہیں ہے پاگل۔۔ تم ہو ہی اتنی کیوٹ اور سویٹ سی کہ ان لوگوں نے جب سے دیکھا ضد پکڑ لی ہے۔۔ مگر میں کوشش کر رہا ہوں نکاح ہو رخصتی نہیں۔۔'' رماب نے اسکے پاس بیٹھ کر آنسو صاف کیے۔۔

''تو انہوں نے صرف ''مجھے'' دیکھا ہے۔۔ میرے ''کام'' نہیں۔۔ مجھ سے کوئی ی کام سیدھا نہیں ہوتا۔۔اور انکے گھر کے لان میں تو اتنی مٹی بھی پڑی تھی آپکو پتا ہے ناں مٹی دیکھ لوں تو نہیں رہ سکتی اس سے کھیلتی ہوں تو اچھا لگتا ہے۔۔اس بات پر وہ لوگ مجھے آپ لوگوں کی طرح ڈانٹیں گے نہیں بلکہ ماریں گے'' عذبہ نے رو کر رماب کو منت بھرے لہجے میں کہا تو وہ لب کاٹ کر رہ گیا اسکا بس چلتا تو ابھی عذبہ کی شادی کا سوچتا بھی نا مگر کنزہ بیگم اپنی بات پر ایسی قائ م ہوئی یں کہ پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔

''عذبہ انکی اتنی جرأت نہیں ہو گی تم پر ہاتھ اٹھائیں اور وہ ایسے جاہل لوگ نہیں اچھے لوگ ہیں۔۔ تم یہ عجوہ پاگل کی کہی فضول باتیں دماغ سے نکال دو'' رماب نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے عجوہ کو گھورا۔۔

''یہ بار بار آپ مجھے عورتوں کی طرح طنزیہ نظروں سے مت دیکھیں رماب بھائی۔۔ پتا بھی ہے کیوں کہا تھا ایسا میں نے'' عجوہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو پھٹ پڑی۔۔

رماب نے سخت نظروں سے اسکا رویہ دیکھا جبکہ عذبہ اسکی بات پر گڑبڑا گئی۔۔

''یہ محترمہ بمشکل ایٹتھ لیول کے سٹارٹ میں تھی جب بھابھی کو اور رانیہ آپی لوگوں کو شادی کے بعد ن ئے ڈریسز پہننے پر۔۔ ہنی مون ٹرپ پر آؤٹنگ، شاپنگ اور ان کے لیے ہوئے گیٹ ٹوگیدرز دیکھ کر شادی کے لیے مچل رہی تھی۔۔ ناشادی کا مطلب پتا تھا نا اپنی ایج کا احساس تھا بس شادی کرنا تھی اسے تو مجھے یہ سب کہہ کر اسکا جوش ٹھنڈا کرنا پڑا تھا۔۔'' عجوہ نے اسکی حقیقت کھولی تو عذبہ شرمندگی سے منہ گھٹنوں میں چھپا کر رونے کا بہانہ کرتی یوں بن گئی جیسے کچھ سنا ہی نا ہو جبکہ رماب کچھ دیر تو شاکڈ سا عجوہ کی بات سنتا رہا پھر جب سمجھ آئی تو قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

''مطلب جس ایج میں سب اسے خرگوش کہتے تھے تب خرگوش کو گھر بسانا تھا؟ حد ہے حد عذبہ''

رماب ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا اسے شدت سے احساس ہونے لگا جانے کیوں اس نے اپنی ضد اور انا میں اتنا اچھا انجوائے فُل پیریڈ گنوا دیا تھا۔۔۔

عجوہ نے اسے جناتی قہقہے لگاتا دیکھا تو اپنی زبان دانتوں تلے دبا کر عذبہ کو دیکھا جو چہرہ چھپائے بیٹھی تھی۔۔

''رماب بھائی پلیز ابھی اسکی شادی روک لیں۔۔ یہ کچھ ماہ بعد بیس سال کی ہو جائے گی پھر سوچ لیجئی یے گا۔۔ اسکی پڑھائی کا تو سوچیں'' عجوہ نے اس سے التجا کرتے ہوئے اپنا غم بھول کر عذبہ کا کیس لڑنا چاہا۔۔۔

''یہی بات۔۔۔ اگر پڑھائی میں انٹرسٹ لیتی اور سیریس ہو کر پڑھ رہی ہوتی تو آج یوں رشتہ کرنے سے پہلے سب اسکی پڑھائی کا سوچتے۔۔ ہر وقت یہ کتاب کھلنے پر ہی سر درد اور آنکھوں کا رونا رونے لگتی ہے۔۔ کالج بھی ریگولر اٹینڈ نہیں کرتی۔۔ ہر کلاس کے بعد اسکا ڈرامہ ہوتا ہے آگے نہیں پڑھنا۔۔ نالائی ق ہے پوری۔۔ بس سارا دن ایمیزز دکھالو۔۔'' رماب نے اسے شرمندہ کیا تو وہ سب شرمندگی بھلائے اسے دیکھنے لگی۔۔

''رماب بھائی یہ سب شوق سے نہیں کرتی اچھا۔۔۔ میری بھی مجبوریاں ہیں۔۔ سر درد کا مسئلہ ہے آنکھوں کا حال بھی آپ جانتے ہیں۔۔ کم لائٹ میں نظر نہیں آتا اور تیز لائٹ سے پین ہوتی ہے۔۔ ورنہ میں آج ٹاپر سٹوڈنٹ ہوتی جیسے بچپن میں تھی۔۔'' اس نے ناک چڑھا کر کہا آجکل ویسے بھی رماب سے ناراض تھی جس کی وجہ سے یہ شادی والا عذاب سر پر نازل ہوا تھا۔۔

''بچپن چلا گیا عذبہ۔۔۔اب بڑی ہو گئی ہو بس یہ یاد رکھو۔۔''اس نے بے چارگی سے سمجھایا تو عذبہ نے پھر سے رونے کا سیشن کانٹینیو کیا عجوہ دکھتا سر پکڑ بیٹھی۔۔۔۔

اسکے دل کی حالت پہلے ہی بہت زخمی تھی اوپر سے ظالم لوگ عذبہ بھی چھین رہے تھے۔

''آج تک آپ لوگوں نے نہیں مانا تھا کہ میں بڑی ہو گئی ہوں۔۔بابا ہر وقت کہتے رہے پتا نہیں کب بڑی ہو گی۔۔اب ایکدم سے بڑی ہو گئی؟وہ بھی آپ کی وہ آئی ینہ بی بی کے اس نہایت بد تہذیب جھوٹے بھائی سے رشتہ کر دیا۔۔بہت بے ہودہ انسان لگا مجھے یقین مانیں۔۔ساری زندگی اسے بد دعائیں دونگی۔۔

اور آپ کو بھی بد دعا دیتی ہوں اللہ کرے آئی ینہ کے بال گر جائیں اور آپ اسے لوگوں سے چھپاتے پھریں۔۔اللہ کرے وہ اتنی موٹی ہو جائے کہ مشکل سے چل سکے۔۔''اسکی بد دعاؤں پر رماب محظوظ ہوتا قہقہے لگانے لگا عجہ جو دل ہی دل میں آمین کہہ رہی تھی حیرت سے اس لاپرواہ کو دیکھا۔۔

''اس سے میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔۔میں اور بیوی لے آؤنگا۔۔چائی نہ سے۔۔جس کے بال بھی اچھے ہونگے اور سمارٹ سی کیوٹ سی ہو گی''رماب نے شرارت سے کہا۔۔عجوہ کا دل چاہا یہ اچھے بالوں والی بیوی کے خواب دیکھنے پر بال کھینچ لے رماب کے جسے اس کے علاوہ دنیا کی ہر لڑکی اچھی لگتی تھی۔۔

''چائی نیز میں سے سمیل آتی ہے۔۔ایم ناٹ شیور سنی سنائی ی ہے کہ وہ لوگ نہاتے بھی بہت کم ہیں۔۔''عجوہ نے سنجیدگی سے رماب کی نالج میں اضافہ کیا تو وہ مسکرایا۔۔

''بھائی ی انکی لنگویج سن کر میری زبان پر بل پڑتے ہیں۔۔انکی ''آجاؤ چلے جاؤ''سب پہ لالا ہوتی ہے۔۔کورئی ین لے آنا۔۔مجھے کوریا کے لوگ بہت پسند ہیں۔۔انکی لینگویج بھی اچھی ہے۔۔اور وہاں کا ایک بینڈ ہے دنیا کا سب سے بیسٹ اور مشہور بینڈ ہے۔۔جسکا نام بی۔ٹی۔ایس ہے''عذبہ اپنی پسند کا ٹاپک کھلنے پر گالوں پر بہتے آنسو رگڑ کر صاف کرتے ہوئے دلچسپی سے بولی۔۔

ناک پر پھسلتا چشمہ بھی ٹھیک کرنا بھول گ ئی ی۔۔عجوہ نے بے زاری سے اسے دیکھا کوریا نامہ اور بی۔ٹی۔ایس نامہ سن سن کر وہ تو تھک چکی تھی۔۔رماب نے عذبہ کا جوش دیکھا جسے اپنی شادی بھی بھول گ ئی ی۔۔

''مجھے بی۔ٹی۔ایس کے بڑے بڑے اوپا(بھائی ی) سے لیکر میکن ئی ے(چھوٹے)تک ساتوں اتنے پسند ہیں انکی آواز انکی نیچر اور انکی پرسنالٹی لاجواب اور پرفیکٹ ہے۔۔وہ تائی ی ہیونگ۔۔جیمین۔۔اور جنگ کوک کی شرارتیں۔۔یونگی کی سنجیدگی۔۔جِن کا بچوں جیسا رویہ۔۔ہوسیوک کا ک ئی رنگ اور سویٹ انداز اور دنیا کے بیسٹ لیڈر نامجون۔۔۔''عذبہ کی ہر بات اور ہر لفظ رماب کے سر کے اوپر سے گزر رہا تھا وہ ہونق سا اسے سن رہا تھا۔۔

''عذبہ خدا کے لیے۔۔ان جاپانی اور کورئی ین لوگوں اور الم غلم لفظوں سے پرہیز کیا کرو۔۔قسم سے اس دنیا کی نہیں لگتی ہو۔۔۔''رماب نے بے ساختہ پریشانی سے ٹوکا۔۔۔

اگراس نے سسرال کے سامنے بھی ایسی باتیں کیں تو وہ لوگ کیا سوچیں گے۔۔رماب کو تو ابھی سے فکر ستانے لگی۔۔

''دنیا یہاں سے وہاں ہو جائے گی مگر عذبہ ناجا پانیز اینائی م چھوڑ سکتی ہے ناہی کورئی ین بی۔ٹی۔ایس۔۔ اسکی فیورٹ لینگویجز میں عربی کے بعد یہی دو ہیں۔اردو بھی بعد میں آتی ہے اسلیے یہ کوشش ہی فضول ہے۔۔''عجوہ نے اسکی ناکام کوششوں پر بتایا اور اٹھی۔۔

''میں اب چلتی ہوں۔۔''اس نے ایک نظر عذبہ کو فکر سے دیکھتے رماب کا چہرہ دیکھا اور وہاں سے چلی گ ئی ی۔۔۔

عذبہ اب جب تک بول بول کر گلا خشک نہیں کرے گی تب تک رماب کو نہیں جانے دے گی۔۔جب حلق خشک ہو گا تو پانی پینے کی بریک پر اگلا بندہ ہل سکتا ہے۔۔۔

''دارام پلیز بیٹا۔۔۔مجھے یہ خوشی دیکھنے دو۔۔رماب کے ساتھ تمہاری بھی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔عجوہ کی خالہ ان لوگوں لو فورس کر رہی ہیں کہ عذبہ کا رشتہ اسے دیں۔۔میری مجبوری سمجھو۔۔عجوہ جیسی اچھی لڑکی گنوا دی تو جانے پھر کیسی لڑکی آئے اس گھر میں۔۔اور نہیں تو نکاح ہی کر لو۔۔''شائی نہ بیگم اچھی خاصی روہانسی ہو گ ئی ی تھیں۔۔عجوہ کا رشتہ ہاتھ سے جاتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات انہیں کسی صورت منظور نا تھی۔۔وہ یا رماب کی بیوی بنتی، نہیں تو دارام کے لیے لینا چاہتی تھیں۔۔

دارام نے بے چارگی سے لب کاٹتے ہوئے انکی التجا دیکھی۔۔وہ بتانا چاہتا تھا وہ پابند ہے کسی زات کا۔۔وہ کسی اور سے شادی نہیں کر سکتا،اگر وہ آزاد ہوتا تو شاید اب تک وہ اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ چکا ہوتا

''ایم سوری ماما میں بس ابھی فی الحال۔۔ایکچوئیلی مجھے عجوہ سے ایشو نہیں ہے۔۔وہ بہت پرفیکٹ لڑکی ہے۔۔اور میں نہیں چاہتا جلد بازی کر کے اسے ہرٹ کر دیں۔۔''دارام نے ماتھا مسلا۔۔الفاظ ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے وضاحت کیسے دیتا۔۔

''نہیں۔۔میں مان ہی نہیں سکتی کہ ''تم''کسی کو ہرٹ کرو گے۔۔تم کنفیوز کیوں ہو بیٹا۔۔مجھ سے شئیر کرو۔۔ہو سکتا ہے میں تمہاری کنفوژن دور کر سکوں۔۔''شائستہ بیگم نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر اسکا الجھا ہوا چہرہ دیکھا۔۔وہ لب بھینچ کر سر جھکا گیا۔۔

کیا اسے بتا دینا چاہئیے؟یا پھر انتظار کرنا چاہئیے۔۔؟وہ سوچ میں ڈوب گیا۔۔

''کیا باتیں ہو رہی ہیں؟''ثانیہ نے آکر دارام کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

''کچھ نہیں۔۔تم بتاؤ کالج کیسا جا رہا ہے؟''دارام نے چہرے پر پھیلے تاثرات چھپا لیے اور مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

شائستہ بیگم دارام کے اسطرح بات بدلنے پر خود بھی خاموشی اختیار کر گئیں۔مگر دل کو دارام کا الجھا رویہ پریشان کر رہا تھا۔۔

''ہمارے کالج میں نیو کمرز کے لیے ویلکم پارٹی ہے بھائی ی اور مجھے سب سے اچھی اور اعلیٰ میکسی لینی ہے وہ بھی آپ کے ساتھ جا کر۔۔اس بار کریڈٹ کارڈ نہیں چلے گا۔۔''ثانی کی فرمائ ش پر وہ دماغ میں اپنا بزنس شیڈول دہرانے لگا۔۔ان دنوں اسکے پاس بالکل وقت نہیں تھا مگر ثانی بھی اس بار اپنی بات پر قائ م نظر آرہی تھی۔۔

''او۔کے۔۔کب تک ہے پارٹی۔۔مجھے پھر ٹائ م مینج کرنا ہو گا''دارام نے آہستگی سے کہا۔۔

''ابھی تو ہاف منتھ ہے۔۔آپ ایزیلی جب بھی ٹائ م نکال سکیں۔۔''ثانی کا چہرہ دارام کی ہاں پر خوشی اور جوش سے سرخ ہو رہا تھا۔۔شائ نہ بیگم مسکرائ یں۔۔

مگر انکی مسکراہٹ اندر آتی ہانیہ کو دیکھ کر سمٹ گ ئ ی جو ابھی باہر سے آرہی تھی۔۔

''یہ کونسا وقت ہے گھر آنے کا؟''اسکا فیشن کے نام پر بے ہودہ لباس اور پارٹی میک اپ دیکھ کر وہ سرد لہجے میں بولیں۔۔

دارام اور ثانی بھی چونکے۔۔

''ایک فرینڈ کی انگیجمنٹ پارٹی تھی۔۔میں اور لائ لہ ساتھ تھے۔۔اور ابھی تو میں جلدی آئ ی ہوں ورنہ رات کے ایک بجے تک کا پروگریم تھا اس کا۔۔۔''بالوں کو انگلیوں سے سنوارتے ہوئے اس نے لاپروائ ی سے جواب دیا تو شائ نہ بیگم کے دماغ کی رگیں تن گ ئ یں۔۔

''لائی لہ ہماری رسپانسبلٹی نہیں ہے۔۔ مگر تم اسکو فالو کرنے کے چکر میں اپنے گھر کے طور طریقے بھول رہی ہو۔۔'' ماں کے غصیلے جملے پر اس نے بے زار صورت بنائی ی۔۔

''فالو؟ میں کسی کو کیوں فالو کرو نگی۔۔ اور لائی لہ چاہے جتنا خود کو گریٹ سمجھے میرا بھائی ی اسکے باپ سے زیادہ رِچ ہے بائی دی وے'' ہانیہ نے مغرور لہجے میں کہتے ہوئے خاموش نظروں سے دیکھتے دارام کو دیکھا۔۔

''تمہارا بھائی ی اسکے باپ سے زیادہ رسپیکٹ فُل بھی ہے ہانیہ'' دارام کے سنجیدہ جملے میں آج نرمی کی جگہ سختی تھی۔۔ ہانیہ گڑبڑا کر سر ہلانے لگی۔۔

''ہاں وہ۔۔ ایم سوری بھائی ی آئی ندہ نہیں ہو گا ایسا۔۔'' ہانیہ نے دارام کا غصہ مزید بڑھنے سے پہلے معذرت کی ورنہ وہ اتنا سرد مزاج ہو جاتا تھا کہ ک ئی ی دن لگ جاتے منانے میں۔۔

کب سے خاموش بیٹھی ثانی کو بھی دارام کے غصہ سے خوف محسوس ہوا۔۔۔

''ماما بھائی ی۔۔ میں تو بس یہ کہنے آئی ی تھی کہ۔۔ لائی لہ کا پرپوزل آیا ہے۔۔ اور وہ وہاں نہیں کرنا چاہتی۔ پلیز آپ لوگ جلد اسکے گھر جائی یں اب تو ہماری ڈگری کمپلیٹ ہو گ ئی ی۔۔'' ہانیہ نے التجائی یہ نظروں سے ماں کو دیکھا جو لائی لہ کے نام پر بے زار ہو گ ئی یں۔۔

''نیور مائی نڈ ہانی۔۔ مجھے وہ اچھی نہیں لگی'' ثانی نے سب سے پہلے تبصرہ کیا۔۔۔

''شٹ اپ۔۔ تم سے کس نے پوچھا۔۔ ماما پلیز مان جائیں لائلہ بہت پسند کرتی ہے بھائی کو۔۔ اور بھائی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔'' ہانی نے ماں کو مناتے ہوئے دارام کا نام لیا تو شائستہ بیگم نے شاکڈ نظروں سے دارام کو دیکھا تو کیا اس لیے وہ عجوہ سے شادی نہیں کر رہا۔۔۔۔؟

''ہانیہ اور ماما۔۔ ایم سو سوری مگر میں عجوہ لائلہ یا کسی بھی فیملی، آؤٹ آف فیملی لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔'' دارام نے آخر فیصلہ کر ہی لیا تھا وہ سچ بولنے کا جو وہ اب تک چھپائے ہوئے تھا۔۔

''کیا مطلب؟ کیوں؟'' وہ سب ٹھٹک کر اسکا چہرہ دیکھنے لگے جو جانے کیوں سرخ ہوا جا رہا تھا۔۔ دارام نے گہری سانس بھری۔۔۔

''کیونکہ میں۔۔۔ ایکچوئلی۔۔۔ پلیز آپ لوگ مجھے غلط مت سمجھئیے گا۔۔ میں جانتا ہوں میری بات ہرٹ کرے گی مگر۔۔۔'' دارام نے انکے بات سے پہلے ہی فق چہرے دیکھے تو بے ترتیب وضاحتیں دینے لگا۔۔ وہ جانتا تھا وہ اپنے گھر کا واحد سہارا ہے۔۔ ان کی امیدوں کا واحد مرکز۔۔ وہ تینوں اس پر بری طرح ڈیپینڈنٹ تھیں۔۔ اور اسکی بات انہیں توڑ دے گی۔۔۔

''ایم میریڈ۔۔۔'' اس نے ہمت کر کے دو لفظ کہے اور انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ کب شادی کی اس نے؟ اور کس سے؟

دارام سر جھکائے لب بھینچے بیٹھا تھا۔۔۔

''دارام نہیں کہہ دو یہ مذاق ہے۔۔تم نے کب کیا ایسا۔۔؟ مجھے بتا تو دیتے۔۔۔کون لڑکی ہے وہ؟ میں سب لوگوں کو کیا جواب دونگی'' شائستہ بیگم شدت سے رونے لگیں۔۔۔

اور ہانیہ کو اپنی فکر ستانے لگی۔۔لائبہ نے کہا تھا اس کے گھر والے سفیر اور اسکا رشتہ کرنا چاہتے ہیں مگر سفیر ہانی کو پسند بھی کرتا ہے اور فیملی کے اگینسٹ بھی نہیں جا سکتا۔۔اگر ہانیہ کو سفیر چاہئے تو وہ لائبہ کی شادی اپنے بھائی سے کروا دے۔۔۔

اور یہاں بھائی خود یہ کام سرانجام دئیے بیٹھا تھا اور انہیں آج اطلاع دے رہا تھا۔۔۔

''جی آپ لوگ کون ہیں؟ پہچانا نہیں میں نے'' انجان عورتوں کے منہ سے رشتہ مانگنے کی بات پر الجھ کر ماں نے سوال کیا تو وہ جھجھک کر آگے ہوئی۔۔

''یہ۔۔۔یہ وقار کے گھر والے ہیں۔۔'' اس نے سر جھکا کر تعارف کروایا اور ماں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

''تم نے انہیں بتایا نہیں تمہاری شادی طے ہو چکی ہے'' انہوں نے ضبط سے بیٹی کو گھورا۔

وہ دو عورتیں جو ماں بیٹی کی گفتگو اور ان کے ایکسپریشنز کو غور سے دیکھ رہی تھیں شادی کی بات پر چونکیں۔۔۔

''تو تم نے ہمارے بیٹے کو کیوں کہا رشتہ بھیجے۔۔؟ وہ وہاں پاگل ہوا جا رہا ہے اور تم ہمارا تماشہ بنا رہی ہو''
ایک عورت نے لحاظ رکھے بنا چیخ کر جواب دیا۔۔

''م۔۔میں نے نہیں آنٹی۔۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ رشتہ۔۔۔'' وہ بوکھلا گ ئی ی۔۔۔اس نے تو بس انہیں پہچان کر اپنی ماں کو تعارف دیا تھا۔۔اسکی تو وقار سے بات ہی نہیں ہوئی ی تھی۔۔ماں نے طنز سے اسے دیکھا۔۔

''دیکھ ئی یے بہن۔۔بچے ایکدوسرے کے ساتھ راضی ہیں۔۔آپ بیٹی کا زبردستی رشتہ طے کرنے کی بجائے ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔۔ بھلا اولاد کی خوشی سے بڑھ کر بھی کچھ ہوتا ہے'' دوسری عورت سمجھدار تھی نرمی سے بولیں۔۔اس نے ماں کو التجائی یہ نظروں سے دیکھا مگر وہ نظریں پھیر گ ئی یں۔۔۔

''ہمارے ہاں خاندان سے باہر رشتہ نہیں کیا جاتا'' اماں کے صفاچٹ جواب پر اسکا دل ڈوبا اور آنکھیں بھیگ گ ئی یں۔۔

''میں نے بھی ہمیشہ سوچا تھا بھانجی لاؤ نگی۔۔خاندانی بہو ہو تو مستقبل کا سکون ہوتا ہے۔۔میں پھر بھی بیٹے کی خوشی کے لیے آئی ی ہوں'' وقار کی ماں نے جتایا کہ وہ مری نہیں جا رہیں انکی بیٹی کو اپنانے کے لیے۔۔اماں اس بار چپ رہیں۔۔

''میرے شوہر نے فیصلہ کر لیا۔۔اب تو تاریخ بھی طے ہے، معذرت۔۔۔''اماں نے اپنی مجبوری بتائی ی تو وہ لوگ چادریں جھاڑ کر اٹھے اور چلے گ ئی ے۔۔وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔

''آپ لوگ مجھے جہنم میں دھکیلنا چاہتے ہیں''اس نے بھرائی ی آواز سے کہا۔۔امس اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھنے لگیں۔۔

''اگر یہ شادی نارو کی گ ئی ی تو میں بھاگ جاؤ نگی گھر سے۔۔۔''اس نے پوری قوت سے چیخ کر کہا تو اماں کے دروازے پر ہی قدم جم گ ئی ے۔۔اسی وقت گھر آئے ابا جی بھی اسکی بات پر ساکت رہ گ ئی ے۔۔۔

"roiman i said open the door damn it.."

بیلا پر جانے کیا جنون سوار تھا کہ دھڑ دھڑ دروازہ بجاتے در و دیوار ہلا دئی یے۔۔

ایڈم اور رائی من کا دل انہونی کے احساس سے دھڑک اٹھا۔۔رائی من نے اٹھ کر جلدی سے دروازہ کا لاک کھولا اور دروازہ تھوڑا سا کھول کر باہر جھانکا تا کہ وہ کمرے میں موجود ایڈم کو نا دیکھ سکے۔۔۔

"what the hell bella.. why you...

رائی من کا جملہ ابھی درمیان میں تھا جب بیلا نے پورا زور لگا کر دروازہ کھولا رائی من لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تو تیر کی طرح بیلا اندر آئی ی۔۔

"You dare to cheat me basterd.."

بیلا نے اسے پوری قوت سے منہ پر مکا مارا وہ بیچارا چیخ کر زمین پر بیٹھا۔۔

کب سے یہ سب دیکھتا ایڈم آگے ہوا۔۔۔

"Are you mad bella.. why would you do that to him damnil...

ایڈم نے رائی من کے ناک سے نکلتا خون دیکھا تو اسے سنبھالتے ہوئے غصے سے بیلا کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے ایڈم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"yes i am mad bcoz you treated us like fool and that shit helped you.. and we were deathly waiting for you۔۔

(ہاں میں پاگل ہوں کیونکہ تم نے ہمارے ساتھ پاگلوں والا رویہ رکھا اور اس *گالی نے تمہاری مدد کی۔ اور ہم مرنے والوں کیطرح تمہارے آنے کا انتظار کرتے رہے) بیلا غصے کی شدت سے چلائی ی۔۔

دروازے پر اسکے شور سے روزی ویلٹ اور مسٹر پار کر ویلٹ،(بیلا رائی من کا باپ) بھی آئے ہوئے تھے اور ایڈم کو سہی سلامت رائی من کے کمرے میں دیکھ کر شاکڈ ہو چکے تھے۔۔

Adam.. Oh adam you are alive...

روزی اسے دیکھ کر رو پڑی اور تیزی سے اسکے پاس پہنچ کر اسے سینے میں بھینچا۔۔

ایڈم شرمندہ ہو گیا ان سب کا کیا قصور تھا کہ اس نے انہیں یوں تڑپایا۔۔وہ بھی تو الزبتھ کے غم میں مبتلا تھے اور ایڈم نے انہیں دوہرے غم سے دوچار کیا۔۔۔

"He was here momy.. wimme from the first day.. he was just damn upset.."

)یہ یہیں تھا ممی۔۔۔پہلے دن سے ہی میرے ساتھ تھا۔۔یہ بس بہت اپ سیٹ تھا۔۔(

رائی من نے خون خون ہوئے ناک پر ہاتھ رکھ کر کاٹ دار نظر سے بیلا کو گھورتے ہوئے روزی کو ساری بات بتائی ی۔۔بیلا کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں ایڈم کو دیکھ کر۔۔

وہ جب اپ سیٹ تھا اس رات ایک فٹ پاتھ پر لاوارثوں کی طرح بیٹھا ہوا رائی من کو ملا تھا۔وہ کسی سے نا بات کرنا چاہتا تھا نا ہی ملنا چاہتا تھا۔۔وہ دنیا کی نظروں سے غائب ہونا چاہتا تھا۔۔رائی من نے بڑی مشکلوں سے اسے اپنے ساتھ چلنے پر راضی کیا تھا۔۔

صرف اس وعدے پر کہ وہ بھی خود کو بے خبر ظاہر کرے گا اور جب تک ایڈم خود کو نا سنبھال لے وہ کسی سے ملنے بولنے کے لیے فورس نہیں کرے گا۔۔

رائی من کو سب منظور تھا بس ایڈم محفوظ چاہئی یے تھا۔۔اور پھر وہ رائی من کے گھر آ گیا۔شروع میں تو سارا دن کمرے میں بند رہتا۔

وہ لوگ ایکدوسرے کی پرائی یویسی میں گھستے نہیں تھے کہ کوئی ی اسے دیکھتا۔۔

پولیس نے ہر جگہ چھانی تھی مگران کے اپنے گھر نہیں کہ اسے ڈھونڈ پاتے۔۔
رائی من نے وعدے کے مطابق نانانانی اور ماں بہن کی بری حالت کے باوجود زبان نہیں کھولی تھی مگر اب اچانک بیلا کو جانے کیسے پتا چل گیا تھا۔۔۔

"Adam i realy missed you.. i was almost dead.. you're too cruel..."

بیلا سسکتے ہوئے اسکے گلے لگی ایڈم نے خفت سے اسکا سر تھپتھپایا۔۔

"I apologize for what i had done.. sorry aunt rozie sorry bella..."

(میں نے جو تم لوگوں کے ساتھ کیا اس کے لیے معافی مانگتا ہوں۔۔ سوری آنٹی روزی۔۔ سوری بیلا۔۔)ایڈم نے ندامت سے کہا۔۔
روزی نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اسکا گال تھپتھپایا۔۔ایڈم نے شرمندگی سے پار کر انکل کو دیکھا تو وہ مسکرا کر اسے ریلیکس ہونے کا اشارہ کرنے لگے۔۔۔

"Bella do you want to hug him for the whole life..like seriously...

''بیلا کیا تم ساری زندگی اسے یوں گلے لگائے رکھنا چاہتی ہو۔۔۔سچ میں ؟''رائی من نے ناک چڑھا کر بیلا کو ایڈم کے پاس جم کر کھڑی بیلا کو چڑ کر کہا۔۔۔

"shut up.. so what if i do...

(خاموش ہو جاؤ۔۔تو کیا اگر میں ایسے رہوں)بیلا نے ایڈم سے الگ ہوتے ہوئے رائی من کو گھورا۔۔

روزی ماں باپ کو کال ملا رہی تھی۔۔

انکی انتظار کرتی بوڑھی آنکھیں اب تھکنے لگی تھیں۔۔انہیں اس خوشخبری کا شدت سے انتظار تھا اور ایڈم لوٹ آیا تھا۔۔۔

"Cut the crap guys.. lets just welcome adam.. dont fight...

(فضول باتیں بند کرو۔۔بس ایڈم کو ویلکم کرتے ہیں۔۔لڑائی بند کرو۔۔)اپنے بچوں کو پھر سے دشمنوں کی طرح لڑتا دیکھ کر پارک نے ٹوکا۔۔۔

"BTW bel.. how did you know that..

(بہر حال بیل۔۔تمہیں یہ(کہ ایڈم یہاں ہے)کیسے پتا چلا۔۔)رائی من سیز فائر کرتے بیلا سے پوچھا ایڈم نے بھی بیلا کو دیکھا۔۔

"my frind next door saw him last night.. she told me at the moment but i was sleeping so i saw her text early morning and i knew its your doing..."

(اگلے گھر میں رہنے والی میری دوست نے ایڈم کو رات دیکھا اس نے مجھے اسی وقت بتایا مگر میں سو رہی تھی تو صبح صبح اسکا میسج دیکھا اور میں جانتی تھی یہ تمہارا کام ہے) بیلا نے اسکا ایڈم کو چھپانے والی حرکت پر ابھی تک خون کھول رہا تھا۔۔

ایڈم ایکسکیوز کر کے باتھ لینے چلا گیا۔۔اور جب تک وہ فریش ہو کر باہر آیا

مسٹر سٹیفن اور مسز متھلڈا بھی آ چکے تھے۔۔اسے دیکھ کر رونے لگے۔۔

"After long time.. after three months"

انکی بے تابی پر ایڈم کو گزرے تین ماہ یاد آئے تو انکے گلے لگتا وہ بری طرح اپنی بے حسی پر حیران ہوا۔۔

الزبتھ اسے کائی نڈ اور ک ئی یر نگ کہتی تھی اور وہ کیا نکلا؟

الزبتھ کے جاتے ہی اسکی فیملی کو ازیت دی اور ستایا۔۔وہ بہت برا تھا۔۔۔

وہ خود بھی اپنے آپ کو نرم سمجھتا رہا اب لگا وہ کبھی نرم مزاج تھا ہی نہیں۔۔

سب پرانے ایڈم کی واپسی پر خوش تھے۔۔

اس نے تین ماہ لیے سنبھلنے میں مگر وہ آیا تو بالکل ویسا ہی تھا جیسا الزبتھ کا ایڈم تھا نرم مزاج، سب کا خیال رکھنے والا اور لحاظ، مروت والا۔۔ بس وہ اندر سے بدل چکا تھا اب اسکا بوجھل دل، ہلکا ہو گیا تھا۔۔

رماب ہوٹل میں اپنے پرانے دو دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا سامنے ٹیبل پر شادی کے کارڈ پڑے تھے۔۔ وہ انہیں انوائی ٹ کرنے آیا تھا۔۔

''واہ بھئی ڈاکٹر صاحب اس لیے آج دوست یاد آئے۔۔ بہت اچھا سرپرائی زہے یار۔۔ اتنا وقت غائب رہے اور آج شادی ک انویٹیشن کے ساتھ ملے واہ۔۔'' رماب دوستوں کے جملے مسکراہٹ کے ساتھ سن رہا تھا۔۔

''ویسے کون ہے بھابھی اور کیسے ہوا یہ محبت کا معجزہ؟'' ان کی نظروں میں دلچسپی اور سسپنس دیکھ کر رماب نے گہرا سانس بھرا۔۔

''ٹوبی ویری اونیسٹ۔۔ محبت وغیرہ کا کوئی سین نہیں ہے۔۔ ایک پیشنٹ کی بیٹی ہے اور مجھے اچھی لگی۔۔ سمپل سا بندہ ہوں ڈائی ریکٹ شادی کر رہا ہوں۔۔'' رماب نے کندھے اچکا کر بتایا تو دوست بے یقین ہوئے۔۔

''ہمیں یقین نہیں بھئی۔۔ سٹوڈنٹ لائف میں تو تم اچھے خاصے چوزی اور ٹف ٹائم دینے والے تھے۔۔ کچھ ایک دو لڑکیوں سے فلرٹ کرنے کے لیے بھی تم نے کافی سوچ بچار سے کام لیا تھا۔۔ اور

شادی جیسا زندگی بھر کا فیصلہ یونہی کر لیا۔۔؟''ایک دوست نے نفی میں سر ہلاتے پر زور انکار کیا اسکی بات سے۔۔

''مزاق کر رہا ہے بھائی ی۔۔یا پھر چھپا رہا ہے۔۔لگتا ہے لڑکی نے اچھا خاصہ زلیل کروایا ہے اس لیے بتا نہیں رہا۔۔''دوسرے دوست نے کہا اور دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔رماب بھی ہنس پڑا انکی خوش فہمیوں پر۔۔۔

''چھوڑو تم لوگ نہیں یقین کرنا چاہتے تو۔۔

مشکل زندگی گزارنے والے کبھی کبھی بڑے فیصلے آسانی سے لے لیا کرتے ہیں۔۔۔''رماب نے مسکرا کر کہا اور ارد گرد دیکھنے لگا۔۔

وہ انہیں نہیں سمجھا سکتا تھا بس ایک ضد نے یہ فیصلہ کروایا ہے۔۔انا پرست ہے وہ اس لیے زندگی کے اہم فیصلہ پر بھی غور نہیں کیا۔۔نا دل کی سنی نا دماغ سے سوچا۔۔

اگر بتا دیتا تب بھی یقین نا کرتے کہ رماب تو ہمیشہ اپنی سننے والا تھا اس نے تو کبھی پروفیسرز کی بھی نصیحتوں کو نہیں سنا تھا ایک عام سی عورت جو اسکی ماں کے رتبے پر فائز تھی اس کی ضد میں اتنا بڑا فیصلہ کر بیٹھا؟

''خیر سناؤ تم لوگ کب ولیمہ کھلا رہے ہو؟''رماب نے سر جھٹک کر سوچوں سے نجات حاصل کی اور انکی توجہ دوسری جانب کی۔۔

''یار میری چھوڑ۔۔ آجکل ہمارا یہ مجنوں بہت اداس ہے۔۔ بچی سے اچھی خاصی سیٹنگ چل رہی تھی پر وہ غائب ہو گئی۔۔'' ایک دوست نے لوفروں جیسے انداز میں آنکھ مار کر بتاتے ہوئے دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔۔

رماب کو ناگواری محسوس ہوئی ان کے لب و لہجے پر مگر ضبط کر گیا۔۔

''تم لوگ بھی سیریس ہو جاؤ یار۔۔ اور ایسی لینگویج یوز کرو گے لڑکیوں کے لیے تو چھوڑیں گی ہی۔۔ لڑکی کو حبت سے پہلے عزت دینا سیکھو۔۔'' رماب نے انہیں دوست ہونے کے ناطے سمجھایا۔۔ وہ فلرٹ کر لیتا تھا مگر حد میں رہتا تھا اور الفاظ کا استعمال بھی سوچ کر کرتا تھا۔۔ مگر یہ بھی سچ کہ لڑکی خود اپنی عزت بناتی بھی ہے بگاڑتی بھی ہے۔۔ ایسے انداز سے بات کرنے والوں کو اگر کوئی لڑکی لفٹ نا کروائے تو وہ بھی احترام دینا سیکھ جائیں۔۔

''یار اب کیا غلط کہہ دیا وہ بھی ایسی عزت دار نہیں تھی۔۔ اب دیکھ اپنے یار کو اچھا خاصہ سیریس کر کے اب بنا کچھ بتائے غائب ہو گئی۔۔'' وہ منہ بنا کر بولا۔۔

''چھوڑو یار وہ بری لڑکی نہیں تھی۔۔ بہت اچھی اور شریف تھی میں نے ہی دوستی کا ہاتھ بڑھایا وہ تو بات تک نہیں کرتی تھی پھر محبت میں پہل بھی میری طرف سے ہوئی اس نے تو بس خاموشی سے میری محبت کو وقت دیا۔۔ اب جانے کہاں غائب ہو گئی۔۔ ہو سکتا ہے مجبوری ہو۔۔ مجھے یقین ہے

اسے بھی مجھ سے محبت تھی۔۔" دوسرے لڑکے نے اسکی سائیڈ لیتے ہوئے پر یقین لہجے میں بتایا۔۔

اسکی امید بھری باتوں پر رماب نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔

"تمہیں اچھی لگی تھی تو ایڈریس پوچھ کر رشتہ بھیجنا تھا ناں۔۔اب یوں اداس مت ہو۔۔" رماب نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔

وہ موبائل پر ہاتھ چلاتے اسکی پکچرز نکالیں اور رماب کے سامنے سیل کیا۔۔

"یہ دیکھو۔۔اگر تم جانتے ہو یا کبھی نظر آئے تو مجھے بتانا۔۔" اس نے سکرین سامنے کی تو سرسری نظر ڈالتے رماب کی آنکھیں سکرین پر ہی ساکت ہو گئیں۔۔

وہ بے یقینی سے سٹالر میں لپٹا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔کہ دوسرا دوست قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

"لگتا ہے تیری بھی نیت خراب ہو گئی۔۔خیر لڑکی ہے ہی اتنی حسین۔۔" اسکی بات پر رماب کی کنپٹی سلگنے لگی۔۔جبکہ تصویر دکھانے والا دوست اس سے لڑ رہا تھا کہ وہ ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے۔۔

رماب کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔اور دوست کے الفاظ دماغ میں چبھ رہے تھے۔۔

"بچی۔۔۔سیٹنگ۔۔لڑکی ہے ہی اتنی حسین" وہ ہر ایک کو تصاویر دکھا رہا تھا اور جانے ہر دیکھنے والا کیا کیا سوچتا ہو گا کیسی نظر سے دیکھتا ہو گا۔۔۔۔

اس کے لیے وہاں بیٹھنا محال ہو گیا اور آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگیں۔۔

وہ دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔ماں باپ بالکل خاموش تھے۔۔خاندان ان سے تعلق ختم کر چکا تھا۔۔بھابھی بھی اپنے گھر جا چکی تھی۔۔بھائی اپنے دو بچوں اور بیوی کے بغیر مرجھایا ہوا بیٹھا تھا۔۔مگر اسکا نکاح اسکی مرضی سے ہو رہا تھا۔۔وقار کے ساتھ۔۔۔

پورے گھر کو جامد چپ کا تحفہ اور تنہائی دے کر وہ خوش تھی۔۔

اسکے بھاگ جانے والی دھمکی پر باپ بھائی خوفزدہ ہو گئے تھے۔۔کہا جاتا ہے جب بیٹی باپ بھائی کا لحاظ بھلائے زبان کھولنے لگے تو باپ بھائی کی زبان پر تالا لگ جاتا ہے۔۔

وہ بھی ڈر گئے تھے۔۔اگر وہ بھاگ جاتی تو زمانے میں وہ بھی بدنام ہوتی باپ بھائی بھی۔۔وہ اسکی عزت کے لیے اور اپنے لیے چپ ہو گئے۔۔اس نے انکی آنکھوں میں ویرانی اور خاموشی محسوس کر کے بھی اپنا فیصلہ نہیں بدلا۔۔۔

انہوں نے اسکی عزت کا پاس رکھ لیا پر اس نے انکی زبان کا پاس نہیں رکھا۔۔۔

نکاح پڑھا جا چکا تھا وہ مطمئین ہو گئی۔۔۔

بھائی نے سرد نظروں سے اس بے حس بہن کا چہرہ دیکھا اور نکاح کے فوراً بعد بنا کوئی دعا دیے اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔

باپ نے بھی رسم نبھاتے سر پر ہاتھ رکھ دیا لمس میں نامحبت تھی ناگرمجوشی۔۔۔

ماں نے گلے لگایا اور دعا بھی دے دی اب دل سے دی یا نہیں وہ نہیں جان پائی۔۔۔

وہ بس خوش تھی اس نے ''جاہل'' انسان سے اپنی جان چھڑوالی۔۔

رخصتی ہو گ ئی ی اور وہ اپنے گھر سے پورے رسم ورواج کے ساتھ باعزت طریقے سے رخصت ہو گ ئی ی اور گھر والوں کی مہربانی سے اس پر بھاگ جانے والی لڑکی کا لیبل نہیں لگا۔۔ وہ باعزت رہی۔۔۔۔

اور اسے جھٹکا تب لگا جب شادی کے پہلے ہفتے ساس نے سجنے سنورنے پر بد چلن لڑکی کا طعنہ دیا اور اسکا وجود برف کا ہو گیا۔۔

اس نے گھر کا ہر کام سر جھکائے کیا گالیاں، الزام اور کوسنے خاموشی سے سنے۔۔

وہ پڑھی لکھی لڑکی کسی ملازمہ لڑکی کی طرح اپنے بھرے پرے سسرال کی خدمت کرتی رہی بنا کوئی ی لفظ کہے جیسے بے زبان جانور ہو۔۔ ساس تین چھٹی زبان دراز اور بد لحاظ نندیں۔۔ چار غصیلے دیور، بے زار سی دیورانیاں اور بد تہذیب بچوں کا ڈھیر۔۔۔

یہ اسکا وہ سسرال تھا جو اس نے خود چنا تھا۔ اپنے باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے تایا اور ماں جیسی شفیق تائی ی۔۔ بہنوں کی طرح محبت کرنے والی چچازاد اور بہن جیسا مان دینے والے چچازاد بھائی ی۔۔ ان سب کو اس نے ریجیکٹ کیا تھا صرف اپنے بنا سوچے سمجھے بولنے والے منگیتر کزن کی وجہ سے۔۔۔

بس اسے ایک ہی زعم تھا وقار پڑھا لکھا اور نرم زبان تھا چاہے پورا سسرال جاہل تھا۔۔۔

پھر دوسرے ہی ہفتے یونی میں نرمی سے بات کرنے والے وقار نے اپنی ماں کی باتوں میں آکر اس پر ہاتھ اٹھایا اور نہایت غلیظ گالیاں دیں تو اسے ''حقیقت'' کا پتا چلا۔۔۔

بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو گھر میں بھی ویسے ہوتے جیسے لوگوں کے سامنے۔۔

وہ کیا کر بیٹھی تھی؟؟

اپنے فیصلے خود کرنے والی بیٹیوں کے نصیب ایسے ہوتے ہیں۔۔ماں باپ کے فیصلوں پر اعتراض اٹھانے والی بیٹیوں کر زندگی یوں گزرا کرتی ہے۔۔ یہاں اس پر ہاتھ اٹھانے والوں کا ہاتھ پکڑنے اسکا بھائی ی نہیں آتا تھا۔۔۔

اسے گالی دینے والوں کی زبان کھینچنے والا باپ نہیں تھا اور جانور کی طرح کام کروانے پر کوئی ی انہیں ٹوکتا نہیں تھا۔۔۔

وہ یہاں اپنے فیصلے کے ساتھ اکیلی تھی اور یہ اسکا اپنا فیصلہ تھا۔۔۔

رماب ہاسپٹل سے تھکا ہوا گھر آیا تو پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے سب۔۔۔

کنزہ، شائستہ بیگم کے ساتھ شاپنگ کمپلیٹ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

اسجد صاحب ہالز کی بکنگ وغیرہ میں بزی تھے۔۔وہ ڈائی نگ میں ہی صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔۔اسکی نظروں نے عذبہ کو تلاشا۔۔۔

وہ آنکھیں موندے جانے کتنی دیر سے خاموش پڑا تھا۔۔ تین دن ہو گ ئی ے تھے مگر دوستوں کی باتیں کانوں سے نہیں جاتی تھیں۔۔

''رماب بھائی ی۔۔۔''عذبہ کی آواز پر وہ چونکا۔۔

وہ آکر اس کے پاس صوفے پر بیٹھی۔۔

''آپ کب آئے ؟اب تو آپ بھی ہر وقت بھابھی جی کی یادوں میں کھوئے رہتے ہیں۔۔ باقی سب بھی مجھے وقت نہیں دے رہے۔۔ بابا تو نظر ہی نہیں آتے۔۔ کیا میرا احساس ہے کسی کو؟ مجھے اس گھر سے نکالا جا رہا ہے اگر یاد ہو تو۔۔۔''وہ بیٹھتے ہی ناراضگی سے بولتی شکایت نامہ شروع کر گ ئی ی۔۔رماب بس اسکا چہرہ تکتا رہا۔۔ عذبہ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔۔اپنے خود ساختہ غم سناتے ہوئے اسے ویسے بھی بہت رونا آتا تھا۔۔۔

''عذبہ۔۔۔ تم۔۔ تم خوش ہو اس رشتہ سے ؟اس شادی سے ؟''رماب نے سنجیدگی سے پوچھا تو عذبہ ٹھٹکی اور رماب کا بکھرا ہوا سا اداس چہرہ دیکھا۔۔اے خود پر غصہ آیا وہ اپنے بیچارے بھائی ی کو ہر وقت اپ سیٹ کر دیتی ہے کیا بہنیں ایسی ہوتی ہیں۔۔۔؟

''جی ہاں۔۔۔بہت خوش۔۔اتنا اچھا لڑکا چنا آپ نے'' وہ بولتے بولتے پوری کوشش کر کے شرما بھی دی اور جتنا ہو سکا اتنا مسکرا بھی لیا۔۔رماب کی اسکا چہرہ کھوجتی نظریں رخ بدل گ ئی یں۔۔وہ کنپٹی دبانے لگا۔۔۔۔

''کیا تمہیں رونگ نمبر نے دوبارہ تنگ کیا؟تم موبائی ل کب سے یوز کر رہی ہو عذبہ ؟اور میرا مطلب کبھی بابا نے یا وہ تمہاری ماما نے تمہارا سیل چیک کیا؟''رماب کے الجھے ہوئے سے سوالات پر وہ پریشان ہوئی ی۔وہ یہ سب کیوں پوچھ رہا ہے؟

''رماب بھائی ی میرا یقین کریں وہ رونگ نمبر تھا میں کسی لڑکے کو نہیں جانتی۔۔اور مجھے فرسٹ ائی یر میں ہی سیل دیا تھا بابا نے اور کبھی کسی نے چیک نہیں کیا سیل مگر آپ چاہیں تو چیک کر سکتے ہیں میری ایسی ویسی کوئی ی پرائی یویسی نہیں۔۔''وہ ڈرے ہوئے دل کے ساتھ وضاحتیں دیتی روپڑی۔۔

اسے ہمیشہ ایسے سوالات سے، شک سے ڈر لگتا تھا۔۔رماب بوکھلا گیا۔۔۔

''عذبہ میرا وہ مطلب نہیں۔۔میں تو۔۔۔عذبہ پلیز چپ ہو جاؤ اگر تم روتی رہیں تو میرا سر درد سے پھٹ جائے گا۔۔۔''رماب اپنی پریشانی بھلائے اسے چپ کروانے لگا۔۔۔

''مجھ پر شک نا کیا کریں۔۔میں بری لڑکی نہیں ہوں'' وہ چشمہ ہاتھ میں لیے آنکھیں مسلتی بھیگی آواز میں بولی۔۔۔

''او۔کے سوری۔۔مجھے تو تم پر تب بھی یقین تھا جب ہارے درمیان بہن بھائی جیسا پیار نہیں تھا پاگل لڑکی۔۔۔یہ بتاؤ تمہاری تیاری کہاں تک پہنچی۔۔۔؟''اس نے بات بدلی اور اسکا ذہن بٹانا چاہا۔۔وہ بھی موٹے گلاسز والا چشمہ آنکھوں پر جما کر سیدھی ہوئی۔۔

''آپکو تو پتا ہے میں شاپنگ کے لیے نہیں جاتی کبھی۔۔۔آن لائن ڈریسز سلیکٹ کئی ہے۔۔اور سب اکیلے کر رہی تھی۔۔آج عجوہ پیا نے کہا ہے وہ بزی تھیں زرا ابھی آئیں گی تو میرے ساتھ جیولری وغیرہ سلیکٹ کروائیں گی۔۔۔''عذبہ نے باربی جیسی بڑی آنکھیں پٹپٹا کر بتاتے ہوئے عجوہ کا بتایا۔۔۔

موسم کافی حد تک بدل چکا تھا اور گرمیاں بڑھ رہی تھیں،رماب نے دیکھا اسکی رنگت پہلے سے زیادہ سفید ہو رہی تھی مگر اس میں گلابی پن کی جگہ زردی گھلنے لگی تھی۔۔۔

''عذبہ رنگ زرد کیوں ہو رہا ہے؟اور آنکھیں کیوں ریڈ ہو رہی ہیں؟کیا تم ٹھیک ہو؟''رماب نے فکرمندی سے سوال کیا۔۔۔

''گرمیاں ہیں اس لیے نیند ختم ہو رہی ہے اور کھانا بھی کم کھایا جاتا ہے۔۔رماب بھائی گرمیوں میں میرا کلر یونہی زرد ہو جاتا ہے ''

عذبہ نے اسکی بے خبری پر تاسف سے اسے دیکھا اسے اتنا بھی نہیں پتا۔۔۔؟

''تم کبھی ٹھیک ہوتی ہو؟ناسر دیاں اچھی نا گرمیاں راس۔۔پتا نہیں زندگی کیسے گزر رہی ہے۔۔۔''
رماب نے اسکا سر تھپتھا کر نہایت افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔''گرمیاں راس ہیں ناں۔۔بس تھوڑا کلر پر فرق آتا ہے اور نیند بھوک بہت کم ہو جاتی ہے۔۔۔بہر حال میں فنر یکلی فٹ ہوں۔۔۔مجھے فیور یا فلو تو نہیں ناں۔۔۔''عذبہ سکون اطمینان سے بولی۔۔۔

''عذبہ آجاؤ اب میں فری ہوں۔۔''عجوہ بولتے ہوئے تیزی سے اندر داخل ہوئی ی۔۔
رماب کو دیکھ کر زرار کی پھر بے نیازی سے آگے بڑھ گ ئی ی۔۔رماب حیران ہوا نا سلام کیا نا حال پوچھا۔۔تو دارام ٹھیک کہہ رہا تھا وہ اب کزن بھی نہیں سمجھتی؟؟
عذبہ اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔

****

وہ اس ''بار''میں آیا ہوا تھا جہاں صوفیہ آجکل کام کر رہی تھی۔۔۔بار کے اندر عجیب ماحول اور بے باک بد تہذیب لوگ اور بار گرل کے طور پر کھڑی صوفی کو دیکھ کر اسے شدید افسوس ہوا تھا۔۔کہاں وہ گاؤں کی معصوم سی لڑکی اور کہاں یہ نشہ کرتے مردوں کو اپنے نامکمل لباس میں ادائیں دکھاتی صوفیہ۔۔اسے بہت بری طرح محسوس ہوا کہ اس سب میں اس کی سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔اسے صوفی کو یوں اتنے بڑے شہر میں لا کر پیسہ دے کر آزادی اور کھلی چھوٹ نہیں دینی چاہئیے تھی۔۔

وہ آگے بڑھا اور صوفیہ کے عین سامنے ایک چئیر پر جا بیٹھا۔۔وہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے اسکی طرف مڑی اور جم گئی۔۔۔

"Ad....dam... adam is that you..?"

وہ پہلے بے یقینی سے اور پھر جوش سے بولی۔۔چہرے پر ہیوی میک اپ کیے وہ اچھی خاصہ پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔

"Yes.. its adam... you look happy..."

ایڈم نے سنجیدگی سے کہا اور ایک طائرانہ نظر بار پر ڈالی صوفیہ گڑبڑا گئی۔۔

"so you wanted to do this? is that your dream you always talk about..?

(تو تم یہ کرنا چاہتی تھیں۔۔؟ یہ تمہارا خواب ہے جسکی تم بات کرتی تھیں۔۔؟)

ایڈم نے ایک خاموش نظر اسکے جگمگاتے چہرے پر ڈالی جہاں اسکی بھیگی آنکھوں سے بہتے آنسو ہلکی لائٹ میں چمکنے لگے۔۔۔

"ایڈم پلیز۔۔مجھے لگا تھا تم مجھے چھوڑ گئے ہے۔۔سب نے کہا تم مر گئے ہے۔۔میرے سب خواب ختم ہو گئے ہے۔۔۔" وہ رونے لگی تو ایڈم نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔

''سب نے کہا میں مر گیا تم نے مان لیا۔۔اور پھر تم اپنی زندگی ''اپنے''طریقے سے جینے لگیں۔۔مجھے بس ایک نظر دیکھنا تھا لفظوں کے جال بنا کر اپنی باتوں میں قید کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں۔۔ تمہیں دیکھ لیا اب چلتا ہوں۔۔''ایڈم سرد لہجے میں بولتا ہوا اٹھا۔۔تو صوفیہ کا سانس اٹک گیا۔۔

''مجھے لگا تم میری محبت میں کھنچے چلے آئے۔۔''وہ خفگی جتا رہی تھی؟ایڈم نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔

''مجھے لگا تھا میری موت کا سن کر تم مر جاؤ گی۔۔مگر پھر تم مجھے ایک کلب میں ملتی ہو اپنے نیو بوائے فرینڈ کے ساتھ۔۔میری محبت تو ابھی شروع ہی نہیں ہوئی ی تھی صوفی تم بہت جلد بازی کر گ ئی یں۔۔''ایڈم نے تاسف سے جتاتے ہوا اسکی حقیقت اسی پر واضح کی تو وہ تڑپ اٹھی۔۔۔

''میں تمہیں بھولی کب تھی ایڈم۔۔۔وہ مجھے تمہارے جیسا لگا۔۔اسکا نام اور۔۔۔''صوفیہ کے جواز نے ایڈم کا رہا سہا صبر چھین لیا۔۔

لوگ اتنے فضول ایکسکیوز بنا کسے لیتے ہیں؟

''میں بس تمہاری ضرورت تھا صوفیہ۔۔۔اب میرا چہرہ لوگوں میں ڈھونڈنا چھوڑ دو۔۔۔''وہ نہایت نفرت سے بولا تھا کہ صوفیہ گنگ رہ گ ئی ی۔۔ایڈم اب معاف نہیں کیا کرتا۔۔؟ایڈم اتنا بدل گیا؟ اتنی نفرت؟وہ مزید ایک لفظ نہیں بول پائی ی،وہ وہاں سے مڑا تو سامنے ہی صوفیہ کا موجودہ بوائے فرینڈ ٹھہرا تھا۔۔ایڈم نے پلٹ کر ایک جتاتی طنزیہ نظر صوفی پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

''ہانی اگر تم نے سفیر سے شادی کرنی ہے تو اپنے بھائی کا رشتہ بھیجو ورنہ میں سفیر سے شادی کے لیے ہاں کہہ دونگی۔۔''لائلہ کا صبر جواب دے رہا تھا۔۔اسے جلد از جلد دارام کو حاصل کرنا تھا۔۔

''لائلہ میں۔۔۔بہت کوشش کر رہی ہوں۔۔بھائی کو منالونگی تم فکر مت کرو۔۔بس اتنا جان لو کہ عجوہ سے شادی کبھی نہیں کریں گے۔۔

رماب بھائی کی شادی ہو جانے دو میں جلد بھائی سے بات کرتی ہوں۔۔۔''ہانیہ نے اسے اطمینان دلایا۔۔وہ دارام کی شادی کا چھپاگ ئی۔۔مگر اب اسے جلد از جلد کچھ کرنا تھا۔۔

''اوکے ایک ماہ تک گھر والوں کو روک لیتی ہوں اس کے بعد مجھ سے امید مت رکھنا۔۔''لائلہ نے اس پر احسان جتاتے ایک ماہ کا وقت دیا اور کال کاٹ گ ئی۔۔۔

ہانیہ پیر پٹختی دارام کے کمرے کے باہر جا کھڑی ہوئی اور ناکنگ کی۔۔۔

''آجائیں''کچھ دیر بعد دارام کی سنجیدہ آواز ابھری تو وہ گہرے سانس لیکر خود میں ہمت پیدا کرتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

''ہانیہ۔۔۔؟کیا بات ہے؟''اسے یوں اچانک اپنے روم میں دیکھ کر دارام حیران ہوا۔۔۔

وہ سامنے ہی گلاس وال کے پاس سٹنگ ایریا میں کھڑا تھا۔۔ہانی اسکے پاس پہنچی۔۔

''بھائی ی۔۔وہ شادی آپکی مجبوری تھی ناں۔۔اور بے شک وہ شادی بھی رہے مگر لائی لہ سے بھی شادی کر لیں ناں پلیز۔۔۔''ہانیہ نے بنا تمہید باندھے صاف بات کی اور اس کی اس فضول بات پر اسکے چہرے پر تناؤ آیا۔۔۔

''ہانیہ تمہیں اس شادی کے بدلے کیا لالچ دیا گیا ہے؟تم اپنی تمیز بھولتی جا رہی ہو۔۔

میں اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق ضرور دیتا تمہیں اگر اس میں تمہاری پرواہ یا محبت شامل ہوتی تم بس کسی مقصد کے تحت ایسا کر رہی ہو''دارام کے سرد جملے پر ہانیہ کا جسم سنسنا گیا۔۔۔

''''ن۔۔۔نہیں۔۔مقصد کیسا۔۔م۔۔۔مجھے کیا ملے گا بھائی ی میں تو آپ کے لیے۔۔''ہانیہ نے ہکلا کر وضاحتیں دیتے لب کاٹے دارام کا اتنا سخت سنجیدہ انداز اسکا حلق خشک کر رہا تھا۔۔

''میرے لیے لائی لہ ہی کیوں؟اسکی نیچر مجھے سوٹ کرتی ہے؟یا اسکی پرسنالٹی؟

ہانیہ میں تمہارا بھائی ی ہوں۔۔پلیز مجھے یوز مت کرو۔۔ان فیکٹ تم خود کو کسی کی کٹھ پتلی مت بناؤ۔۔اپنی عقل سے فیصلہ کرو۔۔اب جاؤ اور دوبارہ لائی لہ یا ایسی کسی لڑکی کا نام مت لیناڈئیر''دارام نے لہجے میں نرمی لاتے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

ہانیہ شرمندہ ہوئی ی اور پلٹ آئی ی۔وہ اپنے بھائی ی کو نہیں بتا سکی کہ وہ سفیر سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

دارام کی زیرک نظروں نے ہانیہ کی پریشانی بھانپ لی۔۔اسے لائی لہ پر شدید غصہ آیا۔۔۔

اور پلٹ کر پھر سے شیشے کے پار نظر آتے سیاہ آسمان پر چمکتے چاند کو تکنے لگا۔۔

مجبوری کے رشتے اور ذمہ داریاں۔۔اسے سب بوجھ لگنے لگا۔۔رشتوں میں محبت سے زیادہ ضرورت کے رنگ بھرنے لگیں تو زندگی بے رنگ ہونے لگتی۔۔اور پھر اپنے دل کی خوشی اور زندگی کا رنگ جس ذات میں نظر آیا تھا وہ اسے ''پانے'' سے قاصر تھا اور اس کے آزاد قدم زنجیر شدہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

اور وہ اتنا کامیاب انسان اس معاملہ میں کتنا مجبور تھا کہ ''حاصل'' کا خواب دیکھنے کی بھی جرأت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

''دارام تم جانتے ہو مجھے تمہاری آنکھوں میں محبت اور چہرے پر مجبوری صاف محسوس ہوتی ہے۔۔کون ہے تمہاری محبت؟'' رماب نے ایک بار اسے تکتے ہوئے پوچھ لیا تھا۔۔

اور پھر یہ سوال جانے کتنی بار، کئی بار دہرایا تھا اور ''اس'' کا نام اس کے ہونٹوں پر آتے آتے رک جاتا تھا۔۔

کیونکہ جس زات کو وہ خود سے جوڑ چکا تھا اسے بھی الگ نہیں کر سکتا تھا اب۔۔۔

وہ مجبوری کے رشتے کی زنجیروں میں انسان تھا اسے وہ نام لینے کا بھی حق نہیں تھا۔۔

اسکی محبت میں جتنی ''شدت'' تھی اسکے برابر ہی ''صبر'' اسکے دل میں تھا۔۔

رماب، آدم کریم خان کے ساتھ شیروانی لینے آیا تھا تاکہ دونوں دولہے اپنی پسند سے خود لے لیں۔۔
رماب نے دارام کو بھی آنے کا بولا تھا مگر وہ ابھی تک پہنچا نہیں تھا۔۔
''سوری آدم دراصل میرے کزن نے بھی ہمیں جوائن کرنا تھا۔۔بٹ وہ آیا نہیں۔۔لیٹ می کال ہِم۔۔''رماب کو آدم سے انتظار کروانا اچھا نہیں لگا تو معذرت کرتے ہوئے کہا۔۔
''اوہ اٹس او۔کے۔۔۔''آدم نے مسکرا کر کہا۔۔۔
رماب کال ملانے لگا مگر دارام شاید میٹنگ میں بزی تھا کال اٹینڈ نہیں کی تو رماب نے ٹیکسٹ کیا کہ کال کرے۔۔
وہ آدم کے ساتھ شیروانیاں پسند کرنے لگا وہ اپنی شاپنگ کمپلیٹ کر چکے تو دارام کی کال آئی ی۔۔رنگ ٹون پر رماب نے سکرین سامنے کی دارام کے نام کے ساتھ پکچر شو ہو رہی تھی۔۔آدم کی سرسری سی نظر سکرین پر پڑی تو وہ بری طرح چونکا۔۔۔
''میٹنگ میں بزی تھا اور ہمارا پروگرام یاد نہیں رہا جناب کو''رماب کال کر کے فارغ ہوا تو مسکرا کر آدم کو بتایا آدم نے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے۔۔رماب نے اس کے اچانک سے چہرے پر آجانے والے تنفر بھرے تاثرات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا اور کندھے اچکائے۔۔۔
جبکہ آدم آج اتنے وقت بعد اس انسان کا دوبارہ سامنا ہونے پر بے زار ہو گیا تھا۔۔۔

"she is expected but very weak..."

ڈاکٹر کے جملے نے اسکے اندر تک خوشی بھر دی۔۔زندگی جو بہت سخت تر ہوتی جا رہی تھی اس میں ایک امید سی جاگی تھی کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

اس نے وقار کو دیکھا وہ بھی خوش تھا اور ڈاکٹر کی ہدایات غور سے سن رہا تھا۔۔۔

وہ مطمئین ہو گئی اب زندگی آسان ہونے والی ہے بس دل میں چبھی کسک نے سر اٹھایا کہ کاش ماں باپ اور بھائی بھی اب اسے معاف کر دیں مگر شادی کے سات ماہ اس نے پورے سسرال کی ہر تلخ بات اور سختی سہتے دل میں ماں باپ سے معافیاں مانگی تھیں۔۔وہ ہر دن اس امید پر کال کرتی کہ آج انکا دل نرم پڑ گیا ہو گا مگر اسکی کال نہیں اٹھائی جاتی تھی۔۔۔

گھر جانے کا نام لیا تو وقار کی ناک اونچی ہو گئی "اگر ان لوگوں کو ضرورت نہیں تو ہمیں بھی نہیں"

اس کی بات پر وہ سوچتی رہ جاتی کہ اس "ہم" میں وہ کب شامل ہوئی تھی۔۔؟؟اسے ماں کی دعا اور باپ کی شفقت چاہئیے تھی بھائی کا مضبوط سہارا یاد آتا تھا۔۔اس نئی خبر پر اسکے دل میں ایک بار پھر امید جاگی کہ اب اسے قبول کر لیا جائے گا۔۔مگر وہ غلط تھی۔۔۔۔اسکے گھر والوں کے دلوں میں اسکے نام پر تالہ لگ چکا تھا جس پر وقت کے ساتھ زنگ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

اور جن تالوں پر زنگ لگ جائیں وہاں چابیاں بے اثر ہو جایا کرتی ہیں۔۔۔

اس نے اپنی زندگی کے یہ نو ماہ بھی ماں باپ کی یاد میں تڑپ کر گزار دئیے۔۔

سسرال کا رویہ قدرے بہتر ہو گیا تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ اسے آرام سکون دیا جاتا۔۔
اس نے موسموں کی پرواہ کیے بنا کام کیا تھا اور جب نو ماہ بعد بڑی بڑی آنکھوں والی زرد کمزور سی بیٹی پیدا ہوئی ی اس کے سسرال نے بچی دیکھنے سے انکار کر دیا۔۔
''آپ سے کہا تھا ناں پیشنٹ کی کنڈیشن بہت ابنارمل ہے۔۔ فزیکلی اور مینٹلی ان ہیلدی رہیں اس لیے یہ اب دوبارہ ماں نہیں بن سکتیں۔۔ اللہ کا شکر ادا کریں آپکی وائی ف زندہ ہیں اور بچی بھی سہی سلامت ہے'' ڈاکٹر نے وقار کو شرمندہ کرنا چاہا تھا مگر وہ آگ بگولہ ہو گیا اور دندناتا ہوا اس کے سر پر پہنچا۔۔۔
''مجھے بیٹا چاہئی یے تھا۔۔ بیٹی تو تمہاری ہے ناں تو تم پر جائے گی۔۔ یہ بھی کل کو میرے فیصلوں پر سر اٹھائے گی۔۔ خاندان میں ناک کٹوائے گی۔۔ میں مزید تم سے رشتہ نہیں رکھ سکتا۔۔۔ میں بیٹے کے لیے اور شادی کر لونگا امی کی بھانجی سے۔۔۔'' وہ تنفر سے بولتا جا رہا تھا اسکی زرد رنگت ان الفاظ پر لٹھے کی طرح سفید ہو گ ئی ی۔۔۔

وہ ڈاکٹر اور نرسز کا لحاظ کیے بنا سب کے درمیان اسے طلاق کا داغ دے کر جا چکا تھا۔۔ وہ اس بیڈ پر زندہ لاش کیطرح پڑی تھی۔۔ اور کاٹ میں پڑی ننھی پری کا اسکی ماں اور باپ میں سے نا کسی نے ویلکم کیا نا اسکا چہرہ دیکھا وہ اکیلی آئی تھی اور اکیلی ہی پڑی تھی۔۔۔۔

گھر میں مہمانوں کا ہلا گلا تھا۔۔ عجوہ کو نا چاہتے ہوئے بھی اپنی سٹڈی سے بریک لینا پڑا۔۔ ستم ظریفی یہ تھی کہ عذبہ کے پاس اس کے علاوہ کوئی کلوز سسٹر، فرینڈ نہیں تھی جسکی وجہ سے وہ رماب کی شادی کا دکھ دل میں دباتی عذبہ کے ساتھ ساتھ تھی۔۔ اور شاید تھکن سے یا پھر غم سے اسے بخار نے الگ گھیر رکھا تھا۔۔

عذبہ کی مہندی کا فنکشن ایک دن پہلے ہو چکا تھا آج رماب کی مہندی کی رسم تھی۔۔

زرد انار کلی فراک میں وہ بھی زرد گلاب کی طرح لگ رہی تھی۔۔ مرجھائی ہوئی سی۔۔ اداس اداس۔۔ بھیگی آنکھوں سے سب کے چہرے تکتی وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ اپنے بابا اور بھائی کو اپنے لیے اداس نا ہونے دے۔۔ حیرت انگیز طور پر کنزہ بیگم کا رویہ بھی ان دنوں اس سے کافی نرم اور اپنائیت بھرا تھا اور عذبہ کے لیے اس شادی میں بس یہی پلس پوائنٹ تھا۔۔

رماب لان میں ٹہلتا کال پر دارام سے لڑنے میں مصروف تھا جس نے ہر فنکشن اٹینڈ کرنے کی گارنٹی دی تھی مگر اب تین دن پہلے سے ہی غائب تھا۔۔

رماب کو اس پر شدید غصہ کے ساتھ فکر بھی ستا رہی تھی۔۔ اس نے رماب کا یا اسکے گھر کا ہر کام ہمیشہ ایک بار کہنے پر کیا تھا مگر اب اس اہم موقع پر وہ غائب تھا۔۔۔

"رماب ٹرسٹ می۔۔ بہت زیادہ امپورٹنٹ کام ہیں۔۔ کچھ فارن ڈیلیگیشنز سے پچھلے ایک ماہ سے میری میٹنگز چل رہی تھیں اور اب وہ لوگ میرے ساتھ پارٹنر شپ کرنا چاہتے ہیں۔۔ وہ یہاں کے نہیں ہیں کہ ڈیلے کر دوں۔۔ یہ بزنس ڈیلز بہت پرافٹ ایبل ہیں میں ان پر بہت ہارڈ ورک کرتا رہا ہوں اب ایسے جانے نہیں دے سکتا اربوں کا نقصان ہو گا "

دارام مسلسل اسے وضاحتیں دے رہا تھا یہاں تک کہ اسے اپنے بزنس کی ڈیٹیلز تک دے ڈالیں۔۔

جس پر رماب راضی ہونے کی بجائے اور بھی بھڑک اٹھا تھا اس پر۔۔۔

''مجھ سے بڑھ کر ہے یہ سب؟ تم نے ک ئی ی مہینوں کا کام میری شادی کے لیے روک رکھا تھا جو نہی شادی کے دن آئے تمہارہرا امپورٹنٹ ڈیل اور میٹنگ طے ہو گ ئی ی۔۔ آج ہر حال میں آؤ۔۔ مجھے پورا وقت دو اس کے بعد جو کرنا ہے کرتے رہنا۔۔ اب آؤ میں ویٹ کر رہا ہوں'' رماب نے اسکی کلاس لیکر حکم جاری کیا اور اسکی سنے بنا کال کاٹ دی اور اپنے گھر کی طرف باڑ کی طرف بڑھتی عجوہ کو دیکھا تو اسے بے اختیار روکا۔۔۔

''عجوہ رکو۔۔۔ تمہاری طبیعت خراب تھی ناں پھر کوئی ی میڈیسن لی؟'' رماب کی فکر اور اپنائیت پر عجوہ کو وہ دنیا کا سب سے برا انسان لگ رہا تھا جو ایسے انجان بن رہا تھا جیسے اسکی حالت کا اندازہ نا ہو۔۔۔

''جی ہاں۔۔ میڈیسنز لے رہی ہوں۔۔ آپ لوگوں کے شادیانوں سے فرصت ملے گی تو ریسٹ کر لونگی پھر طبیعت یا ٹھیک ہو جائے گی یا بگڑ جائے گی۔۔۔'' عجوہ نے سپاٹ لہجے میں کہتے اسے جتایا اور قدم بڑھائے رماب نے اسکی پشت کو گھورا اور سر جھٹک کر اندر بڑھ گیا۔۔ باڑ کے دوسری جانب قدم بڑھاتی عجوہ کی آنکھیں اس بے حس کے یوں روبرو ہونے پر بھر اگ ئی ی تھیں۔۔۔

ایڈم صوفیہ کے جھوٹ اور فریب سے بہت ہرٹ ہوا تھا۔۔۔

''کیا تھا اگر میں نے محبت نہیں کی تھی تم سے، مگر تمہیں اپنی زندگی میں اہم مقام دیا تھا صوفیہ۔۔ اپنی ماں کو ہی غلط ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔ اور تم اتنی سستی نکلیں۔۔ دوسروں کی طرح۔۔ دولت کی

بھوکی۔۔ہوس پرست۔۔۔"اس نے دکھ سے سوچا۔۔پھر تیز ہارن پر سوچوں کے گرداب سے نکلا تو عین سامنے تیز رفتار سے آتی گاڑی پر گھبرا کر موڑ کاٹا اور اس گاڑی کے بالکل پاس سے گزر کر آگے جا رکا۔۔دوسری گاڑی بھی کچھ فاصلے پر رک چکی تھی۔۔

"Are you drunk basterd.. "

ایڈم گاڑی سے نکل کر اپنی عادت کے بر خلاف زور سے چلایا۔۔اسکی نیلے پانی جیسی آنکھوں میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"Why?do you own the road or what punk

)کیوں تم اس روڈ کے مالک ہو کیا*گالی(

سامنے والا لڑکا بھی گاڑی سے نکل کر برابر آواز میں چِلاتے ہوئے سامنے آیا۔۔

ایڈم اور وہ جب بالکل ایکدوسرے کے سامنے آئے تو دونوں چونکے۔۔۔

"Hoodie boy? Who are you?"

ایڈم اسے پہچان گیا تھا یہ وہی ہوڈی والا لڑکا تھا۔۔ایڈم نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔۔۔

"Ohhh Adam Shaw.. you look stunning"

وہ بھی پہچان چکا تھا مسکرا کر ایڈم کو ستائشی نظروں سے دیکھا جو اس رات کی نسبت بہت بہتر حالت میں تھا۔۔۔

”Who the hell are you..why did you call me brother last time.."

(کون ہو تم اور پچھلی بار تم نے مجھے بھائی ی کیوں کہا۔۔)ایڈم غصے سے بولا۔۔

"C'mon...I just wanted you to remember me, so i've to done smething memorable

)چلو بھی میں چاہتا تھا تم مجھے یاد رکھو تو مجھے کچھ ایسا کرنا پڑا جو یاد رہے(

وہ کندھے اچکاتا بے نیازی سے بول رہا تھا ایڈم کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

"Ahh.. by the way.. Its Salik Iqyan Khan... nice meeting again...

(آہ۔۔ بہر حال۔۔ میں سالک اقیان خان ہوں۔۔ پھر سے ملاقات اچھی رہی)وہ بول رہا تھا اسکی سیاہ رات جیسی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔ایڈم نے منہ بسورا۔۔

"Never see you again Mr.Nobody..

ایڈم نے بچوں جیسی خفگی جتائی اور پلٹ کر گاڑی میں بیٹھتے ہوا کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔ سالک اسکے الفاظ اور انداز پر کھل کر ہنسا اور اپنی گرے سپورٹس کار میں بیٹھا۔۔

**********❤❤❤**********

رماب لان میں پڑی چئیر پر آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔ آج چاند کی روشنی بھی بہت مدھم تھی۔۔ اگلے دن نکاح کی رسم ہونا طے تھی۔۔۔

وہ دارام سے ناراض ہونے کا سوچ چکا تھا مگر وہ عین وقت پر آ گیا تھا اور رماب کی ریکوئی سٹ پر شائی نہ بیگم اور کنزہ کو رماب کے سسرال لے گیا تھا تاکہ آدم سے بھی مل سکے۔۔ دارام کی گاڑی کی تیز آواز اور گیٹ سے اندر آتے ہی اچانک بریک کی چنگھاڑتی آواز پر رماب چونکا۔۔۔

''آدم سے ملے ہو؟ اچھا لڑکا ہے؟'' رماب نے اپنی طرف آتے دارام سے مسکرا کر پوچھا۔

''رماب۔۔۔ کیا تم واقعی عذبہ کو اپنی بہن نہیں مانتے؟ کیا تم نے اب بھی یہ رشتہ قبول نہیں کیا؟'' دارام کے سرد لہجے پر رماب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ پہلے سے ہی سوچوں میں الجھا اسکا دماغ مزید پھٹنے والا ہو گیا تھا۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں ناراضگی بھرنے لگی تھی۔۔

''تم آج یہ سوال کر کے مجھے ازیت کیوں دے رہے ہو داری؟ مجھے پہلے ہی اس بات کا اب تک دکھ ہے میں نے اس سے اب تک اپنا رویہ اتنا سخت کیوں رکھا۔۔ آج کی رات تمہارا یہ طنز کرنا بنتا ہے؟ اور تم اتنی جلدی کیسے آگ ئی ے کیا کچھ ہوا ہے؟'' رماب کی بات پر دارام کو اس لاپرواہ پر شدید غصہ آیا۔۔

''شٹ اپ رماب۔۔ تم نے آدم خان کے بارے میں کوئی ی معلومات حاصل کیوں نہیں کی؟

تم اتنے کئی یرلیس کیسے ہو سکتے ہو رماب۔۔ تم پر اتنی بوجھ ہے وہ بے ضرر لڑکی کہ تم نے اس آوارہ انسان کے ساتھ خوشی سے رشتہ جوڑ دیا اسکا۔۔۔'' دارام کے چہرے کے اعصاب تن چکے تھے اور لہجہ اتنا سخت تھا کہ رماب بھی ٹھٹک گیا۔۔اس کے لفظوں پر رماب کو گڑبڑ کا احساس ہوا تو اسکا دل ڈوبا۔۔ دارام کی آنکھوں میں غصہ شدید تھا۔۔

''آہستہ بولو پلیز۔۔ عذبہ نے سنا تو اپ سیٹ ہو جائے گی۔۔۔ کیا مطلب ہے؟ آوارہ انسان کون؟ آدم؟ تم اسے جانتے ہو دارام؟ پلیز کھل کر بتاؤ کیا مطلب ہے تمہارا؟'' رماب کا دل کانپا۔۔اس نے اپنی طرف سے تو معلوم کروایا تھا کریم خان کے بارے میں۔۔ بہت اچھا انسان تھا اور آدم کی بھی تھوڑی بہت انفرمیشن حاصل کی تھیں بس۔۔۔

''اب بتاؤں؟'' اس وقت''؟ اب کیا بچا ہے رماب۔۔ مہندی ہو چکی ہے اور کل نکاح ہے۔۔ تم نے تماشہ بنوا دینا ہے اسکا۔۔ وہ آدم خان شرابی انسان جو اپنے مذہب سے بھی ایماندار نہیں۔۔ وہ لڑکیوں کے ساتھ لیوان ریلیشن (ناجائز تعلقات رکھنا) میں بھی رہتا آیا ہے۔۔ عذبہ کے لیے وہی لڑکا ملا تمہیں۔۔؟ ایکچوئی یلی لیٹ می سے۔۔ تم نے اسے اپنی زمہ داری نہیں سمجھا۔۔ بوجھ کی طرح اتار رہے ہو۔۔ انہوں نے رشتہ مانگا تم لوگوں نے دے دیا۔۔ تمہیں ان کے سودے بازی پر اس لڑکی کو ہی انکار کر دینا چاہئیے تھا۔۔ اتنے مرے جا رہے تھے تم اس لڑکی کے لیے۔۔؟ ایسا رشتہ بھی پائیدار ہوا بھلا

جہاں سودا کیا جائے۔۔" دارام جب جھاڑنے پر آتا تو یہی حال کرتا تھا اور آج رماب اسکے ہاتھ چڑھا تھا اور وہ دل کھول کر اسے شرمندہ کر رہا تھا رماب کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔۔۔

"داری تم جانتے ہو ناں۔۔ میں تو ابھی عذبہ کی شادی کے ہی حق میں نہیں تھا۔۔ بابا تو اب تک ناراض ہیں۔۔ وہ عورت جو اسکی ماں ہے وہ ہماری سننے کو تیار نہیں تھی۔۔ شائی نہ پھوپھو نے اتنا دماغ ماؤف کیا کہ انہوں نے تو مجھے اور بابا کو صاف کہہ دیا کہ وہ اس رشتہ پر راضی ہیں اور بس۔۔" رماب نے تاسف اور خفت سے بولتے ہوئے آنکھوں کی نمی کو صاف کیا۔۔

آدم اتنا گھٹیا انسان تھا اور وہ شادی کر رہا تھا اس کا جسم ساکت ہو رہا تھا۔۔

"سیرئی یسلی رماب۔۔؟ اب تک کتنی زمہ داریاں نبھائی ہیں کنزہ مامی نے؟ اب تک ماموں نے اسے بیٹی کی طرح پیار دیا۔۔ ماما نے کچھ بھی بول دیا تم لوگوں نے سن لیا۔۔ مامی نے حق جتایا تم لوگوں نے جتانے دیا۔۔؟ کیونکہ فرق تھا کہ وہ اپنی نہیں ہے۔۔۔" دارام کے کاٹ دار جملوں نے رماب کا جسم سن کر دیا۔۔

وہ کیا بتاتا اسجد صاحب کتنے دن اس بات پر لڑتے رہے اور اب تک راضی نہیں ہوئے۔۔ بس کنزہ بیگم اپنی ضد میں جمی تھیں اور رماب نے ساتھ دیا۔۔ وہ سر پکڑ بیٹھا۔۔

"میں انکار کر دیتا ہوں۔۔ ہم یہ شادی نہیں کرینگے۔۔ اتنے مجبور تھوڑی ہیں۔۔" رماب نے مضبوطی سے کہا اسکا خون اس دھوکہ پر کھول رہا تھا۔۔

”ویل ڈن۔۔جاؤ انکار کرو۔۔اور خاندان کو بولنے کا موقع دو۔۔یہ یاد رکھنا رماب اب کوئی ی بھی عذبہ اور اسکے کردار پر یقین نہیں کرے گا۔۔اسے اور اسکی ماں کو پہلے ہی اس خاندان نے کبھی قبول نہیں کیا تھا اور اب بھی عذبہ کو قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔۔۔اگر اس بار فیصلہ لیا تو اسے مرد کی طرح ڈیفینڈ بھی کرنا“ دارام نے اسے سچائی ی سے آگاہ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

رماب بے چینی سے بال کھینچنے لگا۔۔

اتنی بڑی غلطی کر گیا۔۔ضد اور انا میں وہ جلد بازی کرتے اپنے ساتھ عذبہ کو بھی تماشہ بنا گیا۔۔اسے خود پر غصہ آنے لگا۔۔۔

ایڈم کے نانا سٹیفن کی اچانک موت نے اسے رشتوں کی قدر سمجھادی تھی۔۔وہ ڈر گیا تھا جانے کب کسکا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھوٹ جائے۔۔اسے اتنے عرصہ بعد شدت سے باپ کی یاد آئی ی تو اس نے کال کر لی۔۔

اسکا باپ بیمار تھا۔۔آگے سے ایڈم کی آواز سن کر ہی التجا کی گ ئی ی تھی۔۔

”Adam your father is on death bed.. You should caome for his peace at least.. please

)ایڈم تمہارا باپ مرنے والا ہے۔۔۔تمہیں کم از کم ان کے سکون کے لیے آجانا چاہئی یے پلیز(

اطلاع تھی یاد ھما کہ جوایڈم کی ذات کو کچ ئی ی لمحوں کے لیے بے جان کر گیا۔۔۔

اسے بتایا جارہا تھااس کا باپ برین ٹیومر کی وجہ سے کافی عرصہ انڈر اوبزرویشن رہا مگر اب اسے کے بچنے کی امید ختم تھی۔۔

"Fa..ther...? is... he..dying already..."

اسکے لبوں سے سرگوشی جیسے ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا ہوئے تھے۔۔۔

"Hello.. Adam.. are you there..

Do I wait for you? he loves you a lot.. please come for now Adam shaw..

(ہیلو۔۔ایڈم۔۔کیا تم وہاں ہو۔۔مجھے تمہارا انتظار کرنا چاہئی یے؟وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔ پلیز اب کے لیے آجاؤ ایڈم شا۔۔)اسے بتایا جارہا تھا۔۔اس نے بھاری آواز سے ''او۔کے'' کہااور سیل ایک طرف رکھ دیا۔۔

”I loved you too father.. but i was afraid, i'll neglected by your family.. but why this happend to you....

(میں بھی آپ سے پیار کرتا تھا بابا لیکن مجھے خوف تھا آپ کی فیملی مجھ سے غفلت برتے گی مگر یہ کیوں ہوا آپکے ساتھ)اسکی آنکھوں میں نمی بڑھتی جارہی تھی۔۔اس کے پاس اب باپ ہی تو بچا تھا۔۔

دو سال ہو چکے تھے الزبتھ کی موت کو۔۔ابھی وہ سنبھلنے ہی لگا تھا۔۔اس کے دل میں کہیں ایک سہارا تھا کہ اسکا باپ اب بھی کہیں موجود ہے۔وہ کبھی گیا نہیں کہ شاید اسے ایڈم جیسے بیٹے کی ضرورت ہی نا ہو۔۔۔اور ہو سکتا ہے ویلکم بھی نا کرے۔۔

اب باپ نے ایک عرصہ سے رابطہ بھی تو بہت کم کر دیا تھا، شاید اب اسے بیٹے کا انتظار نا رہا ہو۔۔

بائی یں س سالہ زندگی کی متذبذب کیفیت کا اختتام یہ ہو گا کہ اپنے باپ کی آخری سانسوں پر اسے جا کر ملنا ہو گا۔۔۔

اگر اس بات کا اسے اندازہ ہوتا تو شاید کبھی دیر نا کرتا۔۔

"Dont you dare to go see him... he was never your father nor elizbeth husband..

(اس بندے کو ملنے جانے کی جرأت بھی مت کرنا، وہ کبھی تمہارا باپ نہیں تھا نا الزبتھ کا خاوند تھا)اسکی آنٹی روزی نے سنا تو بھڑک اٹھی۔۔نانی خاموش نظروں سے ایڈم کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔وہ بے بس ہوا۔۔

"mum told me to let him suffer.. but i have done too much to myself.. am alone aunt rosie.. and he is dying

already so dont stop me.. i'll go to see him for the last time..

(ماما نے مجھے کہا انہیں مشکل اٹھانے دوں۔۔ لیکن میں نے اپنے ساتھ جو کیا وہ بہت زیادہ تھا۔۔ میں اکیلا ہوں آنٹی روزی۔۔ اور وہ مرنے والے ہیں تو مجھے مت روکیں میں آخری بار انہیں دیکھنے جاؤ نگا۔۔) وہ بھیگی بھاری آواز میں بولتا اپنا بیگ تیار کرنے لگا۔۔ اسکی حالت پر متھلڈا نے اسے جانے کی اجازت دی اور اسکے اٹل انداز پر روزی چپ ہوئی ی۔۔

''جانے سے پہلے خود کو میرے نام کر جاؤ ایڈم شا۔۔ مجھے تم پر بالکل یقین نہیں۔۔ میرے ساتھ شادی کر کے جاؤ۔۔'' بیلا کا اچانک جملہ سب کو شاکڈ کر گیا۔۔

''مگر بیلا تمہارا ایکٹنگ کیرئی یر۔۔'' روزی نے سمجھانا چاہا مگر وہ نفی میں سر ہلا گ ئی ی۔۔

''ہم خاموشی سے شادی کریں گے۔۔ میڈیا یا لوگ انوالو نہیں ہونگے۔۔۔ تم چلے جانا اور میں اپنے کیرئی یر پر فوکس کرونگی۔۔ مگر جب میں سٹیبل ہو جاؤ نگی تو تمہیں لوٹنا پڑے گا میرے لیے۔۔'' بیلا کے تحکم بھرے انداز نے ایڈم کے قدم رک چکے تھے۔۔ اس نے دیکھا روزی اور متھلڈا بھی آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ مطلب ان میں سے کسی کو یقین نا تھا ایڈم شا لوٹے گا۔۔ اسے اس بات کو ثابت کرنا تھا اور ثابت کرنے کے لیے بیلا سے شادی کرنا تھی۔۔ اس نے ہار مان لی ورنہ اسکی ماں کا خاندان ہمیشہ کے لیے اس سے الگ ہو جاتا یہ وہ بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

اوراسے ہر حال میں پاکستان بھی جانا تھاوہ اپنے مرتے ہوئے باپ کومزید اپنے لیے نہیں ترسا سکتا تھا۔۔۔

اسے ماں کی قسمیں اور وعدے بھول گ ئی ے اس نے اب تک بہت ترسایا تھا باپ کو لیکن اب مزید بے حسی دکھانا اسکے بس میں نا تھا۔۔

اور وہ بائی یس سال کی عمر میں پہلی مرتبہ اپنے باپ سے ملنے اسکی سرزمین پر قدم رکھ رہا تھا۔۔

ائی یر پورٹ پر اسکا بچپن کا دوست رماب اسجد رازی موجود تھا۔۔

"Welcome home Adam shaw.."

رماب مسکرا کر اسکے گلے لگا تھا۔۔

"تم جانتے ہو رماب ایڈم میرا کر سچین نام ہے جو مجھے بپتسمہ (کر سچین رسم جب بچے کو باقاعدہ کر سچین کیا جاتا ہے اور پہلا کر سچین نام بھی دیا جاتا ہے) پر دیا گیا تھا۔۔ تم مجھے میرے نام سے بلا سکتے ہو۔۔"اس نے رماب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے نرمی سے ٹوکا۔ تو وہ اس سنہری مجسمہ کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

"میں جانتا ہوں بھ ئی ی۔۔ مجھے تمہارا فرسٹ انٹر ویاد ہے۔۔"رماب نے بچپن کی یاد دہرائی ی جب سات سال کی عمر میں پہلی بار انٹرنیٹ پر بات ہوئی ی تھی تو اس نے اپنا مکمل نام بتایا تھا"ہیلو میرا نام دارام شاشیر ازی ہے"موسٹلی انگلش کمونٹی کے مطابق بچے کے نام کے ساتھ ماں اور باپ دونوں کی کاسٹ لکھی جاتی ہے۔۔ دارام کا نام بھی یہی تھا۔۔

وہ سفر کی تھکن بھلائے سیدھا ہاسپٹل پہنچا تھا اپنے باپ کو ملنے۔۔۔۔

''آئی ینہ کریم خان۔۔ میں یہ شادی نہیں کر سکتا اور اگلی بار اپنے بھائی کی شادی کرنے سے پہلے ان لوگوں کو اس کی ساری عادات بھی بتا دینا۔۔ تم نہایت دھوکے باز لڑکی ہو۔۔'' رماب بے بسی سے چیخا۔۔ کاش وہ اس چالباز لڑکی کا گلا دبا دیتا یا اس کے عیاش بھائی کا قتل کر سکتا۔۔ اسکے دل میں سلگتی آگ پر شاید کچھ کمی آجاتی۔۔

''دیکھو رماب۔۔ میں خود تمہیں بتانا چاہتی تھی مگر موقع نہیں ملا۔۔ آج مہندی کی رسم میں تمہارے کزن دارام سے آدم نے بہت بد تمیزی کی۔۔ اس کے لیے سوری۔۔ مگر تمہارے کزن نے بھی آدم کو بہت بری طرح مارا ہے۔۔'' آئی ینہ کو لگا آج کی لڑائی کی وجہ سے وہ اتنا بھڑک رہا تھا تبھی وضاحت دی۔۔

''اوہ۔۔ تو تمہارے بھائی نے اس جھگڑے کی وجہ نہیں بتائی۔۔؟ دارام نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا۔۔ میں وہاں ہوتا تو تمہارا بھائی زندہ نا بچتا۔۔ اب یہ جھوٹے آنسو مت بہاؤ۔۔ بات اس لڑائی کی نہیں ہے۔۔ تمہارا بھائی امیر کہ میں کیا کارنامے سرانجام دیتا ہے اسکا علم ہو چکا ہے ہمیں۔۔'' رماب کا جی چاہا جا کر منہ نوچ لے اس مکار کا۔۔

''و۔۔۔وہ۔۔وہ منگنی۔۔اس منگنی کی کوئی ی حقیقت نہیں۔۔وہ تو۔۔''اور آئی ینہ کے منہ سے منگنی کا ذکر سن کر رماب کو جھٹکا لگا۔۔

منگنی کا تو انہیں بھی پتا نہیں تھا۔۔

''میرا کیا قصور ہے۔۔وہ سب میرے بھائی ی کی غلطی ہے میں۔۔۔''مہندی کے زرد لباس میں بیٹھی وہ گڑ گڑا رہی تھی۔۔۔

''سنو آئی ینہ۔۔تمہارا قصور بس اتنا ہے تم نے میرے ہی دوست ہاشم سے دوستانے بڑھائے اور جب میں نظر آیا تو اسے چھوڑ دیا۔۔وہ ہوٹل میں بیٹھا مجھے تمہاری تصاویر دکھا کر کہہ رہا تھا کہ اس لڑکی کو جانتے ہو یہ محبت ہو میری۔۔میرے دوست تم پر تبصرہ کر رہے تھے۔۔اور میں خاموش بیٹھا تھا۔۔ میں بے غیرت نہیں ہوں۔۔میں یہ رشتہ اسی دن ختم کر دیتا مگر اپنی معصوم بہن کا تماش نہیں بنوانا چاہتا تھا۔۔مگر میں غلط تھا تم دونوں بہن بھائی ی گھٹیا ہو۔۔۔''وہ ضبط کرتے کرتے بھی غم کی شدت سے پھٹ پڑا۔۔آئی ینہ کا رنگ فق ہوا۔۔دوستوں کے کہنے پر یونہی مستی میں وہ رونگ نمبر سے بات کرتے کرتے دوستی تک چلی گ ئی ی تھی۔۔پھر آواز کی تعریف کم لگنے لگی اور لڑکے کی ضد تصویر پر بڑھنے لگی تو اس نے بھی دے دی۔۔

وہ حد سے نہیں گزری تھی مگر حد میں بھی نہیں رہی تھی۔۔اس لیے کہا جاتا ہے سنبھل کر چلنا چاہئیے۔۔ایک معمولی شوق نے اسے یہاں لا کھڑا کیا تھا۔۔وہ کیسے بھول گ ئی ی جو لڑکا پکچر مانگ

رہا ہے وہ اسکا پردہ کیسے رکھے گا۔۔۔ چاہے وہ غلط نہیں تھا مگر وہ نامحرم تھا اور نامحرم محافظ بن بھی جائیں تو عزت باقی نہیں رہتی۔۔ وہ لڑکا اس پر غلط بات نہیں کرنے دیتا تھا مگر وہ اسکا پردہ بھی نہیں رکھ رہا تھا۔۔ جب خود اس نے اپنی عزت کی حفاظت نہیں کی وہ کیوں کرتا۔۔ آج وہ شادی سے ایک روز پہلے رسوا ہوئی ی تھی اور قصور صرف اس کا اپنا تھا۔۔

خاندان کے چند بڑے بزرگوں کو شادی روکنے کا بتایا گیا۔۔ کنزہ بیگم ساکت بیٹھی تھیں۔۔

''بھ ئی ی پہلے کہا تھا ایسی عورت گھر میں لائے ہو اس کی بیٹی کو پالا پوسا بہت تھا۔۔ مگر بیٹے کی شادی بھی اس کے ساتھ مشروط کر دی۔۔ یہ سیاہ بختی تو ہونا تھی۔۔۔

کیا سچ میں لڑکے میں خامی تھی؟ یا پھر لڑکی ماں کے نقش قدم پر چل نکلی۔۔

ہم تو مان لیں باہر کے لوگوں کو کیا جواب دو گے۔۔ تمہاری بیمار بیٹی کون لے گا اب۔۔ ''

کچھ عمر رسیدہ منہ پھٹ عورتیں دل چیرتے تبصرے کر رہی تھیں۔۔

''نا میری بیٹی سیاہ بخت ہے نا بد کردار۔۔

رماب کی جلد بازی نے اسے یہ دن دکھایا ہے۔۔ اور تم۔۔'' اسجد صاحب غصے سے بولتے کنزہ بیگم کی طرف مڑے۔۔

''سکون مل گیا اس معصوم کو زلیل کروا کر۔۔ کونسی عمر نکلی جا رہی تھی کہ رشتہ کروایا۔۔

آج مجھے واقعی افسوس ہو رہا ہے تم جیسی عورت سے شادی کی میں نے۔۔ ساری زندگی اپنی ہی اولاد سے اچھوت کی طرح برتاؤ کیا اور پھر اچانک ماں بن کر سر سے اتارنے کا بھوت سوار ہو گیا۔۔" اسجد صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کنزہ بیگم کو گھر سے نکال دیں۔۔ انہوں نے عذبہ کو بیٹی کہا نہیں دل سے سمجھا تھا اور شاید رماب سے بھی زیادہ پیاری تھی وہ انہیں۔۔۔

"دیکھو گھر کی بات ہے میری مانو تو رماب اور عذبہ کا آپس میں نکاح کر دو۔۔ تمہیں بھی اتنی عزیز ہے گھر کی گھر رہ جائے گی۔۔ سگے بہن بھائی ی تو ہیں نہیں کہ نکاح نا ہو سکے۔۔" اسجد صاحب کی خالہ جان نے سمجھداری سے انہیں سمجھایا۔۔۔

ایک پل کے لیے تو سب چپ سے ہو گ ئی ے۔۔

"ہاں بات تو اچھی کہی۔۔ لڑکی کے کردار پر بھی بات نہیں ہو گی اور عزت سکون سے رہے گی۔۔

"سوچ تو بہتر ہے ساس کے نام پر اپنی ماں ہو گی۔۔ لڑکے کی بھی تو شادی کینسل ہوئی ی۔۔ دونوں کا کر دیا جائے تو لوگوں میں عزت رہ جائے گی۔۔" سب خالہ جی کی بات سے متفق ہونے لگے تو اسجد صاحب بھی سوچ میں پڑ گ ئی ے۔۔ کنزہ کو اس بار تو بالکل اعتراض نا تھا۔۔ البتہ شائی نہ بیگم جو کب سے سب کی باتیں سن رہی تھیں برداشت جواب دے گ ئی ی۔۔

"میرا بھتیجا تماشہ ہے کیا۔۔ وہ ہر وقت کی بیمار لڑکی۔۔ جس کے باپ تک کا پتا نہیں۔۔ اتنے پڑھے لکھے خوبرو لڑکے سے اسکا کپل بنتا بھی ہے۔۔" شائی نہ بیگم کروفر سے بولیں۔۔

''شائی نہ پلیز۔۔وہ گھر کی بچی ہے ایسی بات مت کرو۔۔اسجد یہ بھی اچھا فیصلہ ہے۔۔'' عابد صاحب نے بہن کو ٹوک کر بھائی ی کو تسلی دیتے ہوئے ہمت بڑھائی ی۔۔۔

اسجد صاحب نے رماب کو بلوایا۔۔

''رماب کل اسی طے شدہ وقت پر تمہارا اور عذبہ کا نکاح ہے۔۔'' اسجد صاحب کے سپاٹ لہجے اور جملے پر رماب کا سر گھوما۔۔

''کیا مطلب؟ بابا وہ بہن ہے میری۔۔'' رماب کی آواز میں لرزش صاف واضح تھی۔۔۔

''تم نے اسے بہن سمجھا کبھی؟ اب کچھ وقت سے مہربان ہونے لگے ہو۔۔تم آسانی سے خود کو سمجھا سکتے ہو۔۔تم نے ہی پچھلے کچھ عرصہ تک تو مسلسل اسے یہی جتایا کہ وہ تمہاری بہن ہر گز نہیں۔۔'' اسجد صاحب کے طنزیہ جملے نے اسکی رہی سہی ہمت ختم کی۔۔وہ بمشکل سہارا لیکر صوفہ پر گرنے جیسا بیٹھا تھا۔۔۔

دروازے پر عذبہ کا دستک کے لیے اٹھا ہاتھ ہوا میں ساکت رہ گیا تھا وہ ابھی آئی ی تھی اپنے بابا سے بات کرنے اور جو سنا اس نے اسکے اندر جیسے زندگی کی رمق نہیں چھوڑی تھی۔۔آج کے ہی دن ہر دکھ مل رہا تھا۔۔

''رماب بھائی ی میرے بھائی ی نہیں۔۔۔بابا میرے بابا نہیں؟؟؟'' اسکا دل بند ہونے لگا۔۔۔

”جناب کنزہ سلمان کی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور وہ ہاسپٹل میں نیم مردہ حالت میں ہے۔۔ان کے ہز بینڈ نے طلاق دے دی ہے۔۔یا آپ لوگ آکر لے جائیں یا ہم ان کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں پھر بچی کسی بے اولاد جوڑے کو دے دیں گے۔۔۔“نرس نے اس کے کہنے پر اسکے گھر کال کی مگر جیسے الفاظ میں اس نے اطلاع دی اس کے باپ کا دل رک گیا۔۔بیٹی نے اپنے کیے کی اتنی بڑی سزا جھیل لی؟اس حالت میں اں باپ کیسے منہ موڑے رہ سکتے تھے۔۔باپ اگلے گھنٹے ہاسپٹل میں موجود تھا۔۔ہاسپٹل کے سفید بستر پر بستر جیسا ہی سفید رنگ لیے بیٹی آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔آنکھوں کے گرد گہرے سیاہ حلقے اور ہڈیوں کا ڈھانچا۔۔وہ کہیں سے پرانی حسین کنزہ نہیں لگ رہی تھی۔۔

باپ کی آنکھوں میں آنسو آگ ئی ے۔۔گلا پھاڑ کر مسلسل روتی بچی کو نرسیں بدل بدل کر اٹھائے چپ کروانے کی کوشش میں لگی تھیں کہ اسکے رونے کے شور نے سب کے سر میں درد کر دیا تھا۔۔بیٹی کا ماتھا چوم کر نانا نے جب ننھی پری کو اٹھایا تو چند لمحے لیے مگر پھر سسکتے سسکتے چپ کر گ ئی ی۔۔

کچھ دیر آنکھیں پٹپٹا کر یہاں وہاں کے نظارے کیے پھر بھاری ہوتی آنکھیں بند کر کے سو گ ئی ی۔۔

اسے گھر لایا گیا بھابھی جو صرف بچوں کی خاطر اس گھر میں دوبارہ آئی ی تھی اب اس کے آنے پر پھر سے سرد اور سب سے الگ تھلگ ہو گ ئی ی تھی۔۔۔

مگر اس کے ماں باپ نے سب کچھ ان دیکھا کیا اور بیٹی کو بھرپور روجہ دی، دو ماہ تک اسکے لاغر وجود میں تھوڑی بہت انرجی بحال ہوئی ی تھی۔۔۔اس تمام وقت کے ایک لمحے میں اس نے اپنے غلط فیصلے کی معافی مانگی تھی گھر والوں سے۔۔۔

وہ اپنے تھے، ظرف بڑا کیا اور معاف کر دیا۔

گھر والوں سے پیار و صولتی کنزہ نے اپنی بیٹی کو ایک پل کے لیے بھی توجہ یا پیار نہیں دیا تھا۔۔ماں باپ کے لاکھ سمجھانے پر بھی نہیں۔۔وہ جو خود عورت زات تھی اسے بیٹی سے نفرت تھی۔۔

"یہ میرے لیے بد بختی لائی ی۔۔اس کی وجہ سے میں دوبارہ ماں بننے کی نعمت سے محروم ہوئی ی اور میرا گھر ٹوٹا۔۔کاش اللہ نے مجھے میرے جیسی بیٹی دے کر سزا نادی ہوتی۔۔یہ بھی تو کل کو میری عزت نیلام کرے گی۔۔ہائے کاش۔۔اللہ مجھے بس ایک بیٹا دے دیتا۔۔۔"اس کی ہر وقت نفرت اور ناشکری پر اس بچی کو نانی نے سنبھال لیا۔۔

اسے لگا اب وہ مشکلوں سے نجات پا چکی ہے مگر وہ غلط تھی اسکی سزا ابھی باقی تھی۔۔اسکا جرم اتنا چھوٹا تھوڑی تھا۔۔۔

****

اس سے پہلے کہ عذبہ اپنے حواس کھو کر وہیں ڈھیر ہوتی۔۔ پیچھے سے عجوہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ عذبہ نے مڑ کر دیکھا تو آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری تھیں۔۔

سسکیوں کو روکنے کے چکر میں لب اتنی سختی سے بھنچے تھے کہ سفید ہو رہے تھے۔۔

عجوہ نے خاموشی سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچتی ہوئی اسکے کمرے میں لے گ ئی ی۔۔

''پیا کیا بابا میرے بابا نہیں؟ رماب بھائی ی۔۔ سب نے ایسا فیصلہ کیوں کیا؟ میں یہاں سے چلی جاؤ نگی اگر ایسا کچھ ہوا تو۔۔ میں سوسائیڈ کر لو نگی۔۔'' عذبہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اس نے بس رماب اور اپنے نکاح کی بات اور بابا اور رماب کی باتیں سنی تھیں۔۔

''ایسا کچھ نہیں ایکچوئی یلی۔۔۔ تم تو چاچو کی رئی یل بیٹی ہو اور۔۔۔'' عجوہ کو سمجھ نا آئی ی اسے کیسے سمجھائے۔۔ وہ جانتی تھی اسجد صاحب سے اسکی اٹیچمنٹ بہت زیادہ تھی۔۔ وہ عجوہ کا چہرہ تک رہی تھی۔۔

''رماب بھائی ی اڈاپٹڈ ہیں۔۔'' عجوہ نے آنکھیں میچ کر کہہ دیا۔۔ (اس جھوٹ پر اللہ معاف کرے) دل میں دعا بھی کر لی۔۔

عذبہ کے چہرے پر افسوس کے سائے لہرائے۔۔

''مطلب میں بابا کی ہی بیٹی۔۔ مطلب رماب بھائی ی اس لیے۔۔'' عذبہ کی حالت تھوڑی بحال ہوئی ی ورنہ عجوہ کو لگا تھا آج اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو جاتا۔۔

''ہاں۔۔ وہ پھپھو کے بیٹے ہیں اس لیے تو اتنا عرصہ زیادہ تر ان کے پاس رہے۔۔ جب دارام بھائی ی آئے تو سب نے سوچا اسجد چاچو کو بیٹے کی کمی محسوس نا ہو تو۔۔'' عجوہ جھوٹ پر جھوٹ بولتی دل میں توبہ بھی کرتی رہی۔۔ عذبہ خاموش سی بستر پر لیٹ گ ئ ی۔۔ آج کا دن اسکے نازک اعصاب پر بہت بھاری تھا۔۔ شادی ٹوٹ چکی تھی۔۔ اب تو اسے کسی کے سامنے جاتے ہوئے بھی گھبراہٹ ہوتی تھی۔۔ اس کا سر بھاری ہونے لگا۔۔

''چاہے وہ میرے سٹیپ برادر ہیں۔۔ میں انہیں دل سے بھائی ی مانتی رہی ہوں۔۔ میرا ایک ہی بھائی ی ہے اور بابا وہ بھی چھین لینا چاہتے ہیں میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگی'' وہ بازو میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔ عجوہ بے بسی سے اسے دیکھتی رہی۔۔ بڑوں کے فیصلے پر وہ اب کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔۔

''رماب یہ کیا بکواس ہے؟ میں نے نہیں کہا تھا عین وقت پر شادی ختم کرو۔۔'' دارام اسکی کبھی مرنے کی بات اور کبھی دارام کو سب سنبھالنے کی منت پر جھنجھلا گیا۔۔

''پلیز داری۔۔پلیز یار۔۔وہ بہن ہے میری میں اس سے نکاح مر کر بھی نہیں کرونگا۔۔میں نے کبھی ظاہر نہیں کیا مگر بچپن سے ہی اسے بہن سمجھا ہے۔۔بس اسکے ہر وقت رونے اور اسکی اپنی ماں کا اس سے برا رویہ مجھے الجھن دینے لگ گیا تھا۔۔۔ورنہ ہر ویک اینڈ میں اسی کے لیے گھر جاتا تھا۔۔اسے خود کے قریب نہیں کیا کبھی مگر اسے بہن ہی سمجھا۔۔او۔کے۔مجھے چھوڑو۔۔میں تو ہوں ہی برا۔۔مگر اس نے تو مجھے بھائی ی ہی سمجھا ناں۔۔اب بھی بڑوں کے اس فیصلے پر شدید بخار میں جل رہی ہے۔۔''

رماب رونے کے قریب تھا بس۔۔اسے تو یہ بات سوچ کر ہی دم گھٹتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

''میں کیا کر سکتا ہوں۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔۔''دارام کو اس پر غصہ آنے لگا۔۔

''یار تم کر لو نکاح۔۔''رماب کے جملے پر دارام کی آنکھیں پھیل گ ئ یں۔۔

''اور اس وقت کوئ ی بھروسہ مند ہے بھی نہیں نظر میں۔۔میرے علاوہ واحد تم ہو کہ میری ریپلیسمنٹ میں سامنے جاؤ تو بنا سوال ک ئ یے سب نکاح کر دیں گے۔۔پھپھو بھی تمہارے فیصلہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔۔پلیز داری مجھے بچالو۔۔''رماب کا بس نہیں چل رہا تھا اسکے پاؤں پکڑ لے۔۔

آج تو وہ جان بھی دینے کو تیار تھا دارام کے آگے۔۔۔

''رماب میری بات سنو۔۔میں آل ریڈی اپنی کزن بیلا سے شادی کر چکا ہوں۔۔''دارام نے سکون سے رماب کو بے سکون کیا تھا۔۔

''اور کیونکہ یہ شادی میری فیملی (ننھیال) کی خواہش تھی اور یہی شادی مجھے ان سے جوڑے ہوئی ی ہے اب تک۔۔ میں نابیلا کو چھوڑ سکتا ہوں نا اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کو اپنا سکتا ہوں۔۔ اگر میں نے ایسی کوئی ی حرکت کی تو مجھے خوف ہے وہ لوگ مجھ سے ہمیشہ کے لیے تعلق توڑ لیں گی۔۔ ''

دارام کی بات نے رماب کی آخری امید بھی چھین لی۔۔ وہ سر پکڑ بیٹھا۔۔

''فی الحال کے لیے کر لو۔۔ ابھی تو یہ مصیبت ٹلے پھر تم ڈائی یورس۔۔۔'' رماب کے بتائے ''حل'' نے دارام کا پارہ ہائے ہوا۔۔

''شٹ اپ رماب۔۔ تمہارا تو اب دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔ ہر الٹا سیدھا فیصلہ لے رہے ہو۔۔ تماشہ سمجھا ہے تم نے عذبہ کو۔۔ ایک جگہ سے شادی ہوتے ہوتے روک دی۔۔ مجھے وقتی طور پر نکاح کرنے کا کہہ رہے ہو۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گ ئی ے۔۔'' دارام نے ٹیبل پر فائی ل زور سے پٹخی اور دانت کچکچا کر کہا۔۔۔

''ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔۔ کیونکہ ہمارے بڑے پاگل ہو گ ئی ے ہیں۔۔ وہ اس گھر میں بیٹی کی طرح رہی ہے۔۔ بابا کو ہی باپ سمجھا ہے اس نے۔۔ اور اب یہ رشتہ۔۔ یقین کرو میرا تو دماغ پھٹنے والا ہو رہا ہے حالانکہ میں ہمیشہ سے جانتا تھا وہ سوتیلی بہن ہے تو سوچو اسکی کیا حالت ہو گی جس کو آج تک یہ بھ نہیں پتا تھا کہ میں سوتیلا بھائی ی ہوں۔۔ وہ مجھے اپنا بھائی ی سمجھتی اور مانتی رہی ہے۔۔ سب پاگل ہو گ ئی ے ہیں اور بابا کچھ سمجھنے سننے کو تیار نہیں۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں اس کے ساتھ زبردستی کی

گ ئی ی تو کچھ کھا کر مر جائے گی وہ۔۔" رماب پھٹ پڑا تھا۔۔اسکی براشت سے باہر ہو رہا تھا سب۔۔
اسکا دل چاہا یہاں سے، گھر سے اور ان رشتوں سے دور بھاگ جائے۔۔
دارام نے پریشانی سے اسکی رنگت میں گھلتی سرخی دیکھی۔۔اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں
"رماب ریلیکس۔۔ہم سوچتے ہیں کچھ۔۔" دارام اٹھ کر اسکے پاس گیا اور کندھا تھپتھپا کر نرمی سے
دلاسہ دیا۔۔۔
"نہیں دارام۔۔میں غلطی کر چکا ہوں۔۔بہت بڑی غلطی۔۔مگر اب عذبہ کے ساتھ یہ رشتہ۔۔ہمارا
بہت پیارا رشتہ ہے۔۔میری ایک ہی بہن ہے۔۔اور قسم کھاتا ہوں اسے میں پہلے دن سے بہن مان چکا
تھا۔۔بس میں ریزروڈ رہا فرینک نہیں ہو پایا اس سے۔۔۔بابا نے یہ بات کر کے ہمارے رشتے میں ہی
دراڑ ڈال دی۔۔"
رماب نے اپنی نم آنکھوں کو رگڑا۔۔دارام نے گہرا سانس بھرا۔۔باپ بیٹا ایک جیسے تھے ضد میں
اندھے۔۔پہلے رماب کی ضد اور اب اسجد صاحب کی ضد۔۔اور اس سب میں عذبہ پِس رہی تھی۔۔۔
"مگر میں بھی یہ نہیں کر سکتا۔۔میں عذبہ کو اسطرح خود سے باندھ کر پھر الگ نہیں کر سکتا۔۔لڑکیاں
اپنے رشتے بہت مضبوطی سے نبھاتی ہیں۔۔یوں رشتہ بنا کر اور پھر طلاق دی تو وہ ٹوٹ جائے گی
رماب۔۔" دارام نے بے چارگی سے بولتے ہوئے ماتھا مسلا۔۔

دونوں دوست عجیب بے بسی کے مقام پر آن ٹھہرے تھے اور دوسری طرف عذبہ ٹینشن کی وجہ سے شدید بخار میں جلتی ہر آہٹ پر خوف سے آنکھیں میچ لیتی تھی کہ کوئی اسے آکر رماب سے نکاح کرنے کا نا کہہ دے۔

عجوہ اسکے ساتھ بیٹھی غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے بیٹھی تھی۔۔ عذبہ کا خوف اور رماب کی بے بسی وہ دیکھ رہی تھی۔۔ دونوں ہی بڑوں کی پلاننگ کا شکار تھے۔۔ اس نے اپنے دل سے رماب کی محبت نوچنا چاہی۔۔

کاش وقت پلٹ جائے۔۔ انکی زندگی میں آئی ینہ اور آدم جیسے لوگ ہی نا آئے ہوتے تو سب ٹھیک تھا۔۔ رماب نے اسے چھوڑ کر آئی ینہ کو چنا تھا اس بات نے عجوہ کی ہر حسرت ختم کر دی تھی۔۔ رماب کو پانے کی خواہش تو اب اسکے دل میں کہیں بھی نہیں تھی۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ سوچوں سے نکلی۔۔ چادر میں چھپی عذبہ کو دیکھا اور آہ بھر کر ''جی آجائیں'' کہا۔۔

اسجد چاچو کو دیکھ کر اس نے لب بھینچے اب وہ عذبہ کو اپنا فیصلہ سنائیں گے اور عذبہ میں کبھی بھی اتنی ہمت نہیں ہو گی کہ انکار کر سکے تو کیا وہ اسکے لیے بولے؟

ابھی عجوہ سوچ رہی تھی جب چاچو آکر بیڈ پر بیٹھے اور دھیرے سے عذبہ کو پکارا۔۔

''بابا پلیز کوئی بھی ایسی بات مت کیجئے گا کہ میں انکار نا کر سکوں اور خود کو ختم کر ڈالوں۔۔''
عذبہ ان کے بولنے سے پہلے ہی بولتی بری طرح رو دی۔۔اسکی بات نے چند لمحوں کے لیے انکا دل بند کر دیا۔۔

''عذبہ یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔کیا تمہارے بابا کوئی غلط فیصلہ کریں گے۔۔؟''وہ زخمی لہجے میں بولے عذبہ کے جملے نے انکی ہمت ختم کر دی تھی۔۔عجوہ نے داد دی تھی عذبہ کی اس موقع پر ایسی ہمت کو۔۔

''ہاں آپ میرے لیے بہت غلط فیصلہ لے رہے ہیں۔۔میں سن چکی ہوں۔۔اوپر والے جو بھی کہیں آپ کو انہیں بتانا چاہئے یے تھا کہ بہن بھائی کے درمیان ایسے رشتے نہیں جوڑے جاتے۔۔آپ نے کبھی رماب بھائی اور مجھ میں کوئی فرق نہیں کیا دونوں کو اولاد کی طرح رکھا۔۔''عذبہ کی بات پر اسجد صاحب کے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔۔اور شرمندگی چہرے پر عیاں ہوئی۔۔وہ کیا کر رہے تھے۔۔؟

''مجھے تو لگا تھا میں آپکی بیٹی نہیں۔۔اور اس بات پر میرے دماغ کی رگ پھٹ جاتی اگر عجوہ پیا مجھے حقیقت نا بتا دیتیں تو۔۔رماب بھائی شائی نہ پھپھو کے بیٹے ہیں تو کیا ہوا۔۔وہ میرے بھائی ہیں اور آپکو بابا بولتے ہیں بس ہمارے لیے اتنا بہت ہے ناں بابا؟''انکا ہاتھ پکڑ کر وہ آس سے بولی۔۔

''ہاں بالکل۔۔ تم سہی کہہ رہی ہو۔۔ تم دونوں میری اولاد ہو۔۔ کوئی سوتیلا نہیں عذبہ۔۔ سوری بیٹے میرے غلط فیصلے نے آپ کو اتنا پریشان کیا۔۔'' اسے سینے سے لگا کر وہ بھیگی آواز میں بولے اور تشکر بھری نظر سے عجوہ کو دیکھا جس نے بروقت بات سنبھال کر انہیں ان کی بیٹی لوٹا دی تھی۔۔

اب انہیں خاندان کو اور دوسرے لوگوں کو سنبھالنے کا ایک بڑا مرحلہ طے کرنا تھا اور وہ ''یہ سب'' اس بار اپنی اولاد کو درمیان میں لائے بغیر کریں گے۔۔ وہ عذبہ کا سر تھپتھپاتے سوچ میں گم تھے۔۔ عذبہ کی سسکیاں تھمنے لگیں اور سکون ملنے لگا تھا۔۔

ایک روز وہ اٹھی تو باپ، بیٹی کے غم میں، اسکی طلاق اور چھوٹی بچی کا سہارا سوچتے اپنے آخری سفر کو روانہ ہو چکا تھا۔۔ گھر میں کہرام سا مچ گیا۔۔ وہ خاندان جو کنزہ کی رخصتی پر تعلق توڑ گیا تھا آج اسکے باپ کی ناگہانی موت پر سب بھلائے آ گیا۔۔

مگر ہر ایک کی انگلی اسی پر اٹھی تھی۔۔ وہی تھی ماں باپ کی اس حالت کی زمہ دار۔۔ ماں کو سکتہ ہو چکا تھا اور خود اسے لگا اسکی دنیا اندھیر ہو چکی ہے۔۔

مگر دنیا تب اندھیر ہوئی جب خاوند کے جانے کے ایک ماہ بعد ہی اسکی ماں بھی چل بسی

اسے سہی معنوں میں اندازہ ہوا تھا سختی کسے کہتے ہیں۔۔ اور تکلیف کیسے ہوتی ہے۔۔۔

بھائی اس سے لاتعلق ہو گیا تھا۔۔

دن رات وقفے وقفے سے روتی بیٹی اور وہ خود اکیلے کمرے میں بیٹھے رہتے۔۔

اس نے بولنا تک چھوڑ دیا۔۔بس خالی خالی نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھتی رہتی۔۔

اور سوچتی کہ اصل قصوروار کون تھا؟

اسکے ماں باپ جنہوں نے جاہل انسان سے رشتہ جوڑا؟ وہ خود جس نے اس فیصلے سے انکار کر کے اپنی مرضی کی یا اسکی بیٹی جس کے آنے پر اسکا گھر ٹوٹا۔۔

ماں باپ جا چکے تھے اور اپنی غلطی ماننا آسان نہیں ہوتا۔۔اس لیے اس نے بھی سب الزام بیٹی پر ہی لگا دیا۔۔

وہی تھی سیاہ بخت اور اسکی بربادی کی زمہ دار۔۔اور اس سب سے انجان وہ بچی اپنی نانی کا لمس پانے کے لیے ایک کونے میں پڑی کبھی روتی کبھی تھک کر چپ ہو جاتی۔۔جسے اب تک اسکی ماں نے نام تک نہیں دیا تھا نانا نانی ''چھوٹی'' کہتے تھے۔۔۔

ایک سیاہ رات کو جب اسکا بھائی ی کام کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا ہوا تھا۔۔اسکے آنے کے بعد سے اب تک پہلی بار دھاڑ سے دروازہ کھولتی اسکی بھابھی کمرے میں آئی ی اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

''بھا۔۔ بھی۔۔آ۔۔آپ یہاں۔۔کوئی ی کام تھا؟''اس نے جھجھک کر پوچھا۔۔

''ہاہ۔۔ تمہاری اتنی اوقات ہے کسی کے کام آسکو۔۔ ماں باپ کو کھا چکی ہو۔۔ اور اب میں نہیں چاہتی میرے خاوند کو بھی اسی طرح تمہاری سیاہی نگل لے۔۔ اسکے آنے سے پہلے یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔۔ اسے کہہ دونگی اپنے خاوند کے گھر چلی گ ئی ی ہو۔۔'' بھابھی نے اسے گھر سے جانے کا عندیہ دے دیا۔۔

''بھابھی۔۔ میں کیسے جاسکتی ہوں۔۔ وہ طلاق دے چکا ہے اب تو عدت بھی پوری ہو چکی ہے۔۔'' وہ بے بسی سے روتی گڑگڑانے لگی۔۔

''کون جانتا ہے طلاق ہو گ ئی ی۔۔ دفع ہو جاؤ۔۔ ورنہ دھکے دے کر نکالوں گی۔۔'' بھابھی بدلحاظی سے چلائی ی۔۔ وہ خوفزدہ سی اپنی جگہ سے اٹھی۔۔ ''بھابھی پلیز۔۔'' بھابھی کی منتیں کیں۔۔ واسطے دئی یے مگر اس نے دیر کرنے پر اپنا کہا پورا کیا۔۔ اور دھکے دے کر اسے گھر سے نکالا۔۔ بچی اس افتاد پر نیند سے جاگ کر رونے لگی۔۔ اور وہ اسے اٹھائے ساکت نظروں سے گھر کا بند دروازہ تکنے لگی۔۔ پھر اس سے پہلے کہ محلے کے لوگ متوجہ ہوتے اور مزید تماشہ بنتا وہ بنا کچھ سوچے سمجھے بے سمت سفر پر چل پڑی تھی۔۔

''مجھے بتاؤ کیا کروں۔۔؟ کچھ ہی دیر میں لوگ دئی یے گ ئی ے وقت پر پہنچنے لگیں گے۔۔ میں کیسے اس پروگرام کو کینسل کروں رماب۔۔

وہ عورت تو اب منہ سر لپیٹے اپنی جلد بازی کو رو رہی ہے۔۔ مگر میں اسطرح کمرے میں بند نہیں ہو سکتا۔۔۔''اسجد صاحب بے بسی سے بول رہے تھے۔۔ کنزہ بیگم پر اب بھی غصہ برقرار تھا کہ اس سب کی زیادہ تر ذمہ دار بھی وہی تھیں۔۔ رماب نے موبائل کی سیاہ خاموش سکرین دیکھی مطلب دارام اپنے کہے پر قائم رہا وہ نہیں آرہا۔۔؟

''بابا میں عجوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ تایا جانی سے بات کریں۔۔ وہ مجھے معاف کر دیں۔۔ اور عذبہ کی بھی فکر مت کریں۔۔''رماب کے اچانک بولے گئے جملے پر وہ ٹھٹکے۔۔

''اوہ اب منہ کی کھالی تو عزت بچانے کے لیے عجوہ نظر آگئی۔۔ مگر وہ تمہارا کھلونا نہیں کہ جب چاہو گے پھینک دو گے اور جب دل کیا مانگ لیا۔۔ اپنا کوئی اور انتظام کرو۔۔''اتنے صفاچٹ جواب پر رماب اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا۔۔ اسے ایک بار تایا جانی سے بات کرنا تھی۔۔ وہ ہمت کرتا انکے گھر گیا۔۔

چچی سے معلوم ہوا وہ لائبریری میں ہیں۔۔

وہ سیدھا انکے پاس پہنچا۔۔۔

''آؤ بھئی دولہا آج اپنی شادی کے اس وقت یہاں کیسے۔۔۔۔؟''عابد صاحب اسے دیکھ کر خوشدلی سے بولے تو وہ سر جھکائے ان کے سامنے جا بیٹھا اور ہمت کر کے بولا۔۔۔

''تایا جانی مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔

میں عجوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"اس نے کہہ کر انکا حیران چہرہ دیکھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں میں نے پہلے اسکے رشتہ سے انکار کر کے بابا اور آپکو بہت ہرٹ کیا۔۔۔میں بس مسز اسجد کی ضد میں آگیا تھا۔۔۔میں جانتا ہوں آپ نے اور بابا نے ہم دونوں کو ہمیشہ ایک ساتھ دیکھا ہے۔۔۔پلیز میری نادانی کو بھول کر میری عجوہ سے شادی کر دیں۔۔میں وعدہ کرتا ہوں اسے ہمیشہ خوش رکھونگا۔۔اسکی سٹڈیز بھی کمپلیٹ کرواؤنگا۔۔

اور کبھی اس پر سختی نہیں کرونگا۔۔۔"وہ باقاعدہ التجا کرتے ہوئے وعدے کرنے لگا۔۔۔

"بیٹا تم نے جسکی ضد میں یہ سب کیا وہ عورت رشتے میں تمہاری ماں ہے۔۔وہ چاہے ماضی میں جیسی بھی تھی تمہارے لیے وہ دل سے ماں بنی۔۔اسجد کو وہ لاوارث حالت میں ملی اور اس سے نکاح میں کیونکہ اس کا کوئی وارث شامل نا تھا تو سب نے اسے بھاگی ہوئی لڑکی سمجھا اور کبھی عزت نہیں دی مگر تم جیسا سمجھدار انسان بھی اس مجبور عورت سے ایسا سلوک کرتا ہے۔۔۔مجھے یقین نہیں ہوتا۔۔اس نے اپنی اولاد کو نہیں چاہا مگر تم سے ہمیشہ بہت پیار کیا۔۔اس سے بلاوجہ ضد لگانے کا نتیجہ دیکھ لو۔۔ہمیں بھی دکھ دیا خود بھی زلیل ہوئے۔۔۔"تایا جان تاسف سے سمجھانے لگے وہ سر ڈالے بیٹھا رہا۔۔آج انکی ہر بات سہی لگ رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔"وہ ندامت سے بولا۔

میرے تو تم اب بھی بیٹے ہو۔۔ غلطی کی اور اسکا انجام بھی دیکھ لیا۔۔ میں عجوہ کا رشتہ اپنے بہن یا بھائی ی کے ہاں کرنا چاہتا تھا چلو دیر سے سہی۔۔۔ مگر پھر عذبہ کا کیا ہو گا؟'' تایا جان کی رضامندی سے اسکا بوجھ ہلکا ہوا۔۔ وہ یکدم پر سکون سا ہوا۔۔۔

''عذبہ کے لیے اللہ بہتر کرے گا۔۔ آج ہی اسکا بھی نکاح ہو گا میں نے لڑکا دیکھ لیا'' وہ زبان سے جس اعتماد سے لفظ ادا کر رہا تھا دل میں اتنا ہی وہم اور پریشانی بڑھ رہی تھی۔ دارام نا آیا تو کیا کرے گا۔۔۔؟

''دیکھ لو آدم خان بھی تمہاری چوائی س تھا۔۔ اب تمہاری تائی جان کے بھانجے کا آپشن ہے انکی بہن کو وہ منا چکی ہیں کاشان اچھا لڑکا ہے۔۔ لیکن سوچ سمجھ لینا۔۔'' تایا جان نے اسکا کندھا تھپتھپایا تو وہ کاشان کو سوچنے لگا ایک دو بار مل چکا تھا۔۔ سلجھا ہوا اور سمجھدار لڑکا تھا۔۔ ملٹی نیشنل کمپنی میں بہت اچھی پوسٹ پر تھا۔۔ سنجیدہ اور کم گو تھا۔۔ رماب کو تسلی محسوس ہوئی ی۔۔۔

''میرا تو سر درد سے پھٹا جا رہا ہے عذبہ۔۔ تمہارے لیے ہر نمونہ کیوں چنا جا رہا ہے۔۔۔ بڑی خالہ کا بیٹا تو بہت زبردست ہے مگر انکا گھر۔۔ اتنے لوگ۔۔ چار چار دیورانیاں۔۔ بچوں کا ڈھیر اور سخت گیر سی خالہ تو سب کام اپنی نگرانی میں کرواتی ہیں۔۔ بس خالو اپنے کام سے کام رکھنے والے ہیں۔۔ ان کے گھر تو بچوں کو بھی زیادہ کارٹون نہیں دیکھنے دیتے کہ خالہ کو الٹی سیدھی شکلیں نہیں پسند۔۔ تمہارا گزارہ کیسے ہو گا عذبہ۔۔۔'' عجوہ کی بات نے بخار اور کمزوری سے جھولتی عذبہ کے مشکل سے پر سکون ہوئے

اعصاب کو جھٹکا لگا یا۔۔۔ وہ گلاسز میں اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید پھیلا کر عجوہ کو دیکھ رہی تھی۔۔ ایسا ''ظالم'' گھر جہاں کام کرنا پڑے اور اینیمیز کوئی ی نا دیکھنے دے۔۔۔

''اور مجھے دیکھو جب یہاں دل کو سنبھال لیا اور اپنے اندر اس سڑیل مطلب پرست انسان کی خواہش ماری تب اسے میر انصیب بنایا جا رہا ہے۔۔۔ ہائے میری جذبہ ہمارا ہی نصیب کیوں اتنا برا نکلا۔۔ نا تمہارا گھر اچھا نکلا نا میرا بندہ کام کا نکلا۔۔۔'' عجوہ کی ہائے ہائے پر عذبہ نے کان نہیں دھرے۔۔ اسے تو اپنی فکر لگ گ ئی ی تھی۔۔

''پیا۔۔۔ مجھے بچا لیں۔۔۔'' آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھرے آس سے عجوہ کو دیکھا تو اسے ہوش آیا۔۔ وہ عذبہ سے کیا بکواس کر بیٹھی۔۔ آج کی شام نکاح تھا اور وہ عجوہ کو امید بھری نظروں سے دیکھتی سسکیاں بھر رہی تھی کہ وہ بچا لے عجوہ کو اپنا غم بھول کر اسکی فکر ستانے لگی۔۔۔

وہ دونوں ہلکی پھلکی ڈریسنگ اور نیچرل میک اپ میں گھونگھٹ ڈالے برائی ڈل روم میں بیٹھی تھیں۔۔ عجوہ کا بھی آف وائی ٹ سا ڈریس تھا اور عذبہ کا بالکل ہی وائی ٹ۔۔ برائی ڈل ڈریسز پہننے سے دونوں نے انکار کر دیا تھا، جب دل راضی نا ہو سجنا کیسا۔۔۔

عذبہ صوفے پر نیم دراز منہ بگاڑ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اگر نکاح خوان نے کاشان نام لیا تو کن الفاظ میں انکار کرے۔۔۔ سیدھا سادھا قبول ہے کی جگہ ''قبول نہیں'' کہے یا ''پلیز مجھ پر یہ ظلم نہیں

کریں بڑی خالہ کو میں بالکل نہیں پسند اور مجھے کام کرنے بھی نہیں آتے''یوں تفصیل سے معذرت کرے۔۔۔؟شاید سب کو ترس آجائے۔۔

باہر میرج ہال میں رشتے داروں اور جاننے والوں کی رونق لگی ہوئی ی تھی کچھ جاننے والے پرانے دولہا دولہن ''غائب''ہو جانے کی وجہ پوچھ رہے تھے جسکی تائی ی جان، کنزہ بیگم اور شائی نہ پھپھو الگ الگ کہانیاں سناتی انہیں مطمئن کرنے میں لگی تھیں۔۔۔بڑی خالہ اب بھی کرخت سا منہ بنائے ایک سائیڈ پر بیٹھی تھیں۔۔اور وہ سوچ چکی تھیں عذبہ پر بالکل ترس نہیں کھائیں گی اور چند مہینوں کی سخت ٹریننگ کے بعد سب کو اپنا تیار کردہ شاہکار دکھائیں گی کہ دیکھو ٹیڑھی لڑکی کو کیسا بانس کی طرح سیدھا کر دیا۔۔۔

ان کا بیٹا رماب کے ساتھ یوں بے زار صورت بنائے بیٹھا تھا جیسے کسی اور کی شادی میں آیا ہو۔۔اس نے عذبہ کو نہیں دیکھا تھا۔۔اور ماں نے جو اسکی شخصیت بیان کی تھی اسے اپنا فیوچر بالکل سیاہ نظر آرہا تھا ایسے میں مسکرانے کی ہمت کم از کم اس میں بالکل نہیں تھی۔۔۔

نکاح کا وقت ہوا نکاح خوان تشریف لائے اور پہلے رماب کا نکاح شروع کیا گیا۔۔

عین اسکے نکاح کے وقت دارام ہال میں داخل ہوا اور سیدھا رماب کے پاس جا بیٹھا۔۔

رماب اس کے اتنے لیٹ آنے پر ناراض ہوا۔۔

''سنو رماب۔۔میں بہت ضروری میٹنگز ڈیلے کر کے آیا ہوں اور تمہارے لیے بالکل نہیں آیا۔۔عذبہ کا نکاح تو نہیں ہوا ناں ابھی۔۔۔؟'' نکاح کی مبارکباد وصول کرتے رماب کے کان میں دارام نے سرگوشی کی تو وہ پہلے تو اسے ناسمجھی سے دیکھنے لگا اور جب بات سمجھ آئی ی تو خوشی سے اسکا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

کاشان سے معذرت کرنے کی تمہید باندھنے لگا تو وہ جلدی سے بول اٹھا۔۔۔

''بھائی ی شرمندہ مت کریں۔۔میں بالکل راضی نہیں تھا ہمیں خالہ نے مجبور کیا تھا بس۔۔''اس نے ایمانداری سے کہہ کر وہاں کھڑے اسجد اور عابد صاحب کو بھی حیران کر دیا۔۔

بڑی خالہ کو پتا چلا تو کب سے سوچ سوچ کر آدھے ہوتے دماغ میں ٹھنڈک اتری۔۔۔

اکڑ کر سب کے درمیان کھڑی شائستہ بیگم کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔جس لڑکی سے انہیں شدید نفرت تھی بیٹا اس سے نکاح کرنے آیا بیٹھا تھا۔۔باقی سب خوش تھے۔۔۔

نکاح پڑھایا گیا۔۔اور رماب مسکراتی نظروں سے دارام کو دیکھنے لگا جو اسکی بات مان کر آیا تھا مگر وہ غلط تھا۔۔۔

دارام عین وقت پر فیصلہ بدل کر کیوں آیا تھا اس بات کا رماب کو خواب بھی نہیں آسکتا تھا۔۔دارام اسکی وجہ سے نہیں آیا تھا۔۔

سب لوگ شائی نہ بیگم کو مبارک دے رہے تھے اور داد دے رہے تھے کہ اپنے اتنے شاندار بیٹے کے لیے عذبہ جیسی لڑکی کو چن لیا۔۔

اب وہ کیا کہتیں کہ بیٹے نے پوچھا تک نہیں۔۔۔اسجد صاحب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دارام اپنے آفس میں بیٹھا فائی لز میں الجھا تھا۔۔ہانیہ تو شادی پر گئی ہوئی تھی مگر لائی لہ اس کے کئی بار کہنے پر بھی نہیں گئی اور اس کے ساتھ بیٹھی کام کروا رہی تھی۔۔

''آپ کو جلد از جلد یہ فائی لز ریڈی چاہئیں۔۔یہاں بہت غلطیاں ہیں میں وہ ایڈٹ کر لیتی ہوں۔۔''

لائی لہ نے بنا کہے ایک فائی ل اٹھالی۔۔اسے بس اس دلکش انسان کے سامنے بیٹھ کر اسے دیکھنا تھا جسے دیکھ دیکھ کر دل ہی نہیں بھرتا تھا۔۔مغربی نقوش میں مشرقی کشش والا دارام شاشیرازی۔۔اسکی زندگی کی پہلی شدید خواہش تھا اور وہ اس سے دستبرداری حاصل کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

دارام نے کندھے اچکا دئیے۔۔جیسے وہ لڑکی ڈگری کمپلیٹ ہونے کے باوجود اسکی کمپنی میں جاب کر رہی تھی اور اسکے اچھے کام اور محنت کی وجہ سے وہ اسے نکال نہیں پایا ایسے ہی وہ اس وقت بہت تیزی سے اسکا کام کروا رہی تھی تو اسے بھی اعتراض نہیں ہوا۔۔بات کام کی تھی تو سہی ہے۔۔

دارام کے موبائی ل پر آتی اچانک کال نے اسکے ساتھ ساتھ لائی لہ کے بھی کان کھڑے کئی یے۔۔۔

''دارام بھائی ی۔۔۔'' عذبہ کی رونی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔ بالکل پہلی بار اس نے کال کی تھی وہ بھی آج اسکی شادی کے دن۔۔ دارام نے حیران تو ہونا ہی تھا۔۔

''یواو۔کے ؟ کیا کچھ ہوا ہے ؟'' دارام نے پریشانی سے پوچھا جو اسے پکار کر اب بس رو رہی تھی بول نہیں رہی تھی۔۔

''دارام بھائی ی۔۔ پلیز غصہ مت کیجئی یے گا۔۔ اور ڈانٹنا بھی نہیں۔۔ آپ کو پتا ہے مجھ پر کیا کیا قیامتیں گزریں۔۔ پہلے ایک برے انسان کے ساتھ میرا رشتہ زبردستی کیا گیا۔۔ پھر بنا پوچھے رشتہ ختم کیا۔۔ پھر رماب بھائی ی۔۔'' فرصت سے لمبی کہانی سناتی عذبہ نے آخر میں سسکی بھر کر توقف کیا کیونکہ دارام خاموش تھا کچھ بولا تک نہیں۔۔

''سب جانتا ہوں عذبہ۔۔ اب کیا پریشانی ہے رماب کی تو اب عجوہ سے شادی ہو رہی ہے ناں۔۔'' دارام نے نرمی سے کہا اور ایک نظر کام کے ڈھیر پر ڈالی۔۔ اسے عذبہ کی کال کا مقصد سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

''ہاں جی۔۔ ان دو کی ہو رہی ہے اور میں ؟ میں کہاں جاؤ نگی۔۔ ؟ جہاں میرا نکاح ''زبردستی'' کیا جا رہا ہے۔ اس لڑکے کی شکل نہایت خوفناک سی ہے۔۔ اور اسکی ماں کی اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔۔ وہ ٹائی ی۔ ٹین (اینیمی کریکٹرز جو انسان کھاتے تھے) لگتی ہیں۔۔ ان کے گھر میں سب خوفناک لوگ رہتے ہیں اور۔۔۔'' عذبہ پھر سے روہانسی آواز میں بول رہی تھی۔۔ اور دارام تو حیران تھا کہ آج اتنی

لمبی بات کرنے کی ہمت کہاں سے لائی ی وہ جو دو باتوں کے بعد چھپنے کی جگہ ڈھونڈتی تھی۔۔لائی لہ کی نظریں دارام پر ٹکی تھیں جو کچھ پریشان اور کچھ الجھا ہوا سا جانے کیا کہانیاں سن رہا تھا۔۔

وہ دیکھ رہی تھی آج کام بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے ناوہ کوئی ی کال کر رہا تھا نا اٹینڈ کر کے اتنی لمبی بات کر رہا تھا۔۔پھر اس کال پر کیوں ٹائی م ضائی ع کر رہا تھا۔۔

''تو۔۔تم اپنے بابا سے بات کرو ناں۔۔میں کروں رماب سے بات۔۔؟''دارام لائی لہ کی وجہ سے اٹھ کر ایک سائی ڈ پر ہوا اور فکر مندی سے بولا عذبہ کی بات نے اسے بھی پریشان کر دیا تھا مطلب وہ راضی نہیں اور زبردستی کی جا رہی ہے اسکے ساتھ۔۔۔

''کسی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔آپ بس پلیز۔۔مطلب اب میں کسی سے بھی یہ بات نہیں کر سکتی تھی۔۔عجوہ پیا نے کہا کہ۔۔''عذبہ بولتے بولتے عجوہ کے آنکھیں دکھانے پر گڑبڑائی ی عجوہ کا مشورہ تھا مگر طے ہوا تھا کہ عجوہ کا نام نہیں لیا جائے۔۔

''مم۔۔میرا مطلب عجوہ پیا کو میں نے کہا۔۔نہیں مطلب میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ۔۔''

عذبہ کے ہکلانے پر عجوہ نے ماتھا پیٹا اور دارام نے بھی لب بھینچے۔۔وہ سمجھ گیا تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہے پر کہہ نہیں پا رہی۔۔

''عذبہ۔۔میری شادی میری کزن سے ہو چکی ہے''دارام نے نرمی سے اسے بتایا تو وہ چونکی پھر آنکھیں جگمگائی یں۔۔۔

”ہاں تو اچھی بات ہے۔۔مجھے بھی اصلی والا ہز بینڈ نہیں چاہئی یے۔۔پلیز آپ بس مجھ سے ایک بار نکاح کر لیں۔۔پھر آپ کی اپنی زندگی میری اپنی۔۔مجھے بس اس میس سے نکال لیں۔۔اپنی کزن کو ہمارے نکاح کا بتائی یے گا بھی نہیں۔۔میں آپ کو کبھی تنگ۔۔۔“عذبہ کی تیز تیز چلتی زبان نے دارام کو کئی لمحوں کے لیے بے یقینی کی وجہ سے گم صم کر دیا۔مطلب وہ نکاح کو کھیل سمجھ رہی ہے؟وہ سیدھا صاف کانٹریکٹ کر رہی تھی۔۔

دارام نے بنا کچھ کہے کال کاٹ دی۔۔سر میں درد سا ہونے لگا سارے دن کی تھکن ایک ساتھ اعصاب پر چھا گئی تھی۔۔عذبہ کی باتیں بچگانہ تھیں، فضول تھیں مگر وہ عذبہ کو مایوس نہیں کر سکتا تھا۔۔وہ جو کبھی عام بات بھی نہیں کر سکتی تھی آج اتنی بڑی بات کہہ گئی صرف اس لیے کہ اچانک سے لیے گئے بے عجیب و غریب فیصلوں نے اسکے حواس سلب کر لئی یے تھے۔۔دارام کو اس پر ترس بھی آیا اور باقی سب پر غصہ بھی۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ”عذبہ“خود اسے نکاح کا کہے گی۔۔۔وہ بیلا، اس سے جڑا رشتہ۔۔اپنی نانی اور روزی آنٹی، شائستہ بیگم اور ہانی، ثانی سب کو بھول گیا۔۔بس ایک بات کان میں مسلسل گونجنے لگی۔”پلیز آپ بس مجھ سے ایک بار نکاح کر لیں“

وہ مجبور تھا رشتوں کی وجہ سے مگر اتنا بھی نہیں کہ عذبہ خود بول دے اور وہ پھر بھی انکار کر دے۔۔۔

وہ عین وقت پر اپنی سب سوچوں کو جھٹک کر نکاح کے لیے جا بیٹھا تھا۔۔

عذبہ نکاح خواں کے منہ سے کاشان کی بجائے ''دارام شاشیرازی''سن کر تھوڑی نروس ہوئی ی مگر پھر ہاں بول دی۔۔اسے تو ایسا ہز بینڈ مل رہا تھا جو دنیا کے سامنے اسکا خاوند ہو گا اور حقیقت میں وہ اپنی مرضی سے جئی یے گی۔۔اس سے زیادہ اسے کچھ چاہئی یے بھی نہیں تھا۔۔وہ خوش فہمی میں مبتلا تھی۔۔۔

ایڈم سیدھا اپنے باپ کے پاس پہنچا تھا۔۔وہ ملے تو گلے سے لگا کر رو پڑے۔۔
پتا چلا کافی وقت سے بہت بیمار ہو گ ئی ے ہیں اس لیے رابطہ بھی نہیں کر پائے۔۔
ایڈم خاموش نظروں سے دیکھتا رہا۔۔جوان ہو کر باپ سے پہلی بار روبرو مل رہا تھا تو جھجھک واضح تھی انداز میں۔۔
ایڈم رات کو گھر گیا۔۔اسکی تینوں بہنیں جوش اور خوشی سے چمکتی آنکھوں سے اپنے دراز قد سنجیدہ سے بھائی ی کو دیکھے جا رہی تھیں۔۔سٹیپ مدر کو آنٹی کہا تو سینے سے لگا کر ٹوک گ ئی یں۔۔
''مجھے ماما کہو۔ان تینوں کی طرح۔۔تم میرے بھی بیٹے ہو۔۔مجھے اپنی ماں سمجھو''وہ مان گیا۔۔اسے جو جیسا کہا گیا مانتا گیا۔۔
اگلے دن باپ نے جائی داد اولاد کے نام کی۔۔انکی پراپرٹی کے چھ پرسنٹ بیٹیوں کے نام جبکہ فور پرسنٹ ایڈم کے نام تھا۔۔

جس میں انکا سارا بزنس اور ایک الگ گھر جو ایڈم کو تو بہر حال اپنے حساب سے بہت بڑا لگا تھا۔۔ گھر بہت پیارا اور بہت بڑا تھا۔۔

مسٹر شیرازی جانتے تھے وہ امیر کہ میں شاہی انداز سے رہا ہے۔۔ ان کا اپنا گھر بھی حالانکہ بہت بڑا اور اچھا تھا مگر بیٹے کو بالکل وہاں جیسی ہر آسائش دینی چاہی۔۔ جدید طرز پر بنا گھر۔۔ جسکے بیک سائڈ پر وسیع گراسی پلاٹ اور ہر طرز کے پھولوں کی لائینز تھیں اور ایک سائڈ پر بڑا سا سوئمنگ پول۔۔۔ اور ایڈم کا حق اسے سونپ کر بمشکل ایک ماہ وہ اپنے بیٹے کے پاس رہے اور جی بھر کر اسے دیکھا اور پیار دیا۔۔۔

"میں اپنی فیملی کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔ میرے ماں باپ تمہیں دیکھنے کی خواہش لیے اس دنیا سے چلے گئے۔۔ میں نے الزبتھ سے بہت ریکوئسٹ کی کہ وہ کچھ وقت کے لیے پاکستان آجائے۔۔ اس نے اس بات پر مجھ سے بالکل قطع تعلق کر لیا۔۔ اسے پاکستان آنے میں دلچسپی نہیں تھی۔۔ وہ چاہتی تھی میں اپنے گھر اور گھر والوں کو چھوڑ کر اسکے پاس رہوں۔۔ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا بیٹا۔۔ مجھے تم چاہئے تھے مگر اپنی فیملی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔" ایڈم کے گلہ کرنے پر انہوں نے رو کر بتایا۔۔ وہ چپ ہو گیا۔۔

شاید اسکی قسمت میں ہی نہیں تھا ماں باپ کے پاس ایک ساتھ رہنا۔۔

ایک ماہ بعد وہ سکون سے دم توڑ گ ئی ے۔۔انکی حالت کے حساب سے ایک ماہ بھی بہت زیادہ تھا مگر وہ بیٹے کے لیے جی لیے۔۔۔

وہ مرنے سے پہلے ہاتھ جوڑ کر اس سے ریکوئی سٹ کر گ ئی ے تھے کہ اپنی بہنوں کو کم از کم انکی شادیوں تک سنبھال لینا۔۔

بڑی دو تو ابھی بھی بڑی تھیں مگر ثانی بہت چھوٹی تھی۔۔وہ انکی خواہش پوری کرتے ہوئے وہ اپنے ن ئی ے گھر میں رہنے لگا اور اپنی فیملی کو بھی اپنے پاس شفٹ کر لیا۔۔

شائی نہ بیگم بہت خوش تھیں وہ بہت زمہ داری سے انہیں، گھر اور بزنس کو سنبھال چکا تھا۔۔وہ پہلے تو بہت سنجیدہ اور لیا دیا رہا مگر آہستہ آہستہ ان میں گھلنے لگا۔۔

رانیہ کی اچھی جگہ شادی بھی کر دی۔۔

اسے بہنیں بہت پیاری تھیں۔۔ مگر اس نے اب تک چھپائے رکھا تھا کہ وہ بیلا سے شادی بھی کر چکا ہے اور ایک دن اسے واپس لوٹ جانا ہے اپنے وعدے کے مطابق۔۔۔

اور تب اسکی زندگی نے اچانک رخ موڑا اور وہ سب وعدے بھول کر عذبہ سے نکاح کر بیٹھا تھا اور اپنی ماں بہنوں کو حیران کر دیا۔

دارام اسے چھوڑ کر آفس چلا گیا تھا اسے وہاں بکھرا کام سمیٹنا تھا۔۔ عذبہ کو ملازمہ نے دارام کا کمرہ دکھایا۔۔ باقی لوگ اپنے اپنے رومز میں بند ہو چکے تھے۔۔

شائستہ بیگم کو شدید غم کھا رہا تھا۔۔ کیا کیا سوچا تھا اور اس نے ''میریڈ ہوں'' کہہ کر انکے سب خواب توڑے اور اب اس لڑکی سے نکاح کر کے گھر لے آیا جو انہیں اپنے بھائی ی کے گھر بھی برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔

ثانی کا موڈ بس اس لیے آف تھا کہ نا وہ فرینڈز کو بلوا سکی نا دھوم دھام ہوئی ی اور بھائی ی نے اچانک شادی کر لی۔۔ سو وہ کچھ بھی کہے بنا جا کر سوگ ئی ی۔۔

اور ہانیہ کا غصے سے برا حال تھا۔ لائی لہ کو پتا چلا تو سفیر ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔

بھائی ی نے عذبہ جیسی آدھی پاگل آدھی بیمار سے ہی کیوں شادی کر لی۔۔ اسکی نیند اڑ گ ئی ی تھی۔ وہ ن ئی ی چالوں میں الجھی تھی۔۔

اور دارام کے کمرے میں بیٹھی عذبہ کو رونا آ رہا تھا کہ اس کمرے میں سونے کی جگہ نہیں تھی۔۔ صوفے پر بیٹھی وہ سوچ سوچ پاگل ہوئی ی جا رہی تھی کہ دارام کیا سوتا نہیں ہے؟ یا پھر صوفوں پر سو جاتا ہے؟

رماب مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو ایک کشن اڑتا ہوا آ کر اسکے پاؤں میں گرا وہ بوکھلا گیا اور کمرے کی حالت دیکھ کر اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔ ڈریسنگ کی ساری چیزیں بکھری پڑی تھیں۔۔ بستر کی

حالت بھی خراب تھی چادر سائی ڈپر لٹکی پڑی تھی اور تکیے زمیں پر پڑے اپنی قسمت کو رو رہے تھے۔۔۔وہ جنگ کے لیے تیار ہونے لگا۔۔۔

بیڈ کی ایک سائی ڈپر زمین پر بیٹھی عجوہ کی حالت سے لگتا تھا جیسے اس پر جن آ گیا ہو۔۔بکھرے بال اور ارد گرد بکھری جیولری۔۔مٹا مٹا سا میک اپ۔۔روتی آنکھیں۔۔

''عجوہ تم ٹھیک ہو؟'' رماب نے چیزوں سے بچا بچا کر قدم رکھتے ہوئے پوچھا اور اسکی طرف آیا تھا۔۔۔

''خبردار میرے آس پاس بھی آنے کی کوشش نہیں کرئی یے گا۔۔بہت تماشہ بن گ ئی ی میں۔۔ ابھی تو عذبہ کی وجہ سے آپکا عشق بھی آپ سے دور کر دیا گیا۔۔زندگی میں کبھی مہلت ملے تو کر لینا اسی آئی ینہ بی۔بی سے شادی۔۔میرا آپ سے رشتہ صرف دنیا کی نظر میں ہے ورنہ میں اس شادی میں یا آپ میں ون پرسنٹ بھی انٹرسٹڈ نہیں۔۔۔'' عجوہ تو شیرنی کی طرح دھاڑتی رماب کو حیران کر گ ئی ی تھی۔۔وہ منہ کھولے دیکھے گیا۔۔قدم اپنی جگہ جم گ ئی ے تھے۔۔۔

''اور یہ جو میس پھیلایا ہے۔۔اسے کون سمیٹے گا محترمہ۔۔پہلے تو مجھ سے شادی کرنے کے لیے تعویذ تک کر ڈالے اور اب اتنا غصہ۔۔'' رماب کونے سینے پر بازو لپیٹے اور ابرو چڑھا کر اسے دیکھا۔۔۔

'' تعویذ ہی تو کیا تھا لیکن اس بابے نے اس تعویذ کے ذریعے جن بھیج دیا آپ پر۔۔پورے گھر کو زلیل کروا کر مجھ سے نکاح کر لیا۔۔'' عجوہ نے بھی برابر سینے پر ہاتھ باندھ کر طنز کیا کہ رماب اس کے انداز پر عش عش کر اٹھا۔۔اتنی دلیری۔۔؟ یہ زبان؟ توبہ توبہ۔۔

رماب کو نظر آگیا عجوہ کو منانے کے لیے اچھے خاصے پاپڑ بیلنے پڑیں گے اسے۔۔

''او۔کے۔۔میری غلطی۔۔میں برا۔۔تم میری محسنہ ہو۔۔پوری زندگی پڑی ہے مجھ پر احسان جتانے کی۔۔ابھی یہ پھیلاوا سمیٹو۔۔میں اس حالت والے کمرے میں نہیں سو سکتا۔۔''رماب نے ہاتھ باندھ کر ہار مانی۔۔

''مجھے کوئی مس ئی لہ نہیں۔میں سو سکتی ہوں۔۔جسے مس ئی لہ ہو وہ خود سمیٹے۔۔''عجوہ ہاتھ جھاڑتی بستر پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔رماب نے اسے گھورا۔۔

''او۔کے۔۔ابھی میری فیملی اور تمہاری فیملی باہر گپ شپ لگا رہی ہے۔۔تو میں باہر جا کر کہہ دیتا ہوں کہ کوئی بھی آکر روم صاف کر دے۔۔پھر جواب دینا اس پھیلاوے اور مستی کا۔۔۔''رماب کندھے اچکا کر بے نیازی سے بولتا دروازے کی طرف بڑھا عجوہ کا سانس حلق میں اٹکنے لگا۔۔۔

''رکیں۔۔نہیں۔۔۔''عجوہ چیخی تو وہ رکا۔۔

''میں نہیں کر سکتی اکیلی۔۔آپ کو بھی سب سیٹ کروانا پڑے گا۔۔ورنہ میں کہہ دونگی آپ نے یہ سب آئی ینہ کی جدائی کی تڑپ میں کیا ہے۔۔۔''عجوہ نے جوابی کاروائی کرتے ہوئے دھمکی دی تو رماب کا سر چکرا گیا اسکے مسلسل آئی ینہ والے طنز پر۔۔۔

''او۔کے آجاؤ۔۔اور یہ آئی ینہ نامہ بھی بند کرو اب۔۔ورنہ دو دن بعد جب تم ایڈجسٹ کر چکی ہو گی تو خود کو ہی جیلسی ہو گی۔۔''

رماب نے جھک کر تکیے اٹھائے۔۔۔ عجوہ بھی منہ بناتی ہئی یر برش اور اپنی جیولری سمیٹ کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھنے لگی۔۔

رماب نے گھوم کر اسے یوں مصروف سا اپنے کمرے میں دیکھا تو مسکرا دیا۔۔۔

''عذبہ نے مجھ سے کہا تھا محبت ہو تو ایسی جیسی عجوہ پیانے کی ہے رماب بھائی سے۔۔ تعویذ کیے۔۔ تہجدوں میں مانگا۔۔ اسی لیے تو میں نے اپنے دل سے بغاوت کر کے کسی اور کو چنا پھر بھی میرے نکاح میں تم ہی آئی ہو۔۔'' رماب دلکشی سے مسکرا کر بول رہا تھا عجوہ کے ہاتھ ساکت ہوئے۔۔۔

(جذبہ کہیں کی۔۔ میرے ہاتھ لگو۔۔ یعنی ہر بکواس کرنی ضروری ہوتی ہے۔۔) عجوہ کو شدید غصہ آیا اس چالاکو پر جو اسکا ہر پول کھول چکی تھی ورنہ عجوہ نے سوچا تھا خوب اکڑ دکھائے گی۔۔

''بڑی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں آپ کی بہن نے اور آپ نے۔۔ میں اور آپ سے محبت۔۔؟ میں ایسے خوفناک کام کر ہی نہیں سکتی۔۔۔'' عجوہ بیڈ شیٹ سیٹ کرتی نفی میں سر ہلانے لگی رماب نے ہنسی دبائی۔۔

''اچھا۔۔ مطلب وہ تعویذ واقعی سر درد کا تھا؟'' رماب نے شرارت سے اسے تعویذ کا حوالہ دیا۔۔ اور بیڈ پر تکیے رکھے۔۔

عجوہ نے رک کر اسکی شوخی دیکھی (عذبہ تم اللہ کو جواب دو گی) دانت پیسنے لگی۔۔

''وہ تعویذ عذبہ کے پیٹ کے لیے تھا جہاں کوئی ی بات نہیں ٹکتی۔۔۔'' عجوہ نے سمپل ڈریس اٹھاتے ہوئے کلس کر کہا اور واش روم میں گھستی زور سے دروازہ بند کیا۔۔

رماب نے قہقہہ لگایا اسکی حالت اور بے چارگی پر۔۔ ''جیو عذبہ۔۔ تمہاری مہربانی سے عجوہ کو منانا تھوڑا آسان اور دلچسپ ہو گیا ہے۔۔'' رماب دل میں عذبہ کو مخاطب کرتا اسے کال ملانے لگا۔۔ پوچھے تو سہی وہ ٹھیک ہے۔۔ پھپھو نے کوئی ی فساد ہی نا کھڑا کر دیا ہو اس کے خلاف۔۔ وہ بڑبڑایا۔۔

''رماب بھائی ی۔۔۔'' کال اٹینڈ کرتے ہی عذبہ کی ہمیشہ کی طرح روتی دھوتی آواز سن کر وہ پریشان ہو گیا اسکے رونے پر۔۔۔

''عذبہ کیا ہوا؟ ٹھیک تو ہو ناں۔۔'' رماب نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

''آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ کہ میرا جس سے نکاح ہوا وہ ویمپائی رہے۔۔ انکے روم میں کوئی ی بیڈ ہی نہیں ہے۔۔ وہ سوتے نہیں ہیں۔۔ میں کہاں سوؤ نگی اب؟ مجھ سے صوفہ پر نہیں سویا جاتا۔۔ میں تو کروٹیں بدلتی رہتی ہوں۔۔ نیچے گر جاؤ نگی۔۔۔'' عذبہ روتے ہوئے اپنا غم سنانے لگی۔۔ رماب کو پہلے تو ہنسی آئی ی مگر ضبط کر گیا۔۔

''میری گڑیا۔۔ دارام کہاں ہے۔۔؟ کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں؟'' رماب نے نرمی سے پوچھا۔۔

''نہیں ہیں۔۔ وہ تو مجھے گھر چھوڑ کر جانے کہاں گ ئی ے۔۔ ضرور اپنے کھانے کا انتظام کرنے گ ئی ے ہونگے۔۔ ویمپائی رزرات کو ہی شکار کرتے ہیں۔۔ کیونکہ ڈے ٹائی م تو سورج کی روشنی

سے وہ لوگ جل جاتے۔۔اوہ۔۔ مگر وہ تو سورج میں بھی گھومتے رہتے ہیں۔۔ مطلب انکے پاس ڈے لائی ٹ رنگ ہے یا پھر وہ۔۔'' عذبہ کی وہی الٹی سیدھی کہانیوں سے رماب کا سر چکرا گیا، اس نے بے چارگی سے سر جھٹکا۔۔

''عذبہ۔۔ یہ کیسی دنیا میں رہتی ہو پاگل۔۔ کال رکھو میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔'' رماب نے اسکی بے لگام زبان کو لگام ڈالی اور کال کاٹ کر دارام کو کال کرنے لگا مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔۔ عجوہ چینج کر کے آئی تو رماب کو پریشانی سے کالز کر رہا تھا۔۔

''مجھے آواز میں نیند نہیں آتی۔۔ یہ کالز کے سلسلے باہر جا کر کریں۔۔'' عجوہ نے جل کر اسے کہا اور بیڈ سے تکیہ اٹھا کر صوفے پر جا سوئی۔۔ اور چادر اوڑھ لی۔۔۔

''عجوہ یہ ڈرامے نہیں چلیں گے۔۔ یہاں کوئی مووی کی شوٹنگ نہیں چل رہی۔۔'' رماب نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔۔

''مووی ہی تو چل رہی ہے۔۔ بیچارے عاشق سے اسکی محبوبہ چھین لی۔۔ اب وہ شادی کی پہلی رات بیٹھا کالز کر رہا ہے اور پاگل ہو رہا ہے۔۔ اور میں ٹھہری ولن۔۔'' عجوہ نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتے جتایا۔

''یار خدا کے لیے۔۔یہ کیا اول فول بک رہی ہو۔۔دارام کو کال کر رہا ہوں۔۔عذبہ اکیلی پریشان ہو رہی ہے وہ گھر پر نہیں ہے۔۔''رماب کو سہی معنوں میں اندازہ ہو رہا تھا کہ عجوہ کو جانے کب تک اپنے ہر عمل کی وضاحت دینی پڑے گی۔۔اور اس بات کا زمہ دار وہ خود تھا۔۔

عجوہ اسکی بات ان سنی کیے نیند میں گم ہو چکی تھی۔۔رماب سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

''مطلب بھائی ی کو بھی انکی اصلیت کا نہیں پتا۔۔ظاہر ہے کیسے پتا ہو گا وہ تو امیر کہ میں رہے۔۔اور کون جانے انکی مدر اور سارے لوگ ویمپائی رز ہوں۔۔ویسے بھی اتنی بیوٹی تو ویمپائی رز میں ہی ہوتی ہے'' عذبہ کال کاٹ کر رونے لگی۔۔اور اسی وقت روم میں آیا دارام اپنے بارے میں یہ سب سن کر شاکڈ ہوا۔۔

''سوری میں جلدی میں تھا خیال ہی نہیں آیا تمہیں سلیپنگ ایر یاد کھایا نہیں۔۔''دارام معذرت کرتے ہوئے اس کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھا۔۔عذبہ ناسمجھی سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو پردوں کے پاس جا رہا تھا۔۔

دارام نے پردا ایک سائی ڈ پر کیا۔۔سامنے گلاس وال تھی اس پر ایک کونے پر ٹچ کیا تو لائی ٹ بلو سا ٹچ پیڈ نظر آنے لگا۔۔اس نے چار نمبر دبائے اور سلائی ڈ ہٹی۔۔سامنے نیم اندھیرا تھا وہ مڑا اور چشمہ کے اندر سے آنکھیں پھیلائے دیکھتی عذبہ کو دیکھا۔۔

''اندر آجاؤ۔۔'' وہ اسے اسی طرح جم کر بیٹھا دیکھ کر بولا اور اندر کی طرف اشارہ کیا۔۔ اور عذبہ جسے پورا یقین ہو چکا تھا کہ وہ خفیہ کمرے والا ویمپائر رہی ہے۔۔ پوری جرأت سے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

''میں آپ کے اس روم میں نہیں جاؤ نگی۔۔ 'کیمیتسونویائی بہ' میں بھی اسی طرح جب 'تنجیرو' ایک ویمپائر کے گھر گھسا تھا وہاں دیواریں پلٹنے لگی تھیں۔۔۔ اور باہر کا دروازہ کھو گیا تھا۔۔ میں پاگل نہیں ہوں۔۔ مجھے نہیں جانا اندر۔۔۔'' عذبہ نے انکار کرتے ہوئے کہا

''وہ اینائم ہیں۔۔ یہ حقیقی دنیا ہے عذبہ۔۔ بائی دی وے اگر میں واقعی یہ والز پلٹ کر ڈور گم کرنے والا ویمپائر ہوتا تو اس روم کا بھی یہی حال کر سکتا تھا۔۔ آجاؤ۔۔ تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔ میں اپنا کام چھوڑ کر یہاں آیا ہوں اس لیے نہیں کہ تم مجھے اینیمی سٹوری سنانے لگو۔۔'' دارام نرمی سے بولا اور شاید وہ پہلا بندہ تھا جسے عذبہ کی بات سمجھ آئی ی تھی۔۔ دارام نے آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑا اور اپنے ساتھ اندر لے گیا۔۔ عذبہ کا خوف سے برا حال ہو گیا۔۔ تو کیا وہ زبردستی اندر لے جا کر اسی کا خون تو نہیں پینے والا۔۔ اس خیال پر اسکی روح فنا ہوئی ی۔۔ دارام نے ریموٹ سے سلائی ڈ بند کی۔۔ لائی ٹس آن کیں۔۔ اور باہر والی شیشیے کی دیوار سے پردے بند کر دئی یے۔۔

عذبہ منہ کھولے سب کچھ خود بخود ہوتا دیکھنے لگی۔۔۔ گلاس وال کی طرف جہازی سائی زبیڈ تھا۔۔ دوسری دیوار کے ساتھ سٹائی لش سا تخت جیسا صوفہ پڑا تھا۔۔ ایک طرف ڈور تھا اور ڈور کے پاس زرا سا ہٹ کر راؤ نڈ شیپ بڑا سا شیشہ جسکی سائی ڈ پر خوبصورت پھولوں کا بارڈر تھا اور اسکے آگے شیشیے کی ہی

بڑی سی ٹیبل تھی جہاں دارام کے پرفیومز، باڈی سپرے اور ہئیر برش وغیرہ پڑا تھا اور پورے سلیپنگ ایریا کی کلر سکیم آف وائٹ اور گرے تھی۔۔

''اگر تمہیں اچھا لگا تو اب سو جاؤ۔۔ تمہیں ریسٹ کرنا چاہئیے۔۔ اسجد ماموں نے بتایا تمہیں فیور ہے۔۔ کیا تم نے میڈیسن لی؟''

دارام نے اسے جائزہ لیتے دیکھ کر گہری سانس بھر کر پھر سے پوچھا اور بیڈ کی طرف اشارہ کیا کہ اب سو جائے۔۔۔

''مجھے اب بھی فیور ہے شاید۔۔ میڈیسن نہیں بس ریسٹ کرونگی اور اب رات کے وقت آپ کیسے جائیں گے کچن میں۔۔ بس مجھے ایزی ہونا ہے۔۔ چینج کہاں کروں۔۔؟'' عذبہ نے بالترتیب ہر بات کا جواب دیکر سوالیہ نظریں گھمائیں۔۔ اب جب فیور کا یاد دلایا تو اسے بھی چکر آتے محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔

''ڈریسنگ روم، اور واش روم وہیں ہے۔۔''

دارام نے اس واحد ڈور کی طرف اشارہ کر کے بتایا اور کمرے سے اسکا بیگ لا کر اسی ڈور کے پاس رکھ دیا۔۔

عذبہ نے بالکل لائٹ ساڈریس اٹھایا اور چینج کرنے چلی گئی۔۔ دارام نے مسلسل کالز کرتے رماب کو میسج کر کے بتایا کہ وہ گھر آگیا ہے۔۔ پھر کف لنکس کھول کر بازو سمیٹے اور جا کر روم ریفریجریٹر

سے فروٹس اور دودھ اٹھا کر سائی ڈ ٹیبل پر رکھا۔۔ڈریسنگ ٹیبل کی لاسٹ ڈرار کھول کر ٹیبلٹس چیک کرنے لگا۔۔

''مجھے۔۔آپ سے شرم آرہی ہے تو میں وہاں الگ سے سو جاتی ہوں۔۔۔'' عذبہ کی بات پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔وہ سمپل پرپل ڈریس میں سٹالر لپیٹے کھڑی تھی اور دوسری طرف پڑے تخت نما صوفہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔دارام اسکی بات پر رخ پھیر کر مسکرایا اور فیور والی ٹیبلٹ اٹھا کر دراز بند کی اور اٹھا۔۔۔

''تم سو سکو گی وہاں؟ گرو گی نہیں؟'' دارام نے کچھ وقت پہلے اسکی رماب سے کہی بات کا حوالہ دیتے پوچھا۔۔

''اگر آپ کو احساس ہو رہا ہے تو آپ وہاں سو جائیں اور میں بیڈ پر'' وہ ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کرتی خوشی سے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولی تو دارام نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر ہنسی روکی۔۔

''مجھ سے مت شرماؤ۔۔یاد ہے ناں تم نے کیا کہا تھا۔۔نکاح کے بعد تمہاری میری الگ الگ زندگی ہو گی۔۔تو ہم فرینڈز بن جاتے ہیں۔۔ابھی تم یہ میڈیسن لے کر ریسٹ کرو۔۔'' دارام نے ایک بار پھر پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور اسے فروٹس دئیے تاکہ پہلے کچھ کھا کر میڈیسن لے۔۔عذبہ نے آم اٹھایا اور متذبذب سی دارام کو دیکھنے لگی۔۔۔

''میں لڑکی اور لڑکا کی فرینڈ شپ پر بیلیو نہیں رکھتی۔۔'' عذبہ کے جملے پر دارام نے حیرت سے اسے دیکھا جو اس سے نکاح کر کے اسے یہ بات کہہ رہی تھی۔۔

''آپ نے چینج کرنا ہے تو کر لیں۔۔۔ میں آم صرف اکیلے میں کھا سکتی ہوں۔۔'' وہ ہاتھ میں آم دبائے نروس سی بولی تو پلیٹ اور نائی ف اسے پکڑا کر نفی میں سر ہلاتا ڈریسنگ روم میں گیا۔۔ عذبہ نے جلدی سے آم کو تھوڑا بہت دبا کر نرم کیا اور اوپر سے تھوڑا کاٹ کر وہاں منہ رکھ کر چوسنے لگی۔۔

ہاتھ تیزی سے آم کو دبا رہے تھے۔۔ تھوڑی ہی دیر میں آم بری طرح کٹ پھٹ چکا تھا اور رس اسکے ہاتھوں پر منہ کے گرد بھی لگ چکا تھا۔۔ دارام جب تک شاور لیکر فریش ہوا وہ آم کی اور اپنی حالت خراب کر چکی تھی۔۔ دارام روم میں آیا تو وہ پلیٹ میں ٹی۔بی کے مریض کی طرح گٹھلی سمیت نچڑا ہوا آم رکھ رہی تھی۔۔ منہ بھرا ہوا تھا۔۔

''تو یہ ہے آم کھانے کا عظیم طریقہ جسکی وجہ سے تم صرف اکیلے میں آم کھاتی ہو'' شیشے کے آگے ٹھہر کر بال برش کرتے ہوئے وہ عذبہ کو دیکھ رہا تھا جو شرمندہ سی سٹالر سے منہ چھپا رہی تھی۔۔ اسکی بات پر بنا کچھ کہے اٹھ کر واش روم میں گئی اور منہ ہاتھ دھو کر واپس آئی، چشمہ اتار کر تکیہ کے پاس رکھا اور بیڈ کی ایک سائی ڈ پر سر سے پیر تک چادر میں چھپ کر سو گئی۔۔

آم ہی اسکا ڈنر اور میڈیسن تھا۔۔ دارام نے بھی اسے تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔

خاموشی سے اپنی جگہ پر لیٹا وہ مسکرایا واقعی عذبہ نارمل انسان ہر گز نہیں تھی۔۔۔

رماب کال کر کے روم میں آیا تو عجوہ کو سادہ سا تیار دیکھ کر چونکا۔۔

''کہیں جا رہی ہو؟'' وہ حیرت سے پوچھنے لگا تو گاؤن سیٹ کرتی عجوہ نے شیشے سے ایک نظر اس پر ڈالی۔۔

''یونی جا رہی ہوں۔۔اور مجھے کسی نے روکا تو آپ بات کریں گے۔۔میری باقاعدہ شادی نہیں تھی کہ چھٹیاں کر کے بیٹھ جاؤں۔۔ناہی ڈیٹس مجھ سے پوچھ کر رکھی گئی تھیں۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بول رہی تھی۔۔

''عجوہ اب اتنا پاگل میں بھی نہیں ہوں۔۔ولیمہ تک تو تم ویسے بھی نا جاتیں یونی۔۔اس لیے بنا بحث کیے آرام سے بیٹھو۔۔ولیمہ ہو جائے تو پھر نا میں روکوں گا نا دوسرا کوئی۔۔'' رماب پھر سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے نرمی سے بول کر اپنے لیے کرتا شلوار اٹھائی اور فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف جانے لگا۔۔

''مجھے آپ کا ولیمہ اٹینڈ کرنے کا نا پہلے شوق تھا نا اب دلچسپی ہے۔۔پہلے ہی عذبہ کی وجہ سے بہت حرج ہو چکا میری سٹڈی کا۔۔اب ایک دن بھی ضائع نہیں کرنا مجھے''

عجوہ اپنی بکس صبح صبح اٹھا لائی تھی۔۔

اب اپنا سامان برابر کرتی لاپرواہی سے بولی۔۔

"کیا مطلب اب یہ صرف میرا پروگرام نہیں کہ تم سکپ کر دو تو چلے گا۔۔رکھو بکس اور ضد کر کے مجھے غصہ مت دلاؤ عجوہ۔۔"

رماب زچ ہو گیا ہر بات پر وہ بحث کر رہی تھی اور وہ جانتا تھا جان بوجھ کر کر رہی ہے وہ یہ سب۔۔

"تو ولیمہ رات کو ہے۔۔اب میں بیٹھ کر کیا کرونگی۔؟اچانک کی گئی شادیوں سے کام نہیں رکا کرتے۔۔میں تو جاؤنگی۔۔"وہ ضدی لہجے میں بولتی رماب کو تپا گئی۔۔

وہ سر جھٹک کر شاور لینے چلا گیا۔۔

عجوہ پیر پٹختی باہر نکلی تو سامنے ہی اسجد چاچو بیٹھے تھے۔۔

"عجوہ کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔"انہوں نے حیرت سے سوال کیا پر عجوہ کی نظر کنزہ چچی کے روم سے نکلتی اپنی ماں پر پڑی۔۔

"میں۔۔وہ چاچو بہت ضروری ہے آج میرا یونی جانا۔۔میں جلدی آجاؤنگی۔تو پلیز۔۔"عجوہ جلدی جلدی بتانے لگی۔۔

"مگر عجوہ آج۔۔اچھا رماب سے کہو تمہیں لے جائے"انہوں نے اجازت دے دی کیونکہ یہ شادی باقاعدہ شادی نا تھی کہ وہ آف لیے بیٹھی ہوتی۔۔شاید واقعی جانا ضروری ہو۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔"ماں کی آواز پر اس نے آنکھیں میچیں۔اب تو جانا کینسل تھا پکا۔۔

"میں یونی۔۔۔"ابھی عجوہ کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ انہوں نے گھور کر دیکھا۔۔

''دماغ ہل گیا ہے عجوہ۔۔ جاؤ کمرے میں اور اچھے سے تیار ہو۔۔ تمہاری خالہ اور ماموں لوگ آرہے ہیں۔۔''ان کے حکم پر وہ بحث نہیں کر سکتی تھی۔۔اسجد صاحب بھی خاموش ہو گئی ے تو وہ دھپ دھپ کرتی کمرے میں گئی ی اور ساری چیزیں بیڈ پر دے ماریں۔۔

آنکھوں میں بے بسی سے آنسو بھر آئے۔۔اسے بس رماب کو چڑانا تھا ہر حال میں اور ماں نے کام خراب کر دیا تھا۔۔

رماب شاور لے کر آیا تو اسکی سوچ کے عین مطابق وہ کمرے میں ہی بیٹھی تھی۔۔

''کیا ہوا گئی ی نہیں ہو یونی؟''اس نے مسکرا کر پوچھتے عجوہ کو چِڑایا اور گنگناتے ہوئے بال برش کرنے لگا۔۔

عجوہ اسے گھورتی رہی اور پھر گاؤن اتار کر اپنا ایک سیاہ کامدار فراک اٹھا کر واش روم میں گھس گئی ی۔۔

وہ شاور لے کر نکلی تو رماب نے اسکا ڈریس کلر دیکھا جو اسے کافی ناگوار گزرا۔۔

''کوئی ی برائی ٹ سا کلر پہنو۔۔ یہ کیا پہن لیا ہے۔۔ تمہارے پاس ریڈ یا مہرون ٹائی پ کوئی ی ڈریس نہیں ہے کیا؟''رماب نے ناک چڑھا کر اسے ٹوک دیا برش اٹھاتی عجوہ ان سنی کیے اپنا کام کرتی رہی۔۔

رماب دروازے پر ہونے والی دستک کی طرف متوجہ ہوا۔۔

تائی ی جان تھیں۔۔انہیں اندازہ تھا عجوہ کا مزاج کل سے ہی خراب ہے اس لیے چلی آئی یں اور انکی توقع کے مطابق وہ سیاہ لباس پہنے سادہ سی بیٹھی تھی۔۔

''یہ کونسا رنگ پہن لیا۔۔؟تم پہلے دن کی دلہن ہو عجوہ۔۔''انہوں نے دانت پیستے بمشکل خود کو غصہ کرنے سے روکا۔۔

''وہ تائی ی جان میں نے کہا تھا بلیک پہنو۔۔کیا بُرا لگ رہا ہے۔۔''رماب نے عجوہ کی روہانسی شکل پر ترس کھا کر اپنا نام لیا۔۔

''اوہ۔۔بیٹا ویسے تو ٹھیک ہے بس اسکے ننھیال والے آرہے ہیں ناں ابھی۔۔کل اچانک سب کچھ ہوا کوئی ی آسکا کوئی ی نہیں۔۔تو اس لیے۔۔اور میرے میکہ میں پہلے دن سیاہ یا سفید جیسے رنگ پہننے کو بہت غلط سمجھا جاتا ہے۔۔جاؤ عجوہ چینج کرو۔۔''تائی ی جان نے مسکرا کر نرمی سے رماب کو وضاحت دیتے ہوئے عجوہ کے ڈریسز کی چھان بین کی اور ایک انگش ریڈ ہلکے پھلکے کام والا غرارہ نکال کر اسے پکڑایا۔۔وہ منہ بناتی چینج کرنے چلی گ ئی ی۔۔رماب نے مسکراہٹ دبائی ی۔۔

دارام نے آفس جانے سے پہلے عذبہ کو منع کر دیا کہ وہ روم سے باہر نا جائے۔۔ایک میڈ کی ڈیوٹی لگا دی کہ عذبہ کو کچھ چاہئی یے تو روم میں ہی پہنچا دے۔۔

شائستہ بیگم کو پتا چلا تو غصے سے بری حالت ہو گئی مگر دارام سے کچھ نا کہہ سکیں، خوف تھا کہ وہ برا نا مان جائے۔۔

''اس لیے کہتی تھی لائی لہ کار شتہ مانگ لیں۔۔اس عذبہ سے لاکھ درجہ بہتر تھی وہ۔۔اب سوچیں آپ جیسی سوشل لیڈی کی ہر کوئی بہو دیکھنا چاہے گا۔۔کیسے انٹروڈیوس کروائیں گی آپ۔۔'' ہانیہ مسلسل انہیں فکر میں مبتلا کرتی جا رہی تھی۔۔

''مجھے کیا پتا تھا عذبہ میرے گلے پڑ جائے گی۔۔دارام تو میریڈ تھا مگر ضرور یہ پاگل رماب نے ہی اسے کنوینس کیا ہو گا۔۔آجکل رماب کو ہی بہن پر بہت پیار آیا ہوا ہے،دارام بہت سمپل سا ہے۔وہ خود ایسا ویسا کبھی نا کرتا۔۔''شائستہ بیگم کو پریشانی ہو رہی تھی۔انکا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔۔لوگوں کو پتا چلا تو سپیشل ملنے آنے لگیں گے۔۔اور عذبہ جیسی بہو کا انہوں نے سوچا تک نہیں تھا۔۔

ناڈریسنگ سینس،ناویل مینرڈ،ناویل ایجوکیٹڈ ناہی سٹائی لش سی۔۔

وہ اپنے جیسے ہائے سٹیٹس تک اسے کبھی نہیں لا سکتی تھیں مگر دارام صبح اتنا نارمل تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

ہانی کے موبائل پر لائلہ کی کال آنے لگی تو وہ اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہوئی۔۔۔

''ہانی میں نے ابھی دارام سے کل آفس سے اچانک جانے کی ریزن پوچھی تو اس نے کہا کل اسکا نکاح تھا۔۔ڈونٹ ٹیل می تم نے مجھے ڈاج دیا ناں تم لوگوں نے نکاح کر دیا۔۔''لائلہ غصے سے چیخ رہی تھی۔۔

''یہ نکاح تو ہمارے لیے بھی سرپرائز تھا۔۔ نا بھائی ی نے پوچھا نا بتایا۔۔ لڑکی کا نکاح بھی کسی اور سے ہونا تھا اور بھائی ی نے جا کر اپنے ساتھ پڑھوا لیا۔۔ بائے گاڈ لائی لہ۔۔ ہم تو خود بھی اپ سیٹ ہیں۔۔ آ کر ہماری حالت دیکھو'' ہانیہ نے پریشانی سے بتایا اور پیشانی مسلنے لگی۔۔ لائی لہ کو جھٹکا لگا۔۔ مطلب دارام نے اپنی پسند سے نکاح کیا۔۔۔؟

''کون ہے وہ لڑکی۔۔؟ کیا مجھ سے زیادہ پیاری ہے؟ کیا بہت رِچ فیملی کی ہے؟'' لائی لہ نے جلن اور نفرت سے پوچھا۔۔

''شی از گڈ فار نتھنگ۔۔ عذبہ۔۔ میری کزن۔۔'' ہانیہ کے الفاظ دھماکہ تھے لائی لہ کے لیے، وہ بدھو سی لڑکی جسے اس نے خاص توجہ سے دیکھا تک نہیں تھا، وہ اس سے جیت گ ئی ی۔۔

''ہانیہ۔۔ وہ لڑکی مجھ سے دارام کو نہیں چھین سکتی۔۔'' لائی لہ اپنے کمرے کی ہر چیز توڑتی جنونیت سے بولی۔ جب دارام نے اپنے نکاح کا بتایا تھا وہ مزید آفس میں کھڑی نہیں ہو پائی ی تھی۔۔ گھر آ کر بھی چین نہیں مل رہا تھا ہانیہ پر بھی غصہ آ رہا تھا۔۔

''تم فکر مت کرو۔۔ وہ زیادہ عرصہ نہیں ٹکے گی۔۔ اسکی اتنی ہمت ہی نہیں کہ ہمارا مقابلہ کر سکے۔۔'' ہانیہ مغرور لہجے میں بولتی اسے تسلی دینے لگی۔۔ مگر لائی لہ اب ہانیہ پر ٹرسٹ نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے سوچ لیا خود کچھ کرے گی اب وہ۔۔۔

''سر کوئی ی آدم خان نامی لڑکا آپ سے ملنے آیا ہے۔۔'' دارام اپنا بزی شیڈول چیک کرتا اپنی پی۔اے کو کچھ میٹنگز کینسل کرنے کا بتا رہا تھا تا کہ کچھ وقت بچا سکے، جب اسے بتایا گیا۔۔اس نے پی۔اے کو جانے کا شارہ دیا تو وہ سر ہلا کر چلی گ ئی ی۔۔

''بھیج دیں'' اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے اجازت دی۔۔ کھ دیر تک ہی آدم خان اسکے آفس میں داخل ہوا تھا۔۔۔

''مجھے لگا تم چلے گ ئی ے واپس۔۔'' دارام نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے سکون سے کہا۔۔

''تمہیں لگتا ہے ہر بار یوں چپ کر جاؤ نگا۔۔؟

تم نے اُس روز بار میں جا کر صوفی کو میرے خلاف کیا اس نے مجھ سے بریک اپ کر لیا اور اب عذبہ سے شادی کر لی۔۔'' آدم ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر آگے کو جھکا۔۔۔

''صوفیہ کو ورغلانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔اس نے صرف تمہارے نام کی وجہ سے تمہیں چنا کیونکہ اسکا ایڈم کھو گیا تھا۔۔اور جب میں واپس آیا تو اس نے فیک کو چھوڑ دیا ویری سمپل۔۔۔اور میری بیوی کا دوبارہ نام لو اور میں تمہیں بتاؤ نگا کہ میں کون ہوں۔۔تم نے صوفیہ کو جتنا یوز کرنا تھا کر لیا۔۔تب میں نے جانے دیا مگر اپنی بیوی کا نام بھی تمہارے زبان پر برداشت نہیں کر سکتا۔۔'' دارام سرد لہجے میں بولتا اسے اسکی اوقات جتا گیا۔۔آدم (ایڈم) کو جب اس نے صوفیہ کے ساتھ دیکھا تھا تب ہی زہر لگا تھا۔۔صوفیہ کو غلط کاموں کی عادت اسی نے ڈالی تھی۔۔

مگر دارام نے تب کچھ نہیں کہا تھا اب وہی گھٹیا انسان عذبہ کے منگیتر کے روپ میں دارام کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح محسوس ہوا تھا۔۔ آدم خان نے دارام کے ٹھنڈے لہجے پر اپنا آپ برف ہوتا محسوس کیا۔۔

''ٹھیک ہے تم اپنی بیوی کو سنبھال کر دکھاؤ۔۔ اور میں دیکھتا ہوں وہ کب تک تمہاری بیوی رہے گی۔۔'' آدم دھمکاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ دارام نے سر جھٹکا اسے آدم جیسے گھٹیا بزدل انسان سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔ وہ جانتا تھا جو بادل گرجتا ہے وہ برستا نہیں۔۔ آدم کی دھمکیاں کھوکھلی تھیں وہ کمزور انسان تھا۔۔

عذبہ سارا دن موبائل پر ہی مصروف رہ گئی۔۔

پہلے اینیمی 'نروٹو' کی کچھ اپیسوڈ دیکھیں۔۔ پھر تھوڑا بہت ناول پڑھا اور پھر ریفریشمنٹ کے لیے بی۔ٹی۔ایس پرفارمنس۔۔

جب دارام آفس سے واپس آیا اور روم میں آیا تو وہ بی۔ٹی۔ایس رَن اپیسوڈ دیکھ رہی تھی۔۔ دارام کو دیکھا تو جلدی سے موبائل چھپایا۔۔ اب اسکے سامنے تو نہیں دیکھ سکتی تھی جانے کیا سمجھے وہ۔۔۔

''کیا دیکھ رہی تھیں۔۔؟'' اسکے چھپانے پر دارام نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔۔ بس یونہی۔۔'' وہ گڑبڑا گئی۔۔

دارام نے شرٹ کا پہلا بٹن کھولا اور پھر کف لنکس کھول کر بیڈ پر ایزی ہو کر بیٹھا۔۔۔

''تم تیار نہیں ہوئی ی؟ ریسیپشن پر نہیں جانا؟

میرا یہ ویک بہت زیادہ بزی ہے۔۔ میں نے بہت کوشش کی مگر پھر بھی لیٹ ہو گیا ہوں۔۔ لیکن ابھی سات بجے ہیں۔۔۔ تم تیار کیوں نہیں ہوئی یں؟'' دارام نے بالوں میں انگلیاں چلاتے اس سے پوچھا۔۔ چہرے پر تھکن واضح تھی مگر آرام کرنے کا موقع نہیں تھا۔۔ اگر عذبہ یہاں نا ہوتی تو وہ آج نا جاتا۔۔۔

''مجھے کیا پتا تھا ہم نے جانا ہے یا نہیں۔۔

اور مجھے تو تیار ہونا نہیں آتا۔۔ مطلب میک اپ وغیرہ کبھی نہیں کیا میں نے۔۔ نا مجھے کرنا آتا ہے۔۔ اب میریڈ ہو کر بھی سمپل چلی جاؤں۔۔؟'' عذبہ گلا سزا تار کر پانیوں بھری آنکھیں رگڑنے لگی۔۔۔ دارام اسکی باتوں پر سر پکڑ کر رہ گیا۔۔ عام سی بات نہیں پتا اسے؟

''عذبہ تمہارے بھائی کا ریسیپشن ہے تو افکورس تمہیں جانا ہی تھا ناں اس میں بتانے والی کیا بات تھی۔۔۔ ان فیکٹ میں الگ سے فی الحال نہیں کر سکتا تو اسجد ماموں نے کہا تمہارا ابھی یہی ریسیپشن ہو گا بس۔۔ یہ میک اپ وغیرہ والا ایشو تھا تو بتانا تھا ناں مجھے۔۔'' دارام نے بے چارگی سے کہا اسے آئی ڈیا نہیں تھا اس بات کا۔۔ نا ہی عذبہ نے اسے پہلے ایسا کچھ کہا تھا۔۔ وہ پریشان ہوا کہ اس وقت کیا کرے گا۔۔۔ پہلے پتا ہوتا تو اپنی پی۔اے سے بھی کہہ کر سب انتظام کروا سکتا تھا مگر اب آفس آور نہیں تھے۔۔۔

''دیکھیں میں آپکو ایک بات بتادوں کہ مجھے ہر بات بتانا پڑتی ہے۔۔اگر آپ بتادیتے کہ ریسیپشن پر جانا ہے تو میں میک اپ کا بتاتی ناں۔۔'' عذبہ نے رگڑ رگڑ کر گیلی آنکھیں لال کر دیں۔۔اور گلاسز لگا کر بولی۔۔

''تمہاری آنکھوں میں پانی کیوں آرہا ہے؟'' دارام نے اسکی بھیگتی آنکھیں غور سے دیکھ کر پوچھا اور موبائل نکالا تاکہ رماب سے عذبہ کی تیاری کا مسئلہ شیئر کر سکے۔۔۔

''میں۔۔آپ نے مجھے ایک جگہ بند کر دیا تھا تو ظاہر ہے مجھے ٹائم پاس کرنا ہی تھا۔۔میں موبائل یوز کرتی رہی اس لیے اب آنکھوں کا کچھ وقت تو یہی حال رہے گا'' عذبہ نے ترچھی نظریں اپنے موبائل پر ڈالیں اور ویڈیو بند کر کے سیل لاک کر دیا۔۔

رماب کو میسج کر کے دارام نے اسے دیکھا۔۔

''سوری تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔ماما اور ہانی وغیرہ کا غصہ ختم ہو گیا تو تم ایزیلی باہر جاتی رہنا۔۔ابھی ان کے سامنے گئیں تو انکی باتیں اپ سیٹ کریں گی'' دارام نے معذرت کی اور اٹھ کر اپنا ڈارک گرے ڈنر سوٹ نکال کر باتھ لینے چلا گیا۔۔رماب نے میسج پڑھ کر عجوہ لوگوں سے بات کی تو انہوں نے عجوہ والی بیوٹیشن سے بات کر لی۔۔اتنے وقت میں پارٹی میک اپ آسانی سے ہو سکتا تھا اور ابھی بہت وقت تھا۔۔فکس ریسیپشن ٹائم تو نو بجے تک تھا۔۔۔

عجوہ نے اسے کال کر کے سمجھایا تو وہ اپنا ڈریس نکال کر پریشانی سے دیکھنے لگی۔۔

''میں یہ ڈریس کیسے پہنوں گی؟ میں نے اتنی ہیوی ڈریسنگ کبھی نہیں کی۔۔ میں تو کیری ہی نہیں کر پاؤ نگی۔۔'' وہ فکر مندی سے بڑبڑا رہی تھی۔۔ اس نے ہمیشہ بالکل سمپل ڈریسنگ کی تھی۔۔ شادیوں پر بھی۔۔ ایسا کا مدار بھاری ڈریس دیکھ کر ہی اسکے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔۔ دارام تیار ہو کر آیا تو وہ ہمت کرتی چینج کرنے چلی گ ئی ی واپس آئی ی تو چہرے پر پریشانی کے رنگ تھے۔۔

''کیا ہوا؟ کوئی ی پرابلم ہے؟'' وہ بال ڈرائے کر کے برش کر رہا تھا، عذبہ کو دیکھا تو چند پل کے لیے رک سا گیا۔۔ آج پہلی بار اسے ایسی ڈریسنگ میں دیکھ رہا تھا اور وہ بہت اچھی لگ رہی تھی مگر پریشان بھی۔۔۔

''میں یہ ڈریس پہن کر نہیں جا سکتی۔۔ میں اچھی نہیں لگ رہی۔۔ بالکل نہیں۔۔ اور اس کے ساتھ ہیل پہننا پڑیں گی۔۔ میں ہائی ہیل پہن کر تو پکا گر جاؤ نگی۔۔ سب لوگوں میں میرا تماشہ بن جائے گا۔۔ سب دیکھیں گے مجھے۔۔ میں نے جانا ہی نہیں ہے وہاں بس۔۔ آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئی یے گا وہ سو رہی تھی اس لیے نہیں آئی ی بلکہ۔۔ کہہ دیجئی یے گا وہ بیمار ہو گ ئی ی ہے اور۔۔ ڈاکٹر نے میڈیسن دی تو بے ہوش ہو گ ئی ی۔۔'' وہ لانگ ٹیل میکسی پہن کر گھبرا گ ئی ی تھی، ڈوپٹہ لپیٹتی بولتی جا رہی تھی دارام کو اسکی باتوں پر جھٹکا لگا۔۔ وہ تو باقاعدہ بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گ ئی ی تھی، نا جانے کا ارادہ صاف ظاہر تھا۔۔

''دیکھو عذبہ۔۔ تم بہت اچھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ ٹرسٹ می وداؤٹ میک اپ، جیولری تم بہت پریٹی لگ رہی ہو اور میں ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ نگا۔۔ تم جا کر ایک جگہ بیٹھ جانا۔۔۔ اگر بیماری کا کہا تو سوچو

سب کتنے پریشان ہونگے" وہ دل سے تعریف کرتا آگے بڑھ کر نرمی سے سمجھانے لگا اسے۔۔ عذبہ نے رونی صورت بنالی۔۔۔

"سب کے درمیان ہاتھ پکڑ کر چلنے والے فلمی سینز مجھے اچھے نہیں لگتے۔۔ اور آپ جھوٹی تعریفیں مت کریں۔۔ مجھے پتا ہے آپ بہلا رہے ہیں اور میں بچی نہیں ہوں کہ بہل جاؤں پلیز پلیز مجھے نہیں جانا۔۔" عذبہ کو تو اس کے سامنے ایسی ڈریسنگ پر شرم محسوس ہو رہی تھی سب کے سامنے کیسے جائے گی۔۔ وہ منتیں کرنے لگی۔۔ دارام کو پریشانی ہوئی ی۔۔

رماب نے اسے بتایا تھا کہ عذبہ بہت شائے ہے اور اسے تھوڑا بہت سوشل فوبیا بھی تھا یعنی لوگ متوجہ ہوں تو اسے گھبراہٹ ہونے لگتی تھی۔۔ دارام نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا اور بنا اسکا انکار سنے ڈریسنگ کے سامنے جا بٹھایا۔۔

"مجھے تنگ مت کرو پلیز۔۔ میں بس وہاں جلد از جلد جا کر اپنی اٹینڈینس دینا چاہتا ہوں۔۔ ہم جلدی واپس آجائیں گے۔۔ تمہیں زیادہ تنگ نہیں ہونا پڑے گا۔۔" اسے یقین دلاتے ہوئے وہ تھکے تھکے سے لہجے میں بول رہا تھا۔۔ عذبہ روہانسی شکل بنائے جیولری پہننے لگی۔۔ دارام خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔ آج کا سارا دن اسکا اسی ٹینشن میں گزرا تھا کہ بیلا کو اس شادی کا کیسے بتائے۔۔ اسکی جنونیت دارام کے لیے ایسی تھی کہ شاید پہلی فرصت میں یہیں پہنچ جاتی۔۔ وہ یہ سب جانتا تھا مگر وہ پھر بھی عذبہ سے نکاح کر کے پچھتا نہیں رہا تھا۔۔ اسے بیلا کو ہینڈل کرنا تھا مگر عذبہ کو اب چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا تھا۔۔وہ جیولری پہنتی عذبہ کو دیکھ کر پر سکون سانس بھر کر بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔پریشانی، فکر اور زمہ داریوں سے بھری زندگی میں ایک پر سکوں روح کو تازگی دیتے احساس جیسی تھی وہ اسکے لیے۔۔عذبہ اسکی وہ حسرت تھی جسکا وہ خواب تک نہیں دیکھ سکتا تھا اور آج وہ حقیقت بن کر اسکے پاس تھی۔۔

رماب نے شام سے پہلے کمرے میں بیٹھی عجوہ کو منہ دکھائی والا کیس پکڑایا جس میں نفیس سی وائی ٹ گولڈ کی بریسلٹ تھی۔

''مجھے یہ نہیں چاہئیے۔۔یہ آپ نے اپنی محبوبہ آئی ینہ کے لیے لیا ہوگا ناں۔۔''عجوہ نے کسی زہریلی چیز کی طرح باکس سے ہاتھ بچائے تو رماب کا ضبط جواب دینے لگا۔۔

''اس کے لیے نہیں لیا تھا۔۔اس سے شادی میں بس عذبہ کی وجہ سے کر رہا تھا۔۔میں تمہیں ریزن ایکسپلین نہیں کرونگا۔۔بس یہ جان لو یہ گفٹ تمہارے لیے ہی لایا ہوں آج ہی صبح۔۔اب سیدھی شرافت سے پکڑو یہ۔۔''رماب نے اسکا ہاتھ کھینچ کر سختی سے کہا تو اس نے گردن اکڑا کر لے لیا۔۔

''لاؤ میں پہنادوں۔۔''رماب نے مسکرا کر آفر پیش کی مگر عجوہ نے منہ بگاڑا۔۔

''میرے ساتھ اب رومانٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ شادی مجبوری ہے اور کچھ نہیں''عجوہ نے جتنا ناضروری سمجھا تو رماب نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

”تم بہت زیادہ بولنے لگ گ ئی ی ہو عجوہ۔۔ میں نے تمہیں ریجیکشن سے ہرٹ کیا۔۔ پھر یوں فورس فُلی شادی کی، آئی م سوری۔۔ مگر تم نے اپنا یہ رویہ جاری رکھا تو میں بھی لحاظ بھول جاؤ نگا او۔کے“
اسے سخت لہجے میں وارن کیا۔۔ عجوہ کو اس کے پرانے رعب دار غصیلے لہجے سے خوف سا محسوس ہوا۔۔
وہ بھیگی آنکھوں سے لب کچلتی سر جھکا گ ئی ی۔۔ رماب نے اپنی سخت گرفت نرم کی۔۔
”ایم سوری۔۔ ٹرسٹ می آئی ینہ بس ضد تھی عجوہ۔۔ تم محبت ہو۔۔ میرے بچپن کی منگیتر۔۔ بس کنزہ آنٹی کا تمہیں پسند کرنا مجھے تم سے دور کر گیا۔۔ پلیز خود کو ازیت مت دو بار بار آئی ینہ کا ذکر کر کے۔۔“
رماب نے اپنائیت سے اسکا گال تھپتھپا کر کہا۔۔
(ایسا ہے تب بھی اتنی آسانی سے بھولنے نہیں دونگی وہ غلطی) عجوہ نے رخ پھیر کر دل میں عہد باندھا اور مسکراہٹ چھپائی ی۔۔۔۔

”دارام بھائی ی نے غصہ تو نہیں کیا تھا؟ وہ ایسے ہیں تو نہیں کہ طنز وغیرہ کریں۔۔“ وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھی تھیں جب عجوہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

''نہیں تو۔۔بس انہوں نے مجھے کمرے سے باہر جانے سے منع کر دیا۔۔نا مجھے ڈانٹا نا طنز کیا۔۔ہاں کل یہ بھی کہا کہ ہم فرینڈز بن جاتے ہیں اور میں نے انکار کر دیا۔'' عذبہ سوچ سوچ کر بتاتی آخری جملہ فخر سے بولی تو عجوہ نے دانت پیسے۔۔

''کیوں پاگل انسان۔۔اب شادی کر ہی لی ہے تو فرینڈ شپ کر لو۔۔تم اگر وہاں سیٹیسفائی یڈ ہو تو رشتہ بچانے کی کوشش کرنا۔۔اگر کسی خوش فہمی میں ہو تو بتا دوں۔۔اگر وہ تنگ ہوئے تو ڈائی یورس بھی دے سکتے ہیں اور گھر تو تمہیں کوئی ی رہنے نہیں دے گا۔۔پھر پتا نہیں کیسے قسم کے انسان کے ساتھ تمہاری شادی کر دی جائے۔۔۔'' عجوہ کی باتوں نے اسکا دماغ ماؤف کر دیا، یہ خیال تو اسے آیا ہی نہیں تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔۔

''پھر میں کیا کروں انہیں خوش رکھنے کے لیے۔۔اور شادی بچانے کے لیے۔۔'' وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔کاش اس معاملہ پر اچھے سے سٹڈی کر لیتی تو آج یوں خالی دماغ تو نا ہوتی۔۔اب ساری امید عجوہ سے لگائے اسکا پر سوچ چہرہ تکنے لگی۔۔۔

''دیکھو۔۔بس تم انکی ہر بات مانو۔۔انہیں اپنی عادت ڈالو انکے کام کیا کرو۔۔سامنے رہا کرو اور۔۔ ہو سکے تو ڈریسنگ اور اپنا لک بھی ویسا کر لو جیسا انہیں پسند ہے۔۔'' عجوہ نے بہت سوچ سمجھ کر یہ نتیجہ اخذ کیا۔۔

''او۔کے میں سمجھ گ ئی ی۔۔'' عذبہ نے سر ہاں میں ہلا کر اطمینان سے کہا۔۔۔

''اور آپ بتائیں۔۔رماب بھائی کے ساتھ خوش ہیں ناں۔۔'' عذبہ نے مسکرا کر پرجوش لہجے میں پوچھا تو عجوہ کو اسکی غداری یاد آئی

''میں خوش ہوتی اگر تم غداری نا کر جاتیں۔۔تمہارے بھائی سے گن گن کر بدلے لینا چاہتی تھی مگر تم جانے سے پہلے ساری داستانیں سنا کر گئی ہیں۔۔تمہارے بھائی کی اکڑ تو اپنی جگہ ویسی ہے کہ میں پاگل ہوں ان کے لیے'' عجوہ نے اسے آنکھیں دکھائیں تو عذبہ نے نظریں چُرا لیں اور ان سنا کیے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔اسکی یہ عادت زہر لگتی تھی عجوہ کو تبھی دلہناپے کا لحاظ کیے بغیر اسکے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا۔۔

''تشدد کیوں کر رہی ہیں۔۔میں نے تو اس لیے انہیں بتایا تاکہ آپکی قدر کریں وہ۔۔'' عذبہ نے سر سہلا کر منہ بسورتے جواب دیا اور ناک سے گرتا چشمہ سنبھالا۔۔

''اپنا یہ فضول دماغ اب دارام بھائی کے لیے یوز کرنا پتا چلے گا تمہیں۔۔تمہارے بھائی کو تو میں نے مٹھی میں کر لیا۔۔اب تم اپنی خود جانو'' عجوہ نے ہونہہ جیسا انداز اپنا کر رخ پھیر لیا۔۔عذبہ کا دماغ ''مٹھی میں کرنے'' پر اٹک گیا۔۔یہ فارمولا کافی بہتر تھا۔۔

''مجھے بس اتنا بتا دیں مٹھی میں کیسے کیا جاتا ہے۔۔۔۔پلیز پلیز پلیز پیا'' وہ آنکھیں چھوٹی کرتی منتیں کرنے لگی۔۔

''دارام تم نے میری بات کا مان رکھ کر عذبہ کو اپنا لیا مگر پلیز میری باقی بکواس پر عمل مت کرنا۔۔ عذبہ کو چھوڑنا مت کبھی۔۔ تمہاری کزن بیلا تو امیر کہ میں ہے اور۔۔ یار عذبہ کو اپنی اس شادی کا مت بتانا۔۔''
رماب کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس کا شکریہ کرے یا باقی زندگی کے لیے عذبہ کو خوش رکھنے کی درخواست کرے۔۔۔

''تم نے ہمیشہ جذباتی ہو کر فیصلے لیے ہیں رماب۔۔ تم نے مجھے عذبہ سے نکاح کے لیے مناتے ہوئے میری شادی کو اگنور کر دیا اب ہوش آیا ہے تو احساس ہو رہا ہے کیا کر بیٹھے ہو۔۔ عذبہ کی فکر مت کرو مگر آئندہ ایسی بے وقوفیاں مت کرنا۔۔ کبھی بڑا نقصان نا کر بیٹھو۔۔'' دارام نے سنجیدگی سے کہا۔۔
رماب نے خفت سے سر ہلایا وہ صحیح تو کہہ رہا تھا۔۔ وہ جذباتی تھا اور بے حد تھا۔۔

''عذبہ تھوڑی بے وقوف سی ہے۔۔۔ اور کچھ معاملوں میں اچھا خاصہ دماغ ہلا دیتی ہے۔ تم میں پیشنس ہے۔۔ برداشت ہے۔۔ اس لیے مجھے عذبہ کے لیے تم ہی بہتر لگتے ہو۔۔ عذبہ امتحان ہے صبر کا قسم سے۔۔'' رماب نے مسکراہٹ دبا کر کہتے ہوئے سٹیج کی طرف دیکھا جہاں دونوں پتا نہیں کن باتوں میں الجھی تھیں۔۔ دارام نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

''آدم کے علاوہ کیا بات تھی کہ تمہارے سر سے اس کی بہن کا بھوت اتنی تیزی سے اتر گیا۔۔ چاہے ضد ہو تب بھی وقت لگتا ہے اچانک کیے فیصلوں کو ماننے میں'' دارام کے سوال پر رماب نے لب بھینچے۔۔ وہ سب کو بیوقوف بنا گیا تھا دارام کو نہیں بنا سکا۔۔

رماب نے اسے ایمانداری سے سب بتا دیا۔۔

''تم نے شادی سے ایک دن پہلے انکار کر کے اسے سزا دے دی رماب۔۔ اب اپنے اس فرینڈ کو اسکا ایڈریس دے دو۔۔ اور کہہ دو کہ تم نے پرپوزل بھیجا تھا مگر صرف اس کی باتوں کی وجہ سے اس لڑکی کو شادی سے پہلے چھوڑ دیا۔۔ وہ اپنا لے گا۔۔۔ یہ سوسائٹی اس کے گناہ کی اس کی سوچ سے زیادہ سزا دے چکی ہو گی۔۔'' دارام نے اسے سمجھایا تو وہ بھی سوچ میں پڑ گیا۔۔ اور پھر مسکرا کر دارام کو دیکھا۔۔ جو اپنی پیشانی دبا رہا تھا۔۔

''ویسے نیک ہو بڑے، کیا تم بھی اسی طرح نیکیاں کر کے دعائیں جمع کرتے ہو؟'' رماب نے شرارت سے پوچھا تو اسکے چھیڑنے پر دارام نے بے اختیار سیٹیج کی طرف دیکھا۔۔

''ہاں اور مجھے ساری دعائیں اچانک لگ گ ئی یں۔۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولتا رماب کو مشکوک لگا۔۔ اس نے پوچھا تو دارام نے اور ٹاپک چھیڑ کر بات ہی بدل دی۔۔۔

وہ گھر آنے تک دارام کو مٹھی میں کرنے کے منصوبے بناتی اور کینسل کرتی رہی۔۔

دارام چینج کر کے بستر پر لیٹا تھکن سے برا حال تھا اس نے آفیشل نمبر پر میسج کر دیا کہ وہ کل لیٹ آفس پہنچے گا۔۔تاکہ صبح اسکی پی۔اے دیکھ کر میٹنگز ڈیلے کر دے۔۔۔

عذبہ کو دیکھا تو حیران ہوا وہ چینج کر کے ہلکی پھلکی ڈریسنگ میں سونے کی بجائے بیٹھی دارام کو دیکھ رہی تھی۔۔اس کے دیکھنے پر گڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔

''باتیں کرنا چاہتی ہو؟'' وہ اسکی حرکت پر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

''نہیں نہیں۔۔آپ تھکے ہوئے ہیں ریسٹ کریں۔۔

میں نے بس ایک بات پوچھنی ہے؟'' وہ اسے ریسٹ کا کہہ کر بات کرنے لگی تو دارام نے ہنس کر اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

''لیٹ جاؤ۔۔تم ایک بات پوچھو یا دو۔۔مجھ سے پرمیشن مت لیا کرو۔۔'' اسکے کہنے پر عذبہ مطمئین ہو کر فاصلے پر لیٹی اور ہاتھ بھی چھڑوا لیا۔۔دارام نے نوٹس لیا مگر چپ رہا تھا اسکی جھجھک اترنے میں ٹائم تو لگے گا۔۔۔وہ شائے نیچر کی تھی۔۔۔

''آپکو کیسی لڑکیاں پسند ہیں۔۔؟'' عجوہ کے مطابق اسے ویسا بننا تھا جیسا وہ پسند کرے اس لیے اس نے جاننا چاہا۔۔۔

''اچھی لڑکیاں۔۔'' دارام نے بلا توقف جواب دیا۔۔

''عجوہ پیا جیسی؟'' عذبہ کے لیے وہی واحد اچھی لڑکی تھی تبھی کنفرم کیا۔۔۔

''نہیں تمہارے جیسی۔۔'' دارام نے ان ڈائی ریکٹلی اسے بتایا کہ وہ ''اسے'' پسند کرتا ہے۔۔

''جی وہ تو میں ہوں۔۔ مگر دوسرے والی اچھی لڑکی پوچھ رہی ہوں۔۔ مطلب جسے آپ لائی ف پارٹنر بنانا چاہیں۔۔'' عذبہ کا دل کیا صاف کہہ دے، ساری زندگی اسکے ساتھ رہنے کے لیے کیا کرے کہ وہ کبھی نا چھوڑے۔۔

''وہ لڑکی بھی تمہارے جیسی۔۔'' وہ بات موڑ کر اسی پر لے آیا وہ سچ بول رہا تھا بس۔۔

''دیکھیں۔۔ آپ سمجھ نہیں رہے۔۔ اس وقت ہم نے تعریفیں نہیں کرنی۔۔ آپ نے میری ریکوئی سٹ مان کر مجھ سے شادی کرلی۔۔ مجھے عجیب لوگوں سے بچایا بہت شکریہ۔۔ مگر اب آپ مزید جھوٹ بول کر مجھے ریلیکس کرنے کی کوشش نا کریں۔۔ میں بالکل خوش ہوں۔۔'' عذبہ اس بندے کی ''نا سمجھی'' پر زچ ہو گئی۔۔

دارام گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔ مطلب عذبہ کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے بہت تفصیلی وقت چاہئیے تھا۔۔

''آپکو پردہ کرنے والی پسند ہیں یا پردہ نا کرنے والی۔۔ فیشن کرنے والی یا سمپل۔۔ لانگ ہئیر یا شارٹ۔۔ سفید لڑکیاں یا سانولی۔۔ پڑھی لکھی یا کوئی بھی۔۔ اب ایک ایک کا جواب دے دیں مجھے پلیز، پھر تنگ نہیں کرونگی۔۔'' عذبہ نے اسکی آسانی کے لیے سوالنامہ تیار کیا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

''پردہ کرنے والی سمپل لانگ ہئی یر اور سفید رنگ والی ایجوکیشن جتنی بھی ہو چلے گی۔۔'' دارام نے اسے اسی کا حلیہ بتادیا اور وہ بنا غور کیے سر ہلا گئی کہ ایسی ہی بنے گی۔۔۔

''اور لڑکی اینیمی دیکھتی ہو یا موویز؟'' عذبہ کو لگتا تھا کہ وہ اتنا پاگل ہے جو اتنے واضح سوالات پر اسکا مقصد نہیں سمجھ پائے گا وہ واقعی بے وقوف تھی۔۔۔

''اینیمیز دیکھنے والی۔۔'' دارام کو تھکن بھول گئی نیند بھی اڑ گئی دلچسپی سے عذبہ کا چہرہ دیکھتا اسکی باتیں انجوائے کرنے لگا۔۔

''زیادہ باتیں کرنے والی یا کم بولنے والی'' سوال پر سوال کرتے وہ بھول گئی دارام سے ''ایک بات'' پوچھنے کی اجازت لی تھی۔۔

''کم بولنے والی۔۔'' دارام نے عذبہ کو بہت کم بولتے دیکھا تھا تبھی کہہ دیا مگر عذبہ کو فکر ہونے لگی اس بات پر۔۔

''مگر زیادہ بولنا غلط بات تھوڑی ہے۔۔ اگر آپ کو بھی اس بات پر یقین ہے زیادہ بولنے والی لڑکیاں پاگل ہوتی ہیں تو یہ بات بہت غلط ہے۔۔ زیادہ بولنے والی لڑکیاں ذہین ہوتی ہیں'' عذبہ نے باقاعدہ اسے سمجھایا تاکہ وہ اپنی یہی بات بدل دے۔۔ عذبہ بولے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔۔ کم بھی نہیں بول سکتی تھی۔۔ اس کی باتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ اگر اسے کم بولنا پڑا تو اسکی سب باتیں ادھوری رہ جائیں گی۔۔ وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔

''او۔کے۔۔میں اپنا جواب واپس لیتا ہوں۔۔مجھے بس ذہین لڑکی اچھی لگتی ہے چاہے وہ بہت زیادہ باتیں کرے۔۔''دارام نے مسکراہٹ دبا کر اسکی وضاحتوں کو قبول کیا۔۔

''خیر یہ سب باتیں تو یونہی پوچھ لیں۔۔انکا کوئی ی مقصد نہیں تھا۔۔کیا آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟''عذبہ نے اسے بھی سوال کرنے کا کہہ دیا تاکہ وہ شک نا کرے۔۔۔

''کیا تم مجھ سے شادی کر کے مطمئ ین ہو عذبہ؟''دارام نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کر لیا وہ بوکھلا گ ئ ی۔۔

''جی ہاں بالکل۔۔مگر آپ اپنی فرسٹ وائ ف کے ساتھ خوش رہ ئ یے گا مجھے کوئ ی پرابلم نہیں۔۔''وہ کنفوز سی ہو کر بولی۔۔دارام نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسکے گرد بازو پھیلا کر اسے مزید قریب کیا اسکے گلاسز اتار کر سائ ڈ ٹیبل پر رکھے اور اسے سینے سے لگا لیا۔۔اسکی اس حرکت پر وہ نروس ہوئ ی۔

''میں اپنی سیکنڈ وائ ف کے ساتھ خوش رہنا چاہتا ہوں۔۔''وہ سکون سے آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔۔عذبہ شرم اور خجالت میں نا بات سمجھ پائ ی نا جواب دیا۔۔

وہ سوچکا تھا عذبہ کی نیند اڑ گ ئ ی تھی۔۔اس نے باتیں کرنے کا کہا تھا یوں پاس آنے کا تو بالکل نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

ولیمہ کو دو دن ہو چکے تھے رماب ہاسپٹل کے لیے تیار ہوا تو عجوہ بھی یونی کے لیے تیاری کرنے لگی۔۔
فائزہ کو کال کر کے بتانے لگی تو اس نے شادی کے بعد دو دن کی غیر حاضری کی وجہ پوچھ لی۔۔۔
''میری شادی ہو چکی ہے'' عجوہ نے بتایا۔۔
''واٹ، کب، کس کے ساتھ یوں اچانک کیوں؟'' لاؤڈ سپیکر آن ہونے کی وجہ سے فائزہ کی آواز کمرے میں گونجی اور شاور لیکر نکلتے رماب نے بھی چونک کر دیکھا۔۔
''بھئی میرے اسی کزن کے ساتھ جسکی شادی ہو رہی تھی اس نے اچانک ہی شور مچا دیا اسے مجھ سے ہی شادی کرنی ہے۔۔ تو فیملی والوں نے بھی مان لیا۔۔'' سیاہ گاؤن بیڈ پر پھیلا کر رکھتی وہ مصروف سی بولی۔۔
اسکی بے نیازی پر رماب بے اختیار مسکرایا۔۔
''اوہ رئیلی۔۔ یہ وہی ڈاکٹر کزن ہے ناں جس کے لیے میں تعویذ لائی تھی۔۔ پھر مانتی ہو ناں بابا جی کی کرامت۔۔ بچارے نے چُنی کوئی اور تھی ملی تم ہو۔۔'' فائزہ کے جملے پر عجوہ کی آنکھیں پھیلیں۔۔ رماب نے بے اختیار قہقہہ لگایا تو عجوہ نے جلدی سے کال کاٹ دی اور خفت سے دانت پیسے۔۔۔
''بھئی تمہاری محبت کا تو ایک زمانہ گواہ ہے۔۔ کس کس سے چھپو گی؟'' بال تولیے سے رگڑتے ہوئے گنگنایا اور بال برش کرنے لگا۔

''میں پاگل تھی ناں ہر چمکتی چیز سونا لگتی تھی۔۔اب آنکھیں کھل گ ئی ی ہیں مگر لوگ کیا جانیں۔۔۔''عجوہ نے گاؤن پہنااور لہجے میں جتنا ہو سکالاپر وائی ی شامل کی۔۔

''چلو یہ تو مانا کہ میں ''چمکتی'' چیز ہوں۔۔ویسے تم شرمندہ ہوتی ہو تو بہت پیاری لگتی ہو۔۔''رماب نے باقاعدہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر لگاوٹ سے تعریف کی۔۔

''اور آپ اسطرح فلرٹ جھاڑتے بالکل ولن لگتے ہیں۔۔''عجوہ نے اسکے ہاتھ ہٹائے اور ابرو چڑھا کر کہا رماب ڈھٹائی سے ہنستا رہا۔۔

''اپنی وائی ف سے فلرٹ کرنے والا ہیرو ہوتا ہے ولن نہیں۔۔اچھا چلو صلح کر لیتے ہیں۔۔میں اب تعویذ والی بات یا تمہاری دیوانگی کا ذکر نہیں کرونگا۔۔شروع سے شروع کریں گے۔۔میں تم سے فلرٹ کرونگا تم بس شرما دینا۔۔''رماب نے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔۔ہونٹوں کے کناروں پر دبی مسکراہٹ اور آنکھوں شوخی دیکھ کر عجوہ کا جی چاہا فائی زہ کا جا کر گلا دبا دے جس نے صبح صبح رماب میں کسی لوفر کی روح جگادی تھی۔۔

وہ بیگ اور فائی لز اٹھا کر باہر جانے لگی تو رماب نے ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

''میرا بالکل موڈ نہیں ہے آپ کی بے تکی باتیں سننے کا۔۔میری دیر ہو رہی ہے اس لیے ہاتھ چھوڑیں ورنہ میں بھی جو دو دن سے ڈھیل دے ہی تھی ابھی طعنہ دے دونگی۔۔۔''عجوہ نے انگلی اٹھا کر دھمکی دیتے ہوئے ہاتھ چھوڑنے کا کہا۔۔۔

''یہی تو چاہتا ہوں تم طعنہ دو۔۔مجھے بھی اچھا نہیں لگا دو دن تم نے آئی ینہ کا نام نہیں لیا۔۔ایک تم ہی تو تھیں جس کے بہانے اسکا ذکر ہو جاتا تھا۔۔''رماب اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا اور اداسی سے کہا۔۔عجوہ کے ارد گرد دھماکے ہوئے۔۔

وہ آئی ینہ کو یاد کرتا ہے؟اسکا چھیڑنا انجوائے کرتا رہا اور وہ پاگل سمجھی تنگ ہوتا ہے۔۔

''میں چاچو کو بتاؤنگی آپکا۔۔بابا کو بھی۔۔آپ مجھے آئی ینہ کے نام سے ٹیز کر رہے ہیں؟مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے۔۔''عجوہ تو اس سے دور ہوتی بری طرح رونے لگی۔۔وہ چھیڑ لیتی تھی مگر برداشت نہیں کر سکتی تھی رماب کے منہ سے کسی اور کا ذکر۔۔اور اب تو بالکل نہیں۔۔۔رماب بوکھلا گیا

''میں تو مذاق کر رہا ہوں۔۔پہلے تم نے ہی کہا تھا میں نے تو تمہیں تنگ کرنے کے لیے کہا تھا پاگل۔۔''

رماب نے بے چارگی سے دروازے کی طرف دیکھا کہ کوئی ی سن کر آ ہی نا جائے۔۔عجوہ رو رہی تھی۔۔

وہ اسکے گرد بازو لپیٹتا سر تھپکتا چپ ہونے کی منتیں کرنے لگا۔۔یعنی مذاق ہی مہنگا پڑ گیا تھا۔۔

''عجوہ بات تو تم نے شروع کی تھی ناں۔۔''اسکے رونے کو سٹاپ نہیں لگ رہا تھا۔۔

''میں نے صرف طنز کا کہا،آپ نے اسی کا نام کیوں لیا۔۔؟''عجوہ کی بات پر وہ بھی کنفیوز ہو گیا۔۔طنز تو وہ صرف آئی ینہ پر ہی کرتی تھی تو اسے وہی لگنا ہی تھا۔۔

''میرے گھر میں مینٹلی ان ویل لوگ بہت ہیں۔۔مجھے نیرو سرجن بننا چاہئی یے تھا'' رماب نے سرد آہ بھر کر کہا تو اسکے گلے سے لگی عجوہ نے اسے گھور کر دھکا دیا اور باہر چلی گ ئی ی۔۔رماب اپنی زبان پھسلنے پر اسے سوری سوری کرتا رہ گیا۔۔۔۔

''رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔'' ڈنر کرنے کے بعد عذبہ حسبِ معمول اپنے روم میں جانے لگی تو صوفے پر بیٹھتی شائستہ بیگم نے سنجیدگی سے روکا۔۔وہ ایک نظر سب کو دیکھنے لگی دارام بھی وہیں بیٹھا تھا تو وہ بھی ایک سنگل صوفے پر بیٹھ گ ئی ی۔۔۔

''میرے سرکل کی کچھ کلوز فرینڈز تمہیں دیکھنے آنا چاہ رہی ہیں میں نے کل لنچ پر انوائی ٹ کیا ہے انہیں۔۔بس چھ سات لیڈیز ہونگی تو اچھے سے مگر تھوڑا ڈیسنٹ سا ریڈی ہو جانا۔۔'' انکی بات پر عذبہ گھبرا گ ئی ی۔۔

''مجھے تیار ہونا نہیں آتا۔۔میں۔۔میں کیسے ملونگی ان سے۔۔۔'' پھر وہی سپیشل لوگوں سے ملنا وہ بھی تیار ہو کر، عذبہ کے چہرے کی ہوائی یاں اڑنے لگیں۔۔ہانی نے طنزیہ نظر ڈال کر ہنکارا بھرا اور ماں کو دیکھا جو اسکی بات پر لب بھینچے ضبط کر رہی تھیں۔۔

''ماما ہونگی ناں۔۔تم نے جسٹ ہیلو ہائے کرنی ہے۔۔'' دارام نے اسے نرمی سے سمجھایا۔۔

''کل سنڈے ہے ناں۔۔؟ میں گھر ہوؤ نگی سوڈونٹ وری میں عذبہ کو ریڈی کر لو نگی''ثانیہ نے عذبہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

تو وہ بھی کچھ پر سکون ہوئی ی۔۔

''میں زیادہ وقت نہیں بیٹھو نگی۔۔مجھے زیادہ بات کرنا نہیں آئے گا تو آپکو برا لگے گا''عذبہ نے پھر سے پھپھو کا امتحان لیا۔۔۔

''تو تمہیں کیا کرنا آتا ہے وہ بتادو۔۔میں ان سے کیا کہوں گی کہ میری بھوابنارمل ہے بول نہیں سکتی؟'' شائی نہ بیگم نے دانت پیس کر کہا، دارام نے ان کے الفاظ پر انہیں دیکھا۔

''ہاں یہ سہی ہے۔۔آپ کہہ دیجئی ے گا ایک بھوپاگل ہے اور اصل والی امریکہ میں ہے۔۔''اس سے پہلے کہ دارام کچھ کہتا عذبہ نے پر جوش سا مشورہ دیا اور اٹھ کر چلی گ ئی ی۔۔

''دیکھ رہے ہو تم؟ بیٹا یہ نان سیر ئی یس ہے بہت۔۔اب شادی کر لائے ہو تو اسے مینرز سکھاؤ یا یہ کام میں کروں؟''شائی نہ بیگم نے دارام کو دیکھ کر کہا۔۔ہانی اکتا کر وہاں سے چلی گ ئی ی۔۔ثانیہ مسکراہٹ دبائے بیٹھی تھی۔۔

''اٹس او۔کے۔۔وہ زیادہ سوشل نہیں ہے۔۔۔آپ ایک بار ملوالیں اپنی فرینڈز سے پھر اسے اسکے حال پر چھوڑ دیں۔۔''دارام نے اطمینان سے جواب دیا، اور شائی نہ بیگم کا بی۔پی لو ہونے لگا جانے کل فریڈز کے سامنے وہ کیسے شرمندہ کروائے گی انہیں۔۔

''عذبہ سے بات کریں۔۔گھر رہنے آئی ی ہی نہیں ایک بار بھی۔۔اسے لینے جائی یں۔۔؟''رماب نے اسجد صاحب سے بات کی۔۔۔

''میں پہلے ہی بات کر چکا ہوں اس نے ابھی منع کیا ہے۔۔کل تمہاری پھپھو کی فرینڈز آ رہی ہیں اسے ملنے۔۔نیکسٹ ڈے چلتے ہیں پھر۔۔''وہ نیوز چینل سرچ کرتے ہوئے بتانے لگے۔۔رماب نے سر ہلا دیا۔۔

''کل شام وہ فری ہو جائے گی تو۔۔۔''کنزہ کچن سے آ کر بیٹھیں تو آہستگی سے بولیں۔۔سامنے تھی تو سختی کرتی رہیں اب یاد آ رہی تھی تو بے چینی ستا رہی تھی۔۔۔

''کل اچھا نہیں لگے گا۔۔پرسوں صبح ہی چلے جائی یں گے''رماب نے نرمی سے سمجھایا اب وہ ان سے بات کر لیا کرتا تھا وہ مسکرا کر سر ہلا گ ئی یں۔۔عجوہ نے چائے لا کر رکھی۔۔

رماب مسکراتی نظروں سے اسکا ناراض چہرہ دیکھنے لگا جب وہ اسکے سامنے چائے رکھ کر بنا اسے دیکھے کنزہ کے ساتھ جا کر بیٹھی۔۔

''عجوہ کیوں چپ چپ ہو؟''اسجد صاحب نے اسکے اور رماب کے درمیان خاموشی اور فاصلہ محسوس کر لیا تھا۔۔انہیں فکر ہوئی کیا عجوہ کے ساتھ یہ شادی کر کے ناانصافی ہوئی؟ کیا وہ خوش نہیں ہے۔۔؟ مگر وہ یہ بات پوچھنے سے بھی ڈرتے تھے۔۔

''میں ہاسپٹل سے ٹائم نہیں نکال پا رہا۔۔ عجوہ ناراض ہے کہ ہنی مون پلان کیوں نہیں کیا''رماب نے سکون سے جواب دیا۔۔

عجوہ کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو گیا۔۔

''اے۔۔ایسا۔۔ نہیں ہے چاچو یہ جھوٹ۔۔۔''دیکھو تم مجھ سے ناراض ہو اور یہ بات سب فیل کر چکے ہیں۔۔اب مکرنے کا فائدہ نہیں۔۔اٹس او۔کے فیملی والے ہی ہیں ناں۔۔شرماؤ مت''رماب نے اسکی بات درمیان میں اچک کر کہا۔

کنزہ اور اسجد کو ہنستا دیکھ کر عجوہ نے رماب کو دیکھا تو اس نے آنکھ ماری۔۔

عجوہ نے سٹپٹا کر چاچو اور چاچی کو دیکھا۔۔جو ان دونوں کو نظر انداز کیے عذبہ کو لانے کا پلان ڈسکس کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔

عجوہ چائے کا کپ لیکر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔رماب ہنسی دبائے چائے پیتا رہا۔۔۔

آج پھر عجوہ سے اچھی خاصی جھڑپ ہونے والی تھی۔۔ مگر وہ انجوائے کرتا تھا۔۔

''واٹ ایڈم یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟'' دارام نے رائی من کو اپنی شادی کا بتایا تو وہ حیرت سے چِلایا۔۔
دارام نے خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کر لیا تھا تبھی بولا۔۔
''تم بیلا کو بتا دینا۔۔ گرینی کو میں نے بتا دیا ہے۔۔ وہ ناراض ہیں۔۔ پلیز رائی م ایٹ لیسٹ ہینڈل دیم سو دیٹ وہ میری کالز ہی اٹینڈ کریں۔۔'' دارام نے اس سے ریکوئی سٹ کی۔۔
''نو پلیز۔۔۔ بیلا کو ابھی مت بتانا۔۔ ایم شیور گرینی بھی نہیں بتائیں گی۔۔ بیلا ابھی مووی کی شوٹنگ میں بزی ہے۔۔ یہ مووی سیزن وائز ہے سو اسے ابھی کافی ٹائم ہے فری ہونے میں۔۔ اپنا ٹائم ایزیلی سپینڈ کرو۔۔ آئی نو ہر وہ تمہیں یہ شادی ختم کرنے کا ہی کہے گی۔۔ سو ٹیک یور ٹائم ایڈی۔۔'' رائی من نے اسے بتانے سے منع کر کے سمجھایا۔۔
''واٹ ایور۔۔ میں نے تمہیں بتا دیا۔۔ موقع ملے یا جب سہی لگے اسے بتا دینا۔۔ میں دھوکہ نہیں دینا چاہتا۔۔ بٹ رائی م میں عذبہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ آئی لو ہر آلاٹ۔۔'' دارام نے مضبوط لہجے میں اسے اپنا ارادہ بتایا رائی من پریشان ہو گیا۔۔ ایڈم نہیں چھوڑنا چاہتا مگر اس کے پاس چھوڑنے کے علاوہ کوئی چوائس بیلا نہیں چھوڑے گی۔۔
''بائی دی وے۔۔ صوفی تمہارا پوچھ رہی تھی۔۔ یونو تمہارے بعد وہ سب چھوڑ کر اپنے گھر چلی گئی ہے۔۔ وہ بالکل بدل گئی ہے۔۔'' رائی من نے بتایا تو دارام نے تاسف سے سر ہلایا۔۔

''اچھی بات ہے وہ بدل گ ئی ی۔۔ وہ خود کو بھول گ ئی ی تھی۔ وش ہر گڈ لک۔۔ لیکن میں ٹوٹے ہوئے تعلق نہیں جوڑتا۔۔'' دارام نے بے تاثر لہجے میں کہا تو رائی من نے سر ہلایا اور سختی سے دارام کو اپنی شادی والی بات کے لیے فی الحال خاموش رہنے کی ہدایت دی اس نے او۔ کے کہہ دیا۔۔ اسے بھی کوئی ی جلدی نہیں تھی بیلا سے بحث کرنے کی۔۔۔

دارام نے کال بند کی اور کف لنکس بند کرتے ہوئے ٹیرس سے روم میں آیا، عذبہ کو دیکھا جو شاید آج ہونے والے لنچ کی وجہ سے نروس سی لب کاٹ رہی تھی۔۔ دارام نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

''ریلیکس رہنا۔۔ ثانی سے کہا ہے میں نے وہ تمہارے ساتھ رہے گی۔۔ یہ نارمل سی میٹنگ ہو گی ایزی رہو۔۔'' دارام نے نرمی سے سمجھا کر اسکا گال تھپتپایا تو وہ سمٹ سی گ ئی ی۔۔

''میں۔۔ میں پریشان تو نہیں ہوں۔۔'' عذبہ نے لہجہ نارمل بناتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

''شیور۔۔ ماما چاہتی ہیں میں بھی آؤں بٹ میں شاید نا آسکوں لنچ تک۔۔ تم میری طرف سے ایکسکیوز کر لو گی ناں۔۔؟'' دارام نے اسکا اعتماد بحال کرنا چاہا۔۔۔

عذبہ نے ہاں میں سر ہلایا اور ذہن میں جو جملے تیار کیے تھے مہمانوں کے سامنے بولنے کے لیے ان میں ایکسکیوز شامل کرتی دل میں دہرانے لگی۔۔ دارام نے اسے پھر سے سوچوں میں گم دیکھا تو جھک کر اسکی پیشانی کو لبوں سے چھوا اور وہاں سے چلا گیا۔۔ عذبہ کے سارے جملے اسکی حرکت سے گڈ مڈ ہو

گ ئی ے تھے۔۔وہ آنکھیں پھیلائے ساکن سی بیٹھی رہ گ ئی ی۔۔ثانیہ آئی ی تو وہ اسی حالت میں گم صم بیٹھی تھی۔۔ثانیہ نے اسے متوجہ کیا۔۔

''افف یہ بندہ فری کیوں ہونے لگا ہے'' عذبہ نے جھرجھری لی وہ کوئی ی باقاعدہ بیوی بن کر تو نہیں آئی ی تھی۔۔یہ رشتہ اس کے لیے کاغذی تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ دارام کے لیے یہی رشتہ زندگی بھر کا تھا۔۔۔۔

ثانیہ نے ایک ڈریس سیلیکٹ کیا۔۔گلابی نیٹ کی بہت لائی ٹ سی میکسی دی۔۔اور اسکے حساب سے ایک ڈائی منڈ نیکلس اٹھالیا۔۔عذبہ خاموشی سے میکسی پہن آئی ی۔۔سٹالر لینا چاہا تو ثانیہ نے ٹوک دیا۔۔

''اٹس فائی ن۔۔جسٹ لیڈیز ہی تو ہیں۔۔میں تمہارے بالوں کا اچھا سا سٹائی ل بناؤ نگی۔۔'' عذبہ خود کافی نروس تھی سو جیسا ثانی کہتی گ ئی ی وہ کرتی رہی۔۔۔

ہنس جسی گردن پر نیکلس سجایا تو ثانیہ نے ستائی شی نظر سے دیکھا۔۔

میکسی کا گلا گہرا نہیں تھا۔۔بنے ہوئے گہرے گلے کے اوپر ٹشو ٹائی پ کپڑا لگا تھا جس نے گردن تک سارا جسم ڈھانپ دیا تھا۔۔۔فل بازو بھی ٹشو کے تھے۔۔ثانی نے میک اپ کا نیچرل ٹچ دیا۔۔اور اسکے کمر سے نیچے تک پھیلے لمبے ریشمی بالوں کا میسی جوڑا بنا دیا جو ڈھیلا ڈھالا تھا اس سے کچھ لٹیں چہرے کے گرد پھیلی تھیں۔۔وہ چشمہ اٹھانے لگی تو ثانیہ نے کانٹیکٹ لینسز اسے دئی یے۔۔۔۔

''ثانیہ میں لینز یوز نہیں کر سکتی۔۔میری آئی زالرجک ہیں۔۔مجھے جلن ہونے لگتی ہے۔۔''عذبہ لینز دیکھ کر گھبرا گ ئی ی۔۔

''پلیز آج کے لیے یوز کر لو۔۔ممانے منگوائے ہیں تمہیں پتا ہے ناں اگر تم نے ناپہنے اتنا فَس کری ایٹ کریں گی خوامخواہ۔۔تم اتنی گارج ئی یس سی ڈول لگ رہی ہو۔۔آج موڈ نا خراب کر لینا۔۔''ثانیہ نے اسے لینز پکڑا کر سمجھایا عذبہ نے بے چارگی سے لے لیے۔۔

ثانی نے اسے تیار کر کے دیکھا اور پھر تین چار اچھی سی پکچرز بنائی یں اور مطم ئی ین ہو گ ئی ی وہ بالکل اسکی بھابھی ہونے کے قابل لگ رہی تھی۔۔کیوٹ سی باربی ڈول جیسی۔۔۔

سفیر لائی لہ کی دی لالچ پر زیادہ سے زیادہ ہانیہ کے قریب ہو رہا تھا جسے ہانیہ محبت کا نام دے رہی تھی۔۔۔۔

سفیر کو لالچ عذبہ کی تھی۔۔ایک ڈیلیکیٹ سی ینگ لڑکی جو باہر کی دنیا کے بارے میں بہت کم معلومات رکھتی تھی۔۔سفیر کو جب لائی لہ نے بتایا تو اس عذبہ کو حاصل کرنے کی جلدی ہونے لگی تھی۔۔

ہانیہ اندھا دھند اسکی ہر ڈیمانڈ پوری کیے جا رہی تھی اور آخر کار سفیر نے الگ سی فرمائی ش کر دی جو ہانیہ کو عجیب لگی۔۔

''کبھی مجھے ملنے آؤ۔۔اور اپنی بھابھی کو ضرور ساتھ لانا۔۔''سفیر کی بات نے ہانیہ کو حیران ہی تو کر دیا تھا۔۔

''میری بھابھی؟اسکا کیا کام۔۔؟اور وہ تو باہر جاتی نہیں۔۔۔اپنی شاپنگ وغیرہ آن لائن کرتی ہے ایون گروسری بھی۔۔وہ کبھی مارکیٹ ہی نہیں گئی،کیسے لاؤں؟''ہانیہ کے لہجے میں ناگواری بھر آئی۔۔

''ایکچوئلی آئی ڈونٹ کئیر تمہاری بھابھی آئے یا نہیں۔۔صرف اس لیے کہ کوئی بیک اپ ہو۔۔تمہاری فیملی کو شک ہو تو تم کسی کا سہارا لے سکو۔۔''سفر نے بظاہر لاپرواہی سے بات بدل دی تو ہانیہ بھی اس سے ایگریڈ ہوئی۔۔اسکی بات تو سہی تھی۔۔۔

''میں ٹرائے کرونگی۔۔بٹ یہ امپاسبل کام ہے۔۔''ہانیہ نے مایوسی سے کہا۔۔

سفیر کے ساتھ بیٹھی لائلہ نے میسج ٹائپ کر کے سفیر کے سامنے کیا تو وہ مسکرایا۔۔

''میں بس تمہیں اپنے سامنے بٹھا کر کھل کر باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔تمہارا چہرہ دل کھول کر دیکھنا چاہتا ہوں ہانی۔۔تم باہر نہیں آسکتیں تو مجھے موقع دیکھ کر انوائیٹ کرو۔۔میں آجاؤنگا ڈارلنگ''وہ لفظوں کے جال بنتا گیا اور ہانیہ ان سنہری الفاظ میں اچھا برا بھلاتی گئی۔۔وہ پاگل لڑکی محبت اور ہوس میں فرق نہیں کر پائی اور اسکی بے تابی پر ویلکم کرتی اس وقت کا انتظار کرنے لگی جب کبھی کبھی شائستہ بیگم کسی پارٹی میں گئی ہوں اور دارام بھی آفس سے اکثر لیٹ ہو جاتا تھا۔۔۔

''اسکی بھابھی کو زلالت کا تحفہ ضرور دینا'' لائی لہ نے سفیر سے کہا تو وہ مکروہ ہنسی چہرے پر سجائے تشکر سے لائی لہ کو دیکھنے لگا۔۔ان کا مقصد ہانی آسان کر رہی تھی۔۔

دارام گھر آیا تو شائی نہ بیگم مطمئن اور خوش تھیں۔۔ثانی بھی چہچہا رہی تھی۔۔

''یونو بھائی ی۔۔عذبہ نے تو سب کو کافی امپریس کیا۔۔بالکل کم بولی اور سوچ سمجھ کر جواب دئی یے اور اتنی پریٹی لگ رہی تھی۔۔لک ایٹ مما، شی از فیلنگ پراؤڈ'' ثانیہ نے اٹھلا کر بتایا اور شائی نہ بیگم کی طرف اشارہ کیا تو وہ مصنوعی گھوری سے نوازنے لگیں۔۔

''ہونہہ۔۔'' ہانی ناک چڑھا کر چلی گ ئی ی۔۔دارام نے پر سکون سانس لی اور کمرے میں گیا۔۔ سلیپنگ ایریا میں بالکل اندھیرا کیے وہ پڑی تھی۔۔دارام نے لائی ٹس آن کیں تو وہ بیڈ پر بال بکھرائے ایک سائی ڈ پر بازو سے چہرہ چھپائے لیٹی ہوئی ی تھی۔۔وہ پریشان ہوا۔۔

''پلیز لائی ٹ آف کر دیں یا پھر نائی ٹ بلب آن کر لیں۔۔میں لائی ٹس سے تنگ ہو رہی ہوں۔۔'' اسکی روتی بھاری آواز پر دارام نے لائی ٹس آف کیں اور سوفٹ بلیو لائی ٹ آن کی۔۔

''عذبہ آر یو او۔کے۔۔'' دارام اسکی روتی آواز پر اسکے پاس جا بیٹھا۔۔عذبہ خاموشی سے لیٹی رہی اسے اس وقت بولنا بھی برا لگ رہا تھا۔۔دارام نے اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر سہارا دیتے ہوئے اسے اٹھایا اور اپنے سامنے کیا اور اسکے بال سمیٹنے لگا۔۔

''تم رو رہی ہو؟ کیا ہوا ہے؟ کسی نے کچھ کہا؟'' دارام نے الجھ کر پوچھا۔۔ باہر تو سب نارمل بلکہ خوش تھے تو وہ کیوں رو رہی ہے۔۔؟ عذبہ نے سر اٹھایا تو وہ شاکڈ ہوا۔۔۔

سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں بے تحاشہ سوج رہی تھیں۔۔ رو یا رو یا سا چہرہ اور سرخ چہرہ۔۔

''عذبہ۔۔ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا۔۔؟'' دارام نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کر کے بغور جائزہ لیا

''آپ لوگوں کے سٹیٹس کے قابل بہو بننے کا انعام ہے۔۔ مجھے لینز سوٹ نہیں کرتے مگر آج وہی پہننے پڑے میری آنکھوں میں اسوقت شدید درد ہو رہا ہے۔۔'' وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی بری طرح کانپ رہی تھی۔۔ دارام دھک سے رہ گیا۔۔ اسے اندازہ ہوتا عذبہ کی یہ حالت کی جائے گی تو پہلے ہی ان لوگوں کو ایسا ویسا کچھ بھی کرنے سے منع کر دیتا۔۔

''ایم سوری۔۔ اگر ایسا کچھ تھا تو مجھے کال کرنی تھی میں ان سب کو سمجھا دیتا۔۔ پرابلم زیادہ ہے تو ڈاکٹر پاس چلتے ہیں'' وہ بے بسی سے اسکی آنکھوں کی اور اسکی بری حالت دیکھتا نرمی سے اسکی آنکھوں کو سہلانے لگا۔۔۔

''فی الحال کچھ دن لائی ٹس سے دور رہو نگی، مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ بس میں نے سوچ لیا ہے میں ہائی ی کلاس میں موو نہیں کر سکتی۔۔

میں آپ کی وائی ف بننے کے قابل نہیں ہوں۔۔مجھے سمجھ آگ ئی ی ہے۔۔پلیز میں جب ٹھیک ہو جاؤں تو مجھے گھر چھوڑ آئی یے گا۔۔'' وہ آنکھوں کو دباتی پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکا حصار توڑنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اسے سب کے ساتھ ساتھ دارام بھی برا لگ رہا تھا اس نے بھی تو سارا دن پلٹ کر پوچھا تک نہیں تھا۔۔۔

''ایم سوری۔۔۔اپنی آنکھوں کو یوں دباؤ مت پلیز زیادہ پین ہو گی۔۔کیا کوئی ی میڈیسن ہے جس سے آرام آئے۔۔؟اینی تھنگ؟پلیز ٹیل می ڈونٹ کرائے'' اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسکے چہرے سے دور کرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔۔وہ تھک کر سر جھکاتی نفی میں سر ہلائے جا رہی تھی۔۔

دارام کو خود پر غصہ آیا اگر وہ ٹائی م نکال کر آجاتا تو اسے اتنا وقت ازیت نا اٹھانی پڑتی۔۔وہ بے اختیار اسکے روتے لرزتے وجود کو بانہوں میں بھر کر اپنے سینے سے لگا گیا اور اسکا سر سہلانے لگا۔۔اسکے گھر جانے والی بات پر اسے ٹوک بھی نہیں پایا۔۔۔

اسے افسوس ہوا تھا اپنی اس فیملی پر اتنی بے حسی کیسے کر سکتے ہیں وہ لوگ۔۔گلاسز لگانے سے کوئی ی انسان بد صورت تو نہیں ہو جاتا۔۔وہ تکلیف اٹھاتی رہی اور انہیں اپنے معیار کی پڑی تھی۔۔اور اسکے سینے میں منہ چھپا کر روتی عذبہ نے سمجھ لیا یہ رشتہ اسکی حیثیت سے اونچا تھا اسکی جگہ ایسے لوگوں میں ہر گز نہیں تھی۔۔۔شاید اسے دارام کو نکاح کے لیے نہیں کہنا چاہ ئی یے تھا۔۔

دارام نے ریموٹ اٹھا کر وہ ایک لائی ٹ بھی بند کر دی۔۔اسے خود سے لگائے وہ اپنی بے خبری پر خود کو ملامت کرتا رہا۔۔

''دارام آج آفس نہیں گ ئی ے بیٹا؟''شائی نہ بیگم نے دارام کو رف حلیہ میں دیکھ کر پوچھا۔۔اس ٹائی م تک تو وہ تیار ہو کر چلا جاتا تھا۔۔جبکہ آج ابھی تک بیٹھا تھا۔۔

''نہیں۔۔عذبہ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔میں اسے اس حالت میں چھوڑ کر آفس نہیں جا سکتا۔۔''

دارام کی بات پر وہ بے اختیار اسکا چہرہ تکنے لگیں۔۔اس نے کبھی موسموں کی پرواہ نہیں کی تھی،اپنی طبیعت خراب ہونے پر بھی ضرور جاتا تھا آج عذبہ کے لیے رک گیا۔۔جو کل تک تو ٹھیک ہی تھی۔۔

''اسے کیا ہوا؟ایم شیور کوئی ی سیر ئی یس پرابلم نہیں ہو گا۔۔آپ نے ایک بیمار لڑکی سے شادی ی ہے۔۔وہ تو سارا سال میں گنے چنے دن ہی ٹھیک ہوتی ہے تو کیا ہر بار گھر رکیں گے''انہوں نے بہت مشکل سے لہجہ نرم رکھا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا جا کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دھکے دے کر گھر سے نکال دیں جو دارام کو پاگل بنا رہی تھی۔۔وہ بدل رہا تھا وہ اتنا پوزیسو کیوں ہو رہا تھا۔۔

''میں نکاح کرتے وقت جانتا تھا وہ بیمار لڑکی ہے۔۔آپ یہ بات مجھے ہر بار مت بتایا کریں۔۔اور اسے جب جب ضرورت ہو گی افکورس میں رکو نگا۔۔آپ کو احساس بھی ہے کل اسے لینز لگوا کر کیا حالت کر دی ہے آپ لوگوں نے؟اندھیرا کیے بلائی نڈ لوگوں کی طرح پڑی ہے وہ۔۔۔آپ لوگ اتنے ہرٹ

لیس کیسے ہو سکتے ہیں۔۔اگر آپ کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ آپ کے بھائی کی بیٹی ہے تو اب یہ بات یاد رکھ لیں وہ میری بیوی ہے۔۔دارام شاشیر ازی کی بیوی۔۔آئی ندہ آپ پلیز اپنی گریٹنگ سے عذبہ کو دور رکھئی یے گا۔۔"دارام سے انکار و یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ سنجیدگی سے اور دوٹوک بات کرتا انکے اعصاب پر بم کی طرح گرا تھا۔۔انہیں شدت سے احساس ہوا عذبہ کا اس گھر میں آنا ان لوگوں کی ویلیو کم کر رہا ہے۔۔دارام نے انہیں کبھی کسی بات سے نہیں روکا تھا۔۔کسی حکمران کی طرح اس کے گھر میں رہ رہی تھیں۔۔آج لگا حکمرانی چھینی جا رہی ہے وہ بھی اس بیمار لڑکی کے ہاتھوں جو انکی نظر میں خاک تھی۔۔

"دارام۔۔بس لینز ہی تو لگائے تھے۔۔وہ اتنا اوورری ایکٹ صرف اٹینشن حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے۔۔اب وہ میری بہو بن کر آئی ہے لوگوں کو ملنے کا شوق تو ہو گا ہی۔۔ریسیپشن بھی تو نہیں ہوا تو ظاہر سیپریٹلی لنچ یا ڈنر پارٹیز کر کے انٹروڈیوس تو کروانا پڑے گا۔۔"وہ لہجے میں حتی المکان نرمی لائی یں اور اسے سمجھایا۔۔وہ اس سے ناراض نہیں ہو سکتی تھیں وہ ماں والا مان دیتا تھا تو انہیں بھی اتنے کم وقت میں اپنے سگے بیٹے کی طرح عزیز ہو گیا تھا۔۔

"رانیہ سے بات کریں۔۔وہ جب پاسبل ہو پاکستان آئے پھر ریسیپشن بھی کر لیں۔۔میں نے یہ شادی پراپروے میں کمیلیٹ کرنی ہے اس لیے سب فارمیلٹیز بھی پوری کرونگا۔۔اور پلیز ماما عذبہ اگر ایکٹ بھی کرے آئی جسٹ کینٹ بئیر ہرپین۔۔وہ ساری رات پریشان رہی ہے صبح بہت مشکل سے

سوئی ی ہے کوئی ی اتنی ایکٹنگ نہیں کر سکتا'' وہ انکی پھیکی پڑتی رنگت پر نرمی سے التجا کرتے بولا۔۔

انہوں نے ہاں میں سر ہلا کر چہرے پر مسکراہٹ سجائی ی۔۔۔وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔

اور وہ بل کھا کر رہ گ ئی یں۔۔

کچھ ہی دیر میں رانیہ کو کال ملائے عذبہ کے ''کارنامے'' بتا رہی تھیں۔۔۔

''کل گیسٹس کے سامنے تو بڑا مسکرا رہی تھی۔۔بس آئی زہی توریڈ ہو رہی تھیں۔۔۔مجھے پہلے سمجھ جانا چاہئی یے تھا وہ روم میں کیوں بند ہو گ ئی ی۔۔۔دارام کے آنے سے پہلے نیند کر لی ہو گی اور اسے ساری رات پریشان کر کے سکون سے بیٹھی ہے، توبہ اتنی سی عمر ہے اور کیسے ڈرامے کر لیتی ہے، پہلے میرے پاگل بھائی ی نے سر پر چڑھایا اب میرا ہی بیٹا اسکے ڈرامے دیکھتا پاگل ہوا جا رہا ہے۔۔مائی ی فٹ۔۔'' وہ نفرت سے بولتی بالکل پڑھی لکھی ماڈلیڈی نہیں لگ رہی تھیں۔۔رانیہ کو بنا دیکھے سب سن کر ہی نیم پاگل سی عذبہ زہر لگنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ روم میں آیا تو سوفٹ لائی ٹ آن تھی اور عذبہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی۔۔

''بابا لوگ مجھے لینے آ رہے ہیں۔۔'' گلابی آنکھوں سے دارام کو دیکھتے بتایا۔۔اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا دارام چونک کر اسے دیکھنے لگا۔۔

''تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی۔۔آج انہیں منع کر دو۔۔ بریک فسٹ میں کیا لو گی؟''دارام لیپ ٹاپ لیے اسکے پاس بیٹھتا سکون سے بولا۔۔عذبہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

''میں ٹھیک ہو جاؤ نگی۔۔مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔میں بس گھر جا کر لنچ کرو نگی۔''وہ اب رکنے والی نہیں تھی۔۔اس نے کچھ بھی کھانے سے انکار کیا مگر پھر بھی اس نے اس کا فیورٹ ناشتہ بریڈ، ہنی، فرائی ڈ ایگ اور چائے، جو عجوہ سے پوچھا تھا منگوا کر اسے دیا۔۔وہ بغور اسکا جائزہ لینے لگا جہ لائی م کلر کاٹن کا کرتا کیپری پہنے تیار بیٹھی تھی۔۔گیلے بالوں کو کیچر لگایا ہوا تھا اور اب ناشتہ کر کے سٹالر لپیٹ رہی تھی۔۔

''عذبہ۔۔اگر تم اس حالت میں گ ئی یں تو وہ لوگ بہت پریشان ہونگے۔۔آج کے دن ریسٹ کر لو۔۔میں نے تمہارے لیے آف لیا ہے۔۔کل میں خود لے جاؤ نگا۔۔تم اچھی لڑکی ہو ناں؟اچھی لڑکیاں ضد نہیں کرتیں''اسکی ضد پر اسکا ہاتھ تھام کر سٹالر کرنے سے روکا اور بالوں سے کیچر اتار کر ایک سائی ڈ پر رکھ کر نرمی سے کہا۔۔وہ اسکی جرأت پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

''بال ڈرائے ہونے سے پہلے باؤنڈ نہیں کیا کرو۔۔''اسکے بال انگلیوں سے سنوارتے ہوئے مسکرا کر کہا تو عذبہ ہوش میں آتی اس سے دور ہوئی ی۔۔۔

''آپ نے اب کیوں آف کیا جب ضرورت تھی تب کیوں نہیں۔۔۔میرا کیچر واپس کریں۔۔''عذبہ نے غیر محسوس انداز سے فاصلہ مزید بڑھاتے ہوئے سٹالر اپنے گرد لپیٹا۔۔

''او۔کے سوری۔۔میں کل نہیں آیا۔۔مائی مسٹیک اب تمہارے لیے سپیشل رکا ہوں۔۔آج کا دن میرے پاس رہو بس۔۔میں نے تمہاری ہیلپ کی اب تم بھی میری بات مانو۔۔''دارام نے معذرت اور ریکوئی سٹ ایک ساتھ کر کے اسے دیکھا جو پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ اسکے لیے کل سے خوامخواہ کم لائی ٹ میں تنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔

(اچھی بات ہے سزا تو ملنی چاہئی یے)عذبہ نے دل ہی دل میں دارام پر غصہ اتارا۔۔

اور پھر موبائی ل اٹھا کر اسجد صاحب کو کال ملائی وہ خود بھی انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی،انہیں معذرت کرتی الٹی سیدھی وضاحتیں دیتی دارام کو بہت کیوٹ لگی۔۔۔

اس نے بددلی سے لیپ ٹاپ کی سکرین دیکھی،کام بہت تھا کرنے کے لیے لیکن وہ بالکل کنسٹریٹ نہیں کر پا رہا تھا۔۔اس نے گہری سانس بھرتے ہار مان لی اور فائی لز کلوز کرتے شٹ ڈاؤن کیا اور اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔وہ کال بند کر کے اب بھی آنکھیں رگڑتی چشمہ لگائے موبائی ل پر کچھ دیکھ رہی تھی۔۔

دارام نے اس کے ہاتھ سے سیل لے لیا اور لیپ ٹاپ کے ساتھ سائی ڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔عذبہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔آخر وہ چاہتا کیا ہے۔۔ناگھر جانے دیا نا سیل یوز کرنے دے رہا ہے۔۔۔۔

''میرے ساتھ باتیں کرو۔۔اپنی ہابیز۔۔انٹرسٹ۔۔سب بتاؤ۔۔ابھی تمہاری آنکھیں نارمل نہیں ہو رہیں اس لیے موبائل وغیرہ یوز مت کرو۔۔'' وہ مڑ کر اسکا کنفیوز چہرہ دیکھتا نرمی سے بولا اور دلچسپی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔

''کچھ سپیشل ہابیز یا انٹرسٹ نہیں ہیں۔۔'' عذبہ نے نظریں چرالیں۔۔اسکے شوق تو الگ قسم کے تھے خوامخواہ مزید کیا مذاق بنوائے۔۔

دارام کو مایوسی محسوس ہوئی ی۔۔وہ اس کے قریب ہونا چاہتا تھا۔۔ایک اچھے دوست کی حیثیت سے۔۔اس کے لیے ایسا انسان بننا چاہتا تھا جس کے ساتھ ہونے پر وہ ہر فکر سے آزاد ہو جائے مگر وہ اس سے آج بھی ویسی جھجھک محسوس کرتی تھی۔۔

دارام کو جانے کیا سوجھی عذبہ کے گلاسز اتار کر ایک طرف رکھے اور اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیکر قریب کیا۔۔عذبہ بوکھلا کر دھندلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

''میرے ساتھ باتیں کرو ورنہ ہمارے درمیان یہ آکورڈ سیچوئشن تمہیں اچھی نہیں لگے گی۔'' بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اسے اسی طرح اپنے حصار میں قید کیے مزے سے بولا۔۔

''مجھے باتیں سمجھ نہیں آرہیں تو کیا کروں۔۔؟ آپ نے میرا انٹرویو آج ہی کیوں لینا ہے۔۔مجھے ایسے بات کرنا اچھا نہیں لگتا جب تک چہرہ نظر نا آئے'' وہ گھبرا کر وضاحت دینے لگی، اسکے کلون کی خوشبو

حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔اسکی بات پر وہ خاموش ہو گیا، تھوڑی ہی دیر میں وہ اسکے کندھے پر سر رکھے سو چکی تھی۔۔

''اگر تم مشکل لڑکی ہو تو مجھے بھی آسانیاں کبھی پسند نہیں تھیں عذبہ دارام ''

وہ جھک کر اسکی آنکھوں کو چوم کر مسکراتے ہوئے دھیرے سے بولا۔۔۔

رماب نے صبح جاتے ہوئے عجوہ سے کہہ دیا تھا کہ آج شام کو تیار رہے کہیں جانا ہے۔۔

عجوہ نے ٹائم دیکھا رماب آنے والا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔۔۔۔

کچھ دیر تک رماب آیا تو جلدی میں تھا مگر عجوہ کو ویسے ہی نارمل حلیہ میں دیکھا تو اس کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔

''عجوہ میں نے کہا تھا ناں آج کہیں جانا ہے۔تیار کیوں نہیں ہوئی یں۔۔''وہ دانت کچکچاتا ضبط سے بولتا اسکے سر پر پہنچا۔۔

''اوہ۔۔ہاں کہا تھا مجھے بھول گیا۔۔''عجوہ بے نیازی سے بول رہی تھی صاف محسوس ہو رہا تھا بھولنے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔۔

''میرے چینج کرنے تک کا ٹائم ہے۔۔ چینج کرنا ہے تو کر لو۔۔آج میں لے جاؤ نگا ہر حال میں۔۔ میرے فرینڈ کی شادی ہے اور مجھے اس نے بار بار آنے کی ریکوئی سٹ کی ہے۔۔''رماب سنجیدگی سے

اسے بتایااور ڈریس لیکر چینج کرنے چلا گیا۔۔ عجوہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی وہ واپس آیااسے ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر رماب کو شدید تپ چڑھا مگر بال برش کر کے ہینڈ واچ پہنی اور گاڑی کی چابی اٹھا کر وارڈروب سے اسکا سٹائی لش سا عبایہ لیکر آیا۔۔

عجوہ چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اپنا عبایہ دیکھ کر ٹھٹکی۔۔

''لو پہنو۔۔ یا چاہو تو میں پہنا دیتا ہوں۔۔'' رماب نے عبایہ اس کے سامنے پٹخا اور سنجیدگی سے بولا۔۔

عجوہ گڑبڑا کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی جہاں مذاق کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔۔رماب نے اسکے یوں ہونقوں کی طرح دیکھنے پر اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ سے اتارتے اپنی طرف کھینچا۔۔

''پہنتی ہوں صبر نہیں ہے کیا۔۔ نکاح آپ نے پڑھانا ہے کیا اتنی جلدی مچا رکھی ہے'' اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالتے وہ پیچھے ہوتی چیخ کر بولی۔۔رماب نے گھورا تو جلدی سے عبایہ پہنا اور سٹالر لپیٹتی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر اپنا معائنہ کرتے رونے والی ہو گئی۔۔۔سادہ سا چہرہ۔۔۔ایسے شادی میں نہیں جا سکتی تھی۔۔اس نے جلدی سے میک اپ کا سامان اٹھایا۔۔

''خبردار اب ٹائم ضائع مت کرنا۔۔وہ میرا ویٹ کرتا اپنا نکاح روکے بیٹھا ہے۔۔تمہارے نخرے ختم نہیں ہوتے'' رماب نے سختی سے ٹوکا۔۔۔عجوہ نے حسرت سے سب دیکھا اور جلدی سے سنہری براؤن آنکھوں میں کاجل لگا کر ریڈ لپ اسٹک لگائی۔۔رماب نے بس اتنا ہی ویٹ کیا اور پھر اسکا بازو پکڑ کر باہر نکلا۔۔ عجوہ وہاں پہنچنے تک سارا وقت خود کو لعن طعن کرتی رہی۔۔کاش آج کے ہی دن وہ

رماب سے ضد نا لگاتی۔۔ شادی کے بعد پہلی بار وہ اسکے ساتھ جا رہی تھی وہ بھی ایک شادی پر اور حلیہ کیسا تھا۔۔ کیا کہیں گے سب لوگ۔۔

اور وہاں پہنچ کر وہ مزید شرمندہ ہوئی ی۔۔ سب نے ملتے ہوئے جب حیرت سے اسکا چہرہ اور حلیہ دیکھا تو وہ زمین میں گڑ گ ئی ی۔۔

''دل میں ٹھنڈ پڑ گ ئی ی اپنی انسلٹ کروا کر؟ سب کیا سوچیں گے کیسی پھیکی بے ڈھنگی بیوی ملی ہے''

عجوہ نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا تو سٹیج کی طرف بڑھتا رماب رک کر اسے دیکھنے لگا۔۔

''ٹھنڈ تو تمہیں پڑی ہو گی سب کے درمیان اس ''خوبصورت'' حلیے میں کھڑی ہو۔۔ ابھی تو آؤ اپنے دوست کی بیوی سے ملواؤں۔۔'' رماب نے مسکراہٹ دبا کر اسکی روہانسی صورت دیکھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر سٹیج کی طرف گیا۔۔ عجوہ سر ڈالے ساتھ چل رہی تھی۔۔ وہ اپنے دوست سے ملنے لگا اور عجوہ اسکے دوست کی دلہن کی جگہ آئی ینہ کو دیکھ کر حیران ہوئی ی۔۔

''تھینک یو سو مچ رماب یار۔۔ تمہاری وجہ سے آج میں یہ خوشی حاصل کر پایا ہوں۔ ''

اسکا دوست رماب کا بار بار شکریہ ادا کر رہا تھا عجوہ اور آئی ینہ نے رماب کو دیکھا۔۔ یعنی اس نے یہ شادی کروائی ی تھی؟

آئی ینہ کو شرمندگی کے ساتھ اسکے ظرف پر حیرت ہوئی ی جبکہ عجوہ کے دماغ کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔۔

''اٹس او۔کے یار۔۔میں نے کوئی ی احسان نہیں کیا۔۔وہ سب فیملی کمٹمنٹ تھی بس۔۔ان فیکٹ اس بہانے مجھے میری محبت مل گ ئی ی۔۔''

رماب ہلکا پھلکا لہجہ اپنا کر بولا اور عجوہ کے گرد بازو پھیلا کر اپنے قریب کیا۔۔

''میٹ مائے وائی ف۔۔شی از مائے ہیپی نیس۔۔''رماب کے مسکراتے جملے پر آئی ینہ نے ایک نظر سادہ حلیے میں جھجھکتی پر کشش سی رماب کی کزن کو دیکھا اور سر جھکا لیا۔۔رماب کا دوست رسپیکٹ سے سلام کرتا حال احوال لینے لگا جبکہ عجوہ کا شرمندگی سے برا حال تھا۔۔رماب نے آئی ینہ کو کل ئی یر کرنے کے ساتھ ساتھ عجوہ کو معتبر کر دیا تھا۔۔

مگر اسکا دماغ اپنی حالت پر الجھ رہا تھا۔۔

وہ واپس آنے تک گم صم سی تھی۔۔

''شرمندہ تو کروا دیا مجھے سب کے سامنے اب کیوں سانپ سونگھ گیا ہے۔۔''رماب نے گھر آکر خاموشی سے اسے عبایہ اتار کر تہ کرتے دیکھا تو شرارت سے بولا وہ چونکی۔۔

''تو کس نے کہا تھا جلدی مچائی یں۔۔کچھ ہی وقت میں تیار ہو جاتی۔۔''عجوہ ناراضگی سے بولی آج اسکے لہجے میں غصہ کی بجائے دھیما پن تھا رماب نے ابرو اٹھا کر دیکھا۔۔

''میں نے پورا دن دیا تھا۔۔ تمہیں ہی شوق ہو رہا تھا مجھے تنگ کرنے کا۔۔ میں تو سوچ رہا ہوں سب کتنا ہنس رہے ہونگے مجھ پر۔۔ مجھ جیسا اتنا فرسٹ کلاس ہیڈسم لڑکا اور اتنی پھیکی بیوی جسے ڈریسنگ کی بھی سینس نہیں۔۔اوہ گاڈ۔۔'' رماب اونچی آواز میں افسوسناک لہجہ بنائے بول رہا تھا۔۔

''آئی م سوری۔۔ مجھے ضد نہیں کرنی چاہئے یے تھی۔۔ مجھے آئی ڈیا نہیں تھا جانا اتنا ضروری ہو گا'' عجوہ نے کسی مجرم کی طرح سر جھکا کر معذرت کی۔۔ آج کے رف حلیہ میں بھی رماب کا اتنی محبت اور اپنائیت سے انٹروڈیوس کروانا اسکے دل میں گڑ گیا تھا۔۔

وہ شرمندہ ہی نہیں ہوا۔۔؟ نا عجوہ پر غصہ کیا۔۔ بالکل نارمل اور ریلیکس تھا جیسے اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ جیسی بھی ہو۔۔

رماب نے اسکی معذرت پر ہنس کر اسکا سر تھپتھپا کر ''اٹس او۔کے'' کہا۔۔

''بس کر جاؤ۔۔ اتنی شرمندہ کیوں ہو رہی ہو؟ کہیں تمہیں بھی دوسری لڑکیوں کی طرح یہ افسوس تو نہیں ہو رہا کہ سب سے برا حلیہ تمہارا تھا وہاں؟'' اسے بدستور اسی حالت میں دیکھ کر وہ اسکا کندھا ہلا کر بولا۔۔

''ظاہر ہے یہی بات ہے۔۔ میرا ڈریس بھی اتنا رف تھا'' عجوہ اداسی سے بولی۔۔ کاش تیار ہو جاتی تاکہ سب حیرت کی بجائے رشک سے ہی دیکھ لیتے اسے۔۔۔

"کم آن عجوہ۔۔میرا ارادہ تو نہیں تھا مگر چلو ریسیپشن کا بھی انوی ٹیشن ہے ناں۔۔کل اچھے سے تیار ہو جانا۔۔" رماب نے اسکا موڈ بحال کیا۔۔عجوہ بھی اس بات پر کافی ریلیکس ہو گ ئی ی۔۔کل وہ ضرور اچھی تیار ہو گی کہ سب جان لیں رماب کی وائی ف بھی اسکے برابر ہے کوئی ی عام نہیں۔۔

عذبہ دو دن گھر لگا کر آئی ی تو اتنے دن بعد دوبارہ سے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔۔وہ اور ثانی ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہی تھیں جب شائی نہ بیگم نے دارام کو پکارا

"کل مسز جعفری کے ہاں پارٹی ہے۔۔انکا بیٹا باہر سے ڈگری لیکر آیا ہے۔۔" شائی نہ بیگم دارام کو بتا رہی تھیں۔۔ہانیہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔

"کس ٹائی م جانا ہے ماما؟" ہانیہ نے بے تابی سے ٹائی م پوچھا۔۔

"کل دس بجے تک جاؤ نگی بھ ئی ی۔۔ڈنر بھی وہیں ہے۔۔اس نے بہت زیادہ انسِسٹ کیا ہے دارام کہ عذبہ کو بھی ساتھ لاؤں۔۔۔کیا کہتے ہو" انہوں نے ہانیہ کو بتا کر دارام سے پوچھا

دارام نے بے اختیار عذبہ کی طرف دیکھا جو بے چین نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

اسکے دیکھنے پر التجائی یہ نظر سے دیکھا۔۔

''ایکسکیوز کریج ئی یے گاماما۔۔مجھے پارٹیز وغیرہ میں عذبہ کا جانا نہیں پسند۔۔''دارام نے نرمی سے معذرت کی۔۔عذبہ کی اٹکی سانس بحال ہو گ ئی ی تھی۔۔

''بھائی ی آپ کی کل کس وقت کی فلائی ٹ ہے۔؟

آپ نے میٹنگ کے لیے جانا تھاناں؟''ہانیہ نے پہلو بدلتے بے چینی سے پوچھا۔۔

''ہاں میں کل شام کو ہی جاؤ نگا۔۔کچھ منگوانا ہے؟''دارام نے اسکے سوال کا یہی مطلب اخذ کیا تو پوچھ لیا۔۔

''نہیں اس بار بس عذبہ کے لیے لے آئی یے گا کچھ۔۔''ہانیہ یکدم خوشگواری سے بولتی عذبہ کا کہہ گ ئی ی۔۔دارام نے عذبہ کو دیکھا جو چشمہ انگلی سے سیٹ کرتی رائی تہ میں سے پیاز چُن چُن کر پلاؤ پر ڈال رہی تھی۔۔وہ بے اختیار مسکرایا،اسکی حرکتوں کو شاید وہ واحد انسان تھا جو اتنے انٹرسٹ سے دیکھتا تھا۔۔شائی نہ بیگم دارام کی توجہ پر برے دل سے کھانا کھانے لگیں۔۔جبکہ ہانیہ قسمت کے اتنے جلدی موقع دینے پر دل میں پروگرام بناتی ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔

شائستہ بیگم تیار ہو کر جا چکی تھیں۔۔ عذبہ ثانیہ کے ساتھ تھوڑی دیر تو بیٹھی رہی پھر اسکو سٹڈی کرتا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گ ئی ی۔۔ ابھی وہ غنودگی میں تھی جب کال آئی ی اس نے گلاسز نا ہونے کی وجہ سے نمبر نہیں دیکھا اور کال اٹینڈ کر لی۔۔

''ہائے ایم لائی لہ۔۔۔ تھوڑا وقت دے سکتی ہو؟'' لائی لہ کی آواز پر عذبہ نے بند ہوتی آنکھیں کھولیں۔۔ اور ''جی'' کہا۔۔

''مجھے کال بیک کرو پلیز بیلنس نہیں۔۔'' لائی لہ کال کاٹ گ ئی ی۔۔ عذبہ نے گلاسز اٹھا کر کال بیک کی تو وہ یہاں وہاں کی بے مقصد باتوں میں مصروف عذبہ کو الجھن میں مبتلا کر گ ئی ی۔۔ عذبہ نے بنا پوچھے بتائے کال کاٹ دی اور موبائی ل سائی لنٹ کر کے سوگ ئی ی۔۔

وہاں ہانیہ اپنے روم میں ٹہلتی سفیر کا ویٹ کر رہی تھی۔۔ اسے کال کر کے بلا لیا تھا اب بار بار شیشے میں خود کو دیکھتی وہ مطمئ ین نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

سیاہ جینز پر سٹائی لش سا تکون بیبی پنک ٹاپ پہنا تھا جس میں اسکے خدوخال واضح ہو رہے تھے اور سفید رنگت دمک رہی تھی۔۔ نیچرل سا میک اپ کیے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔ کھڑکی کھول کر بار بار بے چینی سے جھانکتی پھر مایوسی سے پلٹ آتی۔۔

اور پھر کھڑکی پر ہلکی سی ہوئی دستک سے اسکا دل زور سے دھڑکا۔۔ کھڑکی کھولی تو سفیر تیزی سے اندر آیا۔۔اور ہانیہ کو دیکھ کر ایک پل کے لیے تو اسکی آنکھیں کھل گ ئی یں۔ ''واؤ'' کہتے قریب آیا تو وہ شرما گ ئی ی۔

''سفیر میں بہت نروس ہو رہی ہوں۔۔ثانی اور میری بھابھی میں سے کوئی ی آگیا تو بہت غلط ہو جائے گا۔۔'' وہ اسے بُلا کر یہ باتیں کرتی اسکا موڈ آف کر گ ئی ی۔۔

''کم آن ہانی۔۔ میں چلا جاتا ہوں اگر یہ باتیں کرنی ہیں۔۔'' وہ ایٹیٹیوڈ دکھاتا کھڑکی تک ہی گیا تھا کہ ہانی نے پھرتی سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔اور معذرت کرنے لگی۔۔

اپنے اپنے کمرے میں موجود ثانی اور عذبہ کو خبر ہی نہیں ہوئی ی تھی کہ ہانی کسی انجان انسان کو اپنے گھر میں بلا چکی تھی۔۔ گھر میں طوفان سے پہلے کا سناٹا پھیلا ہوا تھا اور ہانیہ، اس نامحرم کے قریب بیٹھی محبت بھری تعریفیں وصول رہی تھی۔۔۔

''ہانی پلیز کافی پلاؤ آج اپنے ہاتھ کی۔۔'' سفیر نے باتوں کے دوران اچانک فرمائی ش کی تو ہانیہ مسکرا کر اٹھی۔۔

''آج میرے ہاتھ کی کافی پی کر تم میری کافی کے غلام ہو جاؤ گے۔۔'' وہ ادا سے اٹھلاتی روم سے نکلی اور چند سیکنڈ کے بعد سفیر بھی اس کے کمرے سے نکل گیا۔۔

عذبہ سونے کی کوشش کر رہی تھی جب بیرونی کمرے کا ڈور اوپن ہونے پر سلیپنگ روم میں ہلکی سی بیل بجی۔۔وہ چونک کر اٹھی۔۔اس وقت کون آسکتا ہے؟دارام تو آج ہی دوبئی گیا تھا،وہ ثانیہ کا سوچ کر بستر سے اٹھتی گلاسز آنکھوں پر لگاتی سلائی ڈاوپن کر کے باہر آئی۔۔کمرے میں نائٹ بلب کی نیلی روشنی پھیلی تھی۔۔

''ثانی کیا تم ہو؟''عذبہ نے آہستگی سے پکارا مگر کوئی جواب نا ملا وہ گھبرانے لگی۔۔

اندھیرا اور تنہائی۔۔اب تک کے دیکھے ہر ہارر اینیمی سینز اسکی آنکھوں میں گھومتے اس کا حلق خشک کر گئے۔۔۔

''ہائے سنو وائی ٹ۔۔''انجان مردانہ آواز پر عذبہ اپنی جگہ ساکت ہوئی۔۔

ایک بالکل انجان لڑکا اس کے کمرے میں موجود تھا اور اسکی چمکتی آنکھیں عذبہ کے خوف سے سفید پڑتے چہرے اور گلاسز کے پیچھے باربی جیسی گلابی آنکھوں پر جمی تھیں۔۔وہ قدم بہ قدم اسکے قریب آیا۔۔

''لائی لہ نے بالکل غلط بتایا تمہارے بارے میں۔۔

اس نے کہا تم ینگ اور پریٹی ہو۔۔یہ لفظ تو بہت کم ہیں۔۔یو آر ڈیم گارجئیس سنو وائی ٹ۔۔''وہ مخمور نگاہوں سے عذبہ کا بغور جائزہ لینے لگا۔۔

جانے وہ کیسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو خوف میں یا گھبراہٹ میں مدد کے لیے چیختی ہیں۔۔ عذبہ تو ہمیشہ خوف میں ناحرکت کر سکتی تھی نابول پاتی تھی۔۔اب بھی وہ پتھر بنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس لڑکے کو دیکھتی بری طرح کانپنے لگی۔۔۔

جب دھڑام سے دروازہ کھلا اور لائی ٹس آن ہوئی یں۔۔ عذبہ کی پتھرائی ی ہوئی ی نگاہوں کا زاویہ بدل کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

''پھو۔۔۔ پھو۔۔۔'' وہ بھرائی ی آنکھوں سے انہیں سرگوشی جیسی آواز میں پکار رہی تھی۔۔

سفیر کے چہرے پر سکون بھری مسکراہٹ ابھری، عذبہ کو لگا پھپھو بچالیں گی اسے۔۔ وہ غلط تھی اور سفیر جانتا تھا۔۔

''عذبہ۔۔۔ کون ہے یہ لڑکا؟ اور اس وقت تمہارے کمرے میں کیا کر رہا ہے؟'' اسی وقت شائستہ بیگم کی دھاڑ گونجی اور عذبہ کا لرزتا جسم انکی نفرت بھری آواز پر سن ہونے لگا۔

اسجد چاچو نے عجوہ کی فرمائ ش پر نیو سم لادی۔۔اس نے موبائ ل میں آن کرتے ہی پہلا شرارت بھرا میسج عذبہ کو بھیجا۔۔

''ہائے ڈارلنگ۔۔وانٹ ٹو سی یو۔۔''شوخی سے لکھ کر وہ ہنسی۔۔ابھی عذبہ کی کال آئے گی اور وہ روتے ہوئے انجان نمبر کی کہانی بتائے گی عجوہ کو سوچ کر ہی مزہ آیا۔۔۔

''آج ہز بینڈ جی کو بھی چیک کرتے ہیں۔۔''وہ کچھ سوچ کر رماب کو میسج کرنے لگی۔۔

''ہائے رماب۔۔لانگ ٹائم نو سی۔۔''اسے میسج کر کے وہ صوفے پر نیم دراز ہوئی ی۔۔

''کون؟؟''تھوڑی دیر بعد میسج ملا تو وہ شرارت سے مسکراتی ٹائپ کرنے لگی۔۔

''کم آن۔۔اتنا ٹائم بھی نہیں گزرا ہمیں ملے کہ تم پوچھنے لگے۔۔کچھ ماہ پہلے ہی تو ملے ہیں''عجوہ نے اندھیرے میں تیر چھوڑا۔۔

''اوہ رمشا۔۔کہاں گم ہو گ ئی ی تھیں یار۔۔۔''رماب کے میسج نے اسکی ساری شوخی ختم کی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

''مِسڈ می؟''عجوہ نے غصے سے لکھا۔۔

''افکورس ہنی۔۔تم جس شادی کی وجہ سے ناراض ہو کر گ ئی ی تھیں وہ میں نے ختم کر دی مگر تم نہیں ملیں۔۔''کچھ سیکنڈ بعد جو میسج ملا عجوہ کا دماغ ہلا گیا۔۔

شرارت سے شروع ہوئی ی چیٹ اتنی سیر ئی یس بات میں بدل جائے گی عجوہ نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔وہ کتنی دیر میسج بار بار پڑھتی رہی مگر الفاظ نہیں بدلے۔۔

''بلا لیتے مجھے۔۔''اس نے کانپتے ہاتھوں سے لکھا۔۔جواب چند سیکنڈ بعد مل گیا۔۔

”بلایا تھا ناں۔۔اب بھی بلاتا ہوں۔۔تم پکار ہی نہیں سنتیں۔۔“رماب کا میسج پڑھ کر اسے شدید غصہ آیا۔۔

''میرا پرانا نمبر کھو گیا اس لیے اب وہاں کال یا میسج مت کرنا۔'' عجوہ نے چال چلتے اسے ''رمشا'' نامہ لڑکی سے دور کنا چاہا۔۔

''او۔کے۔۔اب مجھے سے کانٹیکٹ ختم مت کرنا'' پیشنٹ کی فائل ریڈ کرتے رماب کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا۔۔اور جونئیر ڈاکٹرز اسکے سرخ چہرے پر پریشان ہوئے یعنی پیشنٹ کا پرابلم انکی سوچ سے بڑا تھا اتنا کہ رماب شاید دکھ کی وجہ سے سرخ چہرہ لیے بیٹھا تھا۔۔

اور فائل میں موبائل رکھے رماب کاجی چاہا زور زور سے ہنسے۔۔اسی نے سم لیکر بابا کو دی تھی کہ عجوہ کو دے دیں اور وہ اسی کے ساتھ گیم کھیل رہی تھی۔۔۔

''تو کیا تم اپنی بیوی کے ساتھ خوش نہیں ہو؟'' عجوہ کا میسج سکرین پر جگمگایا۔۔

''ڈاکٹر رماب۔۔ ہمیں پیشنٹ کا آپریٹ کرنا پڑے گا جلد از جلد۔۔'' ایک ڈاکٹر کی بات پر وہ چونکا اور جواب دئیے بنا موبائل ایک سائیڈ پر رکھ کر سیدھا ہوا۔۔

''پیشنٹ کی ڈائی بٹیز کنٹرول کریں پہلے یہ نارمل نہیں ہے۔۔اور بی۔پی بھی نارمل رینج میں نہیں۔۔ اسکی فیملی کو سمجھائیں کہ وہ زرا نارمل بی ہیو کریں اس کے سامنے۔۔یہ جب فیملی اوور سیڈ نیس شو کرتی ہے تو پیشنٹ مینٹلی ڈس ایبل ہونے لگتا ہے۔۔وہ ڈپریس ہونے لگتا ہے۔۔۔۔

Assure him that he is not on death bed.. we can't proceed surgury untill his will power is strong..."

رماب سنجیدگی سے سمجھا رہا تھا۔۔

اور وہاں عجوہ اپنی بات کا جواب جاننے کے لیے بے چین سی موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھی رہ گئی۔۔ وہ کیوں نہیں کہہ رہا کہ وہ خوش ہے؟۔۔ وہ جواب کیوں نہیں دے رہا۔۔۔؟ کیا اس دن آئینہ اور دوست کے سامنے وہ ڈرامہ کر رہا تھا۔۔؟ عجوہ اپنے ہی پرانک میں پھنسی دماغ الجھا بیٹھی۔۔ رماب بھی گم ہو چکا تھا۔

''پھپھو۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ جانتی۔۔'' عذبہ نے خشک ہوتے لب تر کرتے مشکل سے لفظ ادا کئے۔۔

''شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ یور ماؤتھ۔۔ تم بھی اپنی ماں کی طرح نکلیں ناں۔۔؟'' شائستہ بیگم پوری شدت سے چیخ کر اسے ساکن کر گئیں

''کون ہو تم؟ کیوں آئے ہو؟'' وہ سفیر کی طرف مڑ کر اسکا گریبان پکڑ کر پھنکاریں۔۔

''میں عذبہ کے بلانے پر آیا ہوں میم۔۔۔اس نے کہا کہ اسکا ہز بینڈ ڈوب ئی ی گیا ہوا ہے اور آج رات ہم۔۔۔۔''سفیر جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ کر عذبہ کو دیکھنے لگا جو اسکی بات پر زلزلوں کی زد میں آئی ی۔۔۔

شور کی آواز پر کمرے کے دروازے تک آئی ی ہانی ثانی بھی دم بخود تھیں۔۔۔

ثانی نے بے یقینی سے عذبہ کا معصوم چہرہ دیکھا جبکہ ہانی کی نظریں سفیر پر جمی تھیں۔۔وہ عذبہ کرے روم میں کیسے اور کیوں آیا؟ کیا واقعی عذبہ نے بلایا؟

''ایسا نہیں۔۔یہ جھوٹ۔۔۔''عذبہ کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے منظر دھندلایا۔۔بے یقینی سے دیکھتی پھپھو ہانی اور ثانی۔۔۔

اس سے بولنا مشکل ترین ہو رہا تھا۔۔اسے لگا آج وہ گونگی ہو گ ئی ی ہے۔۔۔

''آپ لوگ چاہیں تو اسکا موبائی ل چیک کر لیں۔۔''سفیر کے اطمینان میں کوئی ی فرق نہیں آیا تھا۔۔

''موبائی ل کہاں ہے تمہارا؟ چیک کرواؤ مجھے۔۔اگر اس لڑکے کی بات جھوٹ ہوئی ی تو میں ابھی اور اسی وقت اسے پولیس کے حوالے کرونگی۔۔دو موبائی ل۔۔''شائی نہ پھپھو نے سرد لہجے میں عذبہ کو مخاطب کیا تو وہ پولیس کی بات پر بھاگ کر گ ئی ی اور موبائی ل لا کر پھپھو کے حوالے کیا۔۔انہوں نے کال لاگ چیک کیا انجان نمبر سے کال ریسیو بھی ہوئی ی تھی اور ڈائی ل بھی۔۔انہوں نے اسی نمبر پر کال ملائی ی تو سفیر کی پاکٹ میں موبائی ل پر رنگ ہونے لگی۔۔ہانیہ شاکڈ سی آگے بڑھی۔۔۔

سفیر موبائی ل کی سکرین شائی نہ بیگم کے سامنے کیے کھڑا تھا جہاں عذبہ کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔ عذبہ کا دل خوف سے رکا۔۔

لاسٹ کال تو لائی لہ نے کی تھی تو سفیر کا سیل کیوں رِنگ ہوا؟ اسکا دماغ ماؤف ہوا۔۔

شائی نہ بیگم نے میسجز چیک کیے ایک اور نمبر سے آیا میسج پڑھ کر انہوں نے غصے سے موبائی ل صوفہ پر پھینک کر عذبہ کو بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے سامنے کیا۔۔

"یہ سب کیا ہے؟ کب سے چل رہا ہے؟ بدکردار لڑکی تم ماں بیٹی کو میرے ہی بھائی ی بیٹا ملے تھے پاگل بنانے کے لیے۔۔۔؟" انکے الفاظ پگھلے ہوئے سیسیہ کی طرح عذبہ کی سماعتوں میں گھستے اسے بہرہ کر گ ئی ے۔۔ ثانیہ تاسف اور کراہیت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ ہانیہ کو بھی اس پر غصہ آیا جو جانے کب سے سفیر پر نظریں رکھے ہوئی ی تھی اور اسے خبر ہی نہیں ہوئی ی۔

سفیر اس کے بلانے پر اسکے کمرے میں آ گیا یعنی وہ بھی ہانی سے سِنس ئی یر نہیں تھا۔۔

اس پر سہی حقیقت غلط وقت پر کھلی تھی۔

شائی نہ بیگم کا گونگی بہری بنی عذبہ پر اٹھا ہاتھ دارام کی اچانک پکار پر فضا میں رک گیا۔۔ "ماما پلیز۔۔۔۔" وہ انہیں ٹوک کر دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔

سفیر کو لگا اسکا کام آج ہی آسان ہو جائے گا۔۔ وہ انسان اگر اسی وقت بھی عذبہ کو چھوڑ دے تو وہ اپنا لے گا۔۔۔

اسے عذبہ اس حد تک پسند آئی ی تھی کہ یہ بھی بھلا دیا وہ میریڈ ہے۔۔ کسی نے سہی کہا ہے مرد چاہے بد کردار ہو اسے عورت سات پردوں میں چھپی ہی پسند آتی ہے۔۔ سفیر کو بھی اپنے جسم کی نمائی ش کرواتی حسن وادا سے مالا مال ہانیہ کی نسبت سادہ اور معصوم سی عذبہ اچھی لگ گ ئی ی تھی۔۔۔

دارام کی نیلے پانیوں جیسی آنکھوں میں خوں رنگ ڈورے دیکھ کر عذبہ کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔۔

"آؤ دارام دیکھو یہ ہمارے پیچھے کیا کر رہی تھی۔۔ میں پارٹی میں تھی جب مجھے گارڈ نے کال کی کہ اس نے گھر میں کسی کو گھستے دیکھا ہے۔۔ گارڈ نے اپنی طرف سے سارا چیک کیا مگر یہ لڑکا عذبہ کے روم میں چھپا تھا اُسے نظر نہیں آیا۔۔ اور مجھے اسی لڑکی پر شک تھا ہمارے گھر میں پہلے کبھی کوئی ی نہیں آیا۔۔ اس کے آنے کے بعد یہ ہوا اور میرا شک سہی تھا۔۔ اگر آج میں گارڈ کی کال پر جلدی نا آتی اور عذبہ کے روم میں اس انجان کو نا دیکھتی تو جانے کب تک یہ تمہیں پاگل بنائے رکھتی۔۔ اور یہ لو موبائی ل۔۔ چیک کر لو عذبہ نے ہی کال کر کے اس لڑکے بلوایا ہے۔۔ بلکہ کسی اور کا بھی میسج ہے جو اسے دیکھنے کو بے تاب ہے" شائی نہ بیگم نے غصہ اور نفرت سے ملے جلے لہجے میں اسکا موبائی ل اٹھا کر دارام کو دیا جو عذبہ کا چہرہ تک رہا تھا۔۔۔

لٹھے کی طرح سفید پڑتا چہرہ، خشک سفید ہونٹ، آنسوؤں سے بھری آنکھیں اور گالوں پر آنسوؤں کی چمکتی نمی۔۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں اور موبائی ل کو ان لاک کرنے لگا۔۔۔
عذبہ کو لگا آج ہی قیامت کا دن ہے۔۔وہ مر کیوں نہیں رہی؟اسکی سانسیں اکھڑ رہی تھیں اور دل کی دھڑکن سست پڑنے لگی۔۔
اس نے جان توڑ کوشش کی کہ کچھ بول سکے۔۔انہیں یقین دلائے اس نے کچھ نہیں کیا۔۔لیکن کتنا مشکل ہوتا ہے جب کچھ بھی نا کیا ہو مگر پھر بھی کردار کی گواہی دینی پڑ جائے اسے آج پتا چل رہا تھا۔۔
اسکے دماغ کی رگ پھٹنے والی ہو رہی تھی۔۔۔

"جانتی ہو کنزہ۔۔بیٹیاں ماں کے نصیب میں حصہ دار ہوتی ہیں۔۔جیسا تمہارے ساتھ ہوا کوشش کرنا تمہاری بیٹی اس سب سے نا گزرے"کنزہ بھیگتی آنکھوں سے اپنی ماں کی بات سن رہی تھی۔۔
"میں قصوروار تھی،وہ معصوم ہے۔۔۔مجھے بس میرے کئ یے کی سزا ملی،اس نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا کہ سزا جھیلے۔۔۔
وہ میرے لیے زلت نہیں ہے اماں۔۔وہ تو اجر جیسی ہے۔۔وہ رحمت ہے"کنزہ کے الفاظ اسے اجنبی لگ رہے تھے اس نے پہلے کبھی عذبہ کے لیے ایسا کیوں نہیں سوچا؟

”وہ رحمت ہے، وہ اجر ہے مگر تم اس کے لیے بھی سزا بن جاؤ گی۔۔ وہ تمہارا کیا بھگتے گی۔۔ اللہ سے توبہ کرتی رہنا۔۔“ اسکی ماں اپنے الفاظ سے اسے ساکت کرتی غائب ہونے لگیں وہ تڑپ کر انہیں پکارنے لگی۔۔۔

انکی آنکھ ایک جھٹکے سے کھلی تو وہ اٹھ کر بیٹھیں۔۔ پورا وجود پسینے سے تر تھا۔۔ یہ کیسا خواب تھا۔۔؟ در حقیقت۔۔

یہ ایک ماں کی چھٹی حِس کا اشارہ تھا۔۔ وہ عذبہ کے لیے بے چین ہونے لگیں۔۔

اٹھ کر وضو کیا اور سجدے میں گر کر رونے لگیں۔۔ ”اللہ عذبہ کو میرے کیے کی سزا مت دینا“ وہ روتی جا رہی تھیں۔۔ سسکیوں کی آواز پر اسجد صاحب اٹھے تو جائے نماز پر زرد رنگت لیے بے حال سی کنزہ اپنا بازو دباتی درد سے نڈھال ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

دارام اسکا موبائل لیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ عذبہ خوف سے اسکا خطرناک حد تک سنجیدہ چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

''میں اور عذبہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں بہتر ہے کہ تم ڈائی یو۔۔۔'' سفیر موقع سے فائی دہ اٹھائے کہانیاں بنا رہا تھا دارام نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر زناٹے دار تھپڑ مارا وہ گھوم کر رہ گیا۔۔ سب دارام کے عمل پر منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے عذبہ مزید خوفزدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔

''میری وائی ف کا نام لینے کی جرأت کیسے ہوئی ی۔۔ میرے روم میں آنے کی ہمت کیسے کر لی تم نے۔۔'' دارام کا لہجہ اتنا سخت اور پتھریلا تھا کہ سفیر کو بری طرح فکر ستائی ی اس نے یہاں آکر جلدی کر دی تھی۔۔

''دارام پہلے سارا معاملہ سمجھو بیٹا۔۔ اگر تمہاری بیوی خود اسے بلائے اور کمرے میں۔۔'' شائی نہ بیگم نے دارام کو کہنا چاہا مگر اس کی نظروں پر بات درمیان میں چھوڑ دی۔۔

اور انکے جملے پر عذبہ کی ہمت جواب دے گ ئی ی وہ بے جان ہوتی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی وہیں ڈھیر ہو گ ئی ی۔۔

دارام نے آگے بڑھ کر اسکا گال تھپتھپایا مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

اس نے موبائی ل پر کال کی ریکارڈ نگ پلے کر کے قریبی ٹیبل پر رکھ دی۔

لائی لہ کی آواز پر شائی نہ بیگم نے ساکت کھڑی ہانیہ کو دیکھا جو اس سب کھیل کو سمجھتی بری طرح چکرا گ ئی ی تھی۔۔

منہ پر ہاتھ پھیرتے سفیر نے حیرت سے موبائل کو دیکھا انکی کال ریکارڈ بھی ہو سکتی ہے یہ تو سوچا نہیں تھا۔۔۔

سفیر موقع سے فائدہ اٹھاتا وہاں سے کھسک کر ابھی باہر نکلا تھا کہ دارام کے ساتھ آئے گارڈز نے اسے دبوچ لیا اور ایک سائیڈ پر لے جا کر اسے سرونٹ کوارٹر میں بند کر دیا۔

دارام عذبہ کو اسکی جگہ پر سلا کر آیا تو ماں بہنوں کو پتھر کی طرح ساکت کھڑا دیکھا۔اسکی آنکھوں میں سرد تاثر تھا۔

"مجھے افسوس ہو رہا ہے میں نے وارن کیا تھا آپ کو مگر ایک بار پھر آپ نے بنا سوچے سمجھے عذبہ کو قصوروار ٹھہرایا۔

اس لڑکے اور لائلہ کا کیا کنکشن ہے وہ تو میں پتا کروا لوں گا۔ میسج والے نمبر کو بھی چیک کر لیتا ہوں تاکہ آپ کو یہ نا لگے کہ میں عذبہ کے ہاتھوں پاگل بن رہا ہوں۔" دارام نے کہتے ہوئے کال ملائی تو عجوہ کی چہکتی آواز ابھری۔

"کیسا لگا سرپرائز جذبہ۔۔ کیا تم ڈر گئی تھیں۔۔؟" عجوہ مسکراتی آواز میں بولی تو دارام نے گہرا سانس لیا اور معذرت کر کے بعد میں کال کرنے کا کہا اور کال کاٹ دی۔

شائستہ بیگم شرمندگی سے نظریں چرانے لگیں۔

''میری میٹنگ کینسل ہو گئی تھی تو میں آفس میں کام مکمل کرنے چلا گیا تھا۔ مجھے بھی آپ کی طرح گارڈز نے کال کی مگر مجھے امید نہیں تھی کہ گھر آنے پر اسطرح میرے ہی کمرے میں میری بیوی کو مجرم بنا کر عدالت سجائی ہوئی ہو گی۔'' دارام ٹھہر ٹھہر کر سرد لہجے میں بولتا نہایت اجنبی سا محسوس ہو رہا تھا۔ شائستہ بیگم گڑبڑا گئیں۔

''تم دونوں جاؤ اپنے روم میں، بہت رات ہو گئی ہے۔'' دارام نے ہانیہ اور ثانیہ کے پاس جا کر نرمی سے کہا تو ثانی نے سر ہلایا جبکہ ہانیہ کو شدید شرمندگی اور فکر ہونے لگی۔

اگر اسکا اس معاملہ میں نام سامنے آیا تو؟

شائستہ بیگم بھی وہاں سے چلی گئیں۔ دارام اس وقت غصے میں تھا اگر وہ بات کرتیں تو شاید زیادہ ناراض ہو جاتا۔ سب کے جانے کے بعد وہ عذبہ کے پاس آیا جو بے جان سی بستر پر پڑی تھی۔۔۔

دارام کو قصور نا ہونے کے باوجود شرمندگی ہونے لگی شاید اس سے رشتہ جڑنے کے بعد وہ زندگی میں دوسری مرتبہ اتنی اذیت جھیل چکی تھی، اسے اپنی محبت ہی ظالم لگنے لگی جو اسے بار بار رلا رہی تھی۔

''عذبہ۔۔ ایم سوری'' دارام نے اس کی نبض چیک کی تو وہ نارمل تھی یعنی وہ بس خوف سے بے ہوش ہوئی تھی۔ وہ اس پر جھکا اور پیشانی پر لب رکھے۔

اسکا زرد آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھتا رہا۔ رماب نے جب اسے بتایا تھا کہ کنزہ نے رانگ نمبر پر اسے مارا اور ڈانٹا ہے تو اسے تب بھی دکھ ہوا تھا۔ عذبہ نے وہ سب کسی کو کیوں نہیں بتایا، رماب کو یہ سوال تنگ کرتا

تھا مگر دارام سمجھ گیا تھا کہ عذبہ ایسی باتوں پر خوفزدہ ہو جاتی ہے۔اس نے احتیاطاً اس کے موبائل پر کال ریکارڈر آن کر دیا تھا۔وہ خود ہی اکثر چیک کرتا رہتا تھا۔

مگر عجوہ،اسجد اور رماب کے علاوہ کسی کے نمبر سے کال نہیں ہوتی تھی۔

اور آج اسکی احتیاط عذبہ کے لیے گواہی بن گئی تھی۔اگر ایسا نا ہوتا تو شاید وہ کبھی اتنی فول پروف پلاننگ پر اسے پروٹیکٹ نا کر پاتا۔۔دارام نے گارڈز کو کال کر کے سفیر کی خبر لی تو انہوں نے بتایا کہ اسے بند کر دیا گیا ہے۔۔دارام نے اسے فی الحال بند ہی رکھنے کا کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

اور عذبہ پاس لیٹ کر اسے اپنی پناہوں میں سمیٹ کر اپنے قریب تر کر لیا۔۔

رماب رات کو فری ہو کر موبائل چیک کر رہا تھا جب عجوہ کا لاسٹ میسج دیکھ کر ساری کنورسیشن یاد آئی۔۔۔

اس نے متلاشی نظروں سے عجوہ کو دیکھا جو اپنی یونی کے لیے حجاب آئرن کر کے ہینگ کر رہی تھی۔۔

"میری بیوی تمہاری جگہ نہیں لے سکتی۔۔"اس نے میسج لکھ کر ہنسی دبائی۔۔

عجوہ موبائی ل کی میسج بپ پر جلدی سے سیل اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔رماب بغور اسکے چہرے کے تاثرات جانچ رہا تھا۔۔۔

میسج پڑھتے ہوئے اسکے چہرے پر تاریک سا سایہ لہرایا اور وہ چور نظروں سے رماب کو دیکھنے لگی جو خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ عجوہ نے موبائی ل ٹیبل پر پٹخا۔۔

''ویسے آپ ایکٹنگ اچھی کر لیتے ہیں۔۔ جیسے اس دن اپنے فرینڈ کی شادی پر کی تھی۔'' عجوہ بیڈ کے ایک کنارے پر ٹکی لوشن لگاتے ہوئے سرسری سے لہجے میں بولی۔۔

''نہیں تو۔۔ میں نے کوئی ی ایکٹنگ نہیں کی تھی۔۔ میں تم سے ہی محبت کرتا ہوں۔۔'' رماب نے نظروں میں اپنائیت سمو کر اسے دیکھا تو عجوہ کا جی چاہا یہی لوشن کی بوتل اسے دے مارے۔۔

''جھوٹا۔۔ بے ایمان۔۔ فلرٹی۔۔ ٹھرکی۔۔'' عجوہ لوشن ڈریسنگ پر پٹخ کر بڑبڑاتی جا رہی تھی۔ رماب سن کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا بے آواز ہنستا گیا۔۔

''یار جب میں رومانٹک ہونے لگتا ہوں تم دور کیوں چلی جاتی ہو۔۔ کیا کوئی ی شکایت ہے مجھ سے؟'' وہ چہرے پر معصومیت سجا کر انجان بنا پوچھ رہا تھا۔

کیوں کہ مجھے پیور ریلیشن چاہئی یے۔۔ شو آف نہیں۔۔۔ آپ جیسا ظاہر کرتے ہیں ویسے بالکل نہیں۔۔'' عجوہ سپاٹ لہجے میں بول رہی تھی رماب نے دل میں داد دی اسکی ہمت کی۔۔ وہ اب بھی اپنا نمبر شو نہیں کر رہی تھی یعنی ابھی بھی اسے رماب کو مزید چیک کرنا تھا۔

''میں بالکل دل سے اور بہت خالص پن سے یہ رشتہ نبھا رہا ہوں تمہیں کیا شک ہے مجھ پر۔۔ تمہیں شرم نہیں آ رہی اپنے بیچارے ہز بینڈ پر الزام لگا رہی ہو۔۔'' رماب موبائی ل رکھ کر اسکی طرف ناراضگی سے دیکھنے لگا تو عجوہ کو اس کی ڈھٹائی ی اور اتنے سکون سے جھوٹ بولنے پر حیرت ہوئی ی۔۔

''رماب آپ مجھے سچ بتائی یں کیا آپ کی۔ زندگی میں میرے علاوہ بھی کوئی ی ہے؟'' عجوہ نے اسے آخری موقع دیا سچ بولنے کا اور اسے شدید افسوس ہوا جب رماب نے بڑی بے نیازی سے وہ بھی گنوا دیا۔۔

''ہاں ہے ناں۔۔ عذبہ مجھے شاید تم سے بھی زیادہ پیاری ہے۔۔ اور بابا۔۔ باقی سب۔۔ ان فیکٹ اب تو ماما کو بھی اپنی فیملی میں شامل کر چکا ہوں۔۔۔ اور تم تو ہو ہی۔۔'' وہ دلکشی سے مسکرا کر بولتا اتنا سچا لگا کہ اسکا دل چاہا میسجز کو اگنور کر کے اس کی باتوں پر ایمان لے آئی ے۔۔ مگر انسانی فطرت کا تقاضا تھا کہ جو دیکھا ہے اس پر یقین کیا جائے۔۔ اندر کی سچائی یوں کو کون جانچتا ہے، وہ بھی چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر منہ بنا کر رخ پھیرا۔۔۔

رماب نے ہاتھ تھاما تو جھٹک دیا۔۔ اور اتنے دن کی اچھی خاصی دوستی کے بعد آج ن ئی ے سرے سے شکلیں بگاڑتی صوفہ پر جا سوئی ی۔۔

''عجوہ آرام سے اپنی جگہ پر آؤ ورنہ آج میں بالکل نرمی سے پیش نہیں آؤ نگا نا ہی تمہاری خود ساختہ ناراضگی پر تمہیں مناؤ نگا۔۔'' رماب نے دھمکی دی تو وہ اسکی دیدہ دلیری پر عش عش کر اٹھی۔۔

''منانے کی ضرورت نہیں۔۔بس بیرونی سرگرمیاں بند کر کے اس رشتے کو سیریس لیں ورنہ میں بھی زیادہ عرصہ آپکا نان سیریس بی ہیوئی یر برداشت نہیں کرونگی''وہ بھی جھگڑالو عورتوں کی طرح اونچی آواز میں بولتی باقاعدہ اسے گھورنے لگی۔۔

رماب اسکی باتوں پر قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

''کونسی بیرونی سرگرمیاں؟ہاسپٹل جانا بند کردوں۔۔؟کیا تم واقعی میرا پورا وقت چاہتی ہو؟تو میں جلد ہنی مون پلان کرنے والا ہوں۔۔اور تم مجھ پر اس طرح الزام مت لگاؤ کوئی ثبوت ہے تو دکھاؤ''

رماب کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔۔

وہ اسے اگنور کر کے موبائل اٹھائے دیکھنے لگی۔۔جب رماب نے بھی اپنی جگہ پر لیٹ کر اس کے نیو نمبر پر میسج کیا۔۔

''سنو رمشا۔۔کیا ہم بات کر سکتے ہیں اب۔۔میری وائف اس وقت میرے ساتھ نہیں ہے۔''عجوہ نے میسج پڑھا تو جھٹکے سے چادر ایک طرف پھینک کر اس کے پاس جا کر سوئی اور چادر اپنے اوپر پھیلائی۔۔

''صوفہ پر ان کمفرٹیبل ہوتی ہوں ورنہ کبھی نا آتی''رماب کی سوالیہ نظروں پر اسے وضاحت دینے لگی۔۔۔

''کیوں میرا پروگرام بناتی، بگاڑتی رہتی ہو۔۔نا اپنے پاس آنے دیتی ہو نا کسی اور کی طرف جانے دیتی ہو''رماب نے ہنس کر اسکا بازو تھام کر اپنے قریب کیا۔ عجوہ لاڈ سے اسکے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی۔۔

اس نے سوچ لیا وہ اسے رمشا نامی لڑکی سے بیزار کر دے گی تاکہ اسے احساس ہو اس دنیا میں عجوہ کے علاوہ کوئی اس کی وفادار ساتھی نہیں اس لیے ''عجوہ''اس کے قریب رہے گی اور ''رمشا''اسے زچ کیا کرے گی۔۔۔رماب اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگا اور وہ شرافت سے جواب دینے لگی۔۔وہ حیران ہوا کیا وہ اس پر یقین کر رہی ہے یا کچھ اور سوچ رہی ہے اب۔۔؟

وہ یہ سوچتا نیند میں چلا گیا۔۔

انہیں سوئے چند گھنٹے ہوئے تھے جب دروازے پر زوردار دستک پر وہ ہڑبڑا کر اٹھے۔۔

رماب نے دروازہ کھولا تو حواس باختہ سے اسجد صاحب موجود تھے۔۔

''رماب آکر زرا کنزہ کو دیکھو۔۔اسکی طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے۔۔''وہ گھبرا کر بولے تو رماب ان کی بات پر انکے کمرے کی طرف بھاگا۔۔

کنزہ بیگم کو سوئی یر قسم کا ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔انہیں لیکر وہ ہاسپٹل روانہ ہوئے عجوہ انکی خیر کی دعا کرتی رو پڑی تھی۔۔

دارام صبح صبح اٹھ کر سرونٹ کوارٹر کی طرف گیا دروازہ کھولا تو سفیر زخمی شیر کی طرح اس پر جھپٹا۔۔

''کیوں بند کیا ہے تم نے مجھے۔۔اگر تمہیں پتا چلے کہ میں کیوں آیا تھا تو زمین میں گڑھ جاؤ گے۔۔''

دارام نے اسے دھکا دیا تو وہ زمین پر جا گرا، اسکی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔موبائی لز تک گارڈز نے چھین لیے تھے۔ایک تو سامنے تھا مگر ایک سیل جو چھپا کر رکھا تھا وہ بھی چھِن گیا۔۔

''یہی جاننے آیا ہوں۔۔مگر جتنا جھوٹ بولو گے اتنی تکلیف اٹھاؤ گے۔۔''دارام سرد لہجے میں بولتا سنگل بیڈ پر بیٹھا۔۔

سفیر نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہی رات والے دو اونچے چوڑے گارڈز کھڑے تھے بھاگنے کا کوئی چانس نا دیکھ کر سفیر سیدھی شرافت سے سامنے چئیر پر بیٹھا۔۔

''مجھے ہانیہ نے بلایا تھا۔۔''سفیر کی بات پر دارام نے اسے گھورا۔

''قسم کھا کر کہتا ہوں میں سچ بول رہا ہوں۔۔یقین نا آئے تو اپنے گارڈز سے میرا موبائی ل لیکر اسکی اور میری کالز سن لو۔۔میسجز دیکھ لو۔۔اسکا پچھلے کچھ ماہ سے میرے ساتھ افئیر چل رہا ہے اور اسی نے تمہارے گھر نا ہونے پر مجھے بلایا۔۔''سفیر رٹو طوطے کی طرح سب اگل گیا۔۔

ہانیہ کے نام پر دارام کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھرے اور جبڑے سختی سے بھنچتا وہ سفیر کا منہ دیکھنے لگا۔

''اگر اس بات میں سچائی ی نا ہوئی ی تو موت کے لیے تیار رہنا، میں دوسری بار اتنا بڑا الزام نہیں برداشت کرونگا۔'' دارام نے سختی سے وارننگ دی، سفیر کا بے خوف چہرہ دارام کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

''پھر بھی دو بڑی غلطیاں کر دیں، او۔کے تمہیں اس گھر میں بلوایا گیا، ایم ناٹ شیور بٹ او۔کے۔۔۔'' دارام نے بلوانے والی بات پر ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

''میری وائی ف کے ساتھ تمہارے نمبر سے لائی لہ نے کیوں بات کی؟'' دارام اس پر جھکا جلتی نظروں سے دیکھنے لگا،

''اس نے مجھے یہاں تک لفٹ دی تھی اور۔۔'' سفیر نے زرا وقفہ کیا اور بات بنائی ی۔ ''اسے بس بات کرنا تھی ضروری، تو مجھ سے سیل لے لیا، وہ کزن ہے میری۔'' سفیر نے بہت مشکل سے اپنا لہجہ نارمل رکھ کر بتایا، نجانے سامنے والے کی آنکھوں میں کونسی مشین فٹ تی جو اسکے تاثرات اتنی گہرائی ی سے جانچ رہا تھا اور سچ جھوٹ کا فیصلہ منٹوں میں کر رہا تھا۔

''مگر میرے روم میں گ ئی ے، میری وائی ف کا نام اپنے ساتھ جوڑا، میرا روم میری نہایت پرائی یویٹ جگہ ہے جہاں میری اپنی فیملی کو بھی کسی کام کے بغیر جانا منع ہے دین ہاؤ ڈئی یریو؟'' دارام نے سفیر کے بال مٹھی میں دبوچ کر اسکا منہ دیوار پر دے مارا۔

سفیر کے منہ سے چیخ نکلی، اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے مگر آنکھوں میں خوف اور حیرت ایک ساتھ ابھرے تھے۔

دارام شاشیر ازی کو دیکھ چکا تھا وہ پہلے، وہ کافی ڈیسنٹ اور کُول تھا، اور اتنی نرمی سے بات کرتا تھا، تو ایک روپ یہ بھی تھا؟

اتنا بے رحم اور سخت دل۔۔۔؟

رماب کی کال آنے پر دارام نے اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے تو وہ پیچھے ہوا، ماتھے سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی۔۔

''اسکی اچھی خاصی تواضع کرو، جب تک یہ پورا سچ نا اگل دے اسے مت بھیج دینا، تاکہ اسے پتا چلے اگلی بار بلانے پر بھی کسی کے گھر نہیں جانا چاہئی یے۔'' دارام نے گارڈز کو ہدایت دیتے ہوئے آخری سرد جملہ سفیر سے کہا تھا، وہ پریشان سا انہیں دیکھ رہا تھا۔

''ہیلو رماب؟'' دارام وہاں سے نکل کر گھر کی طرف آتے ہوئے بات کرنے لگا۔۔

''داری، ماما کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے، انکی کنڈیشن اب تو کافی سٹیبل ہو گئی بٹ انڈر اوبزرویشن ہیں، تم کچھ وقت تک عذبہ کو لے آنا، وہ ملنا چاہتی ہیں'' رماب شاید جلدی میں تھا تیزی سے بولنے لگا، دارام نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔

''او۔کے رماب، مجھے اپ ڈیٹ دیتے رہنا۔'' دارام نے اسے ہدایت دی کر کال کاٹ دی۔

عذبہ نیند سے جاگی تو خود کو بستر پر دیکھ کر نیم بیداری سے آنکھیں پوری طرح کھلیں، رات والا واقعہ آنکھوں میں فلم کی طرح چلنے لگا، اس نے یہاں وہاں دیکھا تو دارام موجود نہیں تھا۔۔

''اللہ'' وہ دکھ سے آہ بھر کر اٹھ بیٹھی۔

اب دارام کو اپنے کردار کی وضاحت کیسے دے؟ اگر وہ کہہ دے سفیر کے نمبر سے لائی لہ نے بات کی تو کوئی ی مانے گا؟ نہیں کوئی ی نہیں مانے گا، جانے اسکی ماں نے کیا ایسا کر دیا جسکی سزا کے طور پر اسکی بات ہی سننا گوارا نہیں کیا جاتا، اس پر بد کرداری کی مہر لگ چکی تھی۔۔

وہ ن ئی ے سرے سے سب یاد کرتی رو پڑی، اب تک دارام کی نرمی ہی دیکھی تھی لیکن کل اسکی آنکھوں میں غصے کی سرخی اور چہرے کے نہایت اجنبی پتھریلے تاثرات اسے ڈرا گ ئی ے تھے، اگر اس نے یقین نا کیا؟ اور ہو سکتا ہے وہ سوال جواب کرے اور اگر وہ سختی سے بولا تو عذبہ بالکل نہیں بول پائے گی،

اور وہ جانتی تھی دوسرے لوگوں کے لیے خاموشی کا مطلب ہاں سمجھا جاتا ہے، مگر عذبہ کے لیے ایسا ہر گز نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے بار بار بھیگتی آنکھیں رگڑ کر صاف کرتی اچانک سلائی ڈاوپن ہونے پر خوفزدہ ہوئی ی، دارام اندر آیا تھا، چہرے پر انتہا کی سنجیدگی عذبہ پر نظر پڑتے ہی نرمی میں ڈھلی اور وہ مسکرایا۔

''عذبہ۔۔ تم ٹھیک ہو؟''اس کے پاس آکر نرمی سے پوچھا تو وہ خوش ہونے کی بجائے مزید پریشانی سے اسے دیکھنے لگی، اس سب کے بعد وہ اتنا نارمل بی ہیو کیسے کر سکتا ہے؟ کیا عذبہ نے وہ خواب دیکھا تھا؟

''کیا بات ہے؟ میں اچھا لگ رہا ہوں؟''اس کے یوں یک ٹک چہرہ تکنے پر وہ اسکی طرف جھک کر شوخی سے بولا تو وہ ہڑ بڑائی ی۔

''ن۔۔ نہیں۔۔ آپ کل دوب ئی ی گ ئی ے تھے ناں؟''عذبہ نے اسکے رویے سے مان لیا کہ وہ سب خواب تھا تبھی دھیرے سے سوال کیا۔

''میرا جانا کینسل ہو گیا تھا۔ کیا تمہیں کچھ کہنا ہے؟''دارام نے اسکے ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے اسکی متذبذب کیفیت پر پوچھا۔

''میں نے رات کو بہت برا خواب دیکھا''وہ بولتے بولتے پھر سے چونکی، اتنا لمبا خواب کیسے ہو سکتا ہے؟ اسکے ساتھ اکثر ایسا ہو جاتا تھا حقیقت میں ہوئی ی باتیں خواب لگتیں کبھی خوابوں پر لگتا ایسا حقیقت میں

ہوا ہوگا، اسے اکثر خواب اور حقیقی زندگی میں کنفیوژن ہوتی تھی لیکن آج کی یہ کنفیوژن اسے بہت پریشان کر رہی تھی۔

''اچھی بات ہے کہ خواب سمجھ کر بھول جاؤ، لیکن عذبہ وہ خواب نہیں تھا۔'' دارام نے اسے خود سے لگاتے سر تھپتھپایا تو اسکی آنکھیں پھیلیں۔۔ دارام کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچ کر اس نے آنکھیں سختی سے بند کیں۔

''میں نے اس لڑکے کو نہیں بلایا تھا، آپ کو یقین ہے ناں؟ مجھے لائی لہ نے کال کی تھی، ہانی آپی کی فرینڈ۔۔'' عذبہ کی آواز بھرا گئی، دارام کی نرمی اور یقین نے اسے لمحوں میں جیسے دارام کے قریب کیا تھا، اس انسان نے اس سے سوال نہیں کیا، جو شخص آپ کو اتنے اچھے سے جانتا ہو اس سے زیادہ آپ کی زندگی میں کسی کی اہمیت نہیں ہونی چاہئیے، دارام اسکے جملوں پر متاسف ہوا۔

''یہ سب اس وقت کیوں نہیں کہا جب تم پر الزام لگایا جا رہا تھا؟ میری ایک بات یاد رکھنا عذبہ، ہمیشہ میں یا تمہارے بابا اور بھائی نہیں ہونگے تمہاری گواہی دینے کے لیے، یہ تمہاری ذات ہے اپنا دفاع خود کرنا سیکھو، لڑو مت مگر جو سچ ہے کم از کم ایک بار ضرور بتاؤ، تمہیں ماما نے ایک موقع دیا تھا ناں کہ اگر وہ لڑکا جھوٹا ہوا تو اسے پولیس کے حوالے کیا جائے گا؟ تو تب ہی بولنا چاہئیے تھا تمہیں۔۔ میں تب یہیں تھا، میں انتظار کرتا رہا تم کچھ کہو گی، مجھے بہت افسوس ہوا تم اپنے لیے بھی نہیں بول پائی یں اور اگر میں نا ہوتا تو وہ الزام لیکر خاموشی سے چلی جاتیں؟'' دارام اسے سمجھا رہا تھا اور وہ اسکے سینے سے لگی بالکل ان سنا

کر رہی تھی، اسکا دماغ کہیں اور اٹکا تھا، اسکی ماں نے کونسی بدکاری کی؟ یا ان پر بھی عذبہ کی طرح الزام لگا ہوگا؟

''کیا تم سو رہی ہو عذبہ؟ میری بات سمجھ آ رہی ہے؟'' دارام نے اسکی خاموشی پر اسے کندھوں سے پکڑ کر سامنے کرتے سوال کیا۔

عذبہ نے پوری ایمانداری سے نفی میں سر ہلایا

''تمہیں کچھ بھی کہنا فضول ہے، تم ریلیکس رہو، سب کو پتا چل چکا ہے تمہیں لائی لہ نے کال کی تھی، اب زیادہ مت سوچو اور فریش ہو جاؤ، بریک فسٹ کے بعد ہمیں کہیں جانا ہے'' دارام نے سائی ڈ ٹیبل سے اسکے گلاسز اٹھا کر اسکی آنکھوں پر لگاتے ہوئے کہا تو جلدی سے چشمہ ٹھیک کرتی عذبہ اٹھی۔

''میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، مجھے کہیں نہیں جانا سوری'' وہ اپنی بات کہہ کر وہاں سے غائی ب ہوئی ی، دارام سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

اسکے ''کہیں نہیں جانا'' کی وجہ سے وہ اب تک اسے کبھی باہر گھومانے نہیں لے گیا تھا، کمرے میں رہ کر وہ بور کیوں نہیں ہوتی؟

''تم لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے لائی لہ، سفیر کی نظر عذبہ پر تھی اور تم اسکا ساتھ دے رہی تھیں کیونکہ تمہیں بھائی ی چاہئی یں'' ہانیہ کال پر لائی لہ سے بات کرتی غصے سے ٹہل رہی تھی۔

''ایکسکیوزمی! سفیر نے تو تمہاری بھابھی کو دیکھا بھی پہلی بار ہے، وہ تم سے ملنے گیا تھا، میں نے اس کے سیل سے عذبہ سے بات کی جسے بروقت تمہیں بچانے کے لیے اس نے یوز کیا، جانتی بھی ہو تمہاری ماما کے آنے پر وہ تیزی سے نکلا تھا مگر اسے اس روم میں چھپنا پڑا اور وہ بائی چانس تمہارے بھائی ی کا روم تھا تو اسے بس تمہارا نام چھپانے کے لیے سب کرنا پڑا، اور مجھے یہ سب یوں پتا ہے کہ دوسرے سیل میں چلتی کال سے سب سن رہی تھی میں، مگر اسکی کال اچانک کٹ ہو گ ئی ی اور وہ تب سے اب تک واپس نہیں آیا، تم نے اسکی فکر کرنے کی بجائے اس پر الزام لگا کر ثابت کر دیا کہ سفیر ہی تمہاری محبت میں پاگل تھا تم نہیں'' لائی لہ چیخ چلا کر بولتی کال کاٹ گ ئی ی اور ہانیہ ایک بار پھر الجھ گ ئی ی، سفیر کی فکر پھر سے ہونے لگی۔

''کہاں گیا وہ؟ واپس کیوں نہیں گیا؟

بھائی ی کا تو اس سب سے لینا دینا نہیں کیونکہ وہ تو ہمارے سامنے تھے جب سفیر وہاں سے بھاگا، اف سفیر، ایم سوری۔۔۔''

کل کی زلت پر غائی ب ہوئی ی محبت بحال ہوتے ہی فکر نے دل میں جگہ بنائی ی اور اسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ناکارہ ہو گ ئی ی۔

محبت اگر رسوائی ہے تو وہ محبت ہر گز نہیں وہ ہوس ہے، ہانیہ اس بات کو نہیں سمجھ پائی کہ وہ گھر سے باہر جانے کی بجائے گھر میں کیوں چھپا؟ اس نے ہانیہ کو چھپانے کے لیے عذبہ پر الزام لگا دیا اور ہانیہ اسکی محبت پر ایمان لے آئی۔۔۔

دارام اسے زبردستی ہاسپٹل لایا تو وہ حیران ہوتی اسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔

اسکی دراز قد اور مغربی نقوش پر ارد گرد لوگ حیرت اور ستائش سے اسے دیکھتے اور ایک دوسرے کو متوجہ کرنے لگے۔۔

اس نے ایک نرس کو پکار کر روم کی ڈائریکشن پوچھی تو وہ اس انگریز کے منہ سے اتنی صاف اردو سن کر منہ کھولے کھڑی تھی۔۔ عذبہ کو سخت الجھن ہونے لگی۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ آپ نے نرس سے کیوں بات کی اتنا گھور کر دیکھ رہی تھی وہ" عذبہ کے ماتھے پر بل دیکھ کر دارام نے مسکرا کر اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

"نیکسٹ ٹائم کوئی یوں گھورے تو کہہ دینا میں صرف تمہارا ہوں" دارام کی بات پر وہ جز بز ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔

وہ اسے لیکر کمرے میں داخل ہوا۔۔ سامنے زرد رنگت کنزہ بیگم کو لیٹا دیکھ کر وہ سب بھول کر حواس باختہ سی آگے بڑھی۔۔

''ماما کو کیا ہوا ہے؟ یہ یہاں کیوں لیٹی ہیں؟'' عذبہ گھبراہٹ سے لرزتی آواز میں بولی

''انہیں ہارٹ پرابلم ہو گئی تھی بٹ شی از سٹیبل ناؤ۔'' کمرے میں داخل ہوتے رماب نے بتایا۔ عذبہ کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔۔

''ایسا کب ہوا؟ آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں؟ مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہیں، بے ہوش کیوں ہیں؟'' عذبہ خوف سے رونے لگی، رماب نے اسے سینے سے لگا کر سر تھپتھپایا۔

''پاگل لڑکی میں اس وقت تمہارا بھائی نہیں ان کے ڈاکٹر کی حیثیت سے بتا رہا ہوں، ڈاکٹر جھوٹ نہیں بولتے، ابھی کچھ وقت پہلے سوئی ہیں، ابھی جاگ جائیں گی تو خود دیکھ لینا اور یوں روئیں تو انکی طبیعت بگڑ جائے گی۔'' رماب اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا جبکہ کچھ فاصلے پر ہی سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا دارام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ عذبہ نے سر ہلا کر آنسو صاف کیے۔

''داری اگر کچھ وقت یہاں رک سکو تو ہیلپ ہو جائے گی، بابا کو ابھی گھر بھیجا ہے میں نے کہ ریسٹ کر لیں، رات سے جاگے ہوئے تھے، میں ابھی ایک سرجری کی وجہ سے بزی ہو جاؤنگا، ابھی عجوہ آنے والی ہو گی تو چلے جانا کیونکہ عذبہ کا تو ہونا یا نا ہونا برابر ہی ہے۔'' رماب نے دارام سے ریکوئسٹ کرتے ہوئے عذبہ کو دیکھ کر آہستگی سے کہا تو دارام اسکی بات درمیان میں ٹوک گیا۔

''اٹس او۔کے رماب، میں یہیں ہوں'' دارام نے اسکا کندھا تھپتھپا کر تسلی دی تو وہ تشکر سے اسے دیکھتا باہر چلا گیا۔

''رماب جھوٹ نہیں بول رہا۔لک ایٹ ہر، شی از فائن۔'' دارام نے اسے رونے کی تیاری کرتا دیکھ کر نرمی سے ٹوکا تو وہ لب دانتوں سے کچلتی آنسو روکنے لگی۔

''دا۔۔رام۔۔آپ بہت اچھے ہیں'' اس نے اپنی عادت کے مطابق گلا سزا تار کر دونوں ہاتھوں سے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا۔

''اور تم یہ بات کافی دور بیٹھ کر بتا رہی ہو، کیا مجھے بھی کنفیس کرنا چاہئیے تم بہت کیوٹ لگتی ہو''۔ دارام کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آگ ئی ی تھی اسکی بات پر۔۔

عذبہ جھینپ گ ئی ی۔اس نے تورات والے مان اور اب آفس چھوڑ کر یہاں اسکے پاس بیٹھنے کی مہربانی پر بے اختیاری میں کہہ دیا تھا۔

وہ نمی سے چمکتی آنکھوں سے سامنے خالی بیڈ پر بیٹھے دارام کو دیکھنے لگی جو موبائی ل پر پی۔اے کو اپنے لیٹ ہو جانے کا بتا رہا تھا۔وہ جانے کب تک اسے دیکھتی رہتی مگر عجوہ آگ ئی ی اور وہ اسکی طرف متوجہ ہو گ ئی ی۔ عجوہ دارام کو سلام کرتی عذبہ کو تسلیاں دینے لگی، دارام سر جھکا کر مسکرایا، اس نے عذبہ کا یوں یک ٹک دیکھنا صاف محسوس کیا تھا، اسکی جھجھک، شرم اور چھُپ چھُپ کر دیکھنا اسے اچھا لگتا تھا۔

دارام آفس سے جلدی گھر گیا، بائے لک شائستہ بیگم اور ہانی، ثانی بھی گھر پر مل گ ئی یں۔
اس نے شائستہ بیگم کی موجودگی میں ہانی سے موبائل مانگ لیا۔
''ک۔۔ کیوں بھائی؟'' ہانیہ گھبرا کر ماں اور بہن کو دیکھنے لگی، شائستہ بیگم بھی الجھی نظروں سے دارام کو دیکھنے لگیں۔
''کیا مجھے وضاحت دینی پڑے گی تم سے سیل لینے کے لیے؟'' دارام نے سختی سے کہا تو شائستہ بیگم نے اسے گھور کر موبائل دینے کا کہا، ہانیہ نے پریشانی سے دارام کو موبائل دیا، جس پر پاسورڈ لگا ہوا تھا۔
''ان لاک کر کے دو'' دارام کے اگلے جملے پر ہانیہ کو یقین ہو گیا کہ دارام کو سفیر والے معاملے کی بھنک پڑ گ ئی ی ہے۔ ہانی نے ان لاک کر کے موبائل کھولنا چاہا مگر دارام نے اسکے ہاتھ سے لے لیا۔
وہ اسکے موبائل پر سفیر سے ہوئی ی چیٹنگ اور کالز کے ریکارڈ دیکھ رہا تھا۔ واٹس ایپ پر بھی ہانی نے سیلفیز شئ یر کی ہوئی ی تھیں اور ویڈیو کالز بھی کی ہوئی ی تھیں۔ دارام کے جبڑے بھنچ گ ئی ے، اس نے خاموشی سے شائستہ بیگم کو اسکا موبائل دیا۔
''آپ خود دیکھ لیں اور جو فیصلہ بہتر لگے، کریں۔ کیونکہ مجھے نہیں لگتا انہوں نے مجھے بھائی ی کے طور پر قبول کیا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ہمارے درمیان فرینڈلی ریلیشن ہو، اگر اس لڑکے میں

انٹرسٹڈ تھی تو مجھے بتا دیتی، اسے یوں بلوا کر میری بیوی کو رسوا کروایا، مجھے مایوسی ہوئی ہے بہت''
دارام کے جملوں نے جہاں ہانیہ کو شرمندہ کیا تھا ثانیہ بے چین ہو گئی۔
''بھائی پلیز ایسا نہیں ہے، پلیز ایم سوری'' ہانیہ نے خفت و شرمندگی سے دارام کا ناراض چہرہ دیکھا، وہ خاموش رہا۔
''بھائی میں آپ کا مان کبھی نہیں توڑوں گی۔'' ثانیہ نے اتنا لاڈ اٹھانے والے بھائی کی ناراضگی پر بھیگتی آنکھوں سے اسکے پاس بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھاما تو وہ اپنے غصہ پر قابو پاتا اسکا ماتھا چوم کر خود سے لگا گیا، ثانی کا کوئی قصور نہیں تھا تو اسے کیوں سزا دے۔ شائستہ بیگم نے سنجیدگی سے موبائل پر سب ریکارڈز دیکھ کر ہانیہ کو دیکھا۔ جو سر ڈالے ہاتھ مسل رہی تھی۔
''اب بھی پسند کرتی ہو اس لڑکے کو؟'' انہوں نے سرد لہجے میں سوال کیا۔
''ماما۔۔۔ میں۔۔ ''کرتی ہو یا نہیں بس یہ بتاؤ'' انہوں نے سختی سے ٹوکا۔
''ج۔۔ جی وہ بہت اچھا ہے، میری خاطر اس نے، مطلب مجھے بچانے کے لیے عذبہ۔۔'' ہانیہ نے بات کرتے ہوئے جھجھک کر دارام کو دیکھا تو بات ادھوری چھوڑ دی۔
''وہ رات کے وقت تمہیں تنہائی میں ملنے آیا، پھر اس نے دوسرے کمرے میں گھس کر تمہاری ہی بھابھی سے محبت کا جھوٹا دعویٰ کیا یہاں تک کہ طلاق کروانے کی بھی کوشش کی، وہ ''اتنا'' اچھا لڑکا ہے جس سینس لیس انسان کو اتنی تمیز نہیں کہ کسی کے گھر یوں چوروں کی طرح نہیں گھومتے اور پھر بھی تم

راضی ہو؟ تو اس سے کہو پرپوزل بھیجے اور اگر وہ بھی سیریس ہو اور تمہاری بات مان گیا تو ہم تمہاری شادی کر دیں گے'' شائستہ بیگم نے سرد سپاٹ لہجے میں فیصلہ سنایا جس پر ہانیہ کھل اٹھی تھی۔

''ہی از ناٹ گڈ بوائے'' دارام نے ناچاہتے ہوئے بھی ان کے فیصلے سے اختلاف کیا۔

''وہ دیکھو، ہانیہ خوش ہے اگر یہ اس حد تک گرگ ئی ی ہے کہ راتوں کو اپنے کمرے میں بلوا کر ملتی ہے تو یہ سزا سہی۔۔'' شائستہ بیگم نے دارام کی بات پر اسے ہانیہ کی طرف متوجہ کیا تو انکی بات پر وہ زلت سے سرخ چہرہ لیے لب بھینچ گ ئی ی۔

وہ مطمئ ین نہیں ہوا مگر اسے چپ ہونا پڑا۔

دن کا دوسرا پہر تھا عذبہ کنزہ کے پاس بیٹھی کبھی ان سے باتیں کرتی، کبھی انھی کے پاس سر رکھ کر خاموشی سے انہیں دیکھتی کچھ بھی کھائے پ ئی یے بغیر بیٹھی تھی، عجوہ اس کے لیے کچھ کھانے کا لینے کے لیے روم سے نکلی جب رماب کو کسی ینگ اور اچھی خاصی خوبصورت ڈاکٹر سے باتیں کرتا دیکھ کر رکی۔

اسے دراصل ڈاکٹر کے نام نے چونکایا تھا، وہ اسے ڈاکٹر رمشا کہہ کر بات کر رہا تھا۔

عجوہ، رماب کی نظروں سے بچ کر ایک سائی ڈپر ہوگ ئی ی اور وہ گزر کر کنزہ بیگم کے روم میں چلا گیا۔

''ہائے آپ ڈاکٹر رمشا ہیں؟'' عجوہ نے اس ڈاکٹر کے پاس جا کر اسے مخاطب کیا، ڈاکٹر رمشا نے رک کر اس حجاب والی لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ نقاب میں تھا۔

''جی میں رمشا، کیا کام ہے؟'' ڈاکٹر نے مروتاً پوچھا ورنہ وہ تھکی ہوئی ی لگ رہی تھی۔

''مجھے اس ہاسپٹل میں جاب کرنی ہے، میرا ایکسپیرئی ینس نہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ آپ اس سلسلہ میں میری ہیلپ کر سکتی ہیں'' عجوہ نے بڑے اعتماد سے جھوٹ بولتے ہوئے دل میں اللہ سے توبہ کی۔

ڈاکٹر رمشا نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو دکھنے میں سٹوڈنٹ لگ رہی ہے۔

''جس نے بھی یہ کہا ہے بالکل غلط کہا ہے، یہاں کا ہولڈ ڈاکٹر رماب اسجد رازی کے ہاتھ میں ہے اور یہ سفارش وغیرہ وہ ہر گز ایکسیپٹ نہیں کرتے اور ون لاسٹ تھنگ میں بے شک سین ئی یر ڈاکٹر ہوں مگر ان معاملات میں مجھے گھسنے کی پر میشن نہیں ہے، آپ کہیں اور اپلائے کر لیں ویسے بھی وہ بہت زیادہ سختی کرتے ہیں، ناؤ ایکسکیوز می'' ڈاکٹر رمشا اسے تفصیل سے کہتی مفت مشورہ دے کر چلی گ ئی یں اور وہ منہ بسورتی کھڑی تھی۔

(مطلب ڈاکٹر رمشا تو ان کے ساتھ ہی جاب کرتی ہے، انہیں کیسے پتا نہیں چلا وہ بات نہیں کرتی، کہیں میں پکڑی تو نہیں گ ئی ی؟) عجوہ پریشانی سے سوچتی غائب دماغ سی اسی طرح خالی ہاتھ کمرے میں

واپس جا بیٹھی، رماب عذبہ کے پاس بیٹھا تھا، کنزہ بیگم بھی جاگی ہوئی تھیں اور اسجد چاچو بھی آئے ہوئے تھے، ایک طرف ٹیبل پر جوسز اور فروٹس پڑے تھے۔

''تم کہاں چلی گئی تھیں؟'' رماب نے اسے بیٹھنے کی جگہ دیتے ہوئے سوال کیا۔

''میں۔۔وہ۔۔۔باہر گئی تھی کھلی ہوا لینے، دم گھٹ رہا تھا'' عجوہ نے ہکلا کر کہتے ہوئے رماب سے نظریں چرائی یں۔ عذبہ نے اسے گلاس میں جوس ڈال کر دیا۔

''ہاسپٹل کے ماحول میں پریشان ہو گئی ہے، صبح سے بیٹھی ہیں دونوں'' کنزہ بیگم نے دونوں کے اترے چہرے دیکھے۔

''تو کیا مجبوری ہے رماب تم ابھی کہہ رہے تھے فری ہو کچھ وقت کے لیے، انہیں گھر لے جاؤ اور تھوڑا ریسٹ کرو'' اسجد صاحب نے رماب کو ہدایت دی جو رات کو کنزہ بیگم کو لایا تھا پھر صبح ڈیوٹی دینے لگا تو اب تھکن زدہ سا سرخ آنکھیں لیے بیٹھا تھا۔

''او۔کے میں ایک ڈاکٹر کو کہہ دیتا ہوں وہ چیک رکھے گی، میری غیر موجودگی میں'' رماب نے سر ہلا دیا، اسکا اپنا نیند سے سر درد کر رہا تھا، عجوہ سوچوں میں گم جوس کے سپ لے رہی تھی۔

اور رماب جس ڈاکٹر کے ساتھ آیا وہ ڈاکٹر رمشا ہی تھی، عجوہ بری طرح گھبرا کر بہانے سے اسجد چاچو کے پیچھے ہوتی چھپنے لگی۔

''عجوہ بھی آئی ی ہیں ؟ان سے ملوائی یں ناں، ریسیپشن کے بعد تو ملنا ہی نہیں ہوا'' رمشا نے باتوں کے دوران اچانک رماب سے کہا تو عجوہ اپنی جگہ مجسمے کی طرح جم گ ئی ی۔

''عجوہ۔۔۔'' رماب نے عجوہ کو بلاتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھا جو اسجد صاحب کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی، اسکے بلانے پر رونی صورت لیے اسے دیکھنے لگی۔

''یہ میری کلاس فیلو اور یہاں کی سین ئ یر ڈاکٹر رمشا ہے، ریسیپشن پر بھی آئی ی تھی شاید تمہیں یاد نا ہو'' رماب نے باقاعدہ اسکا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے سامنے کیا اور رمشا کا تعارف کروانے لگا مگر ڈاکٹر رمشا حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

''ان سے تو۔۔ آپ عجوہ ہیں ؟'' رمشا کے حیرت بھرے جملے اور انداز پر رماب اور باقی سب چونک کر اسے دیکھنے لگے جبکہ عجوہ کا جی چاہا زمین پھٹے یا کوئی ی جادو کی چھڑی ہاتھ آجائے کہ وہ خود کو چھپا سکے۔

''وہ سب بتانے کے لیے راضی ہو گیا ہے سر'' گارڈ نے اسے آکر بتایا تو وہ سر ہلا کر سرونٹ کوارٹر میں داخل ہوا۔

ایک رات اور ایک پورا دن اس کمرے میں بنا کچھ کھائے پیے بند پڑے رہنے سے سفیر کا دماغ سہی جھنجھنایا تھا۔ اسے دارام جیسے انسان سے خوف آنے لگا۔

''جلدی سے بتاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ'' دارام نے کسی شہنشاہ کی طرح بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اور اگر تم نے سب جان کر بھی پولیس کے ڈر سے مجھے نا جانے دیا تو؟'' سفیر کی بات پر سنجیدہ بیٹھے دارام کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ی۔ سفیر نے اپنے بزدل سوال پر پہلو بدلا۔ ''پولیس سے وہ ڈرے جو چوروں کی طرح کسی کے گھر گھسا ہے، میرے گھر کے سی۔ سی۔ ٹی۔ وی کیمرا زنے تمہارا یہاں آنا ریکارڈ کیا ہے، اندازہ بھی ہے میں اس کے بل بوتے پر اپنے گھر کی اربوں کی مالیت جیولری چوری کرنے کا تم پر الزام لگادوں تو کیسے ادا کروگے اتنی بڑی قیمت؟ تمہارا بزنس تو ریسینٹلی سٹیبل ہوا ہے، مارکیٹ میں تمہاری ویلیو صفر ہو جائے گی اور بزنس ڈاؤن ہو جائے گا، اس لیے سیدھی شرافت سے جو پوچھا ہے، وہ بتاؤ'' وہ سفیر کی طرف جھک کر کرخت لہجے میں بولا۔

''دیکھو جو کل بتایا وہی سچ ہے، بات اتنی سی ہے لائی لہ نے کہا تمہیں تمہاری وائی ف سے دور کر دوں، اس نے جو کہا میں نے کیا کیونکہ اس نے بتایا تم نے اس کے ساتھ انٹرن شپ اور جاب کے دوران فلرٹ کیا، اسے شادی کے خواب دکھائے اور پھر اپنی کزن سے شادی کر لی سو میں نے ہیلپ کی اسکی'' سفیر نے سچائی ی سے جواب دیا اور لائی لہ کا خیال بھی اس پر ظاہر کیا جبکہ وہ خود کافی حد تک سمجھ گیا تھا لائی لہ نے اسے جھوٹی کہانی سنائی ی تھی، دارام دوٹوک انسان لگ رہا تھا اور اپنی بیوی کے لیے تو بہت

زیادہ پوزیسو بھی، لائی لہ کے ساتھ فلرٹ کرنے والی بات سفیر کو بھی جھوٹ لگ رہی تھی۔ مگر اس نے جو سنا، بتا دیا۔

دارام نے لب بھینچے، اس نے ہانیہ کو منع کیا تھا لائی لہ سے ایسی ویسی باتیں نا کرے مگر وہ سمجھ گیا کہ ہانیہ اسے جھوٹے خواب دکھاتی رہی ہے، دونوں فرینڈز ایک دوسرے کو یوز کرتی رہیں۔

''تو تم نے میری سسٹر کو یوز کیا اس سب کے لیے؟'' دارام نے اسکا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا تو سفیر کا سر چکرایا۔

''ن۔۔۔ نہیں بالکل نہیں، ہانیہ کے ساتھ سیرئیس ہوں میں، اور آیا بھی اسکے بلانے پر ہی تھا''

سفیر نے گڑبڑا کر جھوٹ، سچ ملا کر جواب دیا، دارام نے ایک جھٹکے سے اسکا گریبان چھوڑا اور پیچھے ہوا۔

''اب تم جا سکتے ہو، مگر تم کتنے سیرئیس ہو اسکا اندازہ جلد ہو جائے گا مجھے'' دارام نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے گارڈز کو اشارہ دیا تو وہ دروازے سے ہٹ گئے، سفیر نے اسکے آخری جملے پر غور کیے بنا جلدی سے قدم باہر بڑھائے کہ کہیں اسکا ارادہ ہی نا بدل جائے۔ دارام اپنے سنہری بالوں کو سنوارتا وہاں سے نکل کر گھر کی طرف بڑھ گیا۔

....

''کیا مطلب تم مل چکی ہو؟'' رماب نے رمشا کے ادھورے جملے پر اس سے پوچھتے ہوئے عجوہ کو بھی دیکھا۔

''ہاں جی، ابھی آپ ہی باہر ملی ہیں ناں مجھ سے؟ یہ مجھ سے ابھی باہر ملی'' رمشا نے بھی الجھ کر عجوہ کو دیکھا اور ساری بات بتادی۔ اسجد اور کنزہ نے ایک دوسرے کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔ عجوہ کب سے الٹی سیدھی حرکت کرنے لگی؟

رماب نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر عجوہ کو دیکھا اسے بہت کچھ سمجھ آرہا تھا۔

''ایکچوئی لی ہم بور ہو رہی تھیں تو ٹرتھ اینڈ ڈئی یر کھیلنے لگیں، عذبہ نے مجھے یہ ڈئی یر دیا تھا، ہے ناں عذبہ؟'' عجوہ نے اس شرمندہ اور آکورڈ سی سیچوئی شن سے نکلنے کے لیے بات بنائی اور سیب کترتی عذبہ کو گھسیٹا۔

''جی؟ تو آپ جیتیں یا نہیں؟'' عذبہ کے سوال پر عجوہ نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

اسکی اوور ایکٹنگ پر عجوہ کو شدید غصہ آتا تھا مگر عذبہ سدھر کر نہیں دے رہی تھی۔

رمشا کو ان لڑکیوں کی باتیں اور اشارے سمجھ نہیں آئے، رماب ایکسکیوز کرتا دونوں کو وہاں سے لے گیا، کنزہ بیگم کی طبیعت ویسے بھی کافی بہتر تھی مگر رماب نے احتیاطاً ابھی ہاسپٹلائی زر کھا تھا۔۔۔

"The actor of the year award goes to .

ایم۔سی نے تجسس بڑھانے کے لیے توقف کیا۔

سب لوگوں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی،ایوارڈ کی نومینیٹِڈ خوبصورت اور بہترین اداکارائیں دھڑکتے دل سے کان لگائے بیٹھی تھیں کہ جانے کس کا نام لے لیا جائے۔

"the youngest actress Bella Valet..

بیلا کے چہرے پر حسین مسکراہٹ آئی۔

اور وہ اپنے جسم پر موجود میکسی سنبھال کر اٹھی جس کی سائی ڈپر کٹ تھا اور ایک پوری ٹانگ نکلی ہوئی تھی اوپر سے بازو اور کندھوں کا تقریباً حصہ ننگا تھا،وہ پنسل ہیل کی وجہ سے سہج سہج کر قدم اٹھاتی سٹیج پر گئی،کمیرہ سے اسے ہر اینگل سے شوٹ کیا جارہا تھا،سنہری بالوں کو روز سٹائل میں باؤنڈ کیے وہ واقعی حسین لگ رہی تھی۔

فلم انڈسٹری کا ابھرتا ستارہ جسکی ایکٹنگ اور حسن نے نوجوان نسل کو پاگل کر رکھا تھا،ایکٹر آف دی ائیر کا ایوارڈ لیتی بیلا جب اس ایوارڈ شو سے فری ہو کر باہر نکلی تو میڈیا کا ڈھیر اسکی راہ تک رہا تھا۔۔

"Do you enjoy your fam Ms Bella?

Whould you like to say something about this award?

Were you expecting already?

میڈیا کے سوالات کو اگنور کر کے جاتی بیلا اچانک رکی اور فلیش لائی ٹس میں چمکتے چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ آئی ی۔

“I want to thank someone special, My life, My love, My husband Adam shaw, thank you for gave me time to achieve my goals, I love You babe.

)میں کسی خاص کو شکریہ کرنا چاہتی ہوں،

میری زندگی، میری محبت، میرا خاوند ایڈم شا، تمہارا شکریہ مجھے وقت دیا کہ میں اپنے مقصد کو حاصل کر پائی ی، میں تم سے محبت کرتی ہوں (

اسکا اچانک اظہار میڈیا میں ہلچل مچا گیا، وہ شادی شدہ تھی؟ لیٹ الزبتھ شا کے بیٹے ایڈم شا کی بیوی؟ وہ ویسٹرن بیوٹی ایڈم شا جو صرف اپنی فیملی کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں آیا تھا مگر اسکی غیر معمولی یونانی دیوتاؤں سی خوبصورتی نے لوگوں کو اسے یاد رکھنے پر مجبور کر دیا تھا، لوگ اسکا اور بیلا کا کپل پرفیکٹ مان گ ئی ے، میڈیا نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی، شادی کب ہوئی ی؟ کیسے ہوئی ی؟ ایڈم کے زکر پر

اسکے چہرے پر جو چمک اور دلکش مسکراہٹ آئی ی تھی میڈیا اسے بار بار کور تیج دے کر اسکا اظہار بتا رہا تھا۔

بیلا کو طریقہ آتا تھا اپنی طرف متوجہ کرنے کا اور لوگوں کو مجبور کرنے کا کہ وہ اسے سوچیں، اسکے فینز میں کچھ نے خوشی کا اظہار کیا تو کچھ اداس ہو گ ئی ے، بیلا ویلٹ اپنے ایوارڈ اور محبت کے اظہار کے ساتھ میڈیا پر چھا گ ئی ی تھی، اپنے گھر ٹی۔ وی پر یہ سب دیکھتی صوفیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں، تو واقعی اس نے ایڈم کو کھو دیا؟ اسے یقین ہوا تو رو دی، ایک بار میں بیٹھ کر ڈرنک کرتا آدم خان جو لاکھ چاہنے کے باوجود دارام شا کا کچھ بگاڑ نہیں سکا تھا اور ہارے ہوئے جواری کی طرح امیر کہ لوٹ آیا تھا، اچانک اتنا بڑا تاش کا پتا ہاتھ آنے پر چمکتی آنکھوں سے ایل۔ ای۔ ڈی کو گھورنے لگا، دارام کا دیا زخم تازہ ہو گیا، وہ بازی کھیلنے کو تیار ہو گیا تھا۔

اسے میڈیا پر غرور سے ایڈم شا کو ہز بینڈ اور لائی ف کہنے والی بیلا کو بتانا تھا کہ اسکا ہز بینڈ پاکستان میں اپنی زندگی کسی ن ئی ی ساتھی کے ساتھ شروع کر چکا ہے۔

تو کیسا لگے گا بیلا ویلٹ کو؟ جسکی ایک جھلک کے لیے لوگ پاگلوں کی طرح جگہ جگہ لگی سکرینز کو یک ٹک دیکھتے تھے اسکا ایڈم شا کسی اور کو اپنی نظروں میں بسا چکا ہے۔ آدم خان کو یقین تھا بیلا ویلٹ پاگل ہو جائے گی۔۔۔۔۔

عجوہ گھر آکر بھی رماب کو ایوائی ڈکرتی عذبہ کے کمرے میں گھسی رہی۔

عذبہ نے اپنے ساتھ ہوا واقعہ (سفیر والا) عجوہ کو بھی پوری تفصیل سے بتایا۔

اس کے پیٹ میں بات زرا کم ٹھہرتی تھی، سب کو نہیں بتاتی تھی مگر عجوہ کو بتائے بنا رہا بھی نہیں جاتا تھا۔

''وہ کون تھا؟ اس نے ایسا کیوں کیا؟ اگر دارام بھائی ی بھی ٹرسٹ نا کرتے تو؟'' عجوہ کا سن کر ہی حال خراب ہونے لگا۔

''وہ ہانی آپی کی فرینڈ لائی لہ کا جاننے والا تھا کیونکہ اسی نمبر سے لائی لہ نے مجھ سے بات کی، مگر انہوں نے ایسا کیوں کیا یہ سمجھ نہیں آئی ی مجھے'' عذبہ نے سوچ سوچ کر آدھے ہوئے دماغ کو مزید زحمت دینا گوارا نہیں کیا تبھی کندھے اچکائے۔

''دارام بھائی ی تمہاری کتنی ک ئی یر کرتے ہیں ناں؟ انکی قدر کرنا عذبہ، انکی بات مانا کرو کیونکہ تم بہت ڈھیٹ ہو اور پہلی دفعہ میں ناجواب دیتی ہو نا ہی بات مانتی ہو جب تک بلانے یا سمجھانے والا زچ ہو کر تمہیں دو کھینچ کر لگانے والی حالت میں نا پہنچ جائے۔'' عجوہ نے اسے سمجھاتے ہوئے جو اسکی شخصیت پر تبصرہ کیا، وہ منہ بنا کر اسے دیکھنے لگی۔

''میں اتنی بھی بد تمیز نہیں ہوں، کوئی ی مجھے کیوں نہیں سمجھتا کہ میں جواب فوراً دیتی ہوں بس فرق اتنا ہے مجھے لگتا ہے بلند آواز میں جواب دیا ہے مگر میں دل میں جواب دے چکی ہوتی ہوں۔'' عذبہ نے ہمیشہ والی صفائی ی دی جسے عجوہ نے بالکل نہیں مانا۔

''اور محاوروں کا استعمال بالکل مت کرنا ان پر کیونکہ تم ہمیشہ الٹے محاورے بولتی ہو اور دل جلا دیتی ہو اور یہ اینیمیز وغیرہ یکھنا زرا کم کر دو، بہت برا لگتا ہو گا تمہارا یہ بچگانہ شوق'' عجوہ ماؤں کی طرح اسے سمجھانے لگی جیسے اسکی ازدواجی زندگی بہت کامیاب گزر رہی ہو۔ عذبہ کی نظر موبائی ل پر تھی، اس نے بہت کوشش کی عجوہ کی بات سن کر سمجھے مگر کانوں نے سننے اور دماغ نے سمجھنے سے انکار کر دیا تو وہ بھی ہار مان کر موبائی ل پر میسجز چیک کرنے لگی جو کمپنی کی طرف سے تھے مگر وہ سب پڑھ کر ہی ڈیلیٹ کرتی تھی۔

''کچھ سن رہی ہو کیا کہہ رہی ہوں؟ اگر تم اسطرح نان سیر ئی یس رہیں تو دارام بھائی ی اکتا جائی یں گے تم سے، کیا تم ان کے ساتھ بھی یہی کرتی ہو؟ مت بھولنا انکی ایک عدد اور وائی ف بھی ہے جو بہت حسین ہے، اگر تم نے انکا دل نا جیتا تو گنوا بیٹھو گی اپنا یہ چانس بھی'' عجوہ کا بول بول کر سانس پھول گیا۔ وہ منہ کھولے اسے سنتی رہی، کچھ وقت لگا پھر سب الفاظ دماغ میں بیٹھے تو سیدھی ہوئی ی۔

''آج ڈاکٹر رمشا والا کیا سین تھا پیا؟'' عذبہ نے عادت کے عین مطابق ایک ادھوری بات کے درمیان میں دوسری بات شروع کر دی۔

''میری کبھی مت سننا، سخت الجھن ہوتی ہے مجھے، میری باتیں درمیان میں چھوڑ کر اگلا ٹاپک چھیڑ دیتی ہو، اور کوئی سین نہیں ڈاکٹر رمشا کا، مجھے شک ہوا کہ وہ رماب کی کوئی ایکس ہے تو میں نے ڈرامہ کر لیا'' عجوہ نے پہلے ڈانٹا اور پھر بات بتائی۔

''اوہ آپ پلیز جھوٹ بولنا چھوڑ دیں، یہ نا ہو رماب بھائی سچ میں آپکی ان حرکتوں سے تنگ آجائیں'' عذبہ نے بھی نصیحت کرنا ضروری سمجھا تو چشمہ ناک پر سیٹ کر کے بولی، عجوہ نے اسے گھورا۔

''اتنا بیبا نہیں ہے تمہارا بھائی، تم دونوں بہن بھائی بس میرے لیے آزمائش ہو، وہ مجھے رمشا نامی لڑکی سمجھ کر فلرٹ کرتا ہے، میں جھوٹ نا بولوں تو کیا کروں؟'' عجوہ نے جلن زدہ لہجے میں اسے بتایا۔

''دارام کی وائف کی کسی مووی کا نیم بتا دیں میں بھی تو دیکھوں کیسی ہے؟'' عذبہ نے پھر درمیان میں ٹائی بات نکال لی۔

''بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ دارام بھائی سے کہو بلوا لیں اسے، پھر دیکھ لینا'' عجوہ نے چڑ کر اسے دیکھا تو وہ آنکھوں میں نمی بھر لائی۔

''آرام سے بات کیا کریں، آجکل بہت سینسیٹو ہو رہی ہوں میں'' عذبہ کی بات پر اس نے اپنا ماتھا پیٹا، یعنی پھر سے اسکا سینسیٹو ہونے کا سیزن آگیا تھا، اب وہ ہر بات دل پر لے لیا کرے گی اور کبھی کبھی رو بھی دے گی، جیسے ہی سیزن ختم ہو گا بڑی سے بڑی بات ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دے گی۔ عجوہ کو تو وہ ابنارمل لگتی تھی۔

''او۔کے تم زرا ریسٹ کرلو'' عجوہ نے اس سے جان چھڑوائی ی تو وہ بھی او۔کے کہتی وہیں بیڈ پر آڑھی ترچھی ہو کر سو گ ئی ی۔

عجوہ اٹھ کر اپنے کمرے میں گ ئی ی، لائی ٹس آف تھیں، رماب سو رہا تھا۔۔

وہ دبے پاؤں آکر دوسری طرف لیٹی، کنزہ چچی کی وجہ سے وہ بھی نیند یا آرام نہیں کر پائی ی تھی۔

''رمشا سے کنفرم کر لیا اسکا اور میرا کیا ریلیشن ہے؟ یا میں کل ئی یر کروں؟'' اندھیرے میں رماب کی قریب سے آواز آئی ی وہ جھٹکے سے دور ہوتی شرمندہ ہوئی ی۔

''میں نے ایکسپلین کیا ناں کہ عذبہ۔۔۔'' عذبہ کا چہرہ بتا رہا تھا اُس وقت اسے گھسیٹا گیا ہے ڈرامہ میں، میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں عجوہ'' رماب نے اسکی بات کاٹی، شاید وہ ابھی نیند سے جاگا تھا آواز بھاری ہو رہی تھی، عجوہ نے خفت سے لب کاٹتے چادر میں منہ چھپا کر آنکھیں میچ لیں۔

''میں تمہیں کافی عقلمند سمجھتا رہا، تم اتنی اووئی یس ہو اندازہ نہیں تھا'' اس مرتبہ رماب کی آواز مسکراتی ہوئی ی تھی۔

''میں نے بھی آپکو میچور انسان سمجھا تھا، امیچورٹی کی حد کر دی آپ نے'' عجوہ نے تلملا کر اندھیرے میں ہی اسے گھورا۔

''اتنی دیوانی بیوی ملی ہے مجھے امیچور تو ہونا ہے'' رماب کھل کر ہنسنے لگا۔

''مجھے عذبہ کے ساتھ سو جانا چاہئیے تھا، اپنی نیند پوری کر لی اب مجھے تنگ کر رہے ہیں'' عجوہ نے چادر اتار پھینکی بڑبڑاتے ہوئے اٹھی، رماب نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑا۔

''اچھا سو جاؤ نہیں تنگ کرتا، تم چاہو تو اسی طرح میں اور تم فلرٹ کرتے رہیں گے'' رماب اسے اپنے پاس سلا کر پھر سے شوخی سے بولا، عجوہ خاموشی سے خود کو لعنتیں دینے لگی، پتا نہیں کیوں الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگ گ ئی ی تھی وہ رماب سے شادی کے بعد سے ہی۔۔۔

''عجوہ تمہاری نیو سم میں ہی لایا تھا، تمہارا نمبر پہلے دن سے میرے پاس سیو تھا'' رماب نے ایک اور انکشاف کر کے عجوہ کو ساکت کیا، وہ بیوقوف بنا رہا تھا؟

''میں بھی ڈرامہ کر رہی تھی'' عجوہ نے کمزور سا بہانہ گھڑنا چاہا۔

''ایسے ڈرامے کرتی رہا کرو مجھے اچھا لگتا ہے'' رماب نے شرارت سے کہا تو وہ بھنا گ ئی ی۔ اور ہر بار کی طرح خود سے وعدہ کرنے لگی کہ اگلی بار ایسا کچھ نہیں کرے گی، جانے یہ وعدہ کب تک چلتا۔۔؟

کنزہ بیگم گھر شفٹ ہو چکی تھیں، عذبہ بھی دو دن سے ان کے پاس ہی تھی، دارام نے بھی اسے رہنے دیا، مگر رانیہ پاکستان آ چکی تھی، اسے شائستہ بیگم نے عذبہ کو لانے کا کہا تو وہ چلا آیا....

''میں عذبہ کو بلا کر لاتی ہوں، وہ سو رہی ہو گی ابھی تک'' عجوہ نے حال احوال کے بعد کہا تو دارام نے یہنڈ واچ پر ٹائم دیکھا۔

''چھ بجے تک سو رہی ہے؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟'' وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا، عجوہ نے ترحم بھری نظروں سے اسے دیکھا جسکا نصیب عذبہ سے پھوٹ چکا تھا اور زرا اسکی طرف رازدارانہ انداز سے کھسکی۔۔

''آپکی وائی ف ابنارمل نے یہ تو اب تک سمجھ گ ئی ے ہونگے، وہ اکثر پوری رات جاگتی ہے کہ نیند کا ویٹ کر رہی ہوں، آنہیں رہی، اور کبھی وہ دن کے وقت بھی بیٹھے بیٹھے سو جاتی ہے، لوگ دن کو زیادہ سو لیں تو رات کو نیند لیٹ آتی ہے مگر عذبہ دن کے وقت سو جائے تو رات کو بھی جلدی سو جاتی ہے، تو آپ زرا ہمت کر کے اسکی یہ ابنارمل روٹین ہی سیٹ کر لیں، پھپھو تو بہت سخت ہیں کیسے برداشت کر رہی ہیں عذبہ کو'' عجوہ کی فکرمندی اور پریشانی پر دارام مسکرایا، اور اسکا سر تھپتھپایا۔

''ڈونٹ وری عجوہ کوئی ی ایشو نہیں اور نیچرز چینج نہیں ہوا کرتیں'' وہ بتا رہا تھا کہ اس معاملہ میں وہ بھی ہار مان چکا ہے۔ عجوہ کو رشک آیا اس کے صبر پر۔۔۔۔

''تم پلیز اسے بلوا دو، میں مامی کے پاس بیٹھتا ہوں، مگر زیادہ لیٹ نہیں کرنا میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں'' دارام کے نرمی سے کہنے پر اس نے چونک کر اسے دیکھا، اسکا چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں۔ اسے بخار تھا؟ عجوہ کو افسوس کی بجائے کمینی سی خوشی محسوس ہوئی ی اور ایسا عذبہ کی ہی محبت میں ہوا تھا۔

عذبہ لاکھ لاپرواہ تھی مگر اسکی بیماری میں اسکی کئیر کرے گی، بیمار کے ٹھیک ہونے تک وہ بے چین ہی رہتی تھی، اور ایسا ہونے پر دارام کا دل اسکی طرف ضرور مائل ہو گا۔

کمرے میں جاتی عجوہ یہ سب سوچ کر مطمئن ہو رہی تھی، بشرطیکہ عذبہ کو بخار نا ہو کبھی ورنہ وہ سب کیا کرایا ضائع کر دے گی، طبیعت خراب میں وہ سہی زلیل کرتی تھی۔ عذبہ سوئی ہوئی تھی، عجوہ نے اسے آہستگی سے پکارتے ہوئے اٹھایا، کیونکہ اچانک اٹھانے یا زور سے پکارنے پر کتنی دیر اسکے دل کی دھڑکن نارمل نہیں ہوتی تھی اور وہ کانپتی رہتی تھی۔ سو مسائل تھے اس چھوٹی سی لڑکی میں، عجوہ نے سر جھٹکا۔

عذبہ جاگ گئی، دارام کے آنے کا سن کر وہ منہ ہاتھ دھوتی اسی حالت میں باہر جانے لگی تو عجوہ نے پکڑ کر روکا۔

''اس حالت میں جاؤ گی؟ بال برش نہیں کیے، سلوٹ زدہ لباس ہے اور سست شکل لیکر؟'' عجوہ کے گھورنے پر وہ اپنا جائزہ لینے لگی۔

''کیوں میرے حال کو کیا ہے؟ منہ دھو تو لیا ہے؟'' عذبہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

''جنگلی لڑکی، منہ دھونا سب کچھ نہیں ہوتا، جا کر اچھا سا ڈریس اٹھاؤ اور شاور لیکر آؤ، اور ہاں بال برش کرنا، خبردار اسی طرح کیچر لگایا تو۔۔۔'' عجوہ نے اسکی کلاس لی،

وہ الماری کے پاس پہنچ کر آنکھیں بند کیے کھڑی ہو گ ئی ی، اسکے مراقبے میں جانے پر عجوہ کا دماغ تپنے لگا۔

''اب کیا مس ئی لہ ہو گیا؟''اس کے سوال پر عذبہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''ڈریس سیلیکٹ کر رہی ہوں ناں، ذہن میں سوچ رہی تھی سب ڈریسز''اسکی بات پر عجوہ نے جا کر الماری کھولی۔

''یہاں سے دیکھ کر ایک لے لو، فالتو دماغ کا استعمال نا کرو تو بہتر ہے، دارام بھائی ی جلدی میں ہیں، انکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں، رانیہ آپی آئی ی ہوئی ی ہیں، اچھے سے تیار ہو کر جاؤ، پتا ہے ناں کتنی ایروگینٹ ہیں وہ''عجوہ نے اسے بتاتے ہوئے خود ڈریس سلیکٹ کیا، پیرٹ کلر نفیس سے کام والی فراک نکالی اور اسے واش روم کی طرف دھکیلا۔

عذبہ ڈرئی یو کرتے دارام کو بار بار فکر مندی سے دیکھتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گ ئی ی۔

''میں ٹھیک ہوں، زیادہ پریشان مت ہو''دارام نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے ریلیکس کیا۔

تو وہ سٹپٹا کر سامنے دیکھنے لگی۔

گھر پہنچتے ہی رانیہ سے سامنا ہوا، رانیہ نے بغور اسکا جائی زہ لیا، پہلے تو کبھی اس قابل ہی نہیں سمجھا تھا کہ اسے دیکھتی، اسے تو سہی سے عذبہ کی شکل بھی یاد نا تھی۔۔

عذبہ کی شکل تو ہر دیکھنے والے کو پسند ہی آتی تھی، وہ کافی کیوٹ تھی مگر رانیہ کو اسکی ''اصلیت'' بھی بتا دی گئی تھی اس لیے وہ زیادہ امپریس نہیں ہوئی۔ جبکہ عذبہ اسکے ایک سالہ صحت مند سے بیٹے کو بے چینی سے دیکھ رہی تھی۔

''آپ کو برا نا لگے تو اسے اٹھالوں؟'' عذبہ نے آخر رانیہ سے پچھ ہی لیا۔

''اسکا نام ہادی ہے، اور یہ اپنی مما کے علاوہ کسی کے پاس زیادہ نہیں جاتا، تم بھی ٹرائی کرلو'' رانیہ نے اس گل گوتھنے کا انٹرود یتے ہوئے تفاخر سے کہا، عذبہ کا چہرہ اجازت ملتے ہی چمکنے لگا۔۔

اس نے ہادی کو بہلاتے ہوئے اسے اٹھایا تو وہ آرام سے چلا گیا۔ رانیہ حیران ہونے کے ساتھ خوش بھی ہوئی، اگر اس کے بیٹے کو بیبی سٹ کرنے والا مل رہا تھا تو اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

عذبہ ہادی کو لیے یہاں وہاں گھومتی خوش ہو رہی تھی، اسے بچے بہت پسند تھے اور پلس پوائنٹ یہ تھا کہ بچے بھی اسے پسند کرتے تھے، وہ بچوں کا مارنا، بال کھینچنا، شور کرنا سب خوشی سے سہتی تھی اور یہ بات ہر بچے کو پسند آتی تھی۔

اسے ہادی کے ساتھ کھیلتے ہوئے یہ بھی بھول گیا دارام کی طبیعت ٹھیک نہیں اور یہ کہ اسے لاتے ہی وہ کمرے میں جا چکا تھا، وہ اس کی خبر لینے ہی نہیں گئی، عجوہ کو اندازہ ہوتا وہ ایسی لاپرواہی کا مظاہرہ کرے گی تو اسکی عقل ٹھکانے لگا دیتی۔

عذبہ نے کھیل کھلا کر سوئے ہوئے ہادی کو رانیہ کے حوالے کیا تو وہ بھی مشکور ہوئی،

فارغ ہو کر عذبہ روم میں آئی ی تو دارام کا خیال آیا وہ شرمندہ ہو گ ئی ی۔

''دارام آپ ٹھیک ہیں؟'' اسے نیند سے جگا کر وہ پوچھنے لگی، دارام نے بے بسی سے اسے دیکھا، وہ عقل سے اتنی فارغ کیوں ہے؟

''سو رہا تھا تو کافی ٹھیک تھا'' دارام نے ناچاہتے ہوئے اسے جتا دیا۔ اسکا بخار کی حدت سے جلتا جسم جاگنے پر پھر سے بے سکونی سے بھر گیا تھا۔

''آپکو نیند میں کیسے پتا چلا آپ ٹھیک تھے؟ مجھے تو بالکل پتا نہیں چلتا، اکثر سوتے ہوئے زیادہ طبیعت بگڑ چکی ہوتی ہے، کیا میں آپ کا ٹمپریچر چیک کر لوں'' عذبہ نے لمبی وضاحت دیکر اسے کہتے ہوئے سوال کیا۔

بلو لائی ٹ میں اسکا چہرہ دیکھتا دارام بے چارگی سے آہ بھر کر رہ گیا۔

''چیک کر لو ڈاکٹر صاحبہ۔۔'' دارام نے اسے اجازت دے ہی دی، اس نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا انگلیوں سے چھوتے ہوئے آنکھیں پھیلائی یں، اسکے تاثرات دیکھتا دارام بے ساختہ مسکرایا، عذبہ گھبرائی ی ہوئی ی تھی۔

''آپ کو بہت زیادہ بخار ہے؟ کیوں ہوا اتنا بخار؟'' اس نے فکر سے کہتے سوال کیا۔

''بخار کیوں ہوتا ہے؟'' دارام نے حیرت سے اسے دیکھا، وہ کیا جواب دے۔۔

''موسم چینج ہو رہا ہے اس لیے؟ یا آپ کسی بات سے پریشان ہیں؟ یا پھر تھکن سے؟'' عذبہ نے اسے وجوہات بتائی یں۔

''آپ ڈاکٹر سے چیک اپ کروائی یں، کیا آپ نے میڈیسن لی؟ اوہ آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں ہو گا'' وہ حواس باختگی سے دارام کے پاس بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔

''مجھے ماما نے ڈنر کروادیا تھا، میڈیسن لیکر سویا تھا، تم نے جگادیا ہے'' دارام کروٹ بدل کر سیدھا لیٹا اور اسے شرمندہ کیا۔

''آپ کا سر دبادیتی ہوں، میں چپ رہو نگی'' عذبہ نے معذرت کرتے ہوئے جھجھک کر اسکی پشانی پر ہاتھ ٹکایا اور اتنی آہستگی سے دبانے لگی کہ دارام نے بند آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

''تم سر دبا رہی ہو یا ابھی تک ٹمپریچر چیک کر رہی ہو؟'' دارام نے بھاری آواز میں اچانک پوچھا تو وہ اچھلی۔

''مجھے زور سے دبانا نہیں آتا۔'' عذبہ نے روہانسی آواز میں بتایا۔ دارام آنکھیں بند کیے پھر سے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔

عذبہ خاموشی سے بیٹھی اسکا سر دباتی رہی، دارام۔نے اسکی تھکن کے خیال سے اسے پکڑ کر اپنے پاس لٹا لیا اور ساری رات عذبہ اسکے ساتھ یونہی لیٹ کر جاگتی نیند کے باوجود سو نہیں پائی اور اٹھ اٹھ کر چیک کرتی کہ اسے کچھ ضرورت نا ہو۔

صبح دارام کی آنکھ کھلی تو وہ نیند سے بے حال بے چین سی تھی مگر زرا سی آہٹ پر پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔

''آپ ٹھیک ہو گ ئی ے؟'' یہ جملہ وہ رات سے جانے کتنی مرتبہ اس سے کہہ چکی تھی، پھر سے پوچھا تو دارام جواب کافی بہتر تھا اثبات میں سر ہلا کر اسکی سوجی آنکھوں کو انگوٹھے سے سہلایا۔

''میں ٹھیک ہوں، تم ریسٹ کرو'' وہ اسکی ساری رات کی بے آرامی سے واقف تھا تبھی اسے مطم ئ ین کیا۔

''آپ کہیں جائی یے گا نہیں، آفس بھی نہیں، آج کا دن تو بالکل نہیں'' وہ اسے ہدایت دے کر کروٹ بدلتی بازو میں منہ چھپا کر سونے لگی، دارام اس کا یہ روپ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا، وہ اتنی سمجھدار اور پرواہ والی لگ رہی تھی، وہ اسکی ہدایت پر مسکرا کر اس کے قریب ہو کر اسکے گرد بازو پھیلا کر سونے لگا۔ عذبہ نند میں جا چکی تھی۔

''یہ تمہاری فرینڈ تو گلے پڑ گ ئ ی ہے، کہتی ہے پروپوزل بھیجو، میری جان چھڑواؤ اس سے'' سفیر بے زاری سے بول رہا تھا، لائ لہ نے بدمزگی سے اسکی طرف دیکھا۔

''تم نے میرا کام خراب کر دیا، اتنی پسند آگ ئی ی تھی کہ سہی سے الزام نہیں لگا پائے؟ اب ہانیہ سے ہی شادی کر لو اسکی بھابھی کو حاصل کرنے کی تو اوقات بھی نہیں ہے۔'' لائی لہ کے تضحیک بھرے جملوں پر سفیر نے ہاتھ میں تھاما گلاس دیوار پر دے مارا۔

''شٹ اپ لائی لہ۔۔ سب تمہارا کیا دھرا ہے، تم نے مجھے جھوٹی کہانی سنائی ی، تمہیں اندازہ بھی ہے وہ ڈیسنٹ، سوبر اور سوفٹ نیچر دارام شاشیر ازی کی اصلیت کیا ہے؟ وہ بے حد ہرٹ لیس اور سیوتج بندہ ہے، غصہ میں وہ انسان کو جانور ہی سمجھ لیتا ہے، اور میں اتنے کم وقت میں کیا کر سکتا تھا؟ وہ اتنا ایزی بندہ نہیں ہے۔ اور اسکا ٹرسٹ اپنی وائی ف کے لیے بہت سٹرونگ ہے تم بھی بھول جاؤ کہ انہیں الگ کر سکتی ہو'' سفیر نے تلخی سے اسے جتایا، اسے دارام کے آخری جملے یاد آرہے تھے، اسے اب سمجھ آرہی تھی اس کے جملوں کا کیا مطلب تھا، وہ ہانیہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر انکار کرنے کے لیے بھی اسے کوئی ی سولڈ ریزن چاہئی یے تھا۔

''سفیر۔۔۔ اگر تم چاہو تو اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے، دیکھو اب تو اچانک سب ہوا ہمارے پاس بھی زیادہ ثبوت نہیں تھے تو بات نہیں بنی، اگر تم ہانیہ سے شادی کر لو، دارام شا بھی تمہارے ساتھ کائی نڈ ہو جائے گا ان کا ٹرسٹ وِن کر لو تو گھر میں گھس کر اس لڑکی کو بیوقوف بنانا آسان ہو جائے گا'' لائی لہ کی بات پر اسکا دماغ بھک سے اڑا۔

"Are you mad laali? that man daram is insane he will kill me....."

سفیر کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا۔

"تھنک اباؤٹ اٹ۔۔۔تم اسکی بھابھی کے قریب ہو سکتے ہو، وہ اتنا ہرٹ لیس بندہ ہے تو افکورس اس لڑکی پر بھی سختی کرتا ہو گا، ایسے ہر موقع پر تم اس سے ہمدردی کرنا، اس کے خیر خواہ بن جانا، نو ڈاؤٹ وہ لڑکی واقعی جتنی انوسنٹ، کیوٹ اور فولش ہے، ایسی تم کہاں سے ڈھونڈو گے؟ ہانی تمہیں اس تک پہنچا سکتی ہے، اسے پاگل بنا سکتے ہو، اور تب تمہیں بہت مواقع حاصل ہونگے دارام شا کو پاگل بنانے کے"

لائی لہ کے عیار دماغ کے دلائی ل سفیر کو کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگے تھے، عذبہ کے نازک چہرے پر خوف کے رنگ، اور معصومیت اسے اپیل کر رہی تھی، وہ پاگل ہوا جا رہا تھا، ایسی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں آج کے زمانہ میں؟ سفیر کا پہلی بار ایسی لڑکی سے ٹکراؤ ہوا تھا، وہ سوچ میں گم ہوا، لائی لہ کی مزید پلاننگ سنتا وہ کافی حد تک مان گیا۔۔

اس نے ہانیہ کو او۔کے کہہ دیا، فیملی والوں کو منانا مشکل ہی نا تھا، بزنس ٹائی یکون دارام شا شیرازی کی بہن کے لیے کوئی بھی رشتہ لے جانے کو تیار ہو جاتا۔۔۔

عجوہ قالین پر بکس پھیلائے بیٹھی پڑھ رہی تھی، رماب اسے پر سوچ نظروں سے دیکھ رہا تھا، ذہن میں عذبہ کی باتیں گھوم رہی تھیں جو اس نے دو دن پہلے رات کو کہی تھیں۔۔

عجوہ نے انگڑائی لیتے ہوئے رماب کی طرف دیکھا تو بازو سیدھے کرتی سیدھی ہوئی۔

''آپ مجھے گھور کیوں رہے ہیں؟'' عجوہ نے گھبرا کر اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔

''جانتی ہو اس بار مجھ سے عذبہ نے کیا کہا؟'' رماب نے اس سے سوال کرتے ہوئے بھنویں اٹھائیں۔

عجوہ نے سہم کر اسے دیکھا۔(جانے پھر عذبہ کیا بکواس کر گئی اور اب اسکا جن بھائی یوں کھانے والی نظروں سے مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ ہی پناہ میں رکھے مجھے اس شیطان لڑکی سے، ان دونوں بہن بھائیوں نے پاگل کر رکھا ہے۔۔)

عجوہ نے چور نظروں سے رماب کو دیکھا۔

''کیا کہہ دیا عذبہ نے؟ ویسے تو وہ کوئی بھی کام کی بات نہیں کرتی مگر پھر بھی'' عجوہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھ لیا، کہیں وہ رمشا سے کیے ڈرامہ کی اصلیت تو نہیں بتا گئی؟

''اس نے مجھ سے کہا وہ دارام سے کہے گی کہ وہ مجھے میری پراپرٹی کا حصہ دے کیونکہ میں پھپھو کا حقیقی بیٹا ہوں، اور یہ بھی کہ اگر میں ایسا نہیں چاہتا تو وہ بابا سے کہے گی ساری پراپرٹی میرے نام کر دیں اسے

پراپرٹی وغیرہ میں انٹرسٹ نہیں، کیونکہ وہ مجھے اپنا سگا بھائی ہی مانتی ہے چاہے میں بابا کا اڈاپٹڈ بیٹا ہوں'' رماب کے جملوں پر عجوہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔

(ہائے عذبہ کی بچی ایک اور کھاتا کھول گ ئی ی جاتے جاتے، یا اللہ یہ لڑکی سکون سے کیوں نہیں رہتی۔۔ اللہ حساب لے گا عذبہ) اسکے دل سے آہیں نکل رہی تھیں، وہ کھسک کر صوفہ کی ٹیک لگتی رماب سے رخ موڑ کر اس کی بات سرے سے ان سنی کر گ ئی ی۔

''اور یہ بات اس سے یقیناً تم نے کہی ہے کہ میں اڈاپٹڈ ہوں؟'' رماب نے اگلا سوال کیا۔

''عجوہ نے آنکھیں میچ کر اسی طرح رخ موڑے رکھا، رماب تپ کر اٹھا اور اس کے سر پر پہنچا۔ عجوہ نے دہل کر اسے دیکھا۔

''میں نے تو بس موقع کی مناسبت سے۔۔۔ آپ پھپھو کے بیٹے بھی تو ہیں، دارام بھائی ی کے آنے سے پہلے تک آپ زیادہ تر انہی کے پاس تو رہے، آپ کو انہی لوگوں نے پالا اور ان کے بیٹے بنے ہوئے تھے۔۔'' عجوہ نے گھبرا کر اسے وضاحت دیتے کہنا چاہا مگر رماب نے اسکے بازو سے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ اوپر صوفہ پر بٹھایا۔۔۔

''انہوں نے مجھے پالا، میں وہاں رہا مگر اسکا یہ مطلب ہے کہ تم عذبہ سے کہہ دو بابا کا اڈاپٹڈ بیٹا ہوں؟'' رماب نے اسے گھورا۔ وہ پریشان ہوئی ی، لگ رہا تھا کہ رماب کو یہ بات بہت بری لگی تھی، عجوہ نے لب

کاٹتے ہوئے خفت سے سر جھکایا تو رماب نے اسے جھٹکے سے اپنی طرف موڑتے ہوئے مزید قریب کیا، وہ گڑبڑا گئی۔

''جانتی ہو اگر میں عذبہ کو نارو کتا اور وہ دارام سے یہ بات کر دیتی تو کتنی آکورڈ سیچوئشن میں آجاتا میں؟ مجھے پھوپھا نے بیٹے کی طرح پالا اور پیار دیا مگر میں دارام کی ریپلیسمنٹ ہرگز نہیں تھا، دارام کی الگ جگہ تھی ہمیشہ، وہ انکا حقیقی بیٹا تھا اور انہوں نے ہمیشہ اسکے آنے کا ویٹ کیا، دارام کو ایک بار پہلے بھی امیر کہ میں ہوتے ہوئے یہ غلط فہمی ہوئی ی تھی کہ اسکے فادر نے اسکی ریپلیسمنٹ میں بیٹا پال لیا اور اسے بھول گئی ے، ایسا کبھی نہیں تھا، یہ بات بہت مشکلوں سے دارام کو سمجھائی ی تھی میں نے اور تمہاری اس بات سے اگر وہ مس انڈر سٹینڈنگ پھر سے کری ایٹ ہو جاتی پھر؟ تم جانتی بھی ہو عذبہ عقل سے فارغ ہے تم نے پھر بھی یہ بات اسے کہی؟'' رماب نے سنجیدگی اور تاسف سے اسے دیکھا، عجوہ کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تو بے اختیار رماب کو دیکھا، وہ ناراضگی سے دیکھ رہا تھا، اسکے دیکھنے پر گہرا سانس بھرا۔

''خدا کے لیے بچپنا ختم کر دو عجوہ، حد ہوتی ہے کوئی ی'' رماب کے جملے پر وہ جو خاموش بیٹھی اسے سن رہی تھی بول پڑی۔

''عذبہ نے اس دن سب سن لیا تھا جب اسکا اور آپکا نکاح کرنے کی بات کی جا رہی تھی، وہ اتنی ہرٹ اور اپ سیٹ تھی کہ شاید اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو جاتا، وہ چاچو سے بہت اٹیچ ہے اور جب اسے لگا کہ وہ

سوتیلی ہے اسکی طبیعت خراب ہو رہی تھی، مجھے بس اسے نارمل کرنا تھا، مجھے اور کوئی حل سمجھ نہیں آیا تو میں نے یہ بات کہہ دی، کیونکہ آپ کی حیثیت پھپھو کی فیملی میں بھی بیٹے والی رہی تھی، ہانیہ لوگ آپ کو اپنا ہی بھائی سمجھتی اور کہتی ہیں، میری بات پر عذبہ کے لیے یقین کرنا آسان ہوا، ورنہ وہ واقعی اپنے ساتھ کچھ کر لیتی'' عجوہ نے بے چارگی سے وضاحت دی، رماب کو وجہ پتا چلی تو لب بھینچ لیے، عجوہ نے غلط مقصد سے یہ بات نہیں کی تھی، اس نے پریشانی سے ہاتھ مسلتی عجوہ کو بے اختیار سینے سے لگا لیا، حالات انہی کے پیدا کردہ تھے، عجوہ نے تو سمجھداری سے معاملہ سمیٹا تھا۔

''کتنی چالاک ہو یار، کیسے بروقت کہانیاں بنا لیتی ہو ویسے؟'' رماب نے اسے ریلیکس کرنے کے لیے شرارت سے پوچھا۔

''اسے عام زبان میں عقلمندی کہا جاتا ہے، مگر آپ اور آپکی بہن دنیا سے الگ ہیں'' عجوہ نے خفت سے جتاتے ہوئے کہا تو وہ ہنس پڑا۔

''سوری عجوہ۔۔ مگر پھر بھی، عذبہ کو سمجھا تو دیتیں کہ یہ پراپرٹی وغیرہ کے معاملوں میں نا پڑے، یار میں آکورڈ فیل کرونگا اگر دارام سے ایسا کہہ دیا اس نے تو، آئی ہوپ میری عقلمند بیوی اسے کسی طرح سمجھا ہی لے گی، میرا کہا تو شاید اسے سمجھ نا آئے'' رماب نے نرمی سے اسے سمجھایا تو وہ سر ہلا گئی، رماب اسکا سر تھپتھپا کر اٹھ گیا۔

عذبہ ہادی کے ساتھ وقت گزار کر کمرے میں آئی ی تو لیپ ٹاپ پر ای میلز چیک کرتا دارام پریشانی سے ماتھا مسل رہا تھا۔

''کیا آپ کے سر میں درد ہے؟'' عذبہ نے پاس جا کر پوچھا تو وہ چونک کر سے دیکھنے لگا پھر نفی میں سر ہلا کر نظر سکرین پر جمالی، عذبہ نے اسے اتنا گم دیکھا تو زرا اسکی طرف جھک کر سکرین پر دیکھا، کوئی ی انگلش آرٹیکل سامنے تھا، اور ایک بہت پر کشش سی انگریز لڑکی کی تصویر بھی تھی، وہ پر شوق نظروں سے دیکھتی سکرین کے قریب ہو کر دیکھنے لگی دارام نے حیرت سے اسکا اشتیاق دیکھا تو سکرین اسکی طرف موڑی۔

''یہ کون ہے؟ کتنی پیاری ہے ناں؟'' عذبہ کو اتنا فدا ہوتا دیکھ کر دارام نے اسکی چھوٹی سی ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کیا۔

''یہ میری فرسٹ وائی ف بیلا ہے'' دارام نے بظاہر سکون سے اسے بتاتے ہوئے اسکے چہرے کے تاثرات کا جائی زہ لیا جہاں پہلے بے یقینی اور پھر بے چینی کے رنگ واضح ہوئے۔

''یہ تو بہت پیاری ہیں، اب میں کیا کرو نگی'' روہانسی ہوئی ی عذبہ بے ساختگی میں بول گ ئی ی۔ پھر دارام کی مسکراہٹ پر احساس ہوا تو زبان دانتوں تلے دبا کر رخ پھیرا۔

''مطلب اب میں کیا کر سکتی ہوں اگر آپکی وائی ف اتنی پیاری ہیں تو ظاہر ہے آپ انہیں دیکھیں گے ہی۔۔'' عذبہ نے اپنی بات کی وضاحت دی، دارام نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائی ڈ ٹیبل پر رکھا اور سیدھے ہو کر عذبہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کیا۔

''عذبہ آج اپنی باتیں کرو میرے ساتھ، اپنے بارے میں کچھ بتاؤ، تمہیں لوگوں سے مل کر گھبراہٹ کیوں ہوتی ہے؟'' وہ اسکا دھیان بٹانا چاہ رہا تھا، وہ اسکا منہ تکنے لگی۔

''مجھے سب سے تو گھبراہٹ نہیں ہوتی، بس ن ئی ے اور انجان لوگوں سے۔۔۔'' وہ ہچکچا کر بولتی خاموش ہو گ ئی ی۔ اپنے ہی بارے میں بات کرنا عجیب لگ رہا تھا۔

''میں سکول لائی ف تک اپنی پوری کلاس کی اچھی فرینڈ ہوتی تھی، سب سے فرینک ہوتی تھی، مجھے لوگوں سے ملنا برا تھوڑی لگتا ہے، مجھے بس تعریف سن کر گھبراہٹ ہوتی ہے، کوئی ی دیکھے تو پریشان ہونے لگتی ہوں'' عذبہ بتا رہی تھی وہ اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا، اس نے کافی کچھ تو عجوہ سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا۔ اس نے بھی یہی بتایا تھا، عذبہ کی تقریباً ہر کلاس فیلو سے فرینڈ شپ ہوتی تھی، وہ امیر، غریب یا بدصورت، خوبصورت کے فرق سے ہٹ کر صرف اچھی فرینڈز بناتی تھی، وہ اچھی رازدار ہونے کی وجہ سے مقبول تھی، لڑکیوں کے گھریلو اچھے برے حالات سے لیکر منگیتر یا لورز کے قصے پورے شوق اور توجہ سے سنتی تھی، انکے مسکرانے پر مسکراتی تھی اداس ہونے پر اداس ہوتی تھی، وہ بس تعریف پسند نہیں کرتی تھی، وہ پیاری تھی اور اپنی عمر سے تو بہت چھوٹی اور کیوٹ لگتی تھی مگر یہ بات اسے فرینڈز

بھی نہیں کہہ سکتی تھیں، اسے اکثر لڑکیاں اپنے بھائی کے لیے پسند کر لیتیں تو وہ شرمانے یا مغرور ہونے کی بجائے اتنا گھبرا جاتی کہ انہیں یہ کہہ کر روک دیتی کہ میرا رشتہ ہو چکا ہے، کس سے ہوا اسکا جواب بس ایک ہوتا وہ نہیں جانتی،

اسے کبھی کبھی کوئی ٹیچر بھی فیملی بائی یو ڈیٹا یا فادر نیم پوچھتیں تو وہ گھبرا کر ان کے سامنے آنا چھوڑ دیتی، اسے فرینڈز نے کہا کہ وہ نارمل بی ہیو کرے، وہ ایسا کر کے خود کو سوالیہ نشان بنا رہی ہے۔۔

اس بات پر اس نے لوگوں کے سامنے آنا چھوڑ دیا، اسے تعریفیں جھوٹ لگتی تھیں، لوگوں کا متوجہ ہونا ڈراتا تھا اور اسکی کوئی خاص وجہ ہر گز نا تھی، بس اسکے دماغ کی الٹی سوچوں نے اسے ایسا کر دیا تھا، اسے لگتا تعریف طنزیہ ہے، اور یہ کہ وہ بری لگ رہی ہے اس لیے اسے دیکھا جا رہا ہے، اب یہ سب وہ دارام کو زرا گھما پھرا کر بتا رہی تھی، وہ مسکرایا۔

''تمہیں برا لگتا ہے جب تمہیں کم عمر سمجھا جاتا ہے؟'' دارام نے اس سے سوال کیا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

''میں کالج سٹوڈنٹ تھی تو مجھے سکول گرل سمجھا جاتا تھا، اور اگر کوئی مجھے دیکھے بنا مجھ سے بات کرے تو مجھے سمجھدار یونی گرل سمجھتا اور یہی بات سچ ہے، میں سمجھدار ہوں، بڑی ہوں میری سنجیدہ باتوں سے مجھے سمجھدار سمجھنے والے بھی جب میری نیچر جاننے لگیں تو انہیں بچگانہ لگتی ہیں۔'' یعنی وہ چاہتی تھی اسکی لُکس پر فوکس نا کیا جائے۔ دارام سمجھ گیا تھا۔

''دارام کیا آپ امیر کہ واپس چلے جائی یں گے ؟ میں نے رانیہ آپی کی شادی پر نا تھا کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ کے بابا اب نہیں ہیں تو یہاں والوں کیلیے آپ نہیں رکیں گے'' عذبہ نے عادت کے مطابق بات کے درمیان دوسری بات نکالی، اسکو ان باتوں سے اب فکر ہونے لگی تھی، تبھی اس سے پوچھ لیا۔

''کیا میں چلا جاؤں ؟'' دارام نے اس سے پوچھ لیا، وہ شاید جاننا چاہتا تھا کہ وہ اسے روکتی ہے یا نہیں۔

''آپ چاہیں تو چلے جائی یں، آپ کی فیملی وہاں ہے'' عذبہ کہنا چاہتی تھی وہ نا جائے، اسے روکنا چاہتی تھی مگر اسے نکاح کے لیے مناتے وقت اپنے کہے الفاظ زنجیر بن گ ئی ے، اسے اپنی بے ایمانی بری لگنے لگی، وہ دارام پر مزید اپنی مرضی نہیں تھوپنا چاہتی تھی، اس نے اس سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے دل پتھر کرتے کہہ دیا اور اس سے دور ہو کر بیٹھ گ ئی ی۔

تو کیا سب کی طرح عذبہ نے بھی صرف اسے یوز کیا؟ وہ اسکی ضرورت ہے بس؟ محبت نہیں؟ دارام اپنا خالی ہاتھ دیکھتا رہ گیا، اسکی آنکھوں میں نمی چمکی، اس نے ایک نظر عذبہ کو دیکھا۔۔

''شاید مجھے یہاں والوں نے کبھی ویلکم نہیں کیا تبھی سب نے مجھے روکنے کی بجائے یہ مان لیا کہ مجھے لوٹ جانا ہے'' وہ آہستگی سے مسکرا کر بولا، عذبہ اسے دیکھتی رہی، وہ پھر سے لیپ ٹاپ اٹھائے بیلا کو ایوارڈ کی مبارک دینے لگا جس نے سپیشل اسے بتا رکھا تھا۔۔

اسے دیکھتی عذبہ کو ایک بار پھر ن ئی ی بات یاد آچکی تھی، وہ ہمت جمع کرتی پھر سے کھسک کر اسکے پاس آئی ی۔

''کیا تم چیک کرنا چاہتی ہو کہ میں کیا کر رہا ہوں؟'' دارام نے اسکی بے چینی پر پوچھا، نظریں سکرین پر تھیں اور توجہ عذبہ پر۔۔

''دارام کیا آپ بیلا کی کوئی ی موووی کا نیم بتا سکتے ہیں؟ میں دیکھو نگی'' عذبہ کی بات اسکے لیے بالکل غیر متوقع تھی۔

''وہ ابھی کچھ سیریز پر کام کر رہی ہے، اسکے علاوہ دو موویز ہیں ایک بولڈ موووی ہے ایک ہارر، کونسی دیکھو گی؟'' دارام نے اس سے چوائس پوچھی تو وہ پریشان ہوئی ی۔

''آپ نام بتادیں بس دیکھ لو نگی'' وہ ہارر بھی نہیں دیکھ سکتی تھی بولڈ تو بالکل نہیں، تبھی جان چھڑائی ی۔

''نہیں ابھی بتاؤ، ایک ساتھ دیکھتے ہیں'' وہ انٹرنیٹ کھولے اب عذبہ کے جواب کا منتظر تھا وہ بری طرح پھنس گ ئی ی۔

''ہادی کو دیکھ کر ابھی آئی ی'' اسے بہانہ سوجھا تو وہاں سے کھسکنے لگی۔ مگر دارام نے بازو پکڑ کر روکا اور پھر سے اپنے پاس کھینچ کر بٹھالیا۔

''تم نے مجھے آفس نہیں جانے دیا، دو بار کام کے دوران انٹرپٹ کیا ہے، اب میں زرا بات کر رہا تھا تو بار بار پکار رہی ہو، اب میرا موڈ بن چکا ہے مووی کا، ہادی یہیں ہے کل دیکھ لینا'' دارام نے سنجیدگی سے اسے جتایا، اسکی آنکھیں پوری سے زیادہ کھل گئی یں، مووی دارام کے ساتھ؟

''سوری اب تنگ نہیں کرونگی، آپ نے بتانا تھا نا کہ بزی ہیں'' عذبہ نے جھٹ سے معذرت کی اور بازو چھڑوانے کی کوشش کی۔

''مووی کونسی دیکھو گی؟'' دارام نے اسکی بات ان سنی کر کے سوال دہرایا۔

عذبہ کا جی چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے، دونوں قسم کی موویز اسکے لیے مشکل تھیں۔

''ہارر۔۔'' اس نے جیسے تیسے ایک چن لی۔ دارام نے ہارر مووی لگائی جسکا آغاز ہی تاریکی اور سناٹوں میں ہوتی سرگوشیوں سے ہوا۔ تو وہ سکرین کی بجائے یہاں وہاں دیکھے ہوئے جب آوازوں سے تبگ ہوئی تو بول پڑی۔

''لائٹ آن کر دیں پلیز'' عذبہ نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے خود کو مووی کے اثر سے نکالنا چاہا، دارام کو جانے کیا سوجھ رہی تھی وہ چپ بیٹھا دیکھتا رہا۔ عذبہ نے دل کڑا کے سکرین کی طرف دیکھا، مووی کچھ آگے بڑھ چکی تھی، دن کا وقت تھا، بیلا ہیروئن کے طور پر کالج جا رہی تھی، وہ بھی تھوڑی نارمل ہو کر دیکھنے لگی۔

اگلے کچھ ہی سینز کے بعد وہ کالج کی ہی کسی بہت پرانی اور بند لیب میں کھڑی تھی اور ارد گرد جالے لگے تھے، اچانک عجیب سی شکل نمودار ہوئی ی، عذبہ کو جھٹکا سا لگا، بیلا نے چیخ مار کر قدم پیچھے کیے تھے، جبکہ عذبہ کا سانس خشک ہوا اور چہرہ پھیکا پڑ گیا، دارام نے ویڈیو پاس کی اور ریموٹ سے لائی ٹ آن کر کے عذبہ کو دیکھا۔

وہ پسینے سے تر ہوتا گلابی چہرہ صاف کرنے کے بہانے سٹالر سے چھپانے لگی۔

''کیا ہوا؟ میں دوسری موووی لگاؤں؟'' دارم نے اسکے ہاتھ پکڑ کر چہرے سے ہٹائے۔

''آپ کو اپنی بیوی دیکھنے کا شوق ہو رہا ہے تو ویڈیو کال کر لیں، مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہیں'' عذبہ پھولی ہوئی ی سانسوں سے اچانک غصہ کرنے لگی، وہ پہلے تو حیران ہوا پھر ہنس پڑا۔

''اتنا ڈر کیوں گ ئی ی ہو؟ ایک موووی ہی تو ہے، یہ سب فیک ہوتا ہے'' دارام نے اسے سینے سے لگا لیا، اسکی دل کی دھڑکن حد سے تیز ہو رہی تھی اور جسم کپکپا رہا تھا

''میں آج کل سینسیٹو ہو رہی ہوں بس'' وہ صفائی ی دیتی رو پڑی۔ وہ جو اسکے ساتھ شرارت کرنا چاہ رہا تھا، پریشان ہو گیا۔

اور اس رات اس نے سہی معنوں میں اپنی شرارت کا انجام بھگتا تھا، جب ساری رات عذبہ اسے ہلا ہلا کر متوجہ کرتی کبھی کرٹن کی طرف اشارہ کر کے کہتی کہ وہاں وہی روح کھڑی ہے جو موووی میں تھی، کبھی کہتی میرے پیچھے روح ہے، کبھی دارام کے پیچھے روح نظر آتی، وہ اسے سینے سے لگائے تھپکنے لگا تو وہ اسی

کو دھکا دے کر پیچھے ہوئی ی کہ اندھیرے میں اسی کے چہرے پر روح کا گمان ہونے لگا تھا، وہ لائی ٹ آن کر کے سر پکڑ کر بیٹھ گیا، اسے آفس جانا تھا، اسکے بہت سے کام ادھورے تھے، اسکی طبیعت کی وجہ سے ریسٹ بہت ضروری تھا، یہ سب اسکے مذاق کی نذر ہو گیا تھا۔

سفیر کے گھر والے پرپوزل لے آئے تھے، شائی نہ بیگم نے ہاں کہہ دی اور دارام کے ریسپشن کے ساتھ ہی اسکی شادی بھی فائی نل کر دی۔

''ہانیہ ایک بار سوچ لو، وہ بالکل تمہارے لائی ق نہیں ہے'' دارام نے ہانیہ کو ایک موقع دیا، اسے سفیر اپنی بہن کے لیے صحیح نہیں لگ رہا تھا، مگر وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔

''بھائی ی پلیز آپ اسے قبول کر لیں ناں وہ آپ سے معافی بھی مانگ چکا ہے، وہ برا انسان نہیں ہے میرے بلانے پر ہی آیا تھا، پلیز بھائی ی میں اسے پسند کرتی ہوں'' ہانی اسکا ہاتھ پکڑ التجائی یہ لہجے میں بولی تو دارام اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر او۔کے کہتا وہاں سے چلا گیا، ہانیہ خوش تھی بے حد۔۔۔۔۔۔

''دارام بیٹا تم وہ نہیں دیکھ پا رہے جو بغاوت میں نے ہانیہ میں دیکھ لی ہے، وہ اسے اپنے کمرے تک لا چکی ہے، اگر ہم مان بھی لیں کہ اس نے حد پار نہیں کی، اگر کسی اور کو پتا چلا تو وہ کبھی نہیں مانیں گے، تم بس

ہانی کی شادی ہونے دو اسی لڑکے کے ساتھ جس کے ساتھ وہ لمٹ کراس کرتی رہی ہے'' دارام کی بے چینی پر شائستہ بیگم نے اسے سمجھایا۔

'' دارام تم اچھی جگہ رشتہ کر بھی دو مگر یہ لڑکا آکر کچھ کہہ دے سب کے سامنے یا ہانیہ نے انتہائی قدم اٹھالیا تو عزت چلی جائے گی، اس لیے ماما جو کر رہی ہیں کرنے دو'' رانیہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وضاحت سے سمجھاتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

'' او۔کے جو بہتر سمجھیں، مگر اس لڑکے کو زیادہ گھر میں گھسنے نہیں دونگا، عذبہ سے تو بالکل فری نا ہو، ہانی کو سمجھا دیجئے گا'' وہ اپنی بات مکمل کر کے چلا گیا۔

'' دیکھا بیوی کے لیے کیسے پوزیسو ہے، اگر وہ خود فری نہیں کرے گی تو لڑکا بھی حد میں رہے گا، مانا کہ ایک بار ہم سے غلطی ہوئی اور اس لڑکی کو غلط سمجھ لیا مگر وہ اب اس گھر کے دامادوں کو حد بتائے گی؟'' شائستہ بیگم نے دارام کی بات کا سارا غصہ عذبہ پر اتارا تھا۔

'' عاصم آنے والے ہیں، اگر ان کے ساتھ بھی عذبہ نے یہی رویہ رکھا تو میں بھائی سے ناراض ہو جاؤنگی، اب وہ تو انہی کی چوائس تھے ناں'' رانیہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے، اپنے ہز بینڈ کا ذکر کرتے ہوئے اس نے پہلے سے ہی ماں کو وارننگ دی۔

ہادی کے ساتھ کھیلتی عذبہ کو خبر ہی نہیں تھی اسکے کھاتے میں اور ناکردہ غلطیاں ڈال دی جا رہی ہیں۔

ہانیہ کی شادی اور دارام کے ریسیپشن کی تیاریاں عروج پر تھیں، دارام شام کو گھر آیا تو فریش ہو کر شائستہ بیگم کے روم میں ہی آ گیا، ایک سائیڈ پر ٹو سیٹر صوفہ پر عذبہ ہادی کو لیے بیٹھی تھی جسے رانیہ نے ان دنوں بالکل اسی کے حوالے کر رکھا تھا،

دارام عذبہ کے پاس جا بیٹھا۔

''ہماری شاپنگ آلموسٹ کمپلیٹ ہے، اب اپنی وائف کی خود کروا دیں، یہ تو یوں مزے سے گھوم رہی ہے جیسے کسی اور کا ریسیپشن ہے'' رانیہ نے اسے شاپنگ دکھاتے ہوئے کہا، دارام جیسے خیال سے چونکا تھا۔۔

''مجھے انہوں نے پیسے نہیں دئیے کیسے شاپنگ کرتی؟'' عذبہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شائستہ بیگم کو سخت زہر لگی تھی جبکہ دارام اسکی بات کچھ شرمندہ ہوتا شائستہ بیگم کو شاکی نظروں سے دیکھنے لگا جنہیں اس نے سب کے لیے پیسے دئیے تھے اور عذبہ بھی سب میں شامل تھی، وہ خود تو پریشان تھا ان دنوں بیلا کی وجہ سے۔۔

اس نے کہا تھا یہ سیریز کی شوٹنگ کمپلیٹ ہوتے ہی وہ باقاعدہ شادی کرنا چاہتی ہے۔

''تو تم مانگتی، خود یاد دلاتیں کہ شاپنگ کرنی ہے، ہمارے ساتھ تو جانا اچھا نہیں لگا تمہیں، وہ بزی ہوتا ہے اب تم بچی نہیں ہو کہ دوسرے ایک ایک بات کا خیال رکھیں'' شائستہ بیگم نے اسے احساس دلایا کہ یہ اسی کی غلطی ہے۔ وہ شاکڈ سی انہیں دیکھنے لگی، انہوں نے کب کہا تھا ساتھ چلنے کا؟

''مجھے خیال رکھنا چاہئے یے تھا سوری'' دارام نے بات ختم کرنا چاہی تھی، رانیہ کو بھائی کا یوں معذرت کرنا برا لگا تھا۔

''کس بات پر سوری دارام، یہ کام لیڈیز کے ہوتے ہیں، یہ عذبہ کو سوچنا چاہئے یے ان فیکٹ جتنا تم بزی ہو ہم نے تمہاری بھی شاپنگ کر لی، یہ خود ہمارے ساتھ نہیں گئی حالانکہ یہ وائف کی رسپانسبلٹی ہوتی ہے'' رانیہ نے عذبہ کو جتایا تو وہ گھبرا گئی، اسے کب کسی نے بتایا تھا کہ یہ کام بھی اسی کو کرنے پڑیں گے۔ گھر میں تو بنا کہے ہر موقع پر اسجد اور کنزہ اسکی تیاری کر لیتے تھے۔۔

''م۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا آپ لوگوں نے کریڈٹ کارڈ مانگا ہے تو تب دیا دارام نے، مجھے پتا ہوتا تو میں بھی مانگ لیتی'' اس نے اپنی طرف سے صفائی دینا چاہی مگر اس کے الفاظ پر شائستہ بیگم اور رانیہ کو توہین محسوس ہوئی، اس نے تو ڈائریکٹ مانگنے والا بنا دیا تھا، دارام بے چارگی سے درد کرتا سر دبانے لگا۔

''شٹ اپ، یہ کیا بکواس کر رہی ہو، دارام کو ان باتوں کا بخوبی احساس ہے تبھی اس نے رشتہ طے ہوتے ہی میرے اکاؤنٹ میں پیسے ڈلوادئی یے تھے، ہمیں ضرورت نہیں پڑی کہنے کی'' شائی نہ بیگم نے دوسرے الفاظ میں اسے اسکی حیثیت بتائی ی، دارام نے لب بھنچے۔

''مجھے نہیں پتا تھا ورنہ میں اکاؤنٹ کھلوالیتی'' عذبہ کی بھیگی آواز اور جملے پر دارام نے بے ساختہ اسے دیکھا، وہ سمجھ رہا تھا کہ غلطی اسی کی نہیں ہے، غلطی دارام کی تھی شاید اس نے کیسے سوچ لیا تھا جہاں سب کی شاپنگ ایک ساتھ ہو رہی ہے عذبہ کی بھی وہ لوگ کر لیں گے، مگر اسے اب احساس ہوا ان لوگوں نے اسے اپنی فیملی میں ابھی تک شامل نہیں ہونے دیا تھا۔

شائی نہ بیگم نے اسکی آنسوؤں بھری آنکھوں پر تمسخر سے اسے دیکھا، رانیہ انجان بنی اسکی گود میں سوئے ہوئے ہادی کو لیکر سلانے چلی گ ئی، دارام نے کچھ کہنا چاہا، عذبہ جھٹکے سے اٹھی اور وہاں سے نکل گ ئی ی۔

''کیا ہانیہ اپنے ریسیپشن کا ڈریس خود لے رہی ہے؟'' دارام نے سنجید گی سے سوال کیا۔

''ارے نہیں بیٹا، وہ تو سفیر کی مدر نے کہا تھا ہانیہ کو ساتھ لے جا کر لیں گی'' شائی نہ بیگم نے جیولری چیک کرتے ہوئے بتایا۔

''تو کیا آپکے پاس پیسوں کی کمی ہو گ ئی ی تھی؟ عذبہ کو آپ کیوں نہیں لے گ ئی یں؟ یا چلیں خود ہی لے آتیں، مجھے لگا تھا آپ لوگ اسکی شاپنگ کریں گے، میں واقعی بزی تھا اس سے پوچھا ہی نہیں''

دارام نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا اس کے لہجے میں ناراضگی چھلک رہی تھی، شائستہ بیگم بے رک کر اسے دیکھا۔

''بیٹا ہمیں اسکی چوائس کا نہیں پتا تھا، پیسے بالکل کم نہیں ہوئے، تم نے تو ضرورت سے زیادہ دئیے تھے، ہمیں اس نے کہا ہی نہیں، وہ کبھی باہر نہیں گئی تو میں نے نہیں کہا۔'' وہ نرمی سے وضاحت دینے لگیں، دارام کا چہرہ بے تاثر رہا، وہ خالی نظر ان پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

شائستہ بیگم کو عذبہ سے شدید نفرت محسوس ہوئی جو مسلسل ان کے اور دارام کے درمیان دراڑ پیدا کر رہی تھی۔

وہ یونی سے سیدھا ہاسپٹل پہنچ گئی، رباب کو شاپنگ کروانے کا کہا تھا، ہانیہ کی شادی، عذبہ کا ریسیپشن جو اللہ اللہ کر کے طے پایا تھا اور اسے سب سے بہترین تیاری کرنا تھی، مگر رباب کی مصروفیات اسکی شاپنگ کا سن کر ہی کچھ زیادہ بڑھ چکی تھیں۔۔

آج اس نے یہی علاج ڈھونڈا تھا، سر پر سوار ہو جائے گی تو وہ بھی وقت نکال ہی لے گا، ایک وارڈ بوائے کو بلا کر ڈاکٹر رباب کا پوچھا تو وہ عجیب نظروں سے گھورنے لگا۔

''مس اپائی نمٹنٹ لینی پڑتی ہے، وہ یہاں کے سین ئی یر ڈاکٹر ہیں کوئی ی حکیم کی کلینک نہیں آئی ی ہوئی یں آپ کہ یہاں کوریڈور میں کھڑے ہو کر پوچھیں گی وہ کہاں ہیں اور وہ بھاگتے ہوئے آجائی یں گے'' شاید وہ سارا دن ڈیوٹی کرتا اچھا خاصہ زچ ہو چکا تھا تبھی کھڑے کھڑے تقریر کرتے اپنی علمیت جھاڑتا چلا گیا، عجوہ تو منہ کھولے کھڑی رہ گ ئی ی، اتنا ایڈوانس بندہ، ایک سوال پر (100) نمبر کا مضمون سنا کر چلتا بنا۔۔

''بے ہودہ انسان نا ہو تو، جو پوچھا وہ تو بتایا نہیں'' وہ بڑبڑا کر رماب کے روم کی طرف بڑھی، ایک نرس تیزی سے گزرتی نظر آئی ی تو ڈرتے ڈرتے اس سے سوال کر لیا۔

''ڈاکٹر رماب بزی ہیں؟'' اس نے اس بار زرا آہستگی سے سوال کیا۔

''جی ہاں۔۔۔ وہ ایک سرجری میں بزی ہیں، آپ ویٹ کر لیں۔'' نرس کا لہجہ بے زار تھا مگر اس نے تمیز سے جواب دیا....

''میں انکی وائی ف ہوں ان کا روم کھول دیں مجھے'' اس بار عجوہ نے اپنا تعارف دے کر اس سے کہا تو وہ ٹھٹک کر رکی اور روم کھول کر ادب سے اسے اندر کا راستہ دیا۔

عجوہ اندر جا کر اسکی چئی یر پر بیٹھی ٹیبل پر پڑی پیشنٹ فائی لز دیکھتی ٹائی م پاس کرنے لگی، جانے کتنی دیر ہو گ ئی ی۔۔

بیٹھے بیٹھے بوریت سے نیند آنے لگی تو وہ اٹھ کر ٹہلنے لگی، اس بار جو رماب کے لیے اتنے دن شاپنگ والی بات اگنور کرنے کا غصہ تھا وہ تھوڑا تھوڑا کم ہونے گا۔۔۔۔

وہ واقعی مصروف تھا اسے احساس ہونے لگا اسکی مصروفیت اور تھکن کا، وہ تو اسے گھر جا کر آرام بھی نہیں کرنے دیتی تھی۔

وہ خود کو ملامت کرتی عذبہ کا نمبر ملانے لگی مگر رسپانس نا ملا تو ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گ ئی۔ یعنی ابھی اسکا سینسیٹو پیریڈ ختم نہیں ہوا اور وہ کسی نا کسی بات پر یا اداس ہو گی یا رو رہی ہو گی، ایسے میں کالز تو وہ اٹینڈ کرتی نہیں تھی۔

وہ سوچ میں گم تھی جب رماب کمرے میں داخل ہوتا وائی ٹ اوور آل اتارتا اسے دیکھ کر چونکا، عجوہ نے دیکھا اسکے چہرے پر تھکن اور آنکھوں میں سرخی تھی۔

''تم یہاں؟ کب آئی یں؟ خیریت تو تھی ناں؟'' رماب کوٹ ہینگ کرتا چ ئی یر پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔

''خیریت ہے، میں یونی سے یہاں آگ ئی ی، سوچا تھا آپ کے ساتھ شاپنگ کرنے جاؤ نگی'' عجوہ بھی سامنے بیٹھ کر بولی۔ اور اسکا تھکن زدہ چہرہ دیکھا، آنکھیں مسلتے ہوئے وہ سیدھا ہوا

''یار۔۔ مجھے وقت نہیں مل رہا تھا، کیا کروں پیشنٹ آجائے تو ظاہر ہے رکنا پڑتا ہے، اچھا میں چائے پی کر پانچ منٹ تک لے چلتا ہوں او۔ کے؟'' وہ بے چارگی سے معذرت کرتے ہوئے نرمی سے بول رہا تھا، عجوہ کو اس پر ترس آنے کے ساتھ ساتھ خود پر غصہ آیا۔

''کیا آپ فارغ ہیں اب ؟'' عجوہ نے اسے تکتے ہوئے سوال کیا تو وہ مسکرایا، اسے لگا وہ اپنی شاپنگ کے لیے پوچھ رہی ہے۔

''اب فری ہوں، تم تھک گ ئی ی ہو؟ کافی وقت ہو گیا ہے ناں آئے ہوئے؟ چائے پینا چاہو گی؟''
رماب نے اپنائیت سے جواب دیتے ہوئے پوچھا، نرم نظریں اسکے چہرے پر جمی تھی۔

''ابھی تو بہت وقت ہے شادی میں، گھر چلتے ہیں، میں اچھی سی چائے بھی بنا کر پلاؤں گی آپ کو، ریسٹ کیج ئی یے گا'' عجوہ نرمی سے بولتی اٹھ کر اپنا بیگ اٹھا رہی تھی، رماب اس کا یا پلٹ پر چند لمحے تو حیرت سے اسے دیکھتا رہا پھر مسکرا دیا۔

''کتنی بیوی بیوی سی لگ رہی ہو یوں پیار سے بولتے ہوئے، ساری تھکن اتر گ ئی ی قسم سے، چلو گھر جا کر فریش بھی ہو لونگا، تمہارے ان پیارے پیارے ہاتھوں کی بنی چائے بھی پی لونگا، آج شاپنگ پکی بلکہ ڈنر بھی باہر کریں گے'' رماب اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ لبوں سے لگاتے لگاوٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے بول رہا تھا، عجوہ اسکے یکدم دیوانگی کے بخار چڑھنے پر سٹپٹا کر کمرے سے نکلی، رماب بھی بال ہاتھوں سے سنوارتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑا، کچھ وقت پہلے تھکن زدہ چہرہ لیے جو ڈاکٹر صاحب روم میں گیا تھا اتنا فریش مسکراتا چہرہ لیکر نکلا تھا، اسے دیکھتی نرسز بھی حیران ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

''عذبہ آؤ شاپنگ کرنے چلتے ہیں، لانگ ڈرائی یو پر بھی جائیں گے'' دارام کمرے میں داخل ہوا تو سامنے وہ سٹنگ ایریا میں صوفے پر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھی گھٹنوں پر سر رکھے اداس لگ رہی تھی...

دارام اسکے پاس بیٹھ کر نرمی سے بولا۔

''نہیں میں کبھی شاپنگ وغیرہ کے لیے نہیں جاتی، یا ماما لاتی تھیں، یا آن لائن پسند کر کے لیتی ہوں'' عذبہ سنجیدگی سے بولتی کافی ناراض سی لگ رہی تھی۔۔

''او۔کے لانگ ڈرائی یو پر چلتے ہیں؟'' دارام نے اسکا ہاتھ تھاما، مگر وہ اس سے رخ پھیرے بیٹھی رہی اور ہاتھ کھینچ لیا۔

''آپ بزی رہتے ہیں، جب وقت ملا کرے ریسٹ کیا کریں، میں ٹھیک ہوں ایسے ہی، میری فکر مت کریں'' عذبہ کے جواب پر وہ لب کاٹتا اسے دیکھنے لگا، وہ پہلے بھی شائستہ بیگم کی اس سے بھی زیادہ تلخ باتیں سنتی اور سہتی رہی ہے، آج کیوں اتنی ہیوی ہرٹڈ ہو رہی ہے؟ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

''کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟ میری کوئی بات بری لگی؟ ایم سوری ان لوگوں کو شاپنگ کیلیے اکاؤنٹ میں رقم بھیجی اور تمہارا خیال نہیں کیا، میں نے بہت بڑی غلطی کی'' دارام نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ندامت بھرے لہجے میں کہا، عذبہ گھٹنوں کے گرد بازو پھیلا کر گھٹنوں میں منہ چھپا گئی۔

''عذبہ؟ کیا تم ٹھیک ہو؟'' وہ پریشان ہونے لگا اسکے انداز پر، وہ ایسا تو کبھی نہیں کرتی تھی، کیا دن ٹائم کچھ زیادہ کہہ دیا کسی نے؟ مگر جب وہ آیا تب وہ انہی لوگوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور ٹھیک ہی تھی۔۔

دارام الجھتا جارہا تھا، تھکن اعصاب پر پہلے ہی سوار تھی، بیلا کی خواہش کہ اب وہ ساتھ رہے گی، اوپر سے عذبہ کی یہ اچانک خاوشی، پریشانی سے اسکا سر درد کرنے لگا۔

''عذبہ جو بات ہے مجھ سے کرو پلیز'' وہ بھاری آواز میں بے چارگی سے بولا، عذبہ کی اسکی طرف پشت تھی وہ اسی طرح اسکے گرد بازو پھیلاتا اسے سینے سے لگا گیا، عذبہ کی آنکھیں پھیلیں، دل کی رفتار شدت پکڑ گئی وہ بری طرح گھبرا کر اسکا حصار توڑنے کی ناکام کوشش کرتی بوکھلا گئی تھی۔

''میں ناراض نہیں ہوں، میں نے اپنے لیے کچھ وقت پہلے کچھ ڈریسز وغیرہ پسند کر کے آرڈر کر لیے، میں جانتی ہوں آپ نے کہا بھی تھا آپ میریڈ ہیں اور مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے، مگر میں نے خود یہ زندگی چنی تھی، اب آپ سے گلہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی، چاہے آپ اپنی فیملی کو بنا کہے شاپنگ کے پیسے دیں یا انکی ضروریات پوری کریں اور مجھے آپکو یاد دلانا پڑے ہر بار کہ میں بھی ہوں اب، آئندہ میں کوشش کرونگی ایسا وقت ہی نا آئے، آج پھپھو نے مجھے میری حیثیت واضح کر دی، مجھے یہاں مانگ کر ہی ملے گا سب'' وہ اسکے حصار میں بھیگتی آواز میں بولتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی، دارام کی گرفت ڈھیلی پڑی وہ پیچھے ہو کر ندامت و شرمندگی سے اسے دیکھنے لگا، وہ گھٹنوں میں منہ چھپائے کانپتے وجود کو صوفے کی پشت سے ٹکاتی رو رہی تھی۔

دارام کو اپنا آپ مجرم محسوس ہوا، ایک اور الزام اپنی ہی محبت پر لگوا بیٹھا تھا، وہ واحد انسان ہو گا جو اس سے بے پناہ محبت کرنے کے باوجود اسکا دل دکھا دیتا تھا، رلاتا تھا اور ابھی تک اپنی فیملی میں اسکی حیثیت درست نہیں کر پایا تھا۔

''مجھے سب معلوم تھا، آپ کا کوئی ی قصور نہیں، میں نے خود یہ زندگی چن لی'' وہ روتے ہوئے بار بار کہتی جا رہی تھی، دارام پتھر کا ہو گیا، اسے زندگی میں شامل کر کے وہ اسے پچھتانے پر مجبور کر گیا؟ وہ تو سب اچھا رکھنا چاہتا تھا، وہ تو بہت ک ئی یر کرتا تھا، شدید تھکن کے باوجود اسے گھنٹوں سنتا تھا، اسکے ہر شوق کو دل سے قبول کیا تھا، کوئی ی پابندی نہیں لگائی ی اور پھر بھی وہ پچھتا رہی تھی تو ضرور دارام شا شیر ازی کو محبت کرنا ہی نہیں آئی ی، اسے طریقہ ہی نہیں آیا، اپنے سب سے عزیز انسان کو اپنے قریب کرنے کا، اپنی عادت ڈالنے کا۔۔۔

اسے سب ضائی ع ہوتا محسوس ہو رہا تھا، اور عذبہ آج پھپھو کی کہی بات پر خود کو ملامت کرنے لگی، اسے دارام پر زبردستی کی زمہ داری بن کر نہیں آنا چاہئی ے تھا، اسے اپنی ضرورت پر بھی کبھی کہنا نہیں پڑا تھا بابا نے ہمشہ بن کہے سب میسر کیا تھا، اور آج اسے کہا گیا تھا، وہ خود یاد رکھتی اور مانگتی کہ اسے شاپنگ کرنی ہے، اپنے ہی ولیمہ کا ڈریس لینے کے لیے وہ خود ان لوگوں سے کہتی؟ اسے زلت محسوس ہونے لگی، دارام پر غصہ کی بجائے ترس آنے لگا، وہ بن بلائے مہمان کی طرح زبردستی اس گھر میں آئی ی اور دارام

کو بھی مشکل میں ڈال دیا جو پہلے سے شادی شدہ اپنی زندگی سکون سے گزار رہا تھا، عذبہ کو اپنے جذباتی فیصلے پر پچھتاوا ہونے لگا۔۔

وہ دونوں بالکل پاس بیٹھے اپنی اپنی جگہ اپنی زات کو مجرم بنائے افسردہ تھے۔۔

رماب اسے شاپنگ کروا رہا تھا کہ دارام کی کال آنے لگی تو اس نے اٹینڈ کر کے سیل کان سے لگاتے ہوئے عجوہ کو ایک میکسی کی طرف اشارہ کیا جسے اس نے منہ بنا کر ریجیکٹ کر دیا، وہ زچ ہو گیا۔ عجوہ بہت زیادہ وقت لے رہی تھی ڈریسز پسند کرنے میں، وہ تو چل چل کر ہی تھک گیا تھا۔

''ہیلو داری کیا حال ہیں؟'' وہ عجوہ کو اس کے حال پر چھوڑ کر بات کرنے لگا۔

''رماب مجھے تم سے عذبہ کی بات کرنی ہے۔۔'' دارام کے جملے پر وہ چونکا اور پریشان ہوا، دارام کیا بات کرنے والا ہے؟

''عذبہ بہت اپ سیٹ ہے، ماما نے شاپنگ وغیرہ کی بات پر ہارش ورڈنگ کی، او نیسٹلی ایسا پہلی بار نہیں ہوا مگر آج عذبہ بہت ہیوی ہرٹڈ ہو رہی ہے، مجھے لگتا ہے کوئی اور بات بھی ہو گی شاید، کیا تمہیں یا عجوہ کو

کچھ بتایا اس نے؟'' دارام اپنی بھاری آواز میں بولتا کافی فکر مند لگ رہا تھا، رماب کو بھی پریشانی ہوئی ی، وہ پاس کھڑی عجوہ کا بازو پکڑ کر ایک سائی ڈپر ہوا۔۔

''عجوہ کیا تمہاری عذبہ سے کوئی ی بات ہوئی ی؟ دارام کہہ رہا ہے وہ بہت اداس ہے، اسے کیا پرابلم ہے؟'' رماب پریشان صورت لیے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف دارام بھی متوجہ تھا جاننے کے لیے۔

''آج کل اسکا سینسیٹو پیریڈ ہے، پھپھو یا ہانی لوگوں نے کچھ کہا ہوگا جو اس نے دل پر لے لیا، وہ کل تک ٹھیک ہو جائے گی اگر مزید کوئی ی بات نا ہوئی ی تو۔۔۔'' عجوہ نے لاپرواہی ی سے بتاتے ہوئے کہا اور رماب کی حیرت پر زرار کی۔

''ویسے ایک بار بات کر کے پوچھ لو نگی اگر اس نے کال اٹینڈ کی ورنہ وہ آج کل کالز بھی نہیں سن رہی'' عجوہ کے مزید انکشاف پر رماب نے تاسف سے سر ہلایا اور دارام کو بتایا، دارام ریلیکس ہونے کی بجائے مزید پریشان ہونے لگا۔

''ایسا تو نہیں چلے گا رماب، اسے کل تک کے لیے اداس چھوڑ دوں؟'' دارام نے پریشانی سے کہا تو رماب کو اسکا یوں فکر کرنا سکون پہنچا گیا تھا۔۔۔

دارام انگوٹھے سے ماتھا مسلنے لگا جب سے عذبہ اس گھر میں آئی ی تھی اپنی باتوں سے ہی اسے فریش کر دیتی تھی، مگر آج اسکا یوں خاموش رہنا اسکی تھکن میں اضافہ کر رہا تھا۔

وہ کال کاٹ کر عذبہ کو دیکھنے لگا جو یوں بیٹھی تھی جیسے اس روم میں اکیلی ہو۔

کچھ وقت گزرا ہو گا کہ عذبہ کے سیل پر عجوہ کی کال آنے لگی، شاید وہ گھر واپس جاتے ہوئے راستے میں ہی کال کر رہی تھی۔

دارام نے موبائی ل اٹھا کر عذبہ کے قریب ٹیبل پر رکھ دیا، کال پھر سے آ رہی تھی تو اس نے اٹینڈ کر لی۔

''عذبہ بس کر دو آئی نو تم سینسیٹو ہو رہی ہو مگر دارام بھائی کا ہی خیال کر لو اتنے پریشان ہیں تمہارے رویہ سے، انہیں کیوں تنگ کر رہی ہو'' عجوہ نے نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے دارام کا احساس دلایا۔

''میں کوئی سیسیٹو وغیرہ نہیں ہو رہی، میری برداشت ختم ہو رہی ہے پیا، جب سے آئی ہوں انکی فیملی میں جو بھی بات ہو قصوروار مجھے ٹھہراتے ہیں سب، جانے کیا کیا بول کر آفس چلے جاتے ہیں پیچھے پھپھو لوگ مجھے جتاتے رہتے ہیں کہ میں جھگڑے کروا رہی ہوں، آج تو حد ہو گئی انہوں نے پھپھو اور رانیہ آپی لوگوں کو بنا کہے شاپنگ کے پیسے دے دئیے اور مجھے آج سننی پڑیں، پھپھو کہتی ہیں مجھے اپنی ضروریات خود یاد رکھنی ہونگی، مجھے مانگنا پڑے گا اب؟ میں نے آپکی وجہ سے زبردستی شادی کر لی ہے ناں ان سے، مجھے دارام زمہ داری ہی نہیں سمجھتے'' وہ پھٹ پڑی، عجوہ گڑبڑا کر رماب سے دور ہوئی، اگر یہ شادی والا مشورہ اسکے کان میں پڑ جاتا تو پھر سے الگ عدالت لگ جاتی کہ اسکی معصوم بہن سے یہ کام بھی کرواتی رہی ہے وہ۔۔۔ رماب نے آدھی سنی باتوں پر ڈرائی یو کرتے ہوئے سوالیہ نظروں

سے اسے دیکھا، جبکہ عذبہ اس کے سمجھانے پر اس سے بھی ناراض ہوتی کال کاٹ گ ئی ی۔ کچھ وقت پہلے ہی جو رونے کو سٹاپ لگا تھا، پھر سے شروع ہو گ ئی ی۔۔۔ پیچھے ٹھہر کر اسکی باتیں سنتا دارام اپنی جگہ ساکت ہو چکا تھا، وہ اسے خود سے بد ظن کرتا رہا اور اسے پتا ہی نہیں چلا؟ وہ تو اسکی آسانیوں کے لیے شائی نہ بیگم اور بہنوں سے بحث کرتا رہتا تھا، اسے آج پتا چل رہا تھا اسکی باتوں پر وہ لوگ جو خاموش ہو جاتے تھے پیچھے عذبہ کو سناتے تھے۔

وہ سر تھام کر رہ گیا۔ عذبہ کی سسکیاں ہتھوڑے کی طرح دماغ میں لگ رہی تھیں۔

"عجوہ میں عذبہ کے ریسیپشن کا ڈریس خود لینا چاہتا ہوں، اور اس سے ریلیٹڈ باقی چیزیں، سو اگر ٹائم نکال سکو تو میں بھی آجاؤ نگا" دارام نے عجوہ سے مدد کی درخواست کی تو وہ خوشی سے بے حال ہو گ ئی ی، یہ مشورہ وہ خود بھی دینا چاہتی تھی دارام کو، پھر اب تو اس نے خود کہہ دیا۔۔

"بالکل ٹائم ہی ٹائم ہے، آپ جب فری ہوں آجائیں" عجوہ نے فوری حامی بھر لی، دارام ریلیکس ہو گیا۔۔ اسے ایک یہی حل نظر آیا تھا۔ نجانے عذبہ نے کیسے ڈریسز آرڈر کیے ہوں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی بیوی کسی سے کم تر لگے۔

''ٹھیک ہے، میں بس ایک میٹنگ سے فری ہو کر کال کرتا ہوں، رماب سے بات کر لو نگا میں'' دارام نے اسے تشکر بھرے لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دی اور نظر لیپ ٹاپ کی سکرین پر جما کر میٹنگ کے پوائی نٹس چیک کرنے لگا جو اسکی پی۔اے نے بھیجے تھے۔

ابھی چند لمحے گزرے ہونگے کہ بیلا کی کال آنے لگی، وہ اس اچانک کال پر ٹھٹکا۔

''ہائے بیلا۔۔'' وہ چئیر سے پشت لگائے ریلیکس سا بیٹھتے ہوئے بولا۔

''Adam why would you do that...? i thought I am your only wife.."

بیلا شدت غم سے چیخ کر بولی تھی، دارام سیدھا ہوا، یعنی اسے خبر مل گئی۔۔؟

مگر کیسے ؟رائی من یا متھلڈا نہیں بتا سکتے۔۔

''Bella I'll explain...

وہ نرمی سے بولا مگر وہ چیخنے لگی کہ ایڈم نے اسے دھوکہ دیا ہے۔

وہ پریشان ہوا، بیلا کو اس وقت پتا نہیں چلنا چاہئیے تھا، جس نے بھی بتایا بے وقت اطلاع دی اسے۔۔۔۔

"Just come back home or you cant imagine what I can do.."

بیلا نے اپنی بھڑاس اچھے سے نکالنے کے بعد اسے وارننگ دیتے ہوئے واپس بلایا، رائی من نے ٹھیک کہا تھا بیلا اسے کوئی چانس نہیں دینے والی تھی۔

دارام نے بہت کوشش کی کہ اسے ریلیکس کر پائے، وہ ابھی تو امریکہ بالکل نہیں جا سکتا تھا، اسے ہر حال میں ریسیپشن اٹینڈ کرنا تھا، مزید ڈیلے کر کے عذبہ کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا مگر بیلا کچھ سننے کو تیار نا تھی۔

وہ بددلی سے کال کاٹتا سر تھام کر بیٹھ گیا، اسے پاکستان آنے کے بعد سب رشتہ داروں سے ملنے کے بعد اگر کسی نے اٹریکٹ کیا تھا تو وہ عذبہ تھی، تب وہ ایک سکول گرل تھی، شائے سی، اس سے سامنا ہونے پر چھپنے کی کوشش کرتی اسے متوجہ کر گئی تھی۔۔۔ کب یوں شوق سے اسے دیکھتے دیکھتے وہ اسے پسند کرنے لگا اور کب یہ پسندیدگی محبت میں بدلی اسے کچھ اندازہ ہی نہیں ہوا تھا، رماب اسکی زمہ داریوں سے بھاگتا تو اسکے کام دارام کے سر ڈال دیتا تھا، اور دارام عذبہ کا ہر کام بنا انکار کیے کرتا تھا، اسکا کالج میں ایڈمیشن، اسکی بکس، یونیفارم یا پھر کبھی اسکی میڈیسن وغیرہ۔۔ یہ وہ کام تھے جو ٹائم کی کمی کی وجہ سے اسجد صاحب رماب سے کہتے اور وہ دارام سے کہہ کر فارغ ہو جاتا تھا۔۔۔ وہ بڑی ہو گئی تھی۔۔ اب دارام سے سامنا ہونے پر سلام کر لیتی تھی مگر تب بھی وہ پہلی یہی کوشش کرتی تھی کہ سامنا ہی نا ہو۔۔

وہ جانتا تھا بیلا سے خود کو باندھ آیا ہے، وہ جانتا تھا ایک دن اسے لوٹ جانا ہے، اپنی محبت کو تو ختم نہیں کر پایا مگر اسے حاصل کرنے کی نا کبھی کوشش کی تھی نا خواہش۔۔ وہ محبت میں بھی صبر والا انسان تھا وہ بس اسے دیکھ کر ہی پرسکون ہو جاتا تھا، اور ایکدن رماب نے اسی سے نکاح کا کہہ دیا۔۔ دارام کو لگا اسکا دل

شدت سے دھڑکتے پھٹ ہی جائے گا، وہ رماب کی بات مان لینا چاہتا تھا، اسے بن مانگے محبت مل رہی تھی وہ انعام یافتہ ہو رہا تھا۔۔

لیکن بیلا نامی زنجیر نے اسے اور اسکے دھڑکتے دل کو ایسا قابو کیا کہ بے جان ہی کر دیا، وہ سانس روکے رماب کو انکار کر رہا تھا۔ وہ مر جائے گا پر عذبہ کو اس جہنم میں نہیں دھکیل سکتا تھا۔۔

اس نے خود کو مصروف ترین کر دیا مگر وہ تب کچھ نہیں کر پایا جب خود عذبہ نے کال کر کے التجا کی، اور عذبہ نے پہلی مرتبہ یوں براہ راست اس سے بات کی تھی، پہلی بار کچھ مانگا تھا۔۔۔ بھلا اتنی ہمت کسی میں ہو گی محبت سامنے ہو اور وہ منہ موڑ لے؟

دارام بھی کمزور پڑ گیا تھا، اس نے اپنی ماں بہنوں کا تو سوچا نہیں تھا اسے تو بیلا اور اپنے ننھیال کی ناراضگی اور عذبہ پر قہر کا خوف تھا، مگر عذبہ کو اسکی فیملی نے بھی سکون نہیں لینے دیا تھا، وہ ایک پل بھی اسے کھل کر خوشی نہیں دے پایا تھا کہ بیلا کو علم ہو گیا۔۔

اسے شدید فکر ہوئی ی، وہ جانتا تھا بیلا عذبہ کو کبھی برداشت نہیں کرے گی۔۔۔

''کیا بات ہے اسجد چاچو، اتنے پریشان کیوں ہیں؟'' عجوہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''کچھ خاص نہیں بیٹا، عذبہ سے ملنے گیا تھا کچھ دن پہلے، وہ بہت کوشش کر رہی تھی نارمل اور خوش نظر آئے مگر مجھے وہ مطمئن نہیں لگی، آپو کا رویہ بھی کچھ خاص نہیں تھا بلکہ انہوں نے اسے مخاطب تک نہیں کیا، رانیہ آئی ہوئی ہے، گھر میں اتنے لوگ ہیں لیکن رونق کی بجائے سرد سا ماحول لگ رہا تھا۔۔ عذبہ مجھے ٹھیک نہیں لگی'' وہ پریشانی سے بولتے عجوہ سے سب شئیر کرنے لگے، وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی وہ واقعی عذبہ کے بابا تھے، انہیں سوتیلا باپ کہنا انکی محبت کی توہین ہو گی۔۔ اتنا پیار اور اتنی توجہ، وہ عذبہ کا چہرہ دیکھ کر ہی اسکی پریشانی بھانپ لیتے تھے۔

''چاچو آپ خوامخواہ الٹی سیدھی سوچوں میں الجھ رہے ہیں، چچی بھی سارا دن خلاؤں میں گھورتی رہتی ہیں انہیں بھی یہی لگتا ہے عذبہ کے ساتھ غلط کر بیٹھی ہیں۔۔

پلیز وہ خوش ہے، آپ سوچ بھی نہیں سکتے کتنے کئیرنگ اور لونگ ہیں دارام بھائی'' عجوہ انہیں اطمینان دلانا چاہتی تھی، انہیں دارام کا عذبہ کے لیے شاپنگ کرنا بھی بتایا۔

''انہوں نے لاکھوں کی مالیت میں شاپنگ کی ہے اسکی، بس ایک میکسی، میچنگ سینڈلز اور ڈائی منڈ جیولری خریدی اور ففٹین لیک تک بل تھا۔۔ بھئی میرا تو ماننا ہے جو مرد پیسہ کھل کر لگا رہا ہے وہ واقعی خوش رکھتا ہو گا'' عجوہ نے انہیں بتاتے ہوئے مزاحیہ انداز اپنایا تو وہ بے اختیار مسکرا دیے۔

''رماب کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ کیا وہ کھل کر خرچ کرتا ہے؟'' انہوں نے شرارتی سے لہجے میں اسکا خیال پوچھا۔

''آپکے بیٹے تو بے حد کنجوس ہیں بھئی ی، وقت کے معاملے میں بھی اور پیسے کے معاملے میں بھی، انگلیوں پر گن گن کر جو بندہ پیسا لگائے'' عجوہ ڈرامے بازی کی حد کر رہی تھی اور اسی وقت ہاسپٹل سے آیا رماب شدید صدمے کے زیرِ اثر آ گیا تھا۔

''تم میری بات کر رہی ہو؟ جھوٹی لڑکی تم وہ ہو جو قیمت دیکھ کر چیز لیتی ہے، مہنگی چیز دیکھتے ہی ڈن'' رماب قریبی صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے آنکھیں دکھانے لگا۔

''اور پیسا لگا کر حساب رکھنے والے، یہ آپ کے بیٹے ہیں'' عجوہ اس بار انکے قریب ہو کر سرگوشی میں بولی اور رماب کے کچھ بھی بولنے سے پہلے اٹھ کر کچن کیطرف بھاگ گ ئی ی۔ اسجد صاحب رماب کی حالت پر ہنسنے لگے تو وہ خفگی سے انہیں دیکھنے لگا۔

''بھتیجی کے ساتھ مل کر مجھ پر الزام لگاتے اور ہنستے ہوئے سکون تو بہت ملتا ہو گا ناں بابا؟'' رماب نے ابرو چڑھا کر انہیں جتایا۔

''بے حساب۔۔ پوچھو مت کتنا اچھا لگتا ہے، اور تم زیادہ رعب مت جھاڑا کرو۔۔ عجوہ اور عذبہ ہی تو میری زندگی میں رونقیں ہیں'' عذبہ کے زکر پر بولتے ہوئے انکی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔ عجوہ نے پانی لا کر رماب کو دیا اور ایک طرف بیٹھ گ ئی ی۔

''میں ریسٹ کرتا ہوں اب زرا'' اسجد صاحب اٹھ کر وہاں سے چلے گ ئی ے۔

'' بابا ٹھیک تو ہیں ؟ اداس لگ رہے ہیں'' رماب انکو جاتا دیکھ کر عجوہ سے بولا۔

''انہیں عذبہ کی فکر ستاتی ہے ہر وقت ، انہیں لگتا ہے وہ خوش نہیں ہے'' عجوہ نے سنجید گی سے اسے بتایا تو وہ چونکا اور متاسف سا صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

''دارام بھائی ی تو فائی ن ہیں ، پھپھو لوگ کا کیا ہے ایک دن چپ کر جائی یں گے مگر۔۔۔۔'' عجوہ نے کہتے کہتے رک کر رماب کو دیکھا۔

''اگر دارام بھائی ی کی وہ کزن بیلا انہیں عذبہ کے ساتھ نا رہنے دے ؟ وہ فرسٹ وائی ف ہے انکی۔۔ اور یہی فیکٹ عذبہ کو بھی ایڈجسٹ نہیں ہونے دے رہا'' عجوہ نے اپنی سوچ اس کے سامنے رکھی رماب کو اس سے اتفاق ہونے لگا تھا۔ اسے یاد آیا پچھلے دنوں یونہی چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے اس نے جب دو بیویوں کا کہا تھا تو دارام کا جملہ اسے بھی کافی پریشانی میں مبتلا کر گیا تھا۔

''میں ایک بیوی سے محبت کرتا ہوں اور ایک میری مجبوری ہے ، میں خوش نہیں ہوں رماب ابھی تو میں سکون میں ہی نہیں آپا رہا ، مجبوری محبت پر سیاہ سائے کی طرح پھیلی ہوئی ی ہے ابھی تو'' رماب کو اسکے الفاظ نے ن ئی ی فکر میں مبتلا کیا تھا۔۔

''عذبہ کو وہ ابھی تک مجبوری ہی سمجھتا ہے، مجھے دارام سے ضد کر کے انکا نکاح نہیں کرنا چاہئی یے تھا، وہ اپنی فرسٹ وائی ف کے ساتھ سکون میں تھا'' رماب بے چینی سے بولا، دارام کے الفاظ کی ''حقیقت'' جانے بنا رماب خود بھی پریشان ہو گیا تھا۔

''بہر حال فی الحال تو بیلا نامی بلا کا دور دور تک کوئی نشان نہیں، مجھے تو یہ حیرت ہے دارام بھائی اسے کیسے اتنی چھوٹ دے رہے ہیں وہ اتنی بولڈ موویز بناتی ہے، دارام بھائی کیسے۔۔'' عجوہ اپنے خیال میں بولتی جا رہی تھی جبکہ ''بولڈ موویز'' پر رماب نے اسے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر دیکھا۔

''عجوہ تم بولڈ موویز دیکھتی ہو؟'' رماب نے اچانک سوال کرتے ہوئے اسے گھورا تو وہ گڑبڑا گئی، تیزی میں کیا بول گئی؟

''ن۔۔ نہیں تو میں نے تو یونہی۔۔۔ اب انگلش موویز بولڈ تو ہونگی ہی۔۔ بیلا کی موویز دیکھی ہے مگر بولڈ سین نہیں، آئی سوئیر۔۔'' عجوہ جلدی جلدی بولتی اسے یقین دلانے لگی۔

رماب نے اثبات میں سر ہلا کر اسے دیکھا۔

''مجھے تمہارا سیل اور لیپ ٹاپ چیک کرنا پڑے گا گھنی لڑکی۔۔ مجھے اب تم پر بالکل یقین نہیں'' رماب نے اسکے چھکے چھڑائے۔

یہ سچ تھا اسکے پاس انگلش سیریز تھیں مگر وہ واقعی بولڈ سینز سکپ کر دیتی تھی مگر رماب اسے کیا سمجھ رہا تھا۔

''آپ مجھ پر شک کیسے کر سکتے ہیں'' عجوہ نے جذباتی وار کرنا چاہا مگر رماب آج اس کے کسی ڈرامہ میں آنے والا نہیں تھا۔

''میں پہلے چیک کرونگا، اگر مجھے کچھ ایسا ویسا ملا تو تمہاری خیر نہیں'' رماب اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا، عجوہ تھوڑی بہت پریشان ہوئی ی مگر یہ بھی اطمینان تھا کہ جب اس نے کچھ ایسا ویسا دیکھا نہیں تو کیوں ڈرے۔۔وہ سکون سے پیر جھلا رہی تھی جب زہن میں جھماکہ ہوا۔

اسے کچھ دن پہلے ہی فائزہ نے کچھ موویز دی تھیں جو اس نے اب تک چیک نہیں کی تھیں، فائزہ کی دی موویز انگلش کی ٹاپ ایکشن موویز ہونے کے ساتھ ساتھ بولڈ بھی انتہا کی ہوتی تھیں اور اکثر موویز عجوہ کو دیکھے بنا ڈیلیٹ کرنی پڑتی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ پتھر ہوئی ی، رماب کمرے میں اسکا لیپ ٹاپ کھولتا مسکراہٹ دبائے موویز کلیکشن چیک کر رہا تھا۔۔۔۔

عذبہ بے چارگی سے رانیہ کو دیکھتی ہادی کو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی، جو ماں کے پاس جانے کے لیے رو رہا تھا۔

''رانیہ آپی پلیز اسے اٹھالیں، بے شک چپ کروا کر دے دیجئی یے گا''اس سے ہادی کا یوں بلک بلک کر رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

''تھوڑی دیر سنبھال لو، دیکھ رہی ہوں ناں نیل پینٹ لگا رہی ہوں، پہلے تو ہر وقت اٹھائے رکھتی ہو آج ہادی برداشت نہیں ہو رہا''رانیہ بے حسی سے بولتی آخری انگلی پر پوری توجہ سے نیل پینٹ لگانے لگی، عذبہ کو اسکی سنگدلی پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔ہادی بچہ تھا اور اگر وہ ماں کے پاس ہی جانا چاہ رہا تھا تو وہ کیسے سنبھالے۔

''آپی یہ میرا نہیں آپکا بیٹا ہے، میں اب بھی خوشی سے سنبھالنے کو تیار ہوں، آج اسے آپ ہی چاہئی یں تو زبرستی کیسے سنبھالوں؟آپ نیل پینٹ بعد میں لگا لیتیں''عذبہ نے روتے ہوئے ہادی کو سینے سے لگاتے ہمت کر کے کہہ ہی دیا اور اسکا بولنا غضب ہو گیا تھا، رانیہ شاکڈ سی اسکا چہرہ دیکھنے لگی پھر طیش سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

''دو ادھر، اور آئندہ خبردار اس کو دیکھنا بھی مت، مجھے یاد دلانے کا شکریہ کہ یہ میرا بیٹا ہے''رانیہ نے غصے سے کہتے ہوئے ہادی کو چھینا تو وہ سہم کر اور زور زور سے رونے لگا، عذبہ پریشان ہوئی ی، اسکا مقصد رانیہ کو غصہ دلانا تو ہر گز نہیں تھا۔

ہادی کے رونے کی آواز پر شائستہ بیگم اور ہانی، ثانی بھی بھاگتی آئی یں۔

''کیا ہوا؟کیوں رو رہا ہے؟''شائستہ بیگم نے رو رو کر نڈھال ہوتے ہادی کو فکر سے دیکھا۔

''پوچھیں اس سے، پہلے منت کر کر کے اٹھاتی تھی، شاپنگ والی بات پر جو منہ پھُلایا ہوا ہے اسکا غصہ ہادی پر اتار رہی ہے، توبہ خدایا اتنا کفر۔۔۔'' رانیہ نے تنفر سے بولتے ہوئے ہادی کو تھپکا اور عذبہ شاکڈ سی انہیں دیکھنے لگی۔۔اپنے روم سے نکلتا دارام انکی آوازوں پر رانیہ کے روم میں آیا۔

''وہ رو رہا تھا آپکے پاس جانے کے لیے، میں نے بس اتنا کہا ہے اسے اٹھالیں'' عذبہ نے پریشانی اور گھبراہٹ کے مارے وضاحت دی۔

''کیا ہوا؟ کیا بات ہے؟'' دارام نے ماتھے پر بکھرے بھیگے بال سمیٹتے ہوئے سب کو یوں کھڑے دیکھ کر حیرت سے معاملہ پوچھا۔

''بیٹا کچھ نہیں بس، ہادی رو رہا تھا اور عذبہ نے رانیہ کو لا دیا، اب اسی بات پر بحث ہو رہی ہے، تم بتاؤ چائے یا کافی بنواؤں؟'' شائستہ بیگم نے اسے اس معاملہ سے دور رکھنے کے لیے مختصر بات بتاتے ہوئے نرمی سے پوچھا مگر اسکی نظر عذبہ کی بھیگی آنکھوں اور بھنچے لبوں پر تھیں۔

''وہ تو پہلے بھی روتا تھا تم چپ کروالیتی تھیں ناں؟ آج اتنی کیوں روڈ ہو رہی ہو'' رانیہ نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا اور ایک نظر ہادی پر ڈالی جو اب سسکیاں بھرتا رانیہ کے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے تھا۔

''مگر میں نے کوشش کی تھی چپ کروانے کی، شاید طبیعت خراب ہے مجھ سے نہیں سنبھلا تو۔۔۔

''بس بحث ختم کرو سب، عذبہ نے سہی کیا اسکی زمہ داری نہیں ہے تو کیوں سنبھالے، دارام تم تھکے ہوئے لگ رہے ہو جا کر ریسٹ کرو بیٹا، عذبہ اب تم بھی جاؤ ہادی کو ہم خود سنبھال لیا کریں گے تمہارا

شوق پورا ہو گیا بس'' شائستہ بیگم نے سرد لہجے میں جتا کر اسے جانے کا اشارہ کیا، ثانیہ معاملہ سمجھنے کی کوشش میں ناکام ہوتی ویسے ہی پلٹ کر جا چکی تھی۔

''عذبہ تم روم میں جاؤ، پریشان مت ہو'' دارام نے نرمی سے عذبہ کو کہتے ہوئے جانے کا اشارہ کیا وہ ایک شکایتی نظر ان لوگوں پر ڈال کر چلی گئی۔

''میں نیل پینٹ لگا رہی تھی بس اتنا کہا کہ صبر کر لو الٹا مجھ سے بولی آپکا بیٹا ہے میرا نہیں'' رانیہ ہادی کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے دارام کو بتا رہی تھی، شائستہ بیگم نے چہرے پر تاسف پھیلائے دارام کو دیکھا۔

''کیا اس نے غلط کہا؟ نیل پینٹ بچے سے زیادہ ضروری تو نہیں تھا، وہ سارا وقت اٹھائے رکھتی ہے آپ لوگوں نے پوری شاپنگ اتنے ریلیکس ہو کر کی آج وہ نہیں سنبھال پائی تو آپ سنبھال لیں یہ اتنا بڑا ایشو تو نہیں تھا کہ سب یہاں جمع ہو گئے۔'' دارام ناچاہتے ہوئے تلخ ہوا، گھر والوں کے ڈرامے اسے تھکانے لگے تھے۔

''اور عذبہ سے بھی بات کرتا ہوں، اسے یوں بات نہیں کرنی چاہئے یے تھی، اسکی بھی غلطی ہے''

دارام اب سمجھ چکا تھا کہ اسکا یوں عذبہ کی سائڈ لینا بھی عذبہ کے لیے ہی مشکل پیدا کرے گا تبھی بات یہیں سنبھالتے ہوئے بولا، اسکا یوں کہنا بھی ان کے چہروں پر بشاشت لے آیا۔۔۔

وہ سرد آہ بھرتا بیڈ پر پڑے ہادی کے پاس جھکا اور اسے چیک کرنے لگا جسے واقعی ٹمپریچر ہو رہا تھا۔۔
بوگھس ٹیپیکل فیملی سیاست نے اسے گھما کر رکھ دیا تھا، اسے یوں الجھے ہوئے لوگوں میں رہتے کچھ سال ہی تو ہوئے تھے۔

عذبہ سلیپنگ ایریا میں شاپنگ بیگز دیکھ کر چونکی پھر سر جھٹک دیا۔
"وہ لوگ بول رہے تھے اور میری سائی ڈلینے کی بجائے مجھے بھگا دیا۔۔۔ میں خوامخواہ اچھا انسان سمجھتی تھی، اتنے برے ہیں کہ حد نہیں" عذبہ نے ایک ہلکی سی شال اٹھائی، موسم کافی بدل رہا تھا اور ہلکی پھلکی سردی محسوس ہوتی تھی۔ شال اوڑھتے وہ دارام سے ناراض ہو رہی تھی۔
اسے کچھ دن پہلے بابا کا دیا مشورہ بہتر لگنے لگا، انہوں نے کہا تھا گھر میں بور ہونے سے بہتر ہے سٹڈیز کانٹینیو کر لے۔
اسے بھی یہی سہی لگ رہا تھا، ایسے حالات میں جب اسکی ہر بات کا الٹا ہی مطلب لیا جا رہا تھا اور بہانے بہانے سے ڈانٹا جا رہا تھا، وہ بچی نہیں تھی اسے سمجھ آ رہا تھا انکا رویہ، اسے بھی بہتر لگا مصروف ہو جائے۔۔ سوچتے ہوئے اسکی نظر دارام کے لیپ ٹاپ پر پڑی تو چند دن پہلے دارام کا اپنی وائی ف کا آرٹیکل پڑھنا یاد آیا۔

''ظاہر ہے اتنی پیاری لڑکی ہے اور پھر بیوی ہے دیکھیں گے ہی، کیا پتا پرسنلی پکچرز رکھی ہوئی ہوں، کیا پتا سیلفیز لی ہوں، میرے ساتھ تو کبھی نہیں لی سیلفی، خیر مجھے کب فرق پڑتا ہے'' وہ لیپ ٹاپ پر ہاتھ پھیرتی بڑبڑاتی جا رہی تھی۔۔

پھر ایک نظر کلوز سلائی ڈ کو دیکھا اور پھر لیپ ٹاپ کو، وہ چیک کرنا چاہتی تھی۔

''ابھی تو اپنی ماں اور بہنوں کے پاس بیٹھ کر میری برائی یاں کرینگے'' وہ خو کو دلائی ل دیتی لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر بیٹھی اور لیپ ٹاپ گھٹنوں پر ٹکا کر آن کرنے لگی۔

آن ہوتے ہی سامنے پاسورڈ کی خالی جگہ دیکھ کر اسکا منہ بن گیا۔

وہ مختلف پاسورڈ گیس کرنے لگی، ہنٹ بھی دیکھ لیا، مگر پاسورڈ میچ ہی نہیں ہو رہا تھا، وہ گلاسز سیٹ کرتی زچ ہونے لگی۔

''آخر ایسا بھی کیا ہے اس میں کہ پاسورڈ لگا رکھا ہے'' وہ دانت پیستی سکرین کو گھورنے لگی دل چاہ رہا تھا دیوار پر دے مارے، کھل نہیں رہا تو ٹوٹ جانا چاہئے۔

اسی وقت سلائی ڈ کے کلک پر وہ پریشانی سے گلاسز اتار کر لیپ ٹاپ سمیت اے۔سی کمبل میں چھپ کر سو گئی۔ دارام نے اسے گٹھڑی بنے سوئے دیکھا تو اسکے پاس جا رکا۔

''عذبہ؟ کیا تم ٹھیک ہو؟'' اسے فکر ہوئی کہیں وہ پھر سے رو تو نہیں رہی۔

''میں ٹھیک ہوں، مجھے سونے دیں'' وہ دارام کے چھونے پر چیخ کر بولی تو دارام اس کے یوں چیخنے پر گھبرا کر پیچھے ہوا۔

اس نے آفس کا کچھ ورک کرنے کے لیے یہاں وہاں نظریں دوڑائی یں مگر لیپ ٹاپ نہیں مل رہا تھا۔

اس نے چونک کر عذبہ کو دیکھا۔

''عذبہ میرا لیپ ٹاپ یہاں ٹیبل پر پڑا تھا، کہاں ہے؟'' وہ سکون سے بولتا اسکے پاس جا بیٹھا۔ اسکے سوال پر عذبہ کے پسینے چھوٹے۔ اس نے چھپتے ہوئے یہ کیوں نہیں سوچا اگر وہ پوچھ لے؟ یوں چھپ کر وہ خود کو مشکوک بنا گ ئی ی، رونی صورت بنائے وہ اسکا سوال ان سنا کیے پڑی رہی۔

دارام نے کمبل اس کے اوپر سے ہٹایا۔

وہ آنکھیں میچے اسکا لیپ ٹاپ سینے سے لگائے پڑی تھی، یہ ظاہر کر رہی تھی کہ سو رہی ہے مگر اسکی مٹھی میں دبے گلاسز سب راز کھول گ ئی ے تھے، وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا کر رہی ہو عذبہ؟'' وہ اس پر جھک کر دلچسپی سے اسکا چہرہ دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

''آپ کا لیپ ٹاپ۔۔۔'' عذبہ نے معصوم صورت بنا کر لیپ ٹاپ اسکی طرف بڑھایا۔

دارام نے خاموشی سے لیکر چیک کیا تو آن تھا مگر پاسورڈ دینا باقی تھا۔

''اوہ۔۔۔ پاسورڈ بتاؤ ں کیا؟'' دارام سارا ماجرا سمجھ گیا، عذبہ کو دیکھتے سوال کیا۔

''نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں۔۔آپ چھپا کر رکھیں اپنا پرسنل ڈیٹا'' وہ کروٹ بدل کر اسکی طرف سے رخ موڑ کر کافی جتا کر بولی تھی۔دارام کو اسکی ناراضگی اب مزید برداشت نہیں ہو رہی تھی تبھی اسکا بازو پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے اپنی طرف کھینچا۔

عذبہ اس اچانک افتاد پر سہم کر اسے دیکھنے لگی، کیا وہ لیپ ٹاپ چرانے پر اس پر غصہ کرنے والا ہے یا اسکی بات پر غصہ آیا۔

''آؤ کچھ دیکھتے ہیں۔۔تم سلیکٹ کرو جو بھی کہو گی وہی دیکھیں گے'' دارام اسکے گرد ایک بازو پھیلا کر اسے خود سے لگائے پاسورڈ لکھ رہا تھا، عذبہ نے اسکے نرم لہجے پر خوف سے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کیا۔۔

''مجھے کچھ نہیں دیکھنا'' وہ اس بار دھیمے لہجے میں بول کر دور ہونے لگی، مگر دارام کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

''عذبہ پلیز۔۔۔میں بہت اپ سیٹ ہو رہا ہوں ان لڑائی جھگڑوں سے، آئی نو مما لوگ تمہارے ساتھ ان فئیر ہیں، ٹیل می واٹ آئی کین ڈو؟ میں تمہارے لیے انہیں ٹوکتا ہوں تب بھی وہ لوگ تمہیں ڈانٹتے ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے میری اس سب ڈسٹربنس سے کبھی دماغ کی رگ پھٹ جائے گی، مجھے لڑائی یوں سے کوفت ہوتی ہے۔۔۔'' وہ بے چارگی سے بولتا عذبہ کے نازک سے کندھے پر ماتھا ٹکا کر اسکے گرد بازوؤں کا حصار بنا گیا۔

عذبہ اسکے الفاظ پر اپنی جگہ جم گ ئی ی تھی اسکا دل اتنا ڈرا کہ دارام کے اتنا نزدیک ہونے کا بھی خیال نہیں آیا، وہ لاپرواہ ظاہر کرتی تھی مگر وہ بے حس نہیں تھی، اسے دارام کا اداس لہجہ پگھلا گیا، اسکی ساری ناراضگی کہیں دور جا سوئی ی، وہ اب کبھی دارام کو لڑائی ی جھگڑوں میں نہیں پڑنے دے گی۔۔۔اسے یکدم احساس ہوا کہ وہ اس ماحول کا عادی نہیں تھا اس نے سوچا اب وہ ان چیزوں سے جتنا ہو سکا دور رکھے گی۔اور خود کو خود سنبھالے گی۔۔۔دارام اسے خود میں سمیٹے سکون سے مسکرایا، وہ عہد کر چکا تھا اب مزید عذبہ کو رونے نہیں دے گا۔۔۔

وہ دونوں آنے والے وقت کے لیے پلان کرتے انجان تھے اس طوفان سے جو انکی زندگی کا سکون تباہ کرنے کے لیے تیار تھا۔۔۔

"عجوہ۔۔۔" وہ ہاتھ مسلتی پریشان سی بیٹھی تھی کہ رماب کی زوردار پکار پر دانت پر دانت جمائے آنکھیں میچیں۔۔

ہمت کرتی کمرے میں داخل ہوئی ی تو سامنے ہی وہ اس کا لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھے سینے پر ہاتھ باندھے بیٹھا تھا۔

اسے دیکھ کر چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ سجاتے ابرو چڑھائی اور پھر لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھنے کا اشارہ کیا۔

''کیا میں نے کبھی آپکی پرائی یویسی میں انٹرف ئی یر کیا؟'' وہ اسے ایکسپلین کرنا چاہتی تھی مگر جب بولی تو الفاظ اسکے برعکس تھے، رماب اسکی دیدہ دلیری کی داد دئی یے بنا نارہ سکا۔

''اچھا تو یہ پرائی یویٹ ڈیٹا تھا تمہارا؟ اوہ سوری پھر تو سب دیکھ لیا میں نے۔۔۔ لمٹس کراس کرتی موویز اور بولڈ نیس کی زندہ مثال۔۔۔ واہ عجوہ دی گریٹ نوبل گرل۔۔۔'' وہ لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے سکرین اسکے سامنے کر گیا، عجوہ کی اسے گھورتی نظریں جب سکرین پر نظر آتے بولڈ سین پر پڑیں تو اوسان خطا ہو گ ئی ے۔ رماب نے بڑا ڈھونڈ کر سین پاس کیا ہوا تھا۔

''رماب مجھے فائی زہ نے کچھ موویز دی تھیں، ابھی میں نے خود نہیں دیکھی تھیں۔۔'' وہ اب وضاحتیں بھی دینے لگی۔

''کیا ثبوت ہے نہیں دیکھیں۔۔ اللہ اللہ عجوہ۔۔ اتنی بولڈ لڑکی ہو بھ ئی ی، ایسی موویز تو میں نے بھی کبھی نہیں دیکھیں۔۔ تمہاری ہمت کو بڑا سا سلام۔۔'' رماب معصومیت کی حد کرتا خود کو اتنا شریف بنا گیا جیسے عجوہ نے اسے اچھا خاصہ جھٹکا دیا تھا۔

وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتا ایک اور ویڈیو لگا رہا تھا جبکہ آنکھیں اشتیاق سے چمک رہی تھیں۔۔ عجوہ کو اسکا یوں مزے لے لے کر سب چیک کرنا تپا گیا۔

''بس آپ بہت شریف اور فرشتہ صفت۔۔ میں بری اور بے شرم سہی۔۔۔'' عجوہ نے تیر کی سی تیزی سے لیپ ٹاپ جھپٹا اور جلدی سے فولڈرز کراس کرتے ہوئے بولی۔

رماب نے اسکے جملے اور پھرتی پر قہقہہ لگایا اور پر شوق نظریں عجوہ کے خفت سے سرخ پڑتے چہرے پر جمائی یں۔

''کوئی ی ایک دو موویز مجھے بھی سنا دو۔۔۔ کیونکہ دیکھنے کی ہمت مجھ میں بالکل نہیں۔۔ ہاں اگر ''تم'' سنا دو تو۔۔۔'' وہ شوخی سے معنی خیز جملہ بولتا ادھورا چھوڑ گیا۔ عجوہ کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

''میں نے کہاناں فائی زہ۔۔۔'' عجوہ لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ کر آن کرنے لگی۔۔ رماب اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اسکے عین پیچھے جا کر رکا اور سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔

وہ تیزی سے نیو موویز ڈیلیٹ کر رہی تھی۔

''پاگل کیوں ڈیلیٹ کر رہی ہو۔۔۔ بس چند ایک سین ہی تو تھے رومانٹک سے۔۔ مل کر دیکھتے آج'' رماب اسے آنکھ مار کر بولتے ہوئے چھیڑنے لگا اور عجوہ اسکی ان شوخیوں پر منہ کھولے دیکھنے لگی۔

''آج موڈ اتنا اچھا کیوں ہو رہا ہے؟ یہ انگلش موویز دیکھ کر اتنا جوش کیوں آ رہا ہے؟'' عجوہ نے کمر پر ہاتھ ٹکائے اسکا بغور جائی زہ لیا تو وہ کھل کر ہنسا۔

''یار انجوائے کر رہا ہوں۔۔۔آئی مین سیریسلی اگر ایسی کلیکشن تھی تو میرے ساتھ کیوں شئیر نہیں کی؟ بڑی بے وفا ہو بیوی'' وہ نچلا لب دانت تلے دبائے مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کرتا سرخ ہوا جا رہا تھا۔

عجوہ نے بے ساختہ ٹھنڈی آہ بھری، رماب اب اس بات کو کھل کر انجوائے کرنے والا تھا۔

''آپ فریش ہو جائیں۔۔تھکے ہوئے آئے ہیں'' عجوہ نے زچ ہونے کی بجائے سکون سے جواب دیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔رماب ہنس کر نفی میں سر ہلاتا اپنا ڈریس لیکر واشروم میں گھس گیا۔۔۔

ہانیہ کی شادی سے ایک روز بعد عذبہ اور دارام کا رسیپشن تھا۔۔

دارام کی لائی ڈل گولڈن اور مہرون کمبی نیشن کی میکسی پہنے عذبہ اس بار بھی پارٹی میک اپ کیے سب کی توجہ کھینچ رہی تھی اس کے ساتھ ٹھہرا دارام جسکی دراز قد پر عذبہ کی فرمائش پر پہنا وائٹ کرتا شلوار بہت اچھا لگ رہا تھا سب سے الگ بات اسکے مغربی نقوش تھے، وہ ہمیشہ کی طرح سب کی نظروں کا مرکز بنا مسکرا رہا تھا۔

لائی لہ کی جلتی آنکھوں نے اسکے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ اور عذبہ کے چہرے پر شفق کی لالی بغور دیکھی تھی۔

عذبہ خوش تھی کیونکہ ایک دو دن تک ہانیہ کی واپسی کے ساتھ شائی نہ بیگم اور ثانیہ بھی دوبئی جانے کے لیے تیار ہو گئی تھیں، ثانی ایگزامز سے فری تھی تو انکا آؤٹنگ کا پروگرام بن گیا تھا۔۔۔ وہ گھر میں اکیلی ہو گی، دارام سارا دن نہیں ہو گا وہ مرضی سے چند دن جیے گی اور اس بات پر وہ اتنی خوش تھی کہ دارام بھی اسکے یوں خوش ہونے پر حیران رہ گیا تھا۔۔۔

اسے دیکھتی لائی لہ چند دن پہلے ہی ہانیہ کی شادی پر عذبہ کے ساتھ ہوئے حادثہ کو یاد کر کے تمسخر سے مسکرائی۔۔

جب ہانیہ کی مہندی پر پیرٹ اور اورنج کمبینیشن لہنگا پہنے عذبہ ہائی ہیلز کی وجہ سٹیج کی طرف جاتے ہوئے جانے کیسے پھسل کر گری تھی، اس نے سہارے کے لیے قریب پڑی چئیرز کو تھامنے کی کوشش کی جو نتیجہ میں اسکے ساتھ گریں اور ہال میں شور سا پیدا ہوا جسکی وجہ سے سب متوجہ ہوئے۔۔ عذبہ نے دیکھا تو کچھ لوگ اسکی طرف سنبھالنے کی غرض سے بڑھ رہے تھے جن میں دارام اور رباب بھی شامل تھے وہ مارے شرمندگی کے وہیں بیٹھی گھٹنوں میں منہ چھپا گئی۔۔ پیر مڑنے کی وجہ سے جو تکلیف ہوئی شرمندگی و ذلت میں دب کر رہ گئی تھی، دارام کے سہارے وہ برائی ڈل روم میں جا بیٹھی تھی اس کے بعد سارا وقت وہ باہر نہیں نکلی تھی۔

لائی لہ نے سر جھٹک کر سامنے دارام کو دیکھا۔

''تم پر پہلا حق میرا ہی ہونا چاہئیے تھا۔ مگر جی لو اپنی زندگی میں جلد یہ سب چھین کر تمہیں مجبور کر دونگی کہ تم دنیا کے دل چیرتے روپ دیکھ کر میری ہی زات میں سکون تلاشو گے دارام شاشیر ازی''

لائی لہ نے اس شاہانہ انداز واطوار والے انسان کو نثار ہوتی آنکھوں سے دیکھا جو آج عذبہ کے ساتھ ساتھ ہی تھا شاید اس دن کی وجہ سے احتیاط برت رہا تھا۔۔اسے ہمیشہ سے یونیک چیز پسند تھی۔۔اور دارام شا میں یہ خاصیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی، وہ اسی دنیا میں اس دنیا کے لوگوں سے الگ لگتا تھا۔ اسکی شخصیت میں بے پناہ کشش اور نرمی لائی لہ کو اسکی طلب میں مزید پاگل کرتی جا رہی تھی۔

وہ کچھ سوچ کر مسکرائی ی، عذبہ کا آج کا یہ من موہنا روپ سفیر کو مزید لائی لہ کی بات ماننے پر مجبور کر دے گا۔۔لائی لہ کو یکدم اطمینان محسوس ہوا اور اس نے اپنے موبائی ل پر عذبہ کی چند تصاویر بنائی یں۔ اس نے تصاویر سفیر کو سینڈ کیں جو ہانیہ کے بے حد اصرار پر بھی نہیں آیا تھا اور اب اپنے کمرے میں پڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔

''یہ روپ، یہ معصومیت صرف تمہارے لیے ہو سکتی ہے''لائی لہ کا میسج اور بھیجی گ ئی ی تصاویر پر سفیر مسکرایا۔

''تمہیں اندازہ نہیں لائی لہ کتنی بے تابی سے انتظار کر رہا ہوں اس لڑکی کو اپنی قید میں خود تک محدود کرنے کے لیے''سفیر عذبہ کی شرماتی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شیطانی لہجے میں بولا تھا۔۔

دارام اپنے گارڈز کی آتی کال پر ایک سائی ڈپر ہوا۔۔وہ بہت ضروری بات پر ہی کال کرتے تھے جانے آج کیا بات ہوئی ی۔۔

اور آگے سے جو اطلاع اسے دی گ ئی ی اس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔

بیلا پاکستان میں اور اسی کے گھر ؟آخر کون اسکی اتنی مدد کر رہا تھا؟

وہ حواس باختگی میں وہاں سے نکلتا عذبہ یا کسی کو بھی بتانا بھول گیا۔۔۔

ریسیپشن کا اختتام کا وقت ہو رہا تھا سٹیج پر کھڑی عذبہ اسکا انتظار کرتی رہ گ ئی ی اور وہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔

اسکے گھر والے بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے جب پوچھنے پر اس نے بتایا دارام کہاں اور کب گیا اسے بھی پتا نہیں چلا۔۔۔۔

"وہ ایسا ہی ہے، اسکے لیے کام زیادہ ضروری ہوتا ہے اسجد، آفس سے آئی ی ہو گی کال تو چلا گیا اسے یہاں کے طور طریقے ابھی سمجھ نہیں آتے۔۔اسے کیا پتا ریسیپشن پر اپنی دولہن کو یوں چھوڑ کر نہیں جاتے" شائی نہ بیگم نے بظاہر ہمدردی و نرمی سے یہ بات اپنے بھائی ی کو سمجھائی ی تھی مگر ان کی نظروں میں عذبہ کو دیکھتے ہوئے جو تمسخر اور جتاتا ہوا احساس ابھرا تھا عذبہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔

''عذبہ کو ہم لے جاتے ہیں پھر۔۔چند دن رہ لے گی اور دارام کو جب فرصت ملے آکر لے جائے گا''
اسجد صاحب نے ضبط سے کہتے ہوئے عذبہ کی طرف دیکھا جو خالی خالی نظروں سے ان کے چہرے دیکھ رہی تھی۔

''نہیں بابا۔۔کوئی ی بات نہیں وہ بھول گ ئی ے ہونگے۔۔۔میں آپ سے ملنے پھر کبھی آجاؤ نگی''
وہ فوراً سنبھل کر اسجد صاحب کو اطمینان دلانے کی کوشش کرتی مسکرائی ی۔

شائی نہ بیگم نے اسکا دارام کی سائی ڈ لینا محسوس کیا تو بے اختیار اسکا چہرہ دیکھا۔

''عذبہ میں دارام سے بات کر لیتا ہوں۔۔اگر وہ زیادہ بزی ہے تو چلتے ہیں ناں گھر، ہمیں بھی وقت دو''
رماب شگفتگی سے بولتے ہوئے ماحول کی تلخی کم کرنے لگا۔

وہ کال ملاتا رہا مگر جانے دارام کہاں گم ہو گیا تھا اور عذبہ شرمندگی محسوس کرنے کے باوجود اسکے لیے فکر مند ہوئی ی۔۔

وہ ایسا لاپرواہ بالکل نہیں تھا، اس نے اب تک جسطرح عذبہ کا خیال رکھا تھا اس سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ واقعی کسی ضروری کام کی وجہ سے چلا گیا ہو گا۔

''میں پھپھو کے ساتھ چلی جاؤ نگی۔۔۔آپ لوگ فکر نہیں کریں۔۔''عذبہ نے بات ختم کی، پھپھو کے آفر نا کرنے کے باوجود زبردستی ان کے ساتھ جانے پر عذبہ کے دل میں دارام کی لاپرواہ ی گڑھ گ ئی ی تھی۔۔

وہ اپنے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو اگنور کرتی پھپھو اور رانیہ آپی کی طنزیہ باتیں سنتی ایک بار پھر دارام سے ناراض ہونے لگی تھی۔۔

''دارام اتنا کئیر لیس کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے اچھا خاصہ زمہ دار انسان لگتا تھا'' گھر آکر بھی اسجد صاحب غصہ کرتے رہے۔۔

''بابا آج تک اس نے ایسا نہیں کیا۔۔ مجھے فکر ہو رہی ہے اسے کوئی پرابلم تو نہیں'' رماب نے انہیں ٹھنڈا رکھنے کے لیے نرمی سے کہا تو وہ بھی خاموش ہو گئے۔۔

''عذبہ سے کال کر کے پوچھ لیں'' کنزہ بیگم نے انہیں توجہ دلوائی۔

''عذبہ سے میسجنگ کرتی عجوہ حیرت سے عذبہ کا میسج پڑھ رہی تھی۔

''عذبہ کہہ رہی ہے سب ٹھیک ہے دارام بھائی بھی گھر پہنچ گئے'' عذبہ نے بتایا تھا دارام گھر پر تھا اور اسکی فرسٹ وائف آئی ہوئی ہے۔۔ عجوہ فی الحال وہ بات چھپا گئی۔

اسجد صاحب اور کنزہ بیگم وہاں سے گئے تو وہ رماب کی طرف مڑی۔

''م۔۔مجھے لگا تھا وہ۔۔وہ دارام بھائی کی وائی ف پاکستان نہیں آئے گی۔۔مگر۔۔۔'' عجوہ اٹک اٹک کر بولتی رماب کو بھی پریشان کر گ ئی ی۔

''کیا ہوا؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟'' رماب نے اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔

''رماب، دارام بھائی کی فرسٹ وائی ف آگ ئی ی ہے۔۔۔اس لیے وہ جلدی چلے گ ئی ے تھے'' عجوہ نے فکر مندی سے لب کچلتے ہوئے بتایا۔

اسے اپنی جلد بازی پر افسوس ہوا۔۔عذبہ اسکے مشورے کی وجہ سے پھنستی چلی جا رہی تھی اور اب تو شاید یہ معاملہ ہی ختم ہو جائے، دارام کی فرسٹ وائی ف کا آنا کوئی ی خوشی کی علامت تو ہر گز نا تھی۔

''اوہ۔۔۔عذبہ کو وہاں نہیں جانا چاہ ئی یے تھا، اسے ہم لے آتے۔۔وہاں پتا نہیں کیا ڈرامہ لگے پھپھو سے تو امید ہی نہیں عذبہ کے لیے کوئی ی حرف بولیں گی۔'' رماب کو عذبہ کی فکر ستا رہی تھی مگر اب وہ جا کر اسے نہیں لا سکتا تھا۔۔

وہ سب حیرت سے اس گولڈن بالوں والی حسن و ادا کی ملکہ کو تک رہے تھے جو سامنے کروفر سے بیٹھی سب کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے وہ کمتر ذات ہوں۔

صوفے پر بال مٹھیوں میں بھنچے بے بس سا بیٹھا دارام ان کے آنے پر سیدھا ہوا۔

"دارام یہ۔۔۔" ثنائی نہ بیگم نے حیرت سے سوال کیا جبکہ عذبہ کی پھٹی پھٹی آنکھیں اس حسین بلا پر جمی تھیں تو کیا اس کے لیے دارام اسے وہاں اکیلا چھوڑ آیا تھا۔۔؟

"یہ بیلا۔۔ ملنا چاہتی تھی تو چلی آئی ی۔۔" دارام نے سنبھل کر انہیں جواب دیا۔

"So tell me who is the one... took my place and lived with you.."

(تو بتاؤ ان میں سے کون ہے۔۔ جس نے میری جگہ لی اور تمہارے ساتھ رہی)

بیلا نے رانیہ، ثانیہ اور عذبہ کو دیکھتے ہوئے دارام سے سوال کیا۔

"Here is she.. azbah.."

رانیہ نے اسے جواب دیتے ہوئے پتھر بنی عذبہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر عذبہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی ی۔۔

دارام بے اختیار اٹھ کر انکے پاس پہنچا۔

"Bella... she is innocent.. I admit my fault but dont touch her..

(بیلا۔۔ یہ معصوم ہے۔۔ میں اپنی غلطی مانتا ہوں لیکن اسے ہاتھ مت لگانا)

دارام کی سنجیدگی سے کہی بات پر بیلا نے چونک کر اسے دیکھا، اسے اچانک ہی متھلڈا کی بات یاد آئی ی تھی، جس نے سمجھایا تھا کہ ایڈم کی وائی ف سے اپنا حساب ایڈم کے سامنے کبھی مت لینا ورنہ ساری عمر اسے اپنا نہیں بنا پاؤ گی۔۔اسے بھی اب یہی لگ رہا تھا۔اسے ایڈم کو اسکی دلی رضامندی کے ساتھ حاصل کرنا تھا وہ بداحتیاطی سے کوئی ی قدم اٹھا کر اسکا دل برا نہیں کر سکتی تھی۔

"Hi snow white.. so you got attention of adam shaw....?

How brave.. nah?"

بیلا نے تمسخر سے اسکا جائی زہ لیا۔۔وہ لڑکی اسکے سامنے کچھ نہیں تھی، عام سی بزدل اور اعتماد کی کمی چہرے پر واضح تھی۔

عذبہ نے اسکی نظروں سے پریشان ہو کر دارام کو دیکھا، اسے لگا دارام اب اسکا نہیں رہے گا۔اس نے کھو دیا دارام کو۔۔۔

”Its ok.. relax honey.. am not gonna kill you.. just i

wanted to see you..

well show me your room adam...

no doubt you have nice place.."

)کوئی ی بات نہیں۔۔پر سکون رہو۔۔میں تمہارے قتل نہیں کرنے والی۔۔بس تم سے ملنا چاہتی تھی۔۔خیر ایڈم مجھے اپنا روم دکھاؤ۔۔کوئی ی شک نہیں تمہاری جگہ اچھی ہے۔۔(

بیلا عذبہ کو اطمینان دلاتی مڑ کر دارام سے بولی اور ایک ستائی شی نظر اسکے شاندار گھر پر ڈالی۔دارام کی اٹکی سانس بحال ہوئی ی۔

کب سے تماشے کے منتظر شائی نہ بیگم اور رانیہ،ثانیہ شاکڈ سی بیلا کا بے نیاز رویہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

''میں۔۔۔میں دوسرے روم میں چلی جاتی ہوں''عذبہ منظر سے غائی ب ہونا چاہتی تھی بس،اس لیے جلدی سے بولی۔

دارام ایک نظر عذبہ پر ڈال کر بیلا کو لے جانے لگا،باقی سب بھی کمروں کی طرف چل پڑے تھے مگر مخالف سمت ایک فارغ روم میں جاتی عذبہ کے پاؤں ٹھٹکے تھے۔

بیلا نے پلٹ کر ایک سرد خونخوار نظر اس پر ڈالی تھی جو اسے اندر تک لرزا گ ئی ی تھی۔۔وہ جیسا نرم رویہ ظاہر کر کے گ ئی ی تھی اس کا دل اسکے بر عکس عذبہ کو ایڈم سے دور کرنے کے لیے جل رہا تھا۔۔مگر یہ طے تھا اسے جو بھی کرنا تھا ایڈم کے علم میں لائے بغیر ہی کرنا تھا۔۔۔

عذبہ چینج کر کے جیولری وغیرہ سے آزاد ہوتی بستر پر لیٹی تو شدید تھکن کے باوجود اسے نیند نہیں آئی ی۔۔بیلا کی نظریں بار بار یاد آنے پر خوف سا محسوس ہوا تھا۔

کافی دیر بعد دارام اسکے روم میں آیا تو وہ سوتی بن گ ئی ی۔۔ وہ پورا گھنٹہ اسکے پاس بیٹھا اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا پھر جھک کر اسکے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتے اس پر کمبل سیٹ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔ عذبہ ساکت سی پڑی رہ گ ئی ی تھی۔۔۔۔

اگلے روز دارام آفس نہیں گیا، رانیہ وغیرہ کی فلائی ٹ تھی انہیں ائی یر پورٹ چھوڑنے گیا تو پیچھے عذبہ اور بیلا اکیلی رہ گ ئی یں۔

عذبہ دارام کے روم سے اپنے ڈریسز لینے گ ئی ی تو روم کی بیک سائی ڈ پر بنے سوئی منگ پول کے پاس بیٹھی بیلا گلاس ڈور کھول کر اندر آئی ی، سامنے کھڑی عذبہ کو غور سے دیکھا۔

"You are nothing.. but how could you fool adam that he gave you my place?

)تم کچھ نہیں (عام) ہو۔۔ لیکن تم کیسے ایڈم کو پاگل بنا سکتی ہو کہ اس نے تمہیں میری جگہ دے دی۔۔) ؟

بیلا نے سرد سنجیدہ لہجے میں کہتے سینے پر ہاتھ باندھے، عذبہ نے بے اختیار اسکا چہرہ دیکھا وہ واقعی انتہا کی حسین تھی۔

"It was.. just an accident..."

عذبہ نے اسے وضاحت دینی چاہی جب اس نے آگے بڑھ کر اسکا بازو سختی سے پکڑ کر جھٹکا دیا، عذبہ کی چیخ نکلی۔

”I will never ignore your dirty game... just know your place..."

بیلا نے اسے پر تپش نظروں سے گھور کر کہا۔

وہ بول رہی تھی اور عذبہ کا جسم خوف سے سرد مجسمہ بننے لگا۔۔

وہ اسے وارن کر رہی تھی کہ ان کے درمیان کی کوئی ی بات ایڈم کو بتائے گی تو نقصان عذبہ کا ہی ہو گا۔۔ عذبہ دارام کو کسی ن ئی ی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی بیلا اس سے نا کہتی تب بھی وہ کبھی دارام کو کچھ نا کہہ سکتی، بیلا دارام کی محبوب بیوی تھی اور وہ زبردستی اسکی زندگی میں آئی ی تھی۔۔ یہ فرق عذبہ کیلیے بہت بڑا تھا۔

اور اسکی یہ سوچ اسے مفلوج کر رہی تھی۔ وہ بری طرح خوفزدہ ہوتی قدم بہ قدم بیلا سے دور ہونے لگی۔۔

"But... I am telling you.... you should leave adam as i am saying nicely..."

)لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں۔۔ میں اچھے سے کہہ رہی ہوں تو تم ایڈم کو چھوڑ دو(

عذبہ کا جی چاہا چیخ چیخ کر روئے۔۔اسے بیلا سے ڈر لگ رہا تھا مگر وہ اسکے سامنے کچھ بول ہی نہیں پائی ی۔۔۔۔۔

بیلا تمسخر سے اسے دیکھ کر باتھ لینے چلی گ ئی ی تھی، عذبہ وہاں سے بھاگ کر اسی کمرے میں بند ہو گ ئی ی جواب اسکا ٹھکانہ تھا۔۔۔

دارام انہیں ائی یر پورٹ چھوڑ کر واپس آیا تو سیدھا عذبہ کے پاس جا پہنچا۔

وہ بستر میں یوں پڑی تھی جیسے زندگی آج اور ابھی ختم ہونے والی ہے۔۔

''عذبہ۔۔'' دارام نے اسے پکارا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی ی، پہلے اسے دیکھا پھر ایکٹنگ کر لی کہ وہ سو رہی ہے۔۔آج اسکی حرکت پر وہ مسکرا بھی نہیں پایا تھا۔

''میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔مگر مجھے سمجھ نہیں آ رہی تم مجھے ایوائی ڈ کیوں کر رہی ہو؟'' وہ اس کے پاس بیٹھ کر شکستگی سے بول رہا تھا وہ بھی مزید ایکٹنگ کیے بنا اٹھ کر بیٹھ گ ئی ی تھی۔

''آپکی وائی ف آگ ئی ی ہے۔۔انہیں وقت دیں۔۔'' عذبہ کی نظریں دروازے پر تھیں کہ کہیں بیلا نا آجائے دارام کو اسکا رویہ عجیب لگا۔

''اور تم کون ہو؟ تم رات سے اس روم میں شفٹ ہو گ ئی ی ہو۔۔ کیا میں نے کہا تھا کہ بیلا کے لیے جگہ خالی کرو؟'' وہ سنجید گی سے بولتا اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔ چہرے پر افسوس کا رنگ چھلک رہا تھا۔

''تو آپ نے یہ بھی تو نہیں کہا کہ میں روم میں چلوں۔۔'' وہ الٹا اسی سے شکوہ کرنے لگی۔ دارام کو حقیقتاً معاملہ کی سنگینی کا احساس ہوا۔۔ وہ خود اپنی جگہ چھوڑ کر اس سے امید لگائے ہوئی ی تھی کہ اسے اسکا مقام دلائے؟ وہ اسکی منطق نہیں سمجھ پایا۔

''میں ضرور کہتا اگر تم نا بولتیں۔۔ میں بیلا کو روم دکھا کر کسی اور روم میں شفٹ کر دیتا۔۔ وہ کبھی تمہارے ساتھ رہنا پسند نا کرتی۔۔ مگر تم نے خو ہی فیصلہ کر لیا۔۔ مجھے بتاؤ جب تم یہ بات کہہ چکی تھیں میں اسکے بعد کیسے بیلا سے کہتا کہ وہ جائے تمہارے روم سے؟ تم جانتی تھیں عذبہ کہ میں میریڈ ہو اور یہ بھی کہ مجھے وہ رشتہ ہر حال میں نبھانا ہے پھر مجھ سے کیا توقع کرتی ہو؟ تم نے واقعی بس مجھ سے اس لیے شادی کی تھی کہ اس کنڈیشن سے نکل سکو؟ کیا میں بس تمہاری ضرورت ہوں؟'' دارام کے الفاظ پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا۔۔ اسے انتظار کرنا چاہئی یے تھا، مگر اسے تو بس یہی لگا تھا دارام بیلا کے ہوتے اسے کوئی ی مقام نہیں دے گا، وہ جلد باز تھی اور یہی اسکی غلطی تھی۔۔ وہ لب کچلتی سر جھکا گ ئی ی۔

''میں۔۔ میں نے تب واقعی اسی لیے شادی کی تھی مگر۔۔۔ ایسا نہیں ہے کہ میں اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار ہوں۔۔ میں تو بس۔۔۔'' عذبہ خفت و شرمندگی سے بول نہیں پا رہی تھی۔

''تمہیں لگا بیلا آگ ئی ی ہے تو سب ختم۔۔ کیا اب تک جو میں نے تمہارا خیال رکھا اسے تم نے ترس یا ہمدردی سمجھا؟ میری محبت سمجھ نہیں آئی ی؟ کیا تمہیں لگتا ہے میں کبھی بھی تمہیں یوں چھوڑ دونگا؟'' دارام نے دلگرفتگی سے بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں اپنا عکس کھوجنا چاہا مگر وہاں خوف کے علاوہ اسے کچھ نظر نہیں آیا تھا۔

''تو کیا نہیں جائی یں گے آپ امیر کہ واپس؟ آپ بیلا کو چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں ناں پھر مجھے ان کمزور امیدوں میں مت الجھائی یں۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے جب میں آپکی عادی ہو جاؤ نگی تو آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔ اس لیے میں کوئی ی جھوٹا خواب نہیں دیکھ رہی'' عذبہ نے اسکی محبت کے لفظ کو ہی جھٹلا دیا۔۔ یہ طے تھا وہ اس پر یقین نہیں کرے گی۔۔ اس نے اپنے دماغ میں بٹھا لیا تھا وہ بس مجبوری ہے دارام کی۔۔ اور دماغ جو دکھائے آنکھیں وہی دیکھتی ہیں۔۔

''میں تمہیں نہیں چھوڑونگا۔۔ چاہے میں امیر کہ چلا جاؤں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں۔۔ تم مجھ سے جڑ چکی ہو تو تمہیں بھی ساتھ رکھونگا۔۔ چاہے تم اسے جھوٹی امید سمجھو یا کچھ بھی۔۔ میں رات بھی آیا تھا تمہارے پاس۔۔ میں تب بھی تمہیں روم میں لے جانا چاہتا تھا بیلا کو میں سمجھا لیتا۔۔ مگر تم تب بھی سونے کی ایکٹنگ کیے رہیں۔۔ تم اپنے فیصلے خود لے رہی ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا'' وہ تھکے تھکے سے لہجے میں بول رہا تھا، عذبہ اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں سچائی ی تھی اسکا لہجہ مضبوط تھا۔۔

عذبہ کا جی چاہا اس پر یقین کرے اور وہ کر ہی گ ئی ی یقین مگر اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے دارام کو ڈھونڈتی بیلا روم میں آگ ئی ی تھی۔۔عذبہ کا دارام کی طرف بڑھا ہاتھ رک گیا۔

"Adi what about long drive or dinner outside..? C'mon am your guest...

)ایڈی لانگ ڈرائی یو یا باہر ڈنر کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ چلو بھی میں تمہاری مہمان ہوں۔۔۔(

بیلا نے دارام سے کہتے ہوئے ایک جلتی نظر عذبہ پر ڈالی تو وہ اپنی گود میں رکھے خالی ہاتھ دیکھتی آکورڈ محسوس کرنے لگی۔۔

"Sure... azbah come with us..

دارام نے اسے جواب دیتے ہوئے عذبہ کو بھی انگلش میں ہی کہا تاکہ بیلا جان لے۔۔

عذبہ اسکا چہرہ تکنے لگی بیلا نے لب سختی سے بھینچ کر عذبہ کو گھورا۔۔

''میں نہیں جانا چاہتی، آپ لوگ جائیں۔۔آپ جانتے ہیں ناں مجھے باہر جانا نہیں پسند۔۔''عذبہ نے آہستگی سے معذرت کرتے ہوئے دارام کو التجائی یہ لہجے میں کہا۔وہ بیلا کے ساتھ باہر جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔

''عذبہ میں بھی تو ساتھ ہو نگاناں ؟'' دارام نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر اسکے خوف کو سمجھنے کی ناکام کوشش کی۔انکی باتیں سمجھنے کی کوشش کرتی بیلا نے دارام کا عذبہ کے ہاتھ تھامنے پر تن بدن میں آگ لگی

"Adam.. are you just begging her to stay with you????

بیلا نے اپنے ازلی غصیلے انداز سے اسے دیکھا۔

''of course bella.. i cant leave her alone behind...

(ظاہر ہے بیلا۔میں اسے پیچھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا) دارام نے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے عذبہ کو دیکھا جو پریشان سی دونوں کی بحث سن رہی تھی۔

''عذبہ اٹھ کر تیاری کر لو۔۔میں کوئی ی بہانہ نہیں سنو نگا'' دارام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کھڑا کیا۔بیلا پیر پٹختی وہاں سے چلی گ ئی ی۔

''میں اپنی ضرورت کی چیزیں لے آئی ی تھی یہاں'' دارام اسکا ہاتھ پکڑے روم سے جانے لگا تو اس نے جھجھک کر کہتے ہاتھ چھڑوایا۔

دارام نے اسکی جلد بازی پر ایک شکایتی نظر اس پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔

عذبہ الجھن زدہ سی کھڑی تھی؟ وہ کیوں ناراض ہو رہا ہے؟ اسے کیا کرنا چاہئیے تھا، بیلا سے لڑتی؟ ضد کر کے روم میں رہتی؟ یا پھر بیلا کے ساتھ ساتھ وہ بھی دارام سے لڑ جھگڑ کر مقابلہ کر کے اسے مزید پریشان کرتی؟ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

بیلا کے تیور بھی خطرناک تھے جیسے اکیلے ملنے پر مار ہی ڈالے گی اوپر سے دارام کی ناراضگی۔۔ اسکا بند دماغ مزید بند ہو رہا تھا۔

وہ اپنے مخصوص انداز میں تیار ہوئی ی تھی، جینز پر سیاہ کرتا اور سٹالر لپیٹ لیا، ناکوئی ی میک اپ نا ایکسٹرا میک اوور سٹائی ل۔۔

سیاہ لباس اسکی سفید شفاف رنگت پر جچ رہا تھا، اپنی چھوٹی سی ناک پر چشمہ ٹکا کر وہ پانچ منٹس میں تیار تھی...

دارام اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسکے پاس آیا، مگر اسکے پیچھے آتی بیلا نے اسکی تیاری دیکھ کر منہ بگاڑا۔۔

”Is she ready.. with this look?

بیلا کے استہزائی یہ سوال پر دارام نے بیلا کو سنجیدگی سے دیکھا، مگر عذبہ کو فرق نہیں پڑا۔۔اسکا حلیہ، اسکی ڈریسنگ یہ واحد چیز تھی جس پر وہ ہمیشہ مطمئن رہتی تھی اور اسے کوئی شرمندگی نہیں ہوتی تھی۔

"Why? she is looking cute..let's go..

دارام نے اپنائیت سے عذبہ کا گال تھپتھپایا اور انہیں لیے باہر نکلا، بیلا نے بغور اسکا گلابی پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔۔اس نے جتنا اس لڑکی کو کمتر سمجھا وہ اتنا اسکے اعصاب پر سوار ہوتی جا رہی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے عذبہ نے پھر سے دارام کا دماغ خراب کر دیا، وہ بنا کہے پیچھے بیٹھی اور بیلا مغرور سی گردن اکڑائے اسکا ہر قدم پر ہار مان لینا انجوائے کر رہی تھی۔

دارام کو عذبہ پر غصہ آنے لگا، وہ اسکے سمجھانے کے باوجود ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتی وہی بیوقوفیاں کر رہی تھی۔

کیا اسے اس رشتہ اور دارام میں واقعی کوئی دلچسپی نہیں؟ اور دارام کو اسی بات پر یقین ہونے لگا، آخر کوئی بھی لڑکی اپنی جگہ اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ سکتی ہے؟

وہ سوچوں میں الجھا ہوا تھا، عذبہ جتنی سادہ اور عام سی لڑکی تھی اسکے دماغ کی پیچیدگیاں سمجھنا بہت مشکل تھا، وہ کیا سوچ رہی ہے اور کیا کرنے والی ہے یہ جاننا مشکل ترین ہوتا تھا۔۔

بیلا باتیں کر رہی تھی۔۔راستوں پر اور لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کر رہی تھی اور وہ بس ہوں ہاں میں جواب دیتا کھویا کھویا سا تھا۔

”دا۔۔رام۔۔۔“عذبہ کی کمزور پڑتی مدھم آواز پر وہ چونکا اور بیک مرر سے اسے دیکھا۔

”please open the window,i cant breath..

عذبہ نے شاید بیلا کو مخاطب کیا تھا جس نے گاڑی کے شیشے بند کروائے تھے۔

دارام نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکی۔

”عذبہ۔۔تم ٹھیک ہو؟“وہ پریشان سا ڈرائی یونگ سیٹ سے اتر کر پچھلا دروازہ کھولے اس پر جھکا ہوا تھا جس کا جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا اور ہونٹ سفید ہو رہے تھے۔

”میں بند گاڑی۔۔۔میں سفر۔۔۔نہیں کر سکتی۔۔میں نے۔۔۔کہا تھا۔۔ناں۔۔مجھے نہیں جانا۔۔“

عذبہ کی آواز گہری کھائی ی سے آتی محسوس ہو رہی تھی اور جسم بے جان ہو رہا تھا۔۔

”آئی م سوری مجھے اندازہ نہیں ہوا۔۔ورنہ میں بالکل بند نا کرتا شیشے۔۔ہاسپٹل چلتے ہیں“دارام پریشانی سے اسکے ٹھنڈے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے بولا اور پیچھے ہونا چاہا مگر عذبہ نے اسکی شرٹ مٹھی میں دبا کر اسے روکا۔

”اب فریش ائی رلی ہے۔۔میں ٹھیک ہو جاؤ نگی ابھی۔۔پلیز اب شیشہ بند نا کیجئی یے گا“وہ اسے روک کر التجائی یہ بولی۔

بیلا کا اس سارے منظر پر مزاج برہم ہونے لگا،ایڈم کی فکر اور اس لڑکی کا ڈرامہ۔۔

”just let's go home.. I cant bear her..

بیلا نے بدمزگی سے کہا، دارام خاموش رہا وہ نا بھی کہتی تب بھی وہ عذبہ کی حالت دیکھ کر اب گھر ہی جانا چاہتا تھا۔

بیلا کو تضحیک سی محسوس ہو رہی تھی، کیا وہ لڑکی ڈرامہ کر رہی ہے؟ اسے اپنی حیثیت جتانے کے لیے؟ ایڈم نے جیسے بنا کچھ کہے گھر کی طرف گاڑی موڑی تھی بیلا سمجھ گئی وہ اس کے کہنے سے پہلے یہی کرنا چاہ رہا ہے۔۔

''کیا وہ بہت بری ہے؟ جھگڑا کرتی ہے؟'' عجوہ کال پر اس سے بات کرتی تاسف سے زیادہ اشتیاق سے بول رہی تھی، ساتھ بیٹھے رماب نے نفی میں سر ہلا کر اسے دیکھا۔

''وہ لڑتی نہیں ہے مگر اچھی بھی نہیں ہیں۔۔ مجھے کہتی ہے چلی جاؤ۔۔'' عذبہ نے منہ بنایا، بیلا کا سوچ کر ہی اسکا حلق کڑوا ہو گیا تھا۔

''شکر ہے پاکستانی سوتن نہیں تھی۔۔ ورنہ روزانہ فلم چلتی اور جھوٹے الزامات، مار دھاڑ کر کے دارام بھائی کی اور تمہاری زندگی اجیرن کر دیتی۔۔'' عجوہ نے تشکر کا سانس بھرا اور اطمینان سے مسکرا کر بولی۔

''وہ اتنی سیدھی بھی نہیں ہے، موقع ملتے ہی پھاڑ کھانے کو دوڑتی ہے، اتنے سرد اور خوفناک لہجے میں بولتی ہے کہ خون آدھا خشک ہو جاتا ہے، اور جب موقع نا ملے تو اپنی سبز آنکھوں سے زہریلی نظر ڈال کر کام چلا لیتی ہے۔۔ وہ مجھے۔۔'' عذبہ تیزی سے بوتے بولتے رکی، جیسے وہ کچھ بتاتے بتاتے چونکی تھی پھر سر جھٹکا۔

''یہ سب اگنور کر دو۔۔ دارام بھائی تو ٹھیک ہیں ناں؟ تو وہ میڈم چند دن کی مہمان ہے جیسے آئی ہے اسی منہ سے واپس چلی جائے گی'' عجوہ نے اسے ہلکے پھلکے انداز میں سمجھایا تاکہ وہ پریشر نا لے۔

''تو ایسا کریں آپ بھی ایک فارنر سوتن لے آئیں۔ چند دن اس کے ساتھ چِل کریں، رماب بھائی تو ٹھیک ہونگے ناں؟ وہ بھی ایک دن چلی جائے گی'' عذبہ کی فراٹے بھرتی زبان کے طنز۔۔ عجوہ توبہ توبہ کرنے لگی۔

''بالکل اونٹ کی نسل سے لگتی ہو قسم سے۔۔ موقع ملتے ہی بدلہ چکانے والی۔۔ یہ جو زبان سے تلوار کا کام یہاں لیتی ہو، اس پر بھی آزمایا کرو۔۔ وہاں کیوں گھگھی بندھ جاتی ہے'' عجوہ نے دانت کچکچا کر اسے جواب دیا جو کبھی کبھی زبان درازی کی حد کر دیتی تھی۔

''مجھے انگلش میں سہی سے لڑنا ہی نہیں آتا اور اردو اسے سمجھ نہیں آتی'' عذبہ روہانسی آواز میں بولتی عجوہ کو کھلکھلانے پر مجبور کر گئی۔۔ رماب جو عذبہ کی وجہ سے پریشان تھا اسکی کھلکھلاہٹوں پر اطمینان سے مسکرایا اگر وہ ہنس رہی تھی مطلب عذبہ رو نہیں رہی اگر رو نہیں رہی تو پھر وہ ٹھیک تھی۔

”عذبہ بس تم اسکی بات مت سنا کرو۔۔وہ جو بھی کہتی ہے اگنور کرو۔۔زیادہ تنگ کرے تو دارام بھائی ی کو بتانا اگر وہ بھی زیادہ اسی کی سائی ڈ لینے لگیں تو۔۔۔“عجوہ کی تیزی سے چلی زبان رماب کے آنکھیں دکھانے پر رکی۔۔

وہ تو بھول گ ئی ی تھی رماب کے پاس بیٹھی ہے،وہ بہانے سے کھسکتی وہاں سے دور ہوتی صوفے پر جا بیٹھی۔۔

”دیکھو دارم بھائی ی بھی اسکی سائی ڈ لیں تو کسی بھی تکلیف کا بہانہ کر کے جتنا ہو سکے زور و شور سے رونا دھونا۔۔وہ انتہا درجے کے نرم دل ہیں۔۔ساری عشق و عاشقی بھول کر تمہارے سرہانے بیٹھ جائی یں گے۔۔اور انہیں اکیلا تو بالکل نا چھوڑنا۔۔اپنے روم سے باہر مت جاؤ۔اور چلو تم ہر وقت شکایت لگا کر بری نہیں بننا چاہتیں تو چپ چاپ اس گوری میم کی چالاکیوں سے بچ کر رہو۔۔اس کے ساتھ اکیلے میں بیٹھنا ہی نہیں۔۔کوئی ی کام کہے تو ان سنا کرنا۔۔ان فیکٹ انگلش میں بات مت کرو۔۔یوں ظاہر کرو اسکی لینگویج ہی نہیں آتی، گونگی بہری بن جاؤ بس۔۔۔“عجوہ سرگوشی میں بولتی اسے نادر مشوروں سے نواز رہی تھی اور وہ عجوہ سے بری طرح متاثر ہوتی ایک ایک بات اقوال زریں کی طرح پلو سے باندھتی چلی گ ئی ی۔۔

”میں سمجھ گ ئی ی ہوں،اب میں ایسا کرونگی“عذبہ ایک بار پھر سے ہمت بڑھتی محسوس کر رہی تھی، عجوہ نے مزید بھی کچھ مشورے دئی یے اور کال کاٹ کر مسکرائی ی۔

''یہ جو تم وہاں بیٹھ کر سرگوشیوں میں پھاپھا کٹنیوں کی طرح پٹر پٹر بول رہی تھیں اگر عذبہ نے کوئی ی الٹا سیدھا کام کیا ناں تمہاری خیر نہیں۔۔'' رماب نے اسے گھور کر کہا تو وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی اس کے پاس جا بیٹھی۔۔

''کبھی آپکو بھی کسی مشکل میں میری ضرورت ہو تو بتائی یے گا آپکو کیا پتا آپکی بہن کی زندگی میرے مشوروں سے ہی خوشگوار ہے'' عجوہ نے گردن اکڑا کر کہا لہجے میں اتراہٹ نمایاں تھی۔

''اچھا؟ مجھے بھی مشورہ چاہئی یے۔۔'' رماب نے اسکے گرد بانہوں کا حصار باندھ کر اسے اپنے قریب کیا۔ وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔

''میری بیوی مجھ سے چھپ کر بولڈ موویز دیکھتی ہے اور مجھے لفٹ نہیں کرواتی تو مجھے ایک گرل فرینڈ کی ضرورت پڑنے لگی ہے رومانس کرنے کے لیے۔۔'' رماب کی آنکھوں میں شرارت کوٹ کوٹ کر بھری تھی اور لبوں پر شوخ مسکان مچل رہی تھی، اسکے جملوں پر عجوہ خفت اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے سے گھورنے لگی، دارام نے ابرو چڑھا کر دیکھا جیسے کہتا ہو اب مشورہ دو۔۔۔۔۔

''ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپکو ایک انسانی جان خطرے میں نہیں ڈالنی چاہئی یے۔۔ گرل فرینڈ نامی کوئی ی حسرت ہے تو دل سے نکال دیں میرے ہاتھوں نہیں بچے گی وہ۔۔۔'' عجوہ نے اسکے کندھے پر ناخن گاڑتے سیدھا سیدھا چڑیلوں جیسا انداز اپنایا تو رماب نے بے اختیار کراہ کر اسکا ہاتھ ہٹایا۔

”تم تو خون پینے والی بلا ہو۔۔خود کو تو پھنسایا ہے میں پاگل نہیں ہوں مزید تمہاری دشمنی پالوں“رماب نے مسکرا کر اسکی ناک دبائی ی، عجوہ نے ایک جتاتی نظر اس پر ڈالی اور سکون سے اسکے کندھے پر سر ٹکایا۔

(عذبہ تو پاگل ہے۔۔کہا بھی تھا پہلے بندہ مٹھی میں کرو پھر رعب جھاڑو اور خوش رہو)وہ دل میں رماب کی محبت اور مان کا سوچ رہی تھی مگر وہ نابلد تھی کہ عذبہ کو محبتوں کے نرم رنگوں کی پہچان نہیں کروا پائی ی اور عذبہ دارام کا بس خود سے جڑا نام بچاتی خود کو تکلیف دئی یے جاتی تھی۔۔۔

عذبہ کال بند ہوتے ہی بستر میں خود کو چھپاتی سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

ڈرائی یو سے واپس آتے ہی دارام اسے سیدھا اپنے روم میں لایا تھا اور اسے ریسٹ کرنے کا کہہ کر باہر بیلا کے پاس جا بیٹھا۔

وہ اب بالکل ٹھیک تھی،اس نے سوچا تھا عجوہ سے بات کر کے اپنے حالیہ ٹھکانے کی طرف چلی جائے گی مگر عجوہ کی باتوں سے اس نے یہی بہتر سمجھا کہ اب یہاں سے نا نکلے۔۔وہ آنکھیں بند کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی تاکہ دارام اسے نا نکال سکے۔

باہر بیلا سے باتیں کرتے دارام نے اسے دوسرا بڑا کمرہ کھول دیا۔

جانے بیلا کیا سوچے بیٹھی تھی کہ بنا بحث کیے اسکی بات مانتی روم میں بند ہو گ ئی ی۔

دارام کمرے میں آیا تو عذبہ کمبل میں سکڑی سمٹی گٹھڑی بنی سو رہی تھی۔

''عذبہ۔۔ کیا تم اپنے کمرے میں نہیں جاؤ گی؟'' دارام نے اس پر جھک کر سوال کیا اور مسکراہٹ دبا کر اسکی ایکٹنگ دیکھی۔

''میں نہیں جا سکتی، آج آپکے ساتھ رہو نگی۔۔ طبیعت نہیں ٹھیک میری آپکو اندازہ بھی ہے کتنی پریشانی ہوتی ہے مجھے اکیلے میں؟'' عذبہ اسی حالت میں سوتے ہوئے بولی اور آنکھوں میں آنسو بھی بھر لائی ی۔

''کیا تمہاری طبیعت پھر سے خراب ہو رہی ہے؟ مجھے یاد ایسا آ رہا ہے تم نے کہا تھا کہ تم بالکل ٹھیک ہو'' دارام نے اس ڈرامے باز کی ایکٹنگ پر ہنسی دبا کر سنجیدگی سے پوچھا۔

''دارام۔۔'' وہ کمبل ہٹا کر اسے دیکھتی رونی آواز میں اس سے بولی۔

''میری وہ والی طبیعت نہیں خراب۔۔ میری تو یہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے۔۔ بلکہ شیشے جو کھلے تھے اتنی فاسٹ ڈرائی یو کی آپ نے، تو ٹھنڈ سے طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔ بیلا کو کوئی ی اور روم دکھا دیں ناں''

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر منت بھرے لہجے میں بولتی اسے متوجہ کر گ ئی ی تھی۔ دارام نے اسکی ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کر کے اس کے بکھرے بال سمیٹے اور اسکے ماتھے کو نرمی سے چھوا تو وہ خود میں سمٹی۔

"تمہاری کوئی ی طبیعت نہیں خراب۔۔۔۔یہ تمہاری جگہ ہے اس کے لیے تمہیں ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔" دارام نے نرمی سے اسے اطمینان دلایا، عذبہ کو شرمندگی ہوئی ی اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر مگر اگلے ہی کچھ لمحوں میں وہ سکون سے بیٹھی دارام کے لیپ ٹاپ پر "ون پیس" اینیمز دیکھتی ہاتھوں سے اشارے کرتی، چہرے پر سینز کے ساتھ ساتھ تاثرات بدلتی بار بار اپنا چشمہ ٹھیک کرتی اسے بھی سٹوری بتا رہی تھی۔ دارام تو بس اسکی حرکتوں سے محظوظ ہوتا اسے دیکھ رہا تھا۔

اور اپنے کمرے میں لیٹی بیلا دارام کی دوسری بیوی کے لیے توجہ اور محبت کو گہرائی ی تک پہچانتی سوچ رہی تھی کہ اسے زبانی ازیت دینا ناکام جا رہا تھا تو اسے جسمانی اذیت اور ذہنی ٹارچر کر کے ہی ایڈم سے دور کر سکتی تھی۔ اس نے موقع کا فائی دہ اٹھا کر ایڈم حاصل کیا تھا اور اتنی آسانی سے جانے نہیں دے سکتی تھی اسے۔۔۔۔

عذبہ اپنے لیے خود چائے بناتی بیلا سے کنارہ کیے کچن میں کھڑی تھی، دارام آفس جا چکا تھا اور بیلا جو اس کے ساتھ ہی گ ئی ی تھی کچھ وقت پہلے واپس آگ ئی ی تھی۔

ان دنوں پھر سے زیادہ اینیمیز دیکھنے کی وجہ سے آنکھوں میں پانی مسلسل آرہا تھا جسے وہ ہر تھوڑی دیر بعد گلاسز اتار کر ٹشو سے صاف کرتی اکتاگ ئی ی تھی۔

بیلا کچن کے دروازے پر ٹھہری اسے دیکھ رہی تھی، کام کرتی ملازماؤں کو اشارے سے جانے کا کہا تو وہ اس نک چڑھی گوری میم سے پہلو بچاتیں باہر نکلیں۔۔آنکھوں سے پانی ٹشو میں جذب کرتی عذبہ نے چونک کر سر اٹھایا جب بیلا نے بہت آرام سے گلاسز اسکے ہاتھ سے لیے اور تمسخر سے مسکرائی ی۔

"So you are blind.. woww..

اسکی آواز پر دھندلائی ی نظروں سے اسے تکتی عذبہ نے بے بسی کے احساس سے لب کاٹے۔

"No.. am not.. its just..."

عذبہ نے پریشانی سے کہنا چاہا جب بیلا نے اسکا بازو تھام کر اسے گرم ہوتی چائے کی کیتلی سے لگایا تو وہ درد سے چلائی ی۔

"Can you see your burned skin??"

بیلا نے قہقہہ لگایا اور ماربل سلیب پر اسکے گلاسز رکھ کر اسے دیکھنے لگی۔

کانپتے ہاتھوں سے زخم کو نرمی سے چھوتی عذبہ نے سسکیوں کا گلا گھونٹا اور سلیب پر ہاتھ مارتے ہوئے گلاسز اٹھائے۔۔

"Ohh adam cant have blind girl for the whole life you know.. he once sufferd from depression.. it was a long period he just disappeared for three months.. so please dont make this happens again.

(اوہ ایڈم تم جیسی اندھی لڑکی ساری زندگی کے لیے نہیں رکھ سکتا۔ تم جانتی ہو اس نے ایک بار ڈپریشن کی ازیت بھی اٹھائی ہے، بہت لمبا عرصہ تھا وہ بس تین ماہ کے لیے غائب ہو گیا تھا تو براہ مہربانی اسا دوبارہ مت ہونے دینا) بیلا کی باتوں نے ایک پل کے لیے اسکا دماغ سن کر دیا، رماب نے ایک بار زکر کیا تھا کہ دارام کو کچھ عرصہ ڈپریشن کا بہت شدید اٹیک ہوتا رہا ہے بس کچھ ہی وقت ہوا تھا کہ وہ سنبھلا تھا۔

عذبہ کا دل خوف سے بھر گیا، بیلا کی دھمکی میں چھپا معنی اسے اچھے سے سمجھ آیا تھا، شاید اس سنگدل لڑکی کو فرق نا پڑے مگر عذبہ دارام کو اس تکلیف میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔اس نے جلے کے نشان پر بازو پھیلا کر چھپا لیا اور بالکل چپ سادھ لی، وہ ایڈم کو بیلا کی حرکتیں نہیں بتائے گی۔۔اور وہاں سے جاتی بیلا نے سوچ لیا تھا وہ جب ایڈم کو شکایت لگائے گی تو وہ مکر جائے گی، اسے ہر حال میں عذبہ کو زہنی مریضہ ثابت کرنا تھا جو خود کو خود ازیت پہنچا کر بیلا کا نام لگاتی ہے۔۔۔

مگر پورے دو دن عذبہ کو اس نے ٹارچر دے کر اسکا صبر حیرت سے دیکھا تھا، وہ نادارام کو بتا رہی تھی نا اسے موقع دے رہی تھی کہ وہ خود جان لے۔۔۔۔

آج عذبہ ڈنر کے بعد جا کر بستر نشین ہونے کی بجائے بیلا اور دارام کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔وہ گروسر ایپ سے اپنی ضرورت کی چیزیں آرڈر کرتی بظاہر مصروف بیٹھی تھی مگر کان دارام اور بیلا کی باتوں میں لگے تھے۔دارام کی نظریں بھٹک کر اسکے چہرے پر جا رہی تھیں جو دو دن سے ناسہی سے بات کر رہی تھی نا پاس بیٹھ رہی تھی۔

آرڈر سینڈ کر کے اس نے یونہی موبائل پر انگلیاں چلاتے اپنے جلے ہوئے بازو پر آہستگی سے ہاتھ رکھا۔

”You just never tired of her face..?

بیلا نے اس کا بار بار عذبہ کو دیکھنا محسوس کر کے اچانک ہی تنفر سے کہا تو دارام کے ساتھ ساتھ عذبہ بھی چونکی۔۔۔

"No..never. she is so cute & innocent."

دارام نے مسکرا کر جواب دیتے پھر سے عذبہ کو دیکھا تو اسکا چہرہ یوں بیلا کے سامنے تعریف پر گلابی پڑنے لگا۔۔۔

”like sophie?? your ex cute girl?

بیلا نے صوفیہ کا نام لیکر دارام کو جیسے احساس دلانا چاہا کہ وہ دوبارہ معصومیت کے جال میں خود کو نا پھنسائے۔دارام اسکے الفاظ پر سنجیدہ ہوا اور عذبہ کی سماعتیں تیز ہوئی یں۔۔ایک لڑکی؟ کیا دارام کی زندگی میں پہلے بھی لڑکی تھی کوئی ی۔۔؟

"she is not like sophie.. she cant be..

دارام نے ضبط سے کہا، صوفیہ کا ذکر اور اسکا عذبہ سے ملانا بھی اسے ناگوار گزرا تھا۔

عذبہ اسکی ادھوری بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتی پھر سے الجھ گ ئی ی، اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ پر بیلا نے جتاتی نظر اس پر ڈالی اور مسکرائی ی۔۔

"He once cared and love a poor girl named sophie.. but she was betrayer..

(اس نے ایک بار ایک غریب لڑکی صوفی کا خیال رکھا اور محبت کی مگر وہ دھوکے باز تھی) بیلا نے عذبہ کو بتایا تو وہ دارام کا چہرہ دیکھنے لگی۔

''آپ تو بہت مشہور ہیں؟ صوفیہ۔۔لائی لہ۔۔اور نجانے کون کون۔۔ساتھ میں دو بیویاں۔۔جنت میں ہیں کیا۔۔۔؟'' عذبہ نے شرارت و اشتیاق بھرے لہجے میں دارام سے سوال کیا تو وہ اس کی باربی جیسی آنکھوں کو پورے سے زیادہ کھول کر اسے دیکھنے پر بے اختیار ہنسا۔

بیلا شاکڈ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔کسی لڑکی کا نام سن کر وہ اتنی خوشی سے جانے کیا بول رہی تھی؟ وہ نارمل لڑکی تو بالکل نہیں تھی۔۔بیلا نے لب بھینچے۔

''لائی لہ کا کیا ذکر عذبہ ؟اور صوفیہ بس دوست تھی دل کا لگاؤ کسی سے ویسا نہیں ہو پایا جیسا تمہارے لیے ہے'' دارام نے جیسے گھمبیر لہجے میں بولتے ہوئے اسکا گال سہلایا عذبہ کو لگا اسکا چہرہ جل جائے گا۔وہ پھرتی سے پیچھے ہوتی اپنے یخ ہاتھوں سے گال تھپتھپاتی خود کو نارمل کرنے لگی۔

بیلا اپنی ضروری کال اٹینڈ کرتی ایڈم کی محبت اور لگاوٹ دیکھ رہی تھی۔۔

اسے پروڈیوسرز کی کالز آرہی تھیں،وہ مزید اسکے لیے اپنی شوٹنگز ڈیلے نہیں کر سکتے تھے اور بیلا کسی صورت ایڈم کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں سکڑی سمٹی سی ان دونوں کی بحث سن رہی تھی۔بیلا کی چیختی گالیاں دیتی آواز اسکے کانوں میں بخوبی پہنچ رہی تھی اسے لڑائی ی جھگڑوں سے عجیب خوف سا محسوس ہوتا تھا،جب گالم گلوچ کی جائے یا بات ہاتھا پائی ی تک پہنچے۔

وہ گھبراہٹ میں مبتلا ہو جاتی تھی۔

''میں نہیں جانتی کیسے شادی ہوئی ی بس تم اسے ڈائی یورس کرو اور میرے ساتھ واپس چلو۔۔میں اس کو برداشت کر رہی ہوں مگر ہمیشہ ایسا نہیں ہو گا،اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی ی تو اسکا قتل کر دونگی''

بیلا کی اس ساری بات میں عذبہ کے لیے گالیاں بھی شامل تھیں جنہیں سنتی وہ بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھتی اسکی باتیں سننے سے بچنے کی کوشش کرنے لگی۔

''میں اسے تمہارے کہنے پر چھوڑ دوں؟ کیوں بیلا؟ یہ میری زندگی ہے تو فیصلہ بھی میرا ہوگا، میں نے یہ رشتہ توڑنے کے لیے نہیں جوڑا تھا۔۔اسکے لیے برے الفاظ استعمال مت کرو ورنہ میں تمہارا لحاظ نہیں کرونگا۔۔

میں ابھی واپس نہیں جا سکتا اگر گیا تب بھی وہ میرے ساتھ جائے گی'' دارام نے سکون سے جواب دیا، وہ مزید بیلا سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا، اسکے جملوں پر بیلا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں۔

''تم جانتے ہو ناں امیر کہ میں دو بیویاں نہیں رکھ سکتے؟ تم کسے چھوڑو گے؟ مجھے؟ اس اندھی لڑکی کے لیے جو گلاسز نا لگائے تو اسے سہی سے نظر بھی نہیں آتا۔۔کوئی ی شک نہیں تمہاری چوائی س ہمیشہ سے ہی کمتر رہی ہے۔۔صوفیہ کے بارے میں کیا۔۔وہ بھی تمہارا فیصلہ تھا ہم سب سے لڑ کر تم اسے نیو یارک لائے تھے اس نے کیا صلہ دیا ایک اور بوائے فرینڈ بنالیا اور تمہاری یہ بیوی جانتی ہے حقیقت۔۔۔'' بیلا نے چلاتے ہوئے کافی فاصلے پر گلاس وال کے پاس بیٹھی عذبہ کو دیکھا اور استہزا سے بولتے ہوئے توقف کیا۔دارام نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سپاٹ چہرہ لیے عذبہ انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

''کیا اسے پتا ہے کہ تم نے بس صوفیہ کے بوائے فرینڈ سے بدلہ لینے کے لیے اس سے شادی کی؟ مجھے صوفی کے ایکس نے سب بتا دیا۔ تمہاری شادی کا بھی اور یہ بھی کہ تم نے اس سے صوفی کا بدلہ لیا اسکی محبت چھینی بالکل شادی کے دن۔۔۔'' بیلا کے الفاظ پگھلے ہوئے سیسہ کی طرح عذبہ کے کانوں میں اترے تھے وہ سن ہوتے دماغ سے بیلا کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''اوہ تو تمہیں وہ لڑکا ملا؟ وہ اور تم جو بھی سمجھو بیلا، صوفیہ نے اپنا ظرف دکھایا اور وہ میری طرف سے اسی دن آزاد ہو گئی تھی جس روز اسکی حقیقت میرے سامنے کھلی تھی، میں نے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ عذبہ سے شادی کیوں اور کیسے ہوئی اسکی وضاحت تمہیں دینا نہیں چاہتا۔ تمہیں جانا ہے جاؤ۔۔ میں یہاں ٹھیک ہوں۔۔'' دارام سرد لہجے میں بول رہا تھا۔ اسکے سر میں بیلا کے شور اور الزامات سے درد ہونے لگا تھا۔ اس کو اب سمجھ آ رہی تھی بیلا کو یہاں بھیجنے اور شادی کی تفصیلات بتانے کے پیچھے آدم خان کا ہاتھ تھا۔ اسے بیلا کو اپنی صفائی دے کر خود کو سچا ظاہر کرنے ضرورت ہی نا تھی۔ وہ سر میں اٹھتی ٹیسوں کو دباتا وہاں سے چلا گیا تو بیلا نے ایک زہریلی نظر ساکت بیٹھی عذبہ پر ڈالی۔

''تم نے سنا؟ تمہاری یہی حیثیت ہے۔۔ تم بس بدلے کی صورت میں ایڈم کی وائف بنی ہو۔ وہ صوفی نامی لڑکی کا عاشق تھا اس لڑکی کی وجہ سے ایڈم نے ہمیشہ مجھ جیسی حسین کزن کو ٹھکرایا، بہتر ہو گا تم بھی اپنا مقام پہچان لو۔۔ صوفیہ اب بھی سنگل ہے اور ایڈم اسکے پاس لوٹ جائے گا'' بیلا تلخی سے اسے جتاتے ہوئے جھنجھوڑ رہی تھی۔

''میں جانتی ہوں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا اور یہ بھی کہ اس نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔اس لیے میں اسکی احسان مند ہوں مجھے بھڑکانا فضول ہے'' عذبہ آہستگی سے اسکی گرفت سے اپنے بازو نکالتی بول رہی تھی، بیلا اسکا ہارمان لینا دیکھ کر شاکڈ ہوئی ی۔ تو کیا واقعی ان کے درمیان محبت نہیں؟ تو پھر یہ شادی کیوں ہوئی ی۔۔؟

بیلا کو اس پاکستانی لڑکی نے چکرا دیا تھا۔

اسے کیا خبر مشرقی بیٹیاں تو ک ئی ی بار بس نام سے بھی گزارا کیے زندگیاں گزار دیتی ہیں یہاں تو پھر محبت بھی تھی احترام بھی۔۔۔

''تو پھر دفع ہو جاؤ، ایڈم کی زندگی سے اور اسکے گھر سے'' بیلا نے نفرت سے اسے پکڑ کر دروازے کی طرف دھکا دیا۔

عذبہ کی پشت ٹیبل پر لگی اور گلاسز قالین پر جا گرے اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ بلند ہوئی ی تھی، بھیگتی آنکھوں سے اس نے بیلا کو دیکھنا چاہا مگر وہ دھندلا عکس اس سے دور ہو رہا تھا۔۔اس سے قدم بہ قدم دور ہوتی بیلا نے سخت نفرت سے اسے دیکھا۔

''کاش تم یہیں مر جاؤ'' بیلا اسے وہیں چھوڑ کر چلی گ ئی ی، عذبہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا تو سہارا لیتی صوفے پر گری۔۔وہ اتنی صبر والی تو نہیں تھی پھر اب کیوں سب سہہ جاتی ہے؟ عذبہ کو اپنے ضبط پر حیرت ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دارام کی محبت میں رنگ رہی تھی مگر اس بات سے انجان تھی۔۔۔

دارام گاڑی روڈز پر بے مقصد گھماتا تھک کر ایک جگہ رکا اور سٹ ئی یر نگ پر سر رکھا۔
اس نے اپنے باپ سے ملنے کے لیے اپنا سودا کیا تھا اور جو تعلق جوڑا آج وہ گلے میں پھندے کی طرح دن بہ دن تنگ پڑ رہا تھا۔
وہ بیلا کو چھوڑنے کا سوچتا تو متھلڈا کی التجائیں اور روزی کی محبت یاد آتی اور عذبہ سے دور جانے کا سوچ کر ہی سانس رکنے لگتی تھی اب تو۔۔۔
''عذبہ کیوں آئی ہو میری زندگی میں؟ میں سب سہہ رہا تھا ناں تم کیوں اس ظالم رشتوں کی دلدل میں دھنسنے آگ ئی یں، میں جی ہی رہا تھا ناں۔۔۔اب کیسے جیوں گا؟ تمہیں حاصل کر لیا ہے اب کیسے چھوڑوں؟ اپنی ماں کے چھوڑے ان اپنوں کو کیسے چھوڑ دوں'' وہ بڑبڑاتا جا رہا تھا اور سر پٹخ رہا تھا۔ عذبہ نے اسے مشکل میں ڈال دیا تھا۔
ورنہ وہ اپنی زندگی یونہی رشتوں کی زنجیریں سنبھالے گزار دیتا مگر عذبہ نے اسے آکر خوشیوں کے، من مانیوں کے راستے دکھائے تھے اب اسے رشتوں کی قید بری لگنے لگی تھی، اب اس سے کٹھ پتلی نہیں بنا جاتا تھا۔ وہ کمزور ہر گز نہیں تھا بس مجبور تھا اب مجبوریوں کے بوجھ چبھنے لگے تھے۔
اسے عذبہ کا خیال آیا تو گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کی طرف موڑ لی۔۔۔

عذبہ صوفے پر سر ڈالے بیٹھی بیلا کے الفاظ پر غور کر رہی تھی، کمر کی چوٹ پر ہوتا درد بھی اسکی بے حسی پر ہار مان چکا تھا شاید۔۔اسکے سینسز کام کرنا چھوڑ چکے تھے اور دماغ بس اُن لفظوں میں الجھا تھا۔

صوفیہ، آدم خان، بدلہ، محبت۔۔سب الفاظ اپنا مطلب کھو رہے تھے اور عذبہ کو بس دارام کا چلے جانا نظر آیا تھا۔۔۔

ایسے موقع پر اسے کیا کرنا چاہئی یے؟

چلے جانا چاہئی یے یا دارام کے لیے رک جائے؟

وہ جواب کھوج رہی تھی مگر دل جیسے ایک کونے میں ناراض ہوا بیٹھا تھا۔۔

''عذبہ۔۔۔'' دارام کی نرم پکار نے اسکے سن ہوتے اعصاب میں تھوڑی زندگی ڈالی تھی۔

وہ عذبہ کا یوں صوفے پر سر ڈال کر بیٹھنا دیکھ کر پریشان ہوا، دل و دماغ کی جنگ کہیں پیچھے پھینک کر وہ اسکے لیے گھر واپس آیا تھا اور وہ کیسی حالت میں ملی تھی۔وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسکا چہرہ دیکھا۔جو آنسوؤں سے گیلا ہو رہا تھا، دارام دھک سے رہ گیا۔

''عذبہ۔۔کیوں رو رہی ہو؟'' وہ پریشان سا اسکا چہرہ صاف کرتے پوچھ رہا تھا۔

''میں رو رہی ہوں؟'' عذبہ نے خود بھی حیرت سے اپنی گیلی پلکوں کو چھوا۔

''تمہارے گلاسز کہاں ہیں؟'' دارام کو گڑبڑ کا احساس ہوا یہاں وہاں چشمہ تلاشتی نظر ٹیبل سے کچھ فاصلے پر گرے چشمے پر پڑی۔

اس نے تھوڑا آگے ہو کر ہاتھ بڑھایا اور اسکا چشمہ اٹھا کر عذبہ کو دیکھا جواب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔

وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھا اور اسے صوفے سے کسی بے جان گڑیا کی طرح اٹھا لیا۔

عجوہ بھاری سر لیے یونی میں جیسے تیسے وقت گزار رہی تھی، طبیعت تھی کہ بگڑتی جا رہی تھی۔۔وہ بے زار سی سارے لیکچرز لیتی بس گر جانے والی ہو رہی تھی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' فائزہ نے اسکی زرد رنگت دیکھی تو سوال کیا وہ نفی میں سر ہلا گئی

''چکر آ رہے ہیں، صبح جلدی میں آئی تھی بریک فسٹ نہیں کیا شاید اس لیے'' وہ کمزور آواز میں بول رہی تھی۔

''عجوہ میری منگنی ہے اس سنڈے، اسی کے ساتھ، افف بابا جی کے تعویذ کتنا کام کر گئے تم نے منزل پا لی اور میں بھی منزل کے قریب آ گئی ہوں'' فائزہ پر جوش لہجے میں اچانک اسے اطلاع دینے لگی۔

''کبھی اللہ کا بھی شکر ادا کر لیا کرو۔۔ قسمت اس پیدا کرنے والے نے بنائی ہے'' عجوہ کو تو بابا جی کا ذکر سن کر ہی اب غصہ آنے لگتا تھا۔

''کرتی ہوں یار۔۔ بابا جی سے اتنا چڑتی کیوں ہو؟ انکی وجہ سے۔۔'' انکی وجہ سے ناک کٹ گ ئی ی تھی میری۔۔ میرے جو ڈاکٹر صاحب ہیں ناں اب تک یہ بات جتاتے ہیں کہ میں نے ان کے لیے تعویذ کیے'' عجوہ نے اسکی بات درمیان میں ہی کاٹی۔ فائزہ اسکی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسی۔۔

''یار تمہارے کزن کے پاس کتنا ایکسٹرا دماغ ہے ہر بات یاد رکھتا ہے، بولڈ موویز کا طعنہ بھی شامل کروا لیا تم نے'' فائزہ اسکی ''مجبوریوں'' سے محظوظ ہو رہی تھی، عجوہ نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

''بس ایک خود پر ہاتھ نہیں ڈالنے دے رہا، شادی کے لیے میرے بابا کی جو منتیں کی تھیں اس سے صاف مکر گیا'' عجوہ رماب کی حرکتیں یاد کرتی مسکرائی ی اور اسکا میسج چیک کرنے لگی، وہ روزانہ ہاسپٹل میں جب بھی فری ٹائی م ملتا اسے میسج کر کے حال احوال پوچھتا تھا آج پوچھنے پر عجوہ نے بتایا کہ طبیعت نہیں ٹھیک وہ میسج پڑھتے ہی کال کر رہا تھا۔ عجوہ نے فائزہ کو ایکسیوز کرتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔

''کیا ہوا؟ تم صبح بھی ڈل لگ رہی تھیں، میں نے ڈرائی یور سے کہا ہے سیدھا میرے پاس لائے گا میں تمہارا چیک اپ کروا کر خود گھر چھوڑ دونگا'' اسکی فکر اور توجہ پر عجوہ کے اندر تک سکون اترا تھا۔

اس نے او۔ کے کہا اور واپسی پر ڈرائی یور کے ساتھ رماب کے پاس جا پہنچی۔۔

چیک اپ کروانے پر لیڈی ڈاکٹر نے مسکرا کر جو خوشخبری سنائی ی، وہ دونوں خوشی کے مارے کتنی دیر بول ہی نا پائے۔۔

عجوہ کا زرد چہرہ گلنار ہوا اس نے پہلی فرصت میں عذبہ کو میسج کیا تھا۔

''عذبہ تم پھپھو بننے والی ہو۔۔'' مگر اسے ہر بار فوری جواب دینے والی عذبہ نے میسج سین ہی نہیں کیا۔۔۔

''عذبہ بیلا نے کچھ کہا تو نہیں ناں؟'' وہ اس پر کمبل ٹھیک کرتا پوچھ رہا تھا، عذبہ نے اسکا سوال اگنور کر کے رخ موڑ لیا۔

دل و دماغ کی جنگ میں جب بھی اذیت دینے والوں سے سامنا ہوتا وہ ایسے ہی اگنور کر دیا کرتی تھی۔

خاموشی ایسا ہتھیار ہے جو بہت گہری ضرب لگاتا ہے اور عذبہ بھی یہی ہتھیار استعمال کرتی تھی۔

''ایم سوری۔۔۔اس سب کے لیے جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔بیلا کی باتوں کو اپنے دماغ میں مت بٹھاؤ، تم سے شادی میرا ذاتی فیصلہ تھا اور اپنے دل سے کیا تھا کوئی ی بدلہ نہیں عذبہ۔۔'' اسکی سمجھ میں جتنا آیا وہ اسے وضاحت دینے لگا مگر عذبہ آنکھیں بند کیے سو چکی تھی۔

وہ اسکے گرد بازو پھیلاتا اسے خود میں سمیٹ کر خاموش ہو گیا۔ اگر زندگی آزما رہی ہے تو وہ ہر امتحان سے گزر جائے گا، مگر اب عذبہ کو خود سے الگ ہر گز نہیں کرے گا۔

اس نے خود سے عہد کر لیا تھا۔۔۔

''تم خوش نہیں ہو؟اس خوشخبری پر بھی نہیں؟''عجوہ نے کڑی نظروں سے اسے گھورا جو میسج پڑھتے ہی اگلے دن دارام کے ساتھ آگ ئی ی تھی مگر اب گم صم بیٹھی تھی۔

''مجھ سے زیادہ خوشی شاید آپ دونوں کو بھی نا ہو''عذبہ نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر لا کر اسے دیکھا۔۔

''یہ کیسا رویہ ہے عذبہ؟تم نے ناشور مچایا ناہنس رہی ہو؟کیا وہ بیلا زیادہ ڈسٹربنس پیدا کر رہی ہے؟''عجوہ بیچاری اپنی خوشی بھلائے اس کی فکر میں مبتلا ہوئی ی۔

''وہ بس ایک مہمان لڑکی ہے۔۔میں اپنی جگہ اس کے لیے نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔لیکن مجھے طریقہ نہیں آرہا لڑنے کا نا ہی اس معاملہ سے نکلنے کا،میرا دل اداس ہے،مجھ سے برے روئی یے برداشت نہیں ہوتے۔۔مجھے سختیاں جھیلنی نہیں آتیں مجھ میں ہمیشہ سے صبر ہے اور بس یہی ہے میرے پاس۔۔۔ مجھے اپنی شادی کا فیصلہ پریشان کر دیتا ہے،مجھے واضح الفاظ میں بتایا گیا تھا کہ وہ شادی شدہ ہیں مجھے تب اندازہ نہیں تھا اس بات کا کیا مطلب ہے''عذبہ کی طبیعت پر چھائی ی یاسیت کے سائے عجوہ کو پریشان کر گ ئی ے تھے،اس نے خاموشی سے عذبہ کو گلے لگا لیا جو پتھر بنی بیٹھی تھی۔

''دیکھو کتنی بری ہوں، تم اتنی مصیبتوں میں گھری ہو اور مجھے اپنی خوشیاں منانے کی پڑی ہے'' عجوہ نے شرمندگی سے کہا، عذبہ اسکے کندھے پر سر ٹکا کر سکون سے آنکھیں موندے بیٹھی تھی، بس ایک ایسی تسلی، ایسا سہارا چاہئیے تھا، جیسے صحرا میں بھٹکتے مسافر کو تھوڑی دیر ستانے کے لیے سایہ دار درخت مل جائے۔۔۔

''عذبہ دارام بھائی ہیں ناں؟ انہیں بتاؤ اپنی پریشانیاں، خاموش رہنا مشکلوں کا حل نہیں ہے اور تم ہمیشہ یہی بیوقوفی کرتی ہو'' عجوہ نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔

''پیادارام میرا خیال رکھتے ہیں، توجہ دیتے ہیں مگر مجھے ڈر لگتا ہے اگر بیلا کا رویہ بتادوں تو کیا وہ میرا یقین کریں گے؟ بیلا کو وہ بچپن سے جانتے ہیں اور ہم تو بس ابھی ملے ہیں، اگر میں نے انکا کائی نڈبی ہیوئی یر بھی اپنے حق میں خود خراب کر لیا'' عذبہ نے متذبذب نظروں سے اسے دیکھا، تو اسکی پانیوں سے بھری آنکھیں عجوہ کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گئیں۔ عذبہ کا خوف صحیح تھا، دارام کی فیلنگز تو واقعی کنفرم نہیں تھیں، وہ کیسے اس سے سب کہہ دے۔

بیلا بچپن کی ساتھی تھی، اسکا اور دارام کا تعلق کیسا رہا ہے انہیں کیا پتا تھا۔۔۔

''تم کبھی بیلا کی حقیقت خاموشی سے انہیں دکھادو، کچھ مت بولو وہ خود فیصلہ کر لیں گے'' عجوہ نے راہ دکھائی اور عذبہ بس سر جھکا گئی۔۔ زندگی جب سختیاں دان کرنے لگے تو اچھے اچھوں کے دماغ مفلوج ہو جاتے ہیں وہ تو پھر کم عقل اور نادان تھی۔

”عذبہ تمہارے گھر میں سب ٹھیک ہے ناں؟ وہ لڑکی بیلا۔۔وہ کیوں آئی ہے؟ دارام نے بلایا؟“

کنزہ بیگم کے فکر مندی سے کیے گ ئی ے سوالات پر عذبہ نے انکا چہرہ دیکھا۔اس عورت کا رویہ ایسا تھا کہ وہ سوتیلی سمجھتی رہی اور اب اس مقام پر اسکی توجہ عذبہ کو خوشی کی بجائے مزید پریشان کرتی تھی۔

''وہ کیوں بلائیں گے۔۔اس نے شادی کا سنا تو آگ ئی۔۔۔وہ پہلی بیوی ہے اور میں نے اس کی جگہ لی ہے۔۔اگر دیکھا جائے تو میں نے اسکا حق مارا ہے، نہیں؟''عذبہ کی سنجیدہ گفتگو،انداز نے انہیں ٹھٹکنے پر مجبور کیا۔

''کوئی ی حق نہیں مارا اپنی جگہ مت چھوڑنا،میری طرح غلطیاں مت کرنا عذبہ،اگر یہ رشتہ توڑ کر تم گھر آئی یں تو اپنی عزت کھو دو گی،مجھے دیکھو۔۔آج تک جس جرم کی سزا جھیلی وہ کیا ہی نہیں تھا،میں کبھی گھر سے نہیں بھاگی تھی عذبہ''وہ بات کرتے کرتے رو پڑیں تو عذبہ گھبرا گ ئی ی۔

''میں نے تو بس ایک بات کہی ہے،پلیز آپ روئی یں مت''عذبہ نے انکے آنسو صاف کرنا چاہے جب انہوں نے اسکے ہاتھ تھام لیے۔

''آج میری بات سن لو،میرے دل پر بہت بوجھ ہے''انکی سسکتی التجا پر وہ تھم گ ئی ی،اور کنزہ بیگم نے اسے اپنا سارا ماضی اور اپنی غلطیاں کھل کر بیان کر دیں۔۔عذبہ سانس روکے انہیں سن رہی تھی بس۔

''اس رات جب میں تمہیں لیکر سڑکوں پر بے مقصد چلی جارہی تھی تب مجھے اسجد ملے تھے، انہوں نے مجھے لفٹ دی، میری داستان سنی اور مجھے سہارا دیا صرف تمہاری وجہ سے، تب تم چند ماہ کی تھیں اور بخار سے جل رہی تھیں وہ تمہارے بابا بن گ ئ ے انہیں تم سے پیار ہے بہت زیادہ۔۔

انہوں نے آج تک مجھ سے میرے کردار کی گواہی نہیں مانگی، مگر شاید انہیں بھی مجھ پر یقین نہیں، میرے ان سے نکاح پر میرا کوئی ی وارث شامل نا تھا اس بات پر مجھے بھاگی ہوئی ی کا لقب مل گیا۔۔

رماب آٹھ سال کا تھا ایک ایسا بچہ جسکی ماں اسکی پیدائی ش پر ہی مرگ ئی ی تھی اور شروع سے ہی شائی نہ باجی نے پالا، میں ماں بن کر آئی ی اور میں نے ماں کا پیار دینا چاہا مگر رماب نے مجھے کبھی قبول نہیں کیا، یہ سچ ہے تمہیں کبھی پیار نہیں کیا میں تمہیں اپنی بد نصیبی مانتی رہی میں نے اپنی ساری ممتا بس رماب پر لٹادی۔۔ مجھے معاف کردو عذبہ لیکن میرے والی غلطی مت دہرانا۔۔ اپنا گھر مت چھوڑنا، غلطیاں ساری زندگی کا ناسور بن جاتی ہیں۔۔ تم اس دنیا سے نہیں لڑ سکتی۔۔

تمہارے پاس بابا اور بھائی ی ہیں مگر تمہیں ان پر ہمیشہ کے لیے بوجھ نہیں بننا چاہ ئی ے'' کنزہ بیگم کی رو رو کر ہچکیاں بندھ گ ئی یں۔

اور عذبہ کا وجود بے جان ہو گیا۔ وہ واقعی اسجد صاحب کی سگی اولاد نہیں۔۔ رماب اسکا سگا بھائی ی نہیں۔۔ نجانے اسکا باپ کون ہے؟ وہ کسکا خون ہے؟

وہ خالی خالی نظروں سے سامنے رکھی اسجد صاحب کی تصویر کو دیکھے جارہی تھی۔

کنزہ بیگم مزید اس سے سچائی ی نہیں چھپا سکتی تھیں سسکیوں کا گلا گھونٹے اس کا سفید چہرہ دیکھنے لگیں۔۔۔

عذبہ کو اب احساس ہو رہا تھا زندگی پھولوں کی سیج نہیں، اسے خود کو اگر دنیا کی نظروں میں بدنام ہونے سے بچانا تھا تو اپنا مقام سلامت رکھنا بہت ضروری تھا۔۔۔

''بھائی ی عذبہ کہاں ہے؟'' ہانیہ جو سفیر کی ضد پر ہی اسکے ساتھ آئی ی ہوئی ی تھی، دارام سے بولی تو وہ بے اختیار سرد نگاہوں سے سفیر کی بے چینی دیکھنے لگا تھا۔

''وہ گھر والوں سے ملنے گ ئی ی ہے۔۔'' دارام نے سنجدگی سے جواب دیا، سفیر کا مزاج برہم ہونے لگا، وہ بے زاری سے صوفے کی ٹیک لگائے رخ موڑ گیا آج کا آنا ضائی ع گیا تھا۔

''آپکی فیملی بھی نہیں ہے وہ بھی چلی گ ئی ی، تنگی تو ہوتی ہو گی؟ ہاؤ ک ئی یر لیس۔۔'' لائی لہ نے بالوں کو جھٹکا دیکر تبصرہ کیا اور یہاں وہاں دیکھتی یوں جائی زہ لے رہی تھی جیسے یہ گھر اور اسکی زمہ داریاں اس کے سر ہوں۔

''میری سیکنڈ وائی ف ہے اس وقت میرے ساتھ'' دارام نے جانے کیا سوچ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لائی لہ کے ساتھ ساتھ سفیر بھی چونک کر سیدھا ہوا۔ سیکنڈ وائی ف۔۔؟ انہیں آج پتا چل رہا تھا اسکی دو شادیاں ہیں۔

ہانیہ نے لب بھینچ کر سامنے سے آتی بیلا کو دیکھا جو ٹی شرٹ اور جینز پہنے ہوئی ی تھی۔
موسم کافی سرد ہو چکا تھا مگر پھر بھی اسکی ڈریسنگ نامعقول ہی تھی۔لائی لہ نے بھی اس انگریز لڑکی کو حیرت سے دیکھا۔

"Adam.. I have to go from the first available flight.. and I..."

(ایڈم مجھے پہلی دستیاب فلائی ٹ سے جانا ہو گا اور میں۔۔) بات کرتی بیلا تین ن ئی ے چہرے دیکھ کر رکی اور سوالیہ نظریں ان پر گاڑ دیں۔۔ہالی ووڈ کی اتنی ابھرتی ہوئی ی اداکارہ اس وقت ان کے سامنے تھی، سفیر اور لائی لہ تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے، وہ دارام کی بیوی ہے؟
''یہ میری بیوی بیلا ہے۔۔بیلا شی ازمائی سسٹر ہانیہ'' دارام نے دونوں طرف تعارف دیا مگر صرف ہانیہ کا بتایا۔بیلا نے اپنی ازلی تنقیدی نظر ان لوگوں پر ڈالی اور بے نیازی سے کندھے اچکا دئی یے۔
''تم ہمیشہ سے ایسے مہمان نواز نہیں تھے، تم تو لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے، یہاں کیا ہوا؟ تمہارے گھر میں ہر دوسرا بندہ مزے سے رہتا ہے اور آتا جاتا ہے'' بیلا دارام کی تبدیلیوں پر تبصرہ کر رہی تھی، ہانیہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے، ایسی سرد مزاج بھابھی؟ اگر ساری زندگی ان کے سر پر سوار رہی تو پورا گھر خالی کروا دے گی اور شاید ان لوگوں کو بھی ٹائی م لیکر آنا پڑے گا۔۔۔

دارام بیلا کا یہی ایٹیٹیوڈ دکھانا چاہتا تھا ہانیہ کو بھی جو عذبہ کو اہمیت نہیں دیتی تھی۔اور لائی لہ کو بھی کہ اپنی حیثیت اور دارام کا معیار پہچان کر سائی ڈ کر جائے۔

''یہ پاکستان ہے یہاں میں کبھی کبھی نرمی دکھا دیتا ہوں، کیونکہ یہ لوگ میری حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور میری فیملی مجھے عزیز ہے'' دارام نے سنجیدگی سے بیلا کو جواب دیا وہ تلخی سے اسے گھورنے لگی۔۔ وہ یہاں والوں کو فیملی مان چکا ہے؟ تو شا فیملی کا کیا؟ بیلا متھلڈا کو سب سچائی بتانے کا ارادہ کرتی وہاں سے تن فن کرتی چلی گ ئی ی تھی۔دارام نے بت بنے سفیر اور لائی لہ کو دیکھا اور ہانیہ سے مخاطب ہوا۔

''ڈنر کر کے جانا ہانی۔۔مجھے خوشی ہو گی، میں کک سے مینیو ڈسکس کر کے آتا ہوں'' ہانیہ سے بات کرتے ہوئے اسکا لہجہ نرم اور مسکراتا ہوا تھا وہ گڑ بڑا کر ہاں میں سر ہلا گ ئی ی، وہ اٹھ کر چلا گیا۔

''اگر یہ ایکٹریس بیوی ہے تو۔۔تو وہ لڑکی عذبہ؟ کیا اسے چھوڑنے والا ہے تمہارا بھائی ی؟'' سفیر نے ہانیہ کو ہلا کر سوال کیا، اسے لگا منزل بہت قریب تھی بس۔۔۔

''اللہ نا کرے۔۔یہ لڑکی ہماری بھابھی نہیں ہو سکتی۔۔یہ تو ماما لوگ کو بھی گھر سے نکال دے گی'' ہانیہ نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ کر سہم کر کہا۔

اور لائی لہ شاکڈ بیٹھی تھی، دارام شا کے پاس بیلا ویلٹ جیسی بیوی موجود تھی تو لائی لہ کی جگہ کبھی اسکی زندگی میں نہیں بن سکتی۔۔ وہ ساری چالیں ناکام ہوتی دیکھ رہی تھی، دارام شا کی حیثیت بہت اونچی تھی۔

عذبہ اکیلی پڑی رو رہی تھی، عجوہ کی باتیں اور کنزہ بیگم کی التجائیں، اسے لگا بس اب زندگی کو گزارا جائے گا جینا آسان نہیں ہے۔ جن رشتوں کو اپنا سمجھتی تھی وہ تو بس محسن تھے اسکے۔۔ گھٹ گھٹ کر روتی وہ سمجھ نہیں پائی ی غیروں کی محبتوں اور مان پر خوش ہو یا اپنوں کے لاوارثوں کیطرح چھوڑ دینے پر غم منائے؟

آج وہ طبیعت خراب کیے کمرے میں پڑی تھی تو رماب اور اسجد صاحب کا بار بار آکر اسے دیکھنا، چیک کرنا اور فکر کرنا اسے اتنا گھائی ل کر رہا تھا کہ وہ نا بول پائی ی نا ہمیشہ کی طرح لاڈ اٹھوا سکی۔۔

وہ تو کبھی بیماری میں اکیلی نہیں سو پائی ی تھی، ہمیشہ کوئی ی نا کوئی ی چاہئی یے ہوتا تھا جسے وہ اپنی نیند قربان کر کے جگائے رکھتی تھی اور ہمیشہ ایسا اسجد صاحب کے ہی ساتھ کرتی تھی مگر اب اپنا وہ رویہ ہی اسے شرمندہ کرنے لگا تھا۔

دارام کی بار بار آتی کالز پر اس نے کال اٹینڈ کر کے موبائی ل کان سے لگایا۔

''تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ؟'' دارام کی نرم دھیمی آواز ہمیشہ کی طرح سکون بن کر دل میں اتر رہی تھی۔ اندھیروں میں روشنی جیسی۔۔

''مجھے ضرورت ہے۔۔'' وہ آنسوؤں بھری آنکھیں سختی سے بند کر کے بول پڑی، آنسو کی لکیر کنپٹی سے بہتی بالوں میں گم ہوئی ی۔

''کیا ضرورت ہے؟ مجھے بتاؤ ناں'' وہ بے چین ہو گیا تھا، اسکی کمزور دھیمی آواز اور بیماری پر، وہ بھی بے سکون ہوا تھا۔

''مجھے ''آپ'' چاہئیں۔۔۔'' وہ رو پڑی۔ رشتہ بچانا ہی تھا تو بچائے گی، التجا کر کے ہی سہی۔۔۔ اسے اپنی انا کو مارنا ہی پڑا اگر وہ بیلا کو چن لے تو وہ کہاں جائے گی۔۔۔؟

دارام اسکے جملے پر کتنی دیر بے یقین سا اسکے لفظوں کے سحر میں کھویا رہا۔

وہ اس سے اس کو مانگ رہی تھی وہ جانتی ہی نہیں تھی دارام دنیا میں سب سے زیادہ اسی کا ہی تو تھا۔

دارام نے کال بند کر دی اور عذبہ خوف سے موبائی ل کی سکرین کو تکتی رہ گ ئی ی۔ کیا اسے برا لگا ایسا کہنا بھی؟ تو وہ بیلا کا ہی ہے؟

اسکے دل میں سرد سی خاموشی چھانے لگی تھی، وہ اپنی حیثیت کیسے مضبوط کرے؟

اسے تو کچھ کرنا ہی نہیں آتا تھا۔۔

نامحبت کرنا آتا تھا نا عادت بننا۔۔ وہ دارام شاشیر ازی کا دل کیسے جیتے کہ وہ اس کو کبھی بھی نا چھوڑ پائے۔۔ وہ انا کو مار تو چکی تھی اب اور کیا کرے؟

وہ کتنی دیر خالی خالی نظروں سے اندھیرے میں تکتی تنہائی یوں سے مخاطب ہوتی رہی جب دروازے پر دستک دے کر عجوہ اندر آئی ی اور اسکے پاس آ کر رکی۔ لائی ٹ آن نہیں کی کہ عذبہ کو ان دنوں پھر سے روشنیاں چبھتی تھیں اور اندھیرے سکون دیتے تھے۔

"دارام بھائی ی تمہیں لینے آئے ہیں عذبہ۔۔ کیا تم جاگ رہی ہو؟ تم دونوں ہی دنیا کی پاگل ترین مخلوق ہو۔۔ انہیں پتا بھی ہے تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک، رات کو آگ ئی ے لینے۔۔ جن کا سایہ ہے تم دونوں پر۔۔" عجوہ بڑبڑا رہی تھی اور عذبہ اپنا جواب یوں مل جانے پر مسکرائی ی تھی، اس نے مانگا تھا تو وہ پورے کا پورا اسکے پاس آ گیا تھا۔

وہ سہارا لیتی اٹھ بیٹھی، اسے سویا ہوا سمجھ کر جاتی عجوہ ٹھٹک کر رکی۔

"کیا کیمسٹری ہے بھ ئی ی۔۔۔ مطلب پورا گھر سمجھے بیٹھا تھا تم سو رہی ہو، تم سے میلوں دور بیٹھے دارام بھائی ی کو پتا چل گیا کہ جاگ رہی ہو اور لینے آگ ئی ے" عجوہ ہنس رہی تھی ان پر۔۔ اسے پرواہ نہیں تھی۔

وہ غلطی کرنے سے بچ گ ئی ی تھی، وہ دکھی تھی مگر وہ اپنے دکھ اپنے اندر دفن کر لے گی اور اپنی ماں والا نصیب نہیں دہرائے گی۔

شال لیکر اپنا ہینڈ بیگ اٹھائے وہ عجوہ کے ساتھ باہر نکلی جہاں رف سے حلیہ میں بیٹھا دارام اسے دیکھتے ہی نرمی سے مسکرا کر اٹھا، رماب اور اسجد صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا جو منٹوں میں باہر آئی ی تھی۔

''تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک عذبہ۔۔میں ابھی دارام سے کہہ رہا تھا آج رہ جاتیں''اسجد صاحب نے فکر مندی سے اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تو اسکی آنکھیں اس بے مول محبت پر جھلملائی یں۔ان سے ملنے کے بہانے انکے سینے سے لگی اور کتنی دیر کھڑی رہ گ ئی ی۔

اسکا باپ یہی انسان تھا اور اسکی محبت اور تربیت پر شک کرنا زیادتی تھی۔۔

''مت جاؤ پاگل لڑکی، وہ اکیلا کیسے سنبھالے گا تمہیں''رماب نے اسے روکنا چاہا، وہ لوگ جانتے تھے بخار اور بیماری میں وہ کیا حال کرتی تھی اس سب سے انجان دارام مسکرا رہا تھا اسے دیکھ کر۔۔

دارام کی مسکراتی آنکھوں پر عذبہ کو اچانک ہی اپنی کچھ دیر پہلے کی جذباتی کیفیت اور ایموشنل الفاظ یاد آئے تو مزید سرخ پڑ گ ئی ی، کیا سوچے گا وہ ایسی دیوانگی پر؟

وہ گھر میں داخل ہوئے تو بیلا سامنے ہی بے چینی سے ٹہلتی نظر آئی ی۔

"are you ok bella??????''

دارام نے عذبہ کواندر کی طرف جاتے دیکھ کر بیلا سے پوچھا جو چبھتی نظروں سے عذبہ کو دیکھ رہی تھی اس کے پوچھنے پر اسے بھی گھور کر دیکھا۔

"So you cant even live without her..

what i am to you adam? Why dont you stop teasing

me.. am upset damn it.."

(تو تم اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتے ؟میرا تم سے کیا رشتہ ہے ایڈم ؟تم مجھے ٹیز کرنا کیوں نہیں چھوڑ دیتے، میں اپ سیٹ ہوں) بیلا جانے کیا کہنا چاہتی تھی عذبہ کو دیکھ کر اسکا چہرہ نفرت سے جل اٹھا۔

”leave her alone bella, she is my life.

دارام سنجیدگی سے کہہ کر آگے بڑھنے لگا جب بیلا نے اسکا بازو پکڑ کر روکا۔

"few days.. use her as much as you want.. you have to

comeback home.. and she will never welcome there.."

(چند دن۔۔اسے جتنا چاہتے ہو استعمال کرو۔ تمہیں واپس آنا ہو گا اور اسے کبھی وہاں ویلکم نہیں کیا جائے گا)

بیلا کے تضحیک بھرے جملے پر دارام نے رک کر سرخ ہوتی آنکھیں اس کے چہرے پر ڈالیں۔

"Your attitude.. and dirty mind always kept you away from me..you are filthy bella.. stop talking nonsense shitt..

)تمہارا رویہ اور بری زہنیت نے ہمیشہ تمہیں مجھ سے دور رکھا۔تم غلیظ ہو بیلا۔۔فضول بولنا بند کر دو (....

دارام نے سختی سے اسکا بازو دبوچ کر غصیلے لہجے میں کہا وہ اپنی جگہ سن ہو کر رہ گ ئی ی۔ایڈم اس طرح بھی بول سکتا ہے؟یہ انداز اور الفاظ۔۔اتنی سختی اتنی نفرت؟بیلا ویلٹ جو محبتوں کو حق سمجھ کر وصول کرتی تھی آج ایک خاک سے بھی کم تر بنا گیا تھا ایڈم۔شا۔۔وہ کوئی ی عام انسان نہیں تھا جو اسکے نخرے جھیلتا۔۔

بیلا اسے بتانا چاہتی تھی اسکی فلائی ٹ کل صبح کی کنفرم ہو چکی ہے،اور یہ کہ اسکا انتظار کرے گی وہاں۔۔ وہ جلد واپسی کرے ورنہ وہ متھلڈ اسے کہلوانے پر مجبور ہو جائے گی۔۔مگر سب الفاظ گم ہو گ ئی ے، نفرت نے اسکا وجود جھلسا دیا وہ ایڈم کو تپتی نگاہوں سے دیکھتی رہی اور وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"I will never let you go easily.."

وہ سرد لہجے میں بولی۔۔اگر وہ ہار مان لے تو اسکی ساری زندگی کی محنت ضائی ع ہو جائے گی،وہ ایڈم کی بیوی بن چکی تھی۔

وہ اس پر حق رکھتی تھی تو کیسے چپ رہ جائے۔۔بس اسے فی الحال جانا پڑ رہا تھا۔۔

عذبہ کوئی لٹ میں منہ چھپائے سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی، خود کو دل کھول کر لعنتیں بھی دے دیں۔

''آپ چاہ ئی یں؟ مطلب سیر ئی یسلی؟ حد ہو گ ئی ی تھی۔۔یعنی اور کوئی ی راستہ نا تھا؟'' اسکا جی چاہا خود کو غائی ب کر دے یا کاش اس وقت اس کے پاس ہیری پورٹر کی وہ چادر ہوتی جس میں وہ دارام کو نظر نا آتی۔

سلائی ڈ کے اوپن ہونے پر وہ سانس روکے ساکن ہو گ ئی ی آج چاہے وہ پکارتا رہے، وہ سوگ ئی ی ہے مطلب سوگ ئی ی ہے۔۔جواب نہیں دے گی بس۔

''عذبہ نروٹو کے بیٹے کا کیا نام تھا؟'' دارام نے اسکے پاس لیٹتے ہوئے اچانک سوال کیا۔

''بروٹو۔۔'' وہ ٹھک سے بولی اور پھر۔۔۔؟

دارام نے قہقہہ لگایا وہ زبان دانتوں تلے دبائے خود کو خود جوتیاں مارنے والی حالت میں آگ ئی ی تھی، لعنت ہے اگر اتنا بھی نا رہا جائے۔

''تم نے مجھے کال پر کیا کہا تھا؟'' وہ لہجے میں دنیا جہان کی دلچسپی سموئے سوال کر رہا تھا اور یہیں عذبہ کی پکڑ شروع ہوئی ی۔

''کہ مجھے گھر آنا ہے۔۔'' وہ اسی طرح منہ چھپائے صفائی سے جھوٹ بول گ ئی ی۔

''یہ تو اندر کی بات ہے، میں بھی سمجھ گیا تھا وہ کہو ناں جو زبان سے ادا ہوا تھا، روتے ہوئے بے چارگی سے آخر کیا کہا تھا'' وہ آنکھیں میچے دانت پر دانت جمائے ان سنی کر گ ئی ی، اس کے ساتھ کمرے میں کوئی ی فرد موجود ہے؟ اسے تو نہیں پتا۔۔۔

''عذبہ مجھے بھی تم چاہئی یں، آخری سانس تک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔ میرا یقین کب کرو گی؟'' وہ کچھ دیر کے بعد بولا تو لہجہ سنجیدگی اوڑھے ہوئے تھا، عذبہ کی ساری ایکٹنگ پل میں ختم ہوئی ی اس نے چہرے سے کوئی لٹ ہٹا کر سائی ڈ ٹیبل پر چشمہ کے لیے ہاتھ مارا، بھ ئی ی زرا غور سے اس انسان کو دیکھے وہ مذاق کر رہا ہے یا سچ میں؟

دارام نے اسکا تپتا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھا۔ وہ فریز ہونے لگی۔۔۔

''قسم کھانے کو تیار ہوں۔۔ سچ بول رہا ہوں۔ بیلا مجبوری ہے اپنے رشتوں سے جڑے رہنے کی۔۔ تم میری ضرورت ہو، محبت ہو، روح سے جڑی ہو۔۔۔'' وہ ٹھہر ٹھہر کر بولتا دل دھڑکا گیا۔ عذبہ کا اس اظہار پر چہرہ تپ اٹھا۔

''افففففف جانے میری گالوں کو کیا ہو جاتا ہے''

وہ دارام کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر تمتماتے گال تھپتھپانے لگی مگر آج تو ہاتھ بھی گرم ہی تھے۔۔۔

''تم اب سو جاؤ، تم سے سیریس رسپانس کی توقع بھی نہیں تھی مجھے۔ مگر جو کہا ہے یاد رکھنا'' وہ سرد آہ بھر تا لیٹ گیا۔

وہ شرم سے اپنی بازوؤں میں منہ چھپا گ ئی ی۔

''عجوہ میری اگر بیٹی ہوئی ی تو اسکا نام خنسار کھو نگا اور بیٹا ہوا تو۔۔۔

''میں آیا گیری کے لیے ہوں کیا؟ دونوں کے نام آپ رکھیں گے تو مجھے بھی بچوں کی بیبی سٹر بلا لیا کریں'' عجوہ اسکی بات درمیان میں ہی کاٹ گ ئی ی تو رماب نے بدمزگی سے ماتھے پر بل ڈال کر اسے گھورا۔

''نام ہی رکھو نگا ناں۔۔ چھین تو نہیں رہا تم سے۔۔۔ تم لڑکیاں زرا زرا سی بات پر منہ کیوں پھلا لیتی ہو؟'' رماب کی بات پر عجوہ کے تن بدن میں آگ لگ گ ئی ی۔

''اچھا چلو اتنی سی بات ہے تو فرسٹ بیبی کا نام میں رکھ لوں گی۔۔ آپ کا تحمل بھی دیکھ لیتی ہوں'' عجوہ نے چمک کر کہا۔

''بس مقابلہ کروالو۔۔۔ میں یا تم۔۔ فرق ہے کوئی ی؟ تم زرا نرم مزاجی سے کام لیا کرو بچے کی زہنیت بھی تمہاری طرح جلن زدہ نا ہو جائے'' رماب نے ناک پھلا کر اسے سکون سے مشورہ دیا جو اسے مزید برا لگا۔

''آپ میرا دماغ نا جلایا کریں۔۔ورنہ بچہ آتے ہی پہچان لے گا اسکے قریب کون کھڑوس رہا ہے'' وہ فقرہ مکمل کرتے ہی کروٹ بدل کر رخ موڑ گئی۔رماب کو شاک لگا۔

''کھڑوس کسے کہا ہے؟ماں کا درجہ مل رہا ہے تمہیں اور یہ زبان ہے تمہاری۔۔۔بچہ بھی یہی تمیز سیکھے گا پھر۔۔'' وہ اسکی پشت کو گھور کر بظاہر نرمی سے بول رہا تھا۔۔

''ہاں تو باپ نے تمیز کی ڈگریاں لی ہوئی ہیں،رات کو سنبھال لیجئے گا تربیت اچھی ہو جائے گی'' وہ بھی ہاتھ جھلا کر بولی۔

''عجوہ ایک نام کی ہی بات کی تھی اتنا پتنگڑ کیوں بنا رہی ہو۔۔؟کتنی مرتبہ سمجھاؤ نگا یار۔۔نرمی لاؤ مزاج میں بچے پر اثر۔۔۔''اس نے نرمی سے سمجھانا چاہا۔

''آپ مجھے ٹھنڈی نرم فوم میں سلا دیں۔۔بچے پر اچھا اثر پڑے گا'' عجوہ نے اس بار بھی اسکا جملہ درمیان سے ہی اچک لیا۔

''جھگڑالو بیویوں کی زندہ مثال ہو تم۔۔حد ہی ہو گئی ویسے۔۔۔میری بات کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ پوری ہونے دو۔۔۔نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانا کوئی تم سے سیکھے'' رماب نے ہاتھ کھڑے کرتے ہار مان لی۔

''یہی پیریڈ ہے میرے پاس رعب جھاڑنے کا۔۔۔ضائع کر دوں؟ایسے ہی۔۔۔؟'' عجوہ نے اسکا جگر جگر کرتی آنکھوں سے رماب کو دیکھا۔

ہونٹوں پر شریر شوخ سی مسکراہٹ تھی۔۔

رماب نے خاموشی سے اسکے گرد بازوؤں کا حصار باندھ کر اسے اپنے قریب کر لیا۔

''بس یہی پیریڈ۔۔۔ تم دیکھنا اس کے بعد کیا حال کرتا ہوں تمہارا۔۔۔ بہت زیادہ شوخیاں چڑھ رہی ہیں۔۔ اُڑلو آسمانوں پر۔۔ زمین پر ہی آنا ہے پھر۔۔۔'' وہ نہایت مسکراتے لہجے اور نرمی سے دھمکی دے رہا تھا۔ عجوہ ڈھٹائی سے ہنسی۔۔ کل کس نے دیکھا آج تو اچھا ہے۔

''ابھی آپ میرے ہاتھ میں ہیں۔۔ کل کی کل دیکھو نگی'' وہ سکون سے اسے لاجواب کر گئی۔

رماب نے نفی میں سر ہلایا۔

''عقلمند وہ ہوتا ہے جو آج اچھا ہو تو کل کا بھی پہلے سے ہی سوچ لیتے ہیں۔۔ کیونکہ جب مصیبت سر پر ہو تو سوچیں ناکام ہو جاتی ہیں عجوہ ڈارلنگ۔۔ مجھ سے دشمنی بڑھا کر نقصان کر رہی ہو'' وہ اسکی ناک دبا کر بولا اور مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی اوڑھی۔

''ہمارے درمیان امن کی راہ بننے والی ہے۔۔ پھر کوئی دشمن نہیں بن سکے گا۔۔ خواب دیکھنا چھوڑ دیں ڈاکٹر صاحب۔۔ آپ کا کام دماغ کی خرابی ٹھیک کرنا ہے اس لیے میرا دماغ خراب کرنے کی کوشش نا کریں'' وہ اور رماب کے لفظوں میں پھنس جائے؟ وہ عجوہ تھی ناکام ہونا سیکھا کب تھا اس نے۔۔۔

''بڑی اعلیٰ نسل کی ڈھیٹ بیوی ملی ہے مجھے۔'' رماب نے بے چارگی سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی، وہ بھی مسکرا دیا۔

رعب کس کم بخت کو ڈالنا تھا، وہ تو بس اسے ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا۔

دارام نیند میں تھا جب عذبہ کے جھنجھوڑنے پر بیدار ہوا، اور نیند بھری آنکھوں اسے دیکھا جو اسے متوجہ کرنے کے لیے اسکی شرٹ مٹھی میں دبوچے اسے پکار رہی تھی۔

''میں۔۔۔ میرے سر میں درد ہے۔۔۔'' وہ بخار میں بری طرح جلتی رو رہی تھی۔

''میں دبا دوں سر؟ پین کلر دوں؟'' وہ پریشان سا اس پر جھکا اپنی بے خبری پر افسوس ہونے لگا، عذبہ روتی جا رہی تھی۔

''پین کلر نہیں۔۔'' اس نے انکار کیا تو دارام اسکا سر دبانے لگا چند سیکنڈ ہوئے کہ وہ پھر سے بول اٹھی۔۔۔

''مجھے چکر آ رہے ہیں'' رونا بدستور جاری تھا۔

''ویک نیس ہے اس لیے۔۔۔ تم کچھ کھاتی بھی تو نہیں ہو'' وہ نرمی سے بولتا فکر مند ہوا۔

''مجھے بھوک لگ رہی ہے'' وہ اگلا فرمان جاری کر رہی تھی، وہ سیدھا ہوا۔

''کولڈ اینڈ سویٹ۔۔۔'' اسکی فرمائش پر دارام کو حیرت ہوئی ی، ٹھنڈا اور میٹھا یہ دونوں چیزیں نارمل روٹین میں نہیں لے سکتی تھی۔ ٹھنڈی چیز سے اسے فلو ہو جاتا تھا اور بہت زیادہ سویٹ سے بھی طبیعت خراب ہوتی تھی۔ مگر اسے اب یہی چاہئے یے۔

وہ رو رہی تھی مسلسل۔۔ دارام نے اٹھ کر روم ریفریجریٹر سے عذبہ کے ہی فریز کیے دو ایپل اٹھائے، جنہیں وہ فریز کر کے چھوٹے چھوٹے پیسز بنا کر فورک سے کھاتی تھی چاہے اسکے بعد چھینک چھینک کر پاگل ہو جائے، دارام نے بھی اسی کے انداز میں کاٹ کر فورک اٹھایا اور اسکے پاس جا کر باؤل رکھا، عذبہ کے رونے کو بریک لگا۔

وہ لیٹی ہوئی ی کانٹے سے سیب کھا رہی تھی دارام اسے دیکھ رہا تھا۔ سیب کھاتے ہی اس نے باؤل کھسکایا اور کروٹ بدل کر سوئی ی۔ ابھی وہ باؤل سائی ڈ ٹیبل پر رکھ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ وہ پھر سے رونے لگی۔

''دارام۔۔۔ مجھے وومٹ فیل ہو رہی ہے۔۔ دل خراب ہو رہا ہے۔۔۔'' وہ پھر سے اسکی شرٹ پکڑے بتا رہی تھی دارام نے اسکا ہاتھ تھاما۔

''عذبہ ابھی ایپل لیا ہے وہ ہیلدی ہوتا ہے اس لیے۔۔۔ ڈونٹ وری ابھی تھوڑی دیر میں ڈائی جسٹ ہو جائے گا'' نرمی سے اسے سمجھایا۔ وہ روتے ہوئے رضائی ی سائی ڈ پر کر رہی تھی۔

دارام کو لگا شاید ٹمپریچر بڑھنے کی وجہ سے وہ گرمی فیل کر رہی ہے۔

''دارام۔۔۔مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے'' وہ رونے کے ساتھ کپکپانے لگی۔۔دارام کا سر چکرا گیا۔

آخر کتنے مسائل ہیں اسے ؟بس ایک بخار ہی تو تھا سوتے وقت۔۔۔وہ کوئی لٹ سیٹ کرتا پریشان ہوا، اسجد صاحب اور رماب کی ضد کہ عذبہ رک جائے،دارام کو اب مطلب سمجھ آرہا تھا انکی باتوں کا۔۔۔۔

''دارا۔۔۔ممم۔۔۔میری باڈی پین کر رہی ہے'' وہ اسکی شرٹ پکڑے روتے ہوئے بول رہی تھی وہ سوچوں سے نکلا۔اور سائیڈ ٹیبل سے پین کلر اٹھا کر گلاس میں پانی ڈالا۔

''نہیں۔۔پین کلر نہیں۔۔۔'' وہ نفی میں سر ہلانے لگی اور دارام کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

وہ میڈیسن نہیں لے رہی تو کیا چاہتی ہے ؟

''دارام۔۔۔۔'' وہ پھر بلا رہی تھی وہ اسے سینے سے لگائے تھپتھپانے لگا۔

''یا اللہ اسے سکون دے دے ورنہ صبح تک میں پاگل ہو جاؤ نگا'' دارام نے دل میں دل سے دعا مانگی، عذبہ نیم غنودگی میں تھی مگر اب بھی رو رہی تھی مطلب ابھی اسکے کچھ مسائل باقی ہیں ؟اسکی پریشانی بڑھی۔

''دارام۔۔۔'' عذبہ کی پکار پر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا، نیند اب نصیب نہیں ہونے والی تھی اسے۔۔وہ سمجھ گیا۔

اور صبح تک وہ اسکی نیند سکون برباد کر کے سکون سے سو گئی۔۔ دارام بکھری سی حالت میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں مسلنے لگا، نیلے پانیوں جیسی آنکھوں میں سرخیوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا سر تھا کہ درد سے پھٹنے کے قریب تھا۔

عجوہ کی خواہش تھی کہ دارام کے دل میں جگہ بنا لینے سے پہلے عذبہ کو بخار کبھی نا ہو، مگر بیماری پوچھ کر کب آتی ہے۔۔

دارام نے ایک نظر سکون سے سوئی عذبہ کو دیکھا تو اپنی حالت یاد کر کے بے ساختہ ہنسا۔ گلاس وال سے چھن چھن آتی دھوپ اسکے چہرے پر قبضہ جمائے ہوئی تھی۔ اس نے اٹھ کر پردے برابر کیے۔ اور شاور لینے چلا گیا۔

بیلا اپنا سامان لیے کمرے سے نکلی ایک نظر ایڈم کے کمرے کا بند دروازہ دیکھا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

دارام کا ڈرائی یور ادب سے آگے بڑھا۔ کہ شاید میم کو صبح صبح کوئی کام آن پڑا ہے۔

بیلا نے اسے سامان رکھنے کا اشارہ کیا۔

اور اسکے ڈور کھولنے پر گاڑی میں بیٹھی۔

اگراس نے کانٹریکٹ سائین نا کیا ہوتا تو اپنا کیریئر بھاڑ میں جھونک دیتی۔ مگر وہ مجبور ہو چکی تھی لیکن ایڈم سے دستبردار نہیں ہونے والی تھی۔۔ وہ اب صرف محبت نہیں تھا۔۔ وہ اب اسکا ہز بینڈ بھی تھا۔ وہ شا فیملی کا ہائی رتھا وہ پاکستان نہیں رہ سکتا ساری عمر کے لیے۔۔

اگر اسکی واپسی طے تھی تو بیلا بھی کچھ وقت انتظار کرنے کے لیے تیار تھی۔

گاڑی دارام مینشن سے باہر نکل کر ائیر پورٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

اپنے کمرے کی کھڑکی سے تکتا دارام خاموشی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا، اسکے وجیہہ چہرے پر افسوس تھا وہ کبھی نہیں چاہتا تھا بیلا کو اسطرح جانا پڑ جائے کہ وہ ڈراپ بھی نا کرے۔۔ مگر وہ بیلا کی شرط بھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

گاڑی اوجھل ہوئی ی تو اس نے پردہ برابر کر دیا۔ گاڑی میں بیٹھی بیلا اس کی سنگدلی پر لب بھنچے خالی نظروں سے باہر رواں دواں گاڑیاں دیکھ رہی تھی۔

وہ لیپ ٹاپ پر آن لائین بزنس ڈیلنگ کر رہا تھا۔ پی۔اے کو ایک ایک بات سمجھاتے ہوئے اور سب ورکرز سے لائی یو میٹنگ کرتے ہوئے اچھا خاصہ جھنجھلا گیا تھا۔۔ جیسا کام اپنی موجودگی میں ہو سکتا تھا ویسا گھر بیٹھے نہیں کر پا رہا تھا، وہ آفس بھی نہیں جا سکتا تھا مگر کام بھی ضروری تھا بیلا کے ہوتے بہت حرج ہو چکا تھا اسکا۔۔

عذبہ گلاس ڈور کھولے باہر ٹیرس پر چئیر پر لیٹنے جیسا بیٹھی دھوپ لگوا رہی تھی۔
بخار کا زور ٹوٹ چکا تھا اور جتنا زلیل کرنا تھا دارام کو کر لیا، اب کافی بہتر تھی۔
گلاسز سامنے ٹیبل پر رکھے سکون سے آنکھیں بند کیے عین سورج کی طرف منہ کیے بیٹھی تھی۔ دارا نے تین بار منع کیا پھر ہار مان لی۔ وہ کسی کسی بات پر ڈھٹائی کی حد کر دیتی تھی جیسے دھوپ لگوانے پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔
اس نے آنکھیں کھول کر چہرہ موڑ کر ایک نظر گلاس وال سے نظر آتے دارام کو دیکھا۔
"واہ، کیا بول تھے، سونگز لیرکس لگ رہے تھے، میں ضرورت بھی، محبت بھی اور روح سے جڑی ہوئی؟ واہ۔۔۔" وہ اسکے الفاظ یاد کرتی مزہ لے رہی تھی جب چونکی۔۔۔
"یہ بات شادی سے پہلے کی ہے یا بعد کی؟
تو وہ بھاگ بھاگ آنا۔۔ ہر کام کرنا؟ بڑے کوئی نظر باز نکلے بھئی۔۔۔ اتنے پہلے سے نظر رکھی ہوئی تھی مجھ پر۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جھرجھری لے کر سیدھی ہوئی۔
"لیکن؟ لوگ تو محبت ہونے پر اس انسان کی کسی اور سے شادی ہونے پر اداس ہو جاتے ہیں یا پھر روتے ہیں، شادی نہیں ہونے دیتے۔۔ انہوں نے ایسا کچھ کیوں نہیں کیا؟
شادی کے بعد ہوئی ہو گی محبت، شاید تب ہوئی ہو، جب میں نے کال کر کے شادی کا کہا۔۔ ویسے کیا الفاظ تھے میرے؟ کیا اتنا پرکشش بولی تھی میں کہ۔۔" وہ ذہن پر زور ڈالے اپنے لفظ یاد کرنے لگی۔

''نہیں تب نہیں ہو سکتا، سیدھی بے شرمی کا مظاہرہ کیا تھا میں نے۔۔۔تب تو بالکل نہیں۔۔

جب بیلا آئی ی تب؟ وہ تو اتنی حسین ہے پھر میری قدر کیسے ہوئی ی؟ خیر میرے جیسی سوفٹ نیچر نہیں تھی ظاہر ہے۔۔اور میں۔۔'' اسے بہت سوچ کر بھی اپنی کوئی ی خوبی یاد نا آئی ی تو پھر سے مڑ کر دارام کو دیکھا۔

وہ اسکا بار بار دیکھنا نوٹس کرتے ہوئے مسکرایا اور اپنی پی۔اے کو چند ضروری ہدایات دے کر لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

''کیا بات ہے؟ کوئی ی پریشانی ہے؟'' دارام باہر آ کر اس کے سامنے پڑی چ ئی یر پر بیٹھا۔

''نہیں مجھے کوئی ی پریشانی کبھی نہیں ہوتی'' وہ کندھے اچکا کر بول رہی تھی۔

''یہ بات رات کے وقت کیوں نہیں سوچی؟ جب اپنے ان نازک کندھوں پر مسائی ل کا بوجھ لادے رو رہی تھیں'' دارام نے مسکرا کر مذاقاً کہتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھا جو دھوپ کی تمازت سے گلابی ہو رہا تھا۔

''بیماری میں انسان پریشان ہو ہی جاتا ہے۔۔آپ نے میری بھوک کے علاوہ کوئی ی مس ئی لہ حل نہیں کیا اس لیے جتائی یں بھی نہیں'' عذبہ نے ناراضگی سے اسے یاد دلایا۔

''تمہارے مسائی ل میری سمجھ سے باہر تھے۔۔۔

اور تمہاری آنکھوں میں پھر سے پانی کیوں آ رہا ہے؟'' وہ اسکی طرف جھک کر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

عذبہ نے ناک رگڑی اور سوال ان سنا کیا۔ اگر اب اسے بتائے کہ فلو ہو رہا ہے تو وہ ضرور رات کو ٹھنڈا سیب کھانے کا طعنہ دے گا۔

''ویسے میں۔۔ آئی مین میں مجبوری والی بیوی نہیں ہوں تو کیا بیلا ہے؟'' وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی وہ کب اچھی لگی لیکن بات کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اس لیے تمہید باندھنے لگی۔

''ہوں۔۔ میری گرینی کی خواہش اور ممی جیسی آنی کی شدید خواہش۔۔'' وہ سنجیدگی سے بولا اور گلاب کے پودوں پر اڑتی رنگوں سے بھری تتلی کو دیکھنے لگا۔

''اور میں؟'' وہ اپنے مطلب کی بات پر آئی ی۔

''تم۔۔؟'' وہ اسے دیکھنے لگا، سب سمجھ رہا تھا وہ کیا جاننا چاہ رہی ہے، رات وہ بول کر مکر گئی تھی تو اب وہ کیوں بولے؟

''میں نے بھی تو مجبور کیا تھا ناں؟'' عذبہ نے دل میں اس بے ایمان انسان کو دیکھ کر خوب عزت سے نوازا، اُسے بات کر کے انجان بننے والے لوگ زہر لگتے تھے، وہ خود تو مجبوری میں ایسا کرتی تھی، اس کے لیے سب معاف تھا دوسرے کیوں کریں۔۔۔؟

''کوئی بات نہیں عذبہ۔۔ وہ باتیں بھول جاؤ۔۔ تم اب میری زندگی کی رونق ہو یہ یاد رکھو'' وہ مسکرایا اور اسکے جواب پر وہ مطمئین تو نہیں ہوئی مگر پھر بھی ایک سکون چہرے پر آ گیا۔ لیکن دل میں خلش سی رہ گئی آخر کب سے وہ اسکے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی؟؟؟

رماب ہاتھ میں بچوں کی ہیلتھ، کئی یر اور انکی سائی یکالوجی پر مبنی کتاب پکڑے پوری توجہ سے پڑھ رہا تھا۔

عجوہ کنزہ بیگم اور اسجد صاحب کے ساتھ باتیں کرنے اور چائے پینے کے بعد کمرے میں آئی تو رماب کو بالکل گم پا کر پیچھے سے جھانکا۔ بچوں کی کتاب دیکھ کر مسکرائی۔۔

''کیا پڑھ رہے ہیں؟'' اس نے سامنے آتے ہوئے شرارت سے سوال کیا تو وہ چونکا۔

''کچھ نہیں بس یونہی'' وہ ٹائی ٹل چھپائے بہانے سے رخ پھیر گیا۔

''پھر بھی۔۔ کیا ناول ہے؟'' وہ مسکراہٹ دبائے اسکی کنفیوژن انجوائے کرنے لگی۔۔

''کہا ہے ناں عجوہ۔۔ کچھ خاص نہیں۔۔ تم نے میڈیسنز لیں؟'' وہ نرمی سے بولتا اسے دیکھنے لگا اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''او۔ کے جاؤ دودھ پیو'' اس نے اسے سر پر سوار دیکھ کر جانے کا اشارہ کیا۔

''بچوں کے لیے کتاب ہے ناں؟'' وہ ہنسنے لگی تو وہ زچ ہو گیا۔

''کہہ رہا ہوں ناں جا کر دودھ پیو۔۔ اتنی ضدی کیوں ہو گئی ہو'' وہ کتاب بند کر کے اسے گھورنے لگا تو وہ کھلکھلائی۔

''مل کر پڑھتے ہیں۔۔مجھے بھی تو ضرورت ہے، کچھ میرے ساتھ بھی شئیر کریں'' وہ مسکرا کر اسی کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔

''تمہیں واقعی پڑھنی چاہئیے۔۔'' وہ کتاب کھول کر انڈر لائین کیے جملے دکھانے لگا۔

''یہ دیکھو ہم کتنی غلطی کرتے ہیں بچے کے رونے پر فوری اسے دودھ وغیرہ دے دیتے ہیں۔۔اس بک کے مطابق بچے کو کچھ دیر کے لیے رونے دینا چاہئیے تاکہ اس میں صبر پیدا ہو اور اگر بچوں کو رونے پر انکی ضرورت کی چیز دی جائے تو وہ اپنے دماغ میں یہ بات بٹھا لیتے ہیں کہ رونے پر ملتا ہے ایسے بچے سیدھے طریقے سے چیز مانگنا سیکھتے ہی نہیں بلکہ رو کر ہی مانگتے ہیں۔'' وہ اسے دیکھ رہا تھا، عجوہ سب یاد کرنے لگی۔ بہت سی لڑکیاں پہلی بار ماں بنتی ہیں اس میں کوئی مس ئیلہ نہیں اگر وہ سٹڈی کر لیں اور زرا طریقے سے چلیں۔

''یہ لائین دیکھو۔۔اگر بچے کو کسی غلط کام سے روکنا ہو تو اسے ڈائریکٹ نہیں کہنا چاہئیے اس سے اس میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور وہ کام ضرور کرتا ہے اور بار بار کرتا ہے مطلب بچے کو غلط کام سے روکنے کے لیے خاموشی سے کسی دوسری ایکٹیویٹی کی طرف اسے متوجہ کرنا چاہئیے'' رماب نے پر سوچ نظر سے اسکا چہرہ دیکھا۔

''ویسے تم لڑکیوں کی سائی یکی بھی بچے والی ہی ہوتی ہے۔۔۔ایک کام سے روکتے رہ جاؤ مگر نہیں سنتی۔۔ہاں دوسری طرف پھیر دو تو۔۔۔''رماب شرارت سے مسکراہٹ دبائے بول رہا تھا،اس نے دھپ سے کتاب بند کی اور رماب کو گھورا۔

''اچھا اب بحث نہیں۔۔جاؤ پہلے دودھ پیو''رماب نے نرمی سے کہتے ہوئے اسکے ہاتھ سے کتاب لی اور اشارہ کیا وہ منہ بسورتی چلی گ ئی ی۔رماب نے کتاب ٹیبل پر رکھی اور موبائی ل اٹھا کر عذبہ کو میسج کرنے لگا جسکا اس بار بیماری میں عجیب ہی رویہ تھا جیسے وہ سنبھل سنبھل کر بی ہیو کر رہی تھی۔

میسج کا فوری ریپلائی ی آیا۔۔حال احوال لیتی وہ اچانک اس سے سوری کرنے لگی۔

''میں نہیں جانتی تھی کہ آپ بابا کے اپنے بیٹے ہیں میں نہیں۔۔مجھے اب پراپرٹی وغیرہ والی بات پر شرمندگی ہوتی ہے''اسکا میسج پڑھ کر رماب نے لب بھینچ کر کال ملائی ی۔

''کس نے یہ باتیں کی ہیں تم سے؟''کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ غصے سے بولا۔

''ماما نے سچ بتا دیا ہے اب مجھے نہیں بہلائی یں۔۔''وہ لب کاٹتی خود کو رونے سے روک رہی تھی،رماب کو شدید افسوس ہوا۔

''عذبہ ایسی باتیں دوبارہ سوچنا بھی مت۔۔سگا سوتیلا کچھ نہیں۔چلو میں تو تھا ہی برا یہ بات کر کے مجھے میرے پرانے سلوک کی سزا دے دی تم نے مگر پلیز۔۔بابا کے سامنے ایسی بات مت کرنا انہیں مجھ سے زیادہ تم سے پیار ہے اپنے دل میں یہ فرق نہیں لاؤ پلیز''رماب اسے نرمی سے سمجھاتا افسردہ ہو رہا تھا۔

''رماب بھائی ی کس سلوک کی بات کر رہے ہیں؟ جب آپ مجھ سے چڑنے کے باوجود میرے رونے پر بے چین ہوتے تھے؟ جب میری تکلیف پر آپ بھی پریشان ہو جاتے تھے۔ پلیز یہ سزاوالی بات نہیں کریں میں کیوں دونگی سزا۔۔'' وہ اسکی بات پر جذباتی ہوتی رو پڑی۔

''میں آئی ندہ ایسی ویسی بات نہیں کرونگی اچھا سوری۔۔۔'' رماب نے پریشانی سے اپنے بال مٹھی میں دبائے، وہ رلانا نہیں چاہتا تھا۔

''عذبہ پہلے رونا بند کرو۔۔ اور بس پہلے جیسی ہو جاؤ میں بھی وہی بھائی ی ہوں اور بابا بھی وہی بابا ہیں، تمہارا رویہ یا دل بدلا تو میں بھی سچ والا بدل جاؤ نگا'' اس نے چپ کرواتے ہوئے دھمکی دی چہرے پر نرم مسکراہٹ آئی ی تھی۔ عذبہ نے فوری آنسو صاف کر لیے جیسے وہ دیکھ رہا ہو۔

''کبھی نہیں۔۔ ویسی رہونگی۔۔ بابا کو میری بات نہیں بتائی یے گا'' وہ اب ہوش میں آتے ہی فکر سے بولی تو رماب ہنسنے لگا۔

''عذبہ تم میری گڑیا ہو اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنا۔۔ کبھی ہماری محبت میں کمی محسوس کرو تو بے شک گلہ کر لینا'' رماب کی جذبات سے لبریز آواز پر اس کے اندر تک سکون اترا تھا۔

دارام جانے ہانیہ کی کس بات پر غصے سے بول رہا تھا عذبہ پریشان ہوئی ی۔

اسکے پاس آکر بیٹھتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھنے لگی، اب تو اسکے غصے پر بھی ڈر لگتا تھا جانے اب کیا بات ہو گ ئی تھی۔۔۔

''بھائی ی میں خود شر مندہ ہوں آپ سے کہتے ہوئے بٹ۔۔ سفیر کہتا ہے بس ایک بار آپ امیر کہ والے بزنس میں انہیں کچھ ش ئیر دے دیں'' ہانیہ شر مندگی سے بول رہی تھی۔

''ہانی اس سے کہو اپنی او قات دیکھ کر مانگے مجھ سے۔۔۔ میں بے شک ''شا کمپنیز'' کا ہائی رہوں بٹ میری گرینی ابھی زندہ ہیں۔ میں ان کے ہوتے گفٹس دیتا پھروں۔۔ یہ میرے نانا کا خاندانی بزنس ہے اور نانا، نانی کی محنت بھی شامل ہے، میں اسے ایرے غیروں میں بانٹتا پھروں؟ تم سے کہا تھا شادی مت کرو تم نے میری بات نہیں مانی۔۔ میں یہاں اسے ش ئیر دے سکتا ہوں امیر کہ کا سوچے بھی نہیں'' دارام کی بھاری غصیلی آواز پر ہانی کے ساتھ ساتھ عذبہ بھی ڈر کر اس سے فاصلے پر ہو بیٹھی۔۔ وہ کال کاٹ کر صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موند کر اپنا تپتا دماغ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

''کیا ہوا؟'' اس نے ہولے سے دارام کا بازو ہلا کر سوال کیا تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

''ہانی تھی۔۔ اسکے لالچی خاوند کے ناجائز مطالبات پورے کر کر کے تھک گیا ہوں'' دارام نے عذبہ کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھا اور سر اسکے کندھے سے ٹکا کر مسکرایا۔

''تمہارے اس چھوٹے سے کندھے پر سر ٹکا کر مجھے اندر تک سکون ملتا ہے'' وہ اس کا ہاتھ لبوں سے لگا کر مسکرایا۔

عذبہ نروس سی بیٹھی یوں پتھر ہو گئی جیسے حرکت کرنا جرم ہو۔۔

وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتا اسکے چہرے پر شرارت سے جھکا تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی جس کے نتیجہ میں اسکی پشت صوفہ کی بازو سے ٹکرائی تو وہ درد سے سسکی۔

دارام بوکھلا کر پیچھے ہوتا اسکے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر ٹھٹکا۔

''ایم سوری۔۔ کیا بہت زور سے لگی ہے؟'' وہ پریشانی اور الجھن بھرے تاثرات سے اسے دیکھتا معذرت کرنے لگا۔

''اٹس۔۔ اوکے۔ میں بس ڈرگ ئی ی تھی۔'' عذبہ گہرے گہرے سانس بھرتی بولی مگر اسکی آنکھوں میں امڈتی نمی پر دارام سنجیدہ ہوا۔

''کیا تمہاری بیک پر کوئی سیریس انجری ہے؟ شومی'' اسکی بات پر وہ گھبرا گئی۔

''نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔'' وہ اٹھ کر جانے لگی مگر دارام نے بازو پکڑ کر اسے واپس بٹھایا۔

اور جب اس نے چیک کیا تو اسکی پشت پر عین درمیان میں اچھا خاصا زخم تھا اور بد احتیاطی کی وجہ سے پَس ہو رہی تھی۔

''یہ کب ہوا؟ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟'' عذبہ اسکے سوالات پر فاصلہ بڑھا کر دور ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

''یہ تو بس۔۔ گر گئی تھی میں'' وہ بات بنا گئی، اسکا دل چاہا بتا دے بیلا نے دھکا دیا تھا لیکن وہ دل کی دل میں ہی دبا گئی۔

''مجھے سچ بتاؤ۔۔ تمہاری کلائی پر زخم تھے اب یہ بیک پر۔۔ یہ اچانک سے اتنی انجریز کیوں ہوئی ہیں؟ اور بالکل جھوٹ نہیں بولنا'' دارام نے سختی سے سوال کرتے ہوئے اسے سخت نظروں سے دیکھا۔

وہ لب کچلتی یہاں وہاں دیکھنے لگی جیسا وہ جواب نا دینا چاہے تو ہر بار کرتی تھی۔

''عذبہ ٹیل می'' وہ اسکے کندھے پکڑ کر غصے سے بولا تو آواز اونچی ہو گئی تھی۔

''بیلا۔۔۔ بیلا نے دھکا دیا تھا'' عذبہ کے جملے پر وہ شاکڈ ہوا، بیلا اس کے ساتھ یہ سلوک کرتی رہی ہے؟

''یہ سب بیلا نے کیا، مجھے لگا آپکو بتایا تو آپ یقین نہیں کرینگے'' وہ سر ڈالے مجرموں کی طرح بولی اور جرم ہی تو کیا تھا اسکی محبت پر یقین نا کر کے، خاموشی سے سب اذیتیں سہہ کر اس نے جرم ہی کیا تھا۔

''عذبہ۔۔۔'' دارام شدت ضبط سے اسے دیکھتا اسے خود میں سمیٹ گیا۔

''تم مجھ سے کہہ کر تو دیکھتیں۔۔'' وہ بے بسی سے بولا۔۔ بیلا کے لیے دل میں جو زرا فکر اور پشیمانی ہونے لگی تھی، جو زرا اپنے برے روئیے کا احساس ہونے لگا تھا عذبہ کی حالت پر سب ختم ہو گیا، بیلا اسکا دل کبھی نہیں جیت سکے گی یہ تو طے تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

"رائی من اس کی کیا ضرورت تھی۔۔ایسا کرنا ضروری بھی نہیں تھا" دارام اسکا کارنامہ سن کر پریشانی سے بولا اور کمرے میں قدم رکھا، وہ ابھی آفس سے آرہا تھا۔

"ضرورت تھی۔۔ بیلا ڈسٹرب ہوئی ہے۔۔ یہاں سب تمہارے خلاف ہو رہے ہیں۔۔ گرینی کو چپ لگ گ ئی ہے" رائی من نفرت سے جلتے لہجے میں بولتا دارام کو متوجہ کر گیا۔ رائی من بدل گیا تھا اب وہ پہلے جیسا جولی نہیں تھا۔

"بیلا کی بات مت کرو۔۔اس نے مجھے مایوس کیا ہے۔۔ وہ میری وائی ف کو فزیکل ٹارچر کرتی رہی ہے" دارام کے لہجے میں بیلا کے زکر پر ہی تلخی بھر آئی تھی۔ وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے بولا، رائی من اسکی بات پر حیران رہ گیا پھر سرد آہ بھری۔

"اس سے یہی امید تھی۔۔ میں نے کہا تھا بیلا برداشت نہیں کرے گی، ایڈم بات تو یہ ہے کہ تم نے یہ موقع دیا اسے۔۔ تم بیلا سے شادی کر چکے تھے پھر کیوں وہاں شادی کر لی" رائی من سب سے اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

''بیلا نے مجھ سے فورس فلی شادی کی تھی۔ تم یہ بات جانتے ہو۔۔ میں جس سے محبت کرتا ہوں اسے کیوں نا اپنی زندگی میں شامل کرتا؟'' دارام بددلی سے بولا، اسے اپنے فیصلے کی وضاحت دینا ناگوار لگا۔ وہ شوز اتارتے ہوئے سلیپنگ ایریا کی طرف بڑھا۔

''تو؟ کرلی ہے اب سب کے روئی یے برداشت کرو۔۔ بیلا نے فورس کیا تھا مگر تم مان گ ئی ے تھے۔۔ مت مانتے سب کو ناراض کر دیتے، کچھ وقت کے بعد سب راضی ہو جاتے، اب بھی تو ناراض کیاناں؟'' رائی من اور اسکی منہ پھٹ باتیں، دارام کو اس سے چڑ ہونے لگی۔

''بکواس بند کرو رائی من۔۔ میں نے جان بوجھ کر یہ شادی نہیں کی۔۔ بائی چانس ہو گ ئی ی مگر اب بیلا کی کوئی ی جگہ نہیں میرے دل میں'' دارام نے بھی صاف گوئی ی کا مظاہرہ کیا اور ڈریسنگ روم سے ایزی ڈریس نکالنے لگا۔

''وہ میری بہن ہے۔۔ اپنی ''یہ بات'' مجھ سے ش ئی یر مت کرو۔۔ ورنہ میں بد تمیزی بھی کر سکتا ہوں'' رائی من کی سنجید گی سے دی گ ئی ی دھمکی پر دارام کو ہنسی آگ ئی ی۔

''یہ بھی کر کے دیکھ لو، میں تمہاری جگہ بھی متعین کر لوں گا'' دارام نے اسے کھلی آفر دی تھی، رائی من کو تپ چڑھا۔

''تم رائی من ویلٹ کو جانتے ہی نہیں ہو، تم مجھے ایزی لے رہے ہو، میں تمہیں رلا سکتا ہوں۔''
رائی من نے غصے سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی، دارام نفی میں سر ہلاتا مسکرایا اور ڈریس چینج کرنے چلا گیا۔

رائی من نے صحیح کہا تھا، وہ انتہا کا سنگدل تھا اور کب کیسے بازی پلٹ دے کوئی ی نہیں جان پاتا تھا۔ مگر وہ ایڈم کے لیے ہمیشہ نرم دل رہا تھا اور یہ بات دارام جانتا تھا۔ وہ ایزی ڈریسنگ کر کے آیا تو عذبہ سامنے تھی۔

''السلام وعلیکم۔۔ پھپھو لوگ سے بات ہوئی ی؟'' عذبہ ہاتھ میں اپنے گرم پانی کی بوتل پکڑے سلام کرتے ہی یہی بولی تھی۔ وہ اسے دیکھنے لگا۔ ماسک لگا ہوا تھا اور گلاسز کے پیچھے گلابی آنکھوں سے بہتا پانی۔۔۔

''تمہیں ابھی آرام نہیں آیا؟'' دارام نے تفکر سے اسے دیکھا جو کچھ دن سے اسی حال میں ہی تھی اور پانی تک گرم پیتی تھی۔

''یہ میری نارمل روٹین ہے۔۔ آپ یوں سمجھ لیں مجھے ونٹر سے الرجی ہے، کبھی کبھی آرام آجائے گا ورنہ ایسا ہی چلے گا'' عذبہ نے ماسک اور گرم پانی کی طرف اشارہ دیا۔

''اوہ سیڈ۔۔ ہاں ماما سے بات ہوئی ی ہے، ایک دو دن تک واپسی ہے انکی'' دارام نے کف لنکس بند کرتے ہوئے جواب دیا۔

''ہائے نہیں۔۔'' عذبہ کے منہ سے بے اختیاری میں نکلا جملہ دارام کو حیران کر گیا۔

''کیا مطلب؟ وہ واپس نا آئی یں'' دارام نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا تو وہ گڑبڑائی ی۔

''آئی یں میں نے کب روکا ہے'' وہ منہ بنا کر بوتل ٹیبل پر رکھنے لگی، دارام نے اسکے انداز پر بے اختیار مسکراہٹ چھپائی ی۔

''میراری ایڈمیشن کروادیں۔۔ سٹڈی کانٹینیو کرنا چاہتی ہوں'' وہ بے زاری سے بولی، پھپھو آرہی ہیں تو سکون بھی نہیں رہے گا اس نے یہی حل سوچا، آدھا دن سکون رہے گا۔

''او۔کے نوایشو۔۔ میں بات کرلوں گا ریاض صاحب سے'' دارام نے جگ سے پانی ڈالتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

''ویسے ہماری میم کیسے جانتی ہیں آپکو؟ آپکی کال پر ہی میرا ایڈمیشن ہو گیا تھا لاسٹ ٹائم'' عذبہ رازداری سے پوچھنے لگی۔

''میری کمپنی کے ایم۔ڈی کی وائف ہیں۔ ریاض صاحب کا ابھی ذکر کیا ناں؟'' دارام نے کشنز سے پشت ٹیک کر ایزی ہوتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا ان سے کہہ دیجئی یے گا ذرا کہ میں آپکی وائف ہوں تاکہ میرے لیے کبھی کوئی ی مس ئی لہ ہو تو وہ سیٹل کرلیں'' عذبہ کے بے نیاز لہجے اور جملے پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو عذبہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

''مجھے لگا تم چھپانا چاہو گی کہ یہ بات نا کہوں'' وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔

''میرا دماغ خراب ہے کیا، پتا نہیں کیوں لڑکیوں کو فیمس ہز بینڈ چھپانے کا شوق ہوتا ہے، کوئی عیب تھوڑی ہے کہ چھپاؤں۔'' وہ نفی میں سر ہلا کر بولتی رکی اور ماسک اتر کر ٹشو دونوں ہاتھوں میں تھامے ناک پر رکھتی چھینکنے لگی۔ اور درمیان میں اسے بھی ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا۔

دارام اسکی آنکھوں سے پانی کی طرح بہتے آنسو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

عجوہ، بھابھی کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی جب آئینہ پر نظر پڑی، اس نے بھی اسی وقت عجوہ کو دیکھا۔ عجوہ مسکرائی مگر وہ تنفر سے دیکھتی رخ پھیر گئی عجوہ کو شاک لگا۔

اپنی شادی پر تو وہ اتنی عاجزی دکھا رہی تھی اب کیا ہوا اسے۔۔؟

وہ کندھے اچکا کر بھابھی کی طرف متوجہ ہوئی جب آئینہ اس کے پاس آئی۔

''ہیلو مسز عجوہ۔۔۔'' اسکی تلخ آواز پر عجوہ نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

''ہیلو۔۔ دل نہیں چاہ رہا بات کرنے کے لیے تو تکلف کی کیا ضرورت ہے؟'' عجوہ نے ناک چڑھا کر اسے تیکھے لہجے میں کہا، وہ کب کسی کا ایٹیٹیوڈ برداشت کرتی تھی۔۔

''دل نہیں چاہ رہا مگر دیکھنا چاہ رہی تھی، بے ضمیر لوگ کیسے ہوتے ہیں۔۔'' آئینہ نے بھی بدتمیزی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا بکواس ہے یہ؟ تم اپنی شادی نا ہونے کا غصہ اس پر کیوں اتار رہی ہو'' بھابھی نے آئی ینہ کی بد تمیزی پر اسے گھورا۔

''شادی؟ شکر ہے تم جیسے لوگوں میں شادی نہیں ہوئی ی..'' آئی ینہ کے جملوں پر عجوہ کا سر گھوم گیا، اگر پبلک پلیس نا ہوتی اسکے منہ پر تھپڑ دے مارتی۔۔

''انگور کھٹے ہیں میڈم۔۔۔ ہم جیسے لوگوں کے گھر آنے کے لیے مری جا رہی تھیں تم'' عجوہ نے طنزیہ نظر سے دیکھا۔

''تمہارا خاوند مرا جا رہا تھا۔ پہلے نام پوچھا پھر نمبر اور پھر رشتہ بھیجا۔۔ میرے بھائی ی کی وجہ سے رشتہ توڑا تھا اور جس انسان سے اپنی بہن کی شادی کی ہے اس کا بھی پتہ کرے کیا چیز ہے۔۔ پہلے سے شادی شدہ تھا اور جب میرے بھائی ی نے اسکی پہلی بیوی کو یہاں کی شادی کا بتایا تو اپنے گلی کے آوارہ غنڈے میرے بھائی ی کے پیچھے لگا دئی یے۔۔

میرا بھائی ی اس وقت ہاسپٹل میں زندگی اور موت کے درمیاں ہے، پچھلے ک ئی ی گھنٹوں سے وہ ہوش میں نہیں آ رہا، تم لوگ نہایت سنگدل اور گھٹیا ہو'' آئی ینہ بھیگتی آنکھوں سے دبا دبا چلائی ی تو ارد گرد کے لوگ متوجہ ہونے لگے۔ عجوہ کو دارام کی حرکت پر شاک لگا تھا مگر وہ تاثرات چھپا گ ئی ی۔

''تمہارے بھائی ی نے شیطان کا کردار ادا کیا تو سزا مل گ ئی ی۔۔ شکر کرو زندہ چھوڑ دیا۔

اور ہم سنگدل ہیں تو تم کونسا بھائی ی کے لیے نفل ادا کر رہی ہو۔۔ شاپنگ کرتی پھر رہی ہو'' عجوہ نے تیکھے چتونوں سے گھورا۔

بھابھی تو دارام کی دو شادیوں کا سن کر شاکڈ کھڑی تھیں۔۔

''میری ساس زبردستی لائی ی۔۔ اسے لگا میرا دل بہل جائے گا۔۔ اور یہاں تم لوگوں کو دیکھ لیا میں نے اب تو شاید کبھی سکون نا ملے مجھے'' آئی ینہ زہر اگلتی تن فن کرتی وہاں سے جا چکی تھی، عجوہ بھی باقی پروگرام کینسل کرتی بھابھی کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہوئی ی۔ دماغ ابل رہا تھا اسکا۔۔۔

''مجھے آج میرے جذبہ سے ملوانے لے چلیں'' عجوہ رات کا کھانا کھاتے ہی رماب کے سر پر سوار ہوئی ی وہ اسکا منہ تکنے لگا۔

''رات کو کونسا بخار چڑھ گیا ہے؟ کل دن کے وقت چلیں گے'' رماب نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہ اسلام آباد ہے، پوری رات پڑی ہے ابھی تو۔۔ دس بج رہے ہیں۔۔۔ اِنکیلو تک ہی جانا ہے میں کونسا کراچی جانے کا کہہ رہی ہوں'' وہ تیوری چڑھا کر بولی تو وہ سر پکڑ بیٹھا۔

''تمہاری زبان کا مقابلہ تو بڑی عمر کی عورتیں نا کر پائی یں میں تو پھر حقیر سا بندہ ہوں۔۔ چلو بھ ئی ی'' وہ ہار مانتا اپنی جیکٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

''آپ سے تو بعد میں نبٹ لونگی ابھی تو دارام بھائی کا حال پوچھ آؤں زرا'' وہ اپنا سٹالر لپیٹتی بڑبڑاتے ہوئے رماب کو گھور رہی تھی۔

''میں بابا کو بتا آؤں، تم چلو باہر'' وہ اسے گاڑی کی چابی پکڑا کر اسجد صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو وہ سر ہلاتی باہر نکلی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔ آئینہ کی باتیں اب بھی دماغ میں کلبلا رہی تھیں۔۔

وہ ان کے روم کے سٹنگ ایریا میں بیٹھے تھے، ملازمہ نے ڈرائی فروٹس اور چائے لا کر سامنے رکھی کچھ وقت پہلے ہی ڈنر کر لینے کی وجہ سے مزید کوئی حاجت نہیں تھی۔

''تم نے سردیوں کا آغاز کبھی صحت میں رہ کر بھی کیا ہے؟'' عجوہ نے فلو سے لال گلابی پڑتی پانی پانی آنکھوں والی عذبہ کو دیکھا۔

''ہائے پیا۔۔اس بار مجھے لگتا ہے میں مر جاؤنگی۔۔ بڑی حالت خراب ہے'' عذبہ رونی صورت بنا کر بول رہی تھی۔

''تم تقریباً پورا سال کوئی نا کوئی بیماری لیے پھرتی ہو اور ہر بار تمہیں لگتا ہے مر جاؤ گی۔۔ کچھ نہیں ہوتا لمبی زندگی جیو گی ان بیماریوں کی وجہ سے نظر نہیں لگتی تمہیں'' عجوہ نے نہایت سکون سے جواب دیا تو وہ بھنویں اچکائے اسے دیکھنے لگی۔

''میرے فیس سے تو کبھی لگتا نہیں میں بیمار ہوں۔۔فریش لگتا ہے میرا چہرہ۔۔پھر بھی کبھی کسی نے نظر نہیں لگائی ی'' وہ ٹھنڈی آہ بھرتی افسوس سے بول رہی تھی عجوہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔یعنی یہ بھی افسوس کی بات ہے ؟لوگ تو بری نظر سے بچتے ہیں۔

''کہو تو کچھ بد نظروں کو سپیشل تمہاری تصویر بھیج دوں ؟'' عجوہ نے اونچی آواز میں کہا تو آپس میں باتیں کرتے رماب اور دارام بھی متوجہ ہوئے، عذبہ گڑبڑا گ ئی ی۔

''دارام بھائی ی پھپھو کیسے برداشت کر رہی ہیں اسے ؟آپ کا تو چلو کیس الگ ہے'' عجوہ کے سوال پر رماب چکرا کر رہ گیا۔

''یہ اب فیملی کا پارٹ ہے وہ برداشت کیسے نہیں کریں گی ؟'' دارام کو ہمیشہ ہی عجوہ کے سوالات پر حیرت ہوتی تھی، جانے کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر لاتی تھی باتیں۔

''انہیں تو میری بنائی ی چائے تک پسند نہیں، برادشت بھی وہ بس بڑی مشکل سے کرتی ہیں'' عذبہ نے منہ بنا کر سچ اُگلا، دارام بس اسے دیکھ کر رہ گیا جبکہ رماب دونوں کی چلتی زبان پر دانت کچکچانے لگا۔ اشارے سے چپ رہنے کا بھی کہہ دیتا مگر وہ دیکھتیں تب ناں۔۔۔۔

''کیوں چائے تو بہت اچھی بناتی ہے عذبہ۔۔چاہے جیسے طریقہ سے بنائے ذائی قہ اچھا ہوتا ہے۔'' عجوہ نے اسکی سائی ڈلی۔

''کیوں کس طریقہ سے بناتی ہے؟'' دارام نے سوال کیااور ایک نظر پریشان شرمندہ سے رماب کو دیکھ کر مسکراہٹ چھپائی۔

''میں ہیلدی چائے بناتی ہوں اس لیے'' عذبہ کی چمکتی آنکھوں سے دیا جواب جہاں دارام کو جھٹکا لگا رماب کا جی چاہا دونوں کی بے لگام زبانوں کو چپ کروا کر غائب ہو جائے۔

''چائے بھی ہیلدی، انہیلدی ہوتی ہے؟'' دارام عذبہ سے سوال کرتے ہوئے رماب کی بگڑتی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

''دیکھیں۔۔پہلے دودھ بوائل کرتی ہوں، جب وہ بوائل ہو رہا ہو تب بلیک ٹی ڈالتی ہوں اور جب بوائی لڈ ہو چکا ہو تب الائی چی اور اِن لاسٹ شوگر کیونکہ شوگر بہت زیادہ پکانے سے زہر بن جاتی ہے'' عذبہ نے پوری تفصیل سے اسے بتایا تو رماب نے بات موڑ دی۔

''عذبہ گھر رہنے کب آؤ گی بہت یاد آتی ہے تمہاری'' دارام قہقہہ کا گلا دبائے چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔

''میں تو اب کالج میں ری ایڈمیشن لے رہی ہوں بھائی، پھپھو اور سٹڈی میں سے سٹڈی کو چنا ہے تاکہ کچھ وقت سکون سے گزرے'' عذبہ نے جس اطمینان سے جواب دیا، رماب اور عجوہ دارام کو دیکھ کر گھبرائے۔

دارام نے ایک خاموش نظر عذبہ پر ڈالی۔

''میں پانی پی کر ابھی آئی ی'' رماب کی گھوری اور عجوہ کے اشارے پر وہ گھبرا کر اٹھی اور سلیپنگ ایریا کی طرف بڑھ گ ئی ی۔

''دارام بھائی ی آپکی وائی ف بیلا کو آپکی شادی کا کس نے بتایا تھا؟'' اس کے جاتے ہی عجوہ اپنی مطلب کی بات پر آئی ی۔

''اٹ ڈزنٹ میٹر۔۔'' دارام نے مختصر جواب دیا۔

''میٹر تو کرتا ہے۔۔ آدم خان نے بتایا ناں؟ اور اس کے بدلے آپ نے اسکو موت کے منہ میں دھکیل دیا؟ آپ اتنے ہرٹ لیس کب ہوئے'' عجوہ کے جملوں پر دارام نے گہری سنجید گی سے اسے دیکھا اور پانی کا بہانہ کر کے کھڑی عذبہ اسکی بات سن کر ساکت ہوئی ی۔

''کیا بکواس کر رہی ہو عجوہ؟ کس نے بتایا تمہیں؟'' رماب نے جھنجھلا کر اسے ٹوکا۔

''آپ کی ایکس لور آئی ینہ نے بتایا۔۔ آپکی دیوانگی کے قصے بھی اور دارام بھائی ی کا ظلم بھی۔۔ رو رہی تھی کہ بھائی ی اسکا ہاسپٹلائی زڈ ہے اور ہوش نہیں آرہا، صرف اس بات کی سزا دی کہ اس نے انکی شادی کا کیوں بتایا؟'' آئی ینہ سب لحاظ بھلائے دونوں کے بخیے ادھیڑ رہی تھی۔ رماب اسکے جملوں پر شاکڈ ہوا، اور عذبہ کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا، وہ سلائی ڈ کلوزڈ کرتی بیڈ پر گری۔

''عجوہ یہ کیسے بات کر رہی ہو تم؟'' رماب نے تاسف سے اسکی بد لحاظی دیکھی۔

''میں اس لیے بتا رہی ہوں کہ انہیں پتا ہونا چاہئیے۔۔عذبہ کو تو لڑائی ی جھگڑے سے ہی خوف آتا ہے۔۔ان کا یہ روپ دیکھ کر تو وہ کبھی ان کے قریب نہیں ہو پائے گی'' عجوہ نے تلخی سے بولتے ہوئے دارام کو دیکھا۔

''تم، آئی مین یا کسی بھی ایکس۔وائی۔زی کو کنفرم ہے وہ میں نے کیا ہے؟'' دارام بالکل سنجیدہ ہو چکا تھا۔سینے پر بازو لپیٹتے ابرو چڑھا کر عجوہ کو دیکھا، وہ کنفیوز ہوئی ی۔

''تمہیں لگتا ہے میں کوئی ی مافیا گینگ ہوں؟

رماب کیسے جھیل رہے ہو اتنی کم عقل بیوی؟ تم سے کوئی ی راہ چلتا بکواس کر لے گا اور تم مان لو گی؟''

دارام کا لہجہ سرد ہو گیا۔

''مگر۔۔اس نے ایسا کہا تو۔۔'' عجوہ اسکی سنجیدگی سے گڑبڑا گئی ی۔۔

lemme correct your sentence.you are one heartless and brainless person not me."

دارام نے ایک نظر خاموش بیٹھے رماب پر ڈالی اور پھر لب کاٹتی عجوہ کو۔۔

''اس انسان نے تم سے شادی کرنے کے لیے تمہارے اور اپنے باپ کے آگے ہاتھ تک جوڑ لیے، کہا جاتا تو پاؤں بھی پکڑ لیتا۔۔اور تم کتنی آسانی سے اسکے کریکٹر پر بات کر گئی۔

آئی ینہ اسکی غلطی اور ضد تھی جو تم اسے کبھی نہیں بھولنے دو گی، رائی ٹ؟'' وہ دارام تھا اور وہ منہ پھٹ بھی تھا بد لحاظ بھی۔۔۔

اس سے ایسے روئی یے برداشت نہیں ہوتے تھے جو رماب برداشت کر لیتا تھا۔۔

عجوہ اسکے جملوں پر شرمندگی اور پچھتاوے سے زرد پڑ گ ئی ی، رماب کی خاموشی اسے پریشان کرنے لگی، آئی ینہ کی باتوں پر اسے یقین نہیں کرنا چاہ ئی یے تھا۔

''او۔کے دارام۔۔اب چلتے ہیں، عذبہ شاید سو گ ئی ی ہو گی۔۔مجھے صبح ہاسپٹل بھی جانا ہے'' رماب کو اچانک جیسے بیٹھنا بھی فضول سا لگا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں ضرور سٹے کرنے کا کہتا بٹ آئی ی تھنک آج وہ وقت نہیں'' دارام اسکے گلے لگ کر اسکی پشت تھپتھپا کر نرمی سے بولا۔

رماب نے مسکرا کر اسے دیکھا اور خاموش کھڑی عجوہ کو دیکھ کر باہر نکلا۔

''ایم سوری۔۔'' عجوہ دھیرے سے کہہ کر رماب کے پیچھے گ ئی ی، دارام اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے تاثرات بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔

****

عذبہ شاکڈ سی عجوہ کے جملوں پر اٹکی ہوئی ی تھی، پہلے اسکے ذہن میں بھی جنگ سی چھڑ گ ئی ی تھی کہ دارام اتنا خطرناک ہے؟ مگر وہ اسکی شخصیت کو پہچانتی تھی۔

دارام نے سوچ میں گم عذبہ کو دیکھ کر اندازہ لگانا چاہا، کیا اس نے عجوہ کی باتیں سن لی ہیں؟ یا کوئی اور بات ہے؟

''تم پانی کا کہہ کر آئی تھیں، پر نکلی نہیں۔۔۔ یہ تو بہت بدتہذیبی ہوئی، وہ لوگ تم سے ملنے آئے تھے'' دارام اسکے پاس لیٹ کر بول رہا تھا وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

''ہاں۔۔ میں کیٹل میں پانی گرم کرنے لگی اور اس کے بعد بھول گئی'' وہ کافی سنبھلے ہوئے الفاظ میں وضاحت دینے لگی، دارام نے اسکے لہجے پر غور کیا، کیا وہ ڈر رہی تھی دارام سے؟ وہ لب بھینچ گیا۔

''او۔کے۔۔'' دارام نے اسکی وضاحت پر بنا بحث کیے اسکے گلاسز اتار کر سائی ڈ پر رکھے۔

''مجھے فلو ہے، آپ کو بھی ہو جائے گا جرمز سے۔۔ اس لیے'' دارام نے اسے معمول کے مطابق سینے سے لگانا چاہا تو وہ دور ہو کر اسے وضاحت دینے لگی اور بنا اسکی طرف دیکھے کروٹ بدل کر سو گئی۔

دارام اسکی پشت دیکھنے لگا۔ یقیناً وہ انکی باتیں سن چکی ہے۔ ابھی تو انکی دوستی ہوئی تھی، عجوہ کی باتوں نے پھر سے عذبہ کو اس سے دور کر دیا تھا۔ وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگا، اگر وہ پوچھ لے تو وہ اسے بتائے کہ عجوہ کی بات سچ نہیں اسے بھی آج ہی پتا چلا کہ آدم خان کے ساتھ ایسا ہوا ہے اور وہ سب رائی من نے کیا تھا لیکن وہ بولے تب ناں۔۔ خود سے بولنا اسے مزید شک دلا سکتا تھا۔ وہ اپنے سنہری بالوں کو سمیٹتا غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے لیٹا تھا۔

رشتے نبھانا ہمیشہ ہی اسے بوجھ لگا تھا مگر پھر بھی بہت اچھے سے سب تعلقات لیکر چلتا تھا اور جس رشتہ پر دل راضی تھا اس میں اتنی الجھنیں تھیں کہ وہ چکرا رہا تھا۔

''عذبہ کیا تم مجھ سے خفا ہو؟ یا کوئی ی بات پریشان کر رہی ہے؟'' اس نے خود ہی ہمت کر کے پوچھ لیا۔۔ عذبہ اپنے گرد رضائی ی لپیٹتی اسکی آواز پر رکی اور پھر کتنی دیر یونہی ساکن رہی تو دارام نے اسکے گرد بازو پھیلا کر اسکی پشت اپنے سینے سے لگالی۔

''میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔ اگر تم غلط فہمیاں دل میں لا کر فاصلہ بڑھانے کی بجائے مجھ سے بات کر لیا کرو تو ہمارا ریلشن تھوڑا آسان ہو جائے گا۔۔۔'' وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا وہ خاموشی سے سنتی رہی، اسکی طرف پشت ہونے کی وجہ سے وہ اسکی بھیگتی آنکھیں نہیں دیکھ پایا۔

''میں عجوہ پیا سے بات کرونگی وہ آپ سے اس لہجے میں بات نا کیا کریں۔۔ مجھے اچھا نہیں لگا'' اسکی روتی آواز پر وہ شاکڈ ہوا۔

اسکی سوچوں کے برعکس وہ اس سے خوفزدہ ہرگز نہیں تھی بلکہ اس سے شرمندہ تھی۔

''تمہیں اس کی باتیں سن کر مجھ پر غصہ نہیں آیا؟'' وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

''آپ نے میری ہر غلط بات، ہر بری عادت کو مسکرا کر قبول کیا ہے، آپ پھپھو لوگوں کے تنگ کرنے پر بھی انکی رسپیکٹ کرتے ہیں، آپ بیلا جیسی انسان کے ساتھ مجبوری کے رشتہ سے جڑے ہیں اور نبھا بھی رہے ہیں۔۔۔

عجوہ پیا کو کیا پتا آپ کے جیسا انسان کسی کو یوں بے دردی سے نہیں مار سکتا۔۔
آپ کے اندر نفرت بھی محبت کا روپ لگتی ہے۔۔میں آپ پر کیوں شک کرونگی۔۔۔'' وہ بولتے بولتے رو پڑی تھی، دارام بے یقین سا اسکے الفاظ سنتا رہا۔۔یہ اسکے صبر کا اجر تھا یا وہ بقول رماب کے واقعی اللہ کو پیارا تھا؟ وہ ایسا ہی ساتھی ڈیزرو کرتا تھا۔۔
عذبہ کو خود میں بھینچ کر اسکے بالوں پر لب رکھے سکون سے مسکرایا۔
وہ اسکی پناہوں میں سمٹی اس کے لیے رو رہی تھی۔وہ عذبہ تھی، سنی سنائی پر کبھی یقین نہیں کرتی تھی، اس نے ہمیشہ اپنے دل و دماغ کو استعمال کیا تھا وہ بس حقیقتوں پر یقین رکھتی تھی۔

آج اسکا کالج میں دوسرا دن تھا، وہ ابھی ٹیسٹ ریوائی زکر رہی تھی جب اسکے ساتھ آکر ایک لڑکی بیٹھی اور بک پر نظر ڈالی۔
''ناکرو یار۔۔۔آج فزکس کا ٹیسٹ ہے؟'' وہ لڑکی اتنے دوستانہ انداز سے بولی کہ عذبہ نے بے اختیار حیرت سے اسے دیکھا۔
''جی ٹیسٹ ہے'' عذبہ نے اسے بتا کر نظر پھر سے بک پر جماتے ہوئے چشمہ ٹھیک کیا۔۔

''ہائے۔۔۔دو دن نہیں آئی ی اس ٹیسٹ سے بچنے کے لیے اور۔۔قسمت ہی خراب ہے میری۔۔''وہ لڑکی اپنی چیزیں پٹخ پٹخ کر رکھتے چڑچڑاہٹ کا مظاہرہ کرنے لگی پھر ٹھٹک کر رکی اور منہ کھولے حیرت سے دیکھتی عذبہ کو دیکھا اور مسکرائی ی۔

''نیو سٹوڈنٹ تمہارا نام کیا ہے؟''عذبہ سمجھ گ ئی ی اب پڑھنا بیکار ہے۔

''میرا نام عذبہ ہے۔۔عذبہ دا۔۔عذبہ اسجد رازی''عذبہ اپنے نام کے ساتھ دارام کا نام بولتے بولتے رکی اور اسجد صاحب کا نام لیا۔

''واہ پیارا نام ہے۔۔میرا نام نمرہ وقار ہے۔۔۔

مجھے چشمش لڑکیاں اچھی لگتی ہیں اور تم تو ہو ہی کیوٹ۔۔۔فرینڈز؟''نمرہ نے مسکرا کر اپنا تعارف دیا اور اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر بولی۔عذبہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

''جسے آپ کیوٹ کہہ رہی ہیں وہ آپ سے دو سال بڑی ہے،میری سٹڈیز میں دو سال کا گیپ آیا ہے۔۔''عذبہ نے اسے بتایا کہ بڑی ہے۔

''بڑی لڑکیاں کیوٹ نہیں ہو سکتیں؟خیر تم چھوٹی لگ رہی ہو بہت۔۔''نمرہ ہنس کر بولی۔اور پھر اسکی نا ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو عذبہ کا دل خوشی سے بھر گیا۔۔وہ اسی جیسی تھی زیادہ بولنے والی۔دونوں کو ایکدوسرے کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا اس دن کالج آف ہونے تک ان کے درمیان اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔

''رماب یہ رہی آپکی شرٹ'' عجوہ نے اسے استری شدہ سفید شرٹ دی مگر وہ خاموشی سے دوسری شرٹ پہننے لگا۔ عجوہ نے لب بھینچے، اتنے دن ہو گئے تھے مگر رماب کا سرد رویہ نہیں بدل رہا تھا۔ وہ اسکا خیال رکھتا تھا مگر پہلے کی طرح باتیں نہیں کرتا تھا عجوہ معافی مانگ مانگ کر تھک چکی تھی۔

''آج ریڈی رہنا، روٹین چیک اپ کے لیے لے جاؤ نگا'' رماب نے تیزی سے جیکٹ پہن کر پرفوم کا سپرے خود پر کرتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں'' عجوہ نے بددلی سے شرٹ بیڈ پر پھینکی رماب نے شیشیے سے نظر آتے اسکے بے زار چہرے کو دیکھا۔

''میں نے پوچھا نہیں بتایا ہے۔۔ تم مجھے نیگلیکٹ کرتی رہو بے شک۔۔ میں اپنے بیبی کے لیے کوئی ی کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بول کر باہر نکلنے لگا۔

''آپ کو کب کیا نیگلیکٹ؟ ایک بات غلطی سے کہہ دی تھی رماب۔۔ اسکی معافی مانگتے ہفتہ گزر چکا ہے اور آپ ابھی تک وہیں اٹکے ہیں۔۔ مجھے مینٹلی ڈسٹرب کر کے آپ بیبی کے ٹھیک ہونے کی ناکام خواہش کر رہے ہیں'' عجوہ کے جملوں پر وہ ٹھٹک کر رکا۔ اور پلٹ کر اسکے قریب آکر اسکا بازو دبوچا۔

''کیا چاہتی ہو تم؟ جب چاہو زلیل کر لو اور میں ناراض بھی نا ہوں تم سے؟ پہلی بار نہیں عجوہ، میں پہلے بھی ایکسپلین کر چکا ہوں، تم نے تو دارام کے سامنے مجھے اچھا خاصہ شرمندہ کروا دیا، مجھ پر ٹرسٹ نہیں او۔کے بٹ ایٹ لیسٹ سب کے سامنے رسپیکٹ دے دیا کرو'' رماب سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

''میں شرمندہ ہوں۔۔آئی ینہ کی بھابھی کے سامنے کی گ ئی ی بکواس نے سر گھما دیا تھا۔۔آئی ندہ ایسا نہیں کرو نگی۔۔اس بار معاف کر دیں۔یا پھر مجھ سے آئی ندہ بھی اچھے کی امید نا رکھ ئی یے گا'' عجوہ نے معافی بھی اپنے دھمکاتے انداز میں مانگی تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

''تمہیں معاف کیا عجوہ۔۔۔لیکن اگلی بار کے لیے میں ایسی ناراضگی نہیں دکھاؤ نگا اپنے طریقے سے بتاؤ نگا کہ کیسے بد دماغ لوگوں کو سیدھا کیا جاتا ہے'' رماب نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

''کیا کریں گے اگلی بار آپ؟'' عجوہ نے حیرت سے سوال کیا، کیا وہ ہاتھ اٹھائے گا؟

''ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے، یہ بات پھر کبھی بتاؤ نگا'' وہ اسے سینے سے لگا کر اسکی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتا باہر چلا گیا۔

عجوہ کو اتنے دن بعد سکون کا سانس آیا تھا اور عقل صحیح کر کے ٹھکانے آئی ی تھی۔

اسے واقعی تھرڈ پرسن کی نہیں سننی چاہئی یے تھی۔وہ شکر کرتی کنزہ بیگم کے پاس جا کر دھوپ میں بیٹھی اور کینو کھاتے ہوئے باتیں کرنے لگی۔

''عذبہ اپنے گھر میں سیٹل ہے ناں؟ مجھ سے تو کھل کر بات ہی نہیں کرتی'' باتوں کے دوران انہوں نے سوال کیا۔

''ایسی ویسی۔۔۔وہ تو اتنی عقلمند ہو چکی ہے پچھلے دنوں کسی بات پر میں نے دارام بھائی سے رُوڈلی بات کی تو مجھے سپیشل کال کر کے کہا میں ان سے یوں بات نا کیا کروں اسے ہرٹ فیل ہوتا ہے'' عجوہ نے کینو چھیلتے ہوئے منہ بسور کر بتایا تو وہ بے اختیار سکون سے مسکرا دیں۔

انہوں نے بروقت عذبہ کو سچائی بتا کر اچھا فیصلہ کیا تھا جس سے وہ اپنا بچپنا چھوڑ کر اپنا گھر بسائے رکھنے کیلیے سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔انہیں نہیں پتا تھا کیا قسمت کیسا کھیل کھیلنے والی ہے، بھلا ماضی اتنی آسانی سے جان چھوڑتا ہے؟؟؟

عجوہ نے دھوپ کو جاتا دیکھ کر قدم اندر کی طرف بڑھائے، اپنا گاؤن ریڈی کر کے اپنا سیل اٹھایا عذبہ کو کال ملائی جو اس نے چند منٹ بعد اٹینڈ کی۔

''پیا صلح ہوئی'' اس نے چھوٹتے ہی روزانہ والا سوال دہرایا تھا عجوہ مسکرائی۔

''جی ہاں آج ہی۔۔تو بہ بہت ہی اکڑو ہے تمہارا بھائی۔۔ناکوں چنے چبوا کر منہ ڈھیلا کیا ورنہ تو ہفتہ منہ سُجائے رکھا۔'' عجوہ نے بتایا تو وہ بھی شکر کرنے لگی۔

''شکر کریں مان گئی ہے۔۔ورنہ تو شاید پھر سے تعویذ لینا پڑتا'' عذبہ نے شرارت سے کہا۔

''خدا مجھے صبر دے، تم بہن بھائی ی تو بات پکڑ لو بندہ قبر میں پہنچا کر چپ کرتے ہو'' عجوہ نے دانت کچکچا کر کہا۔

''میں نے کبھی تمہارا ماضی دوہرایا؟'' عذبہ کے کھلکھانے پر وہ اچانک بولی۔

''کیسا ماضی؟ کیا مطلب؟ میں نے ایسا ویسا کچھ کیا ہی نہیں کہ شرمندگی ہو'' عذبہ پہلے تو اچھا خاصہ گڑبڑائی ی مگر پھر سنبھل کر بولی تو عجوہ نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی ی۔

''کیا سچی؟ تمہیں یاد ہے بچپن میں تم کیا کہتی تھیں؟ تم اکثر ایک سونگ کہتی تھیں۔

جہاں ملے گا پکا پکایا وہاں کرونگی شادی۔۔

جہاں ملے گا بنگلہ گاڑی وہاں کرونگی شادی۔۔۔

جہاں ملیں گے نوکر چاکر وہاں۔۔'' عجوہ اسکی نقل کرتی گنگنانے لگی تو وہ چیخی۔۔

''پیا۔۔ایسا کچھ نہیں ہے'' عذبہ نے سختی سے تردید کی تو وہ ہنسی۔

''پھر کچھ بڑی ہوئی یں تو تم ہر وقت ہنی مون پر جانا چاہتی تھیں۔۔آؤ ٹنگ یا پکنک کی بجائے تم سب سے کہتی تھیں ہم سب ہنی مون پر چلیں؟ اور سب خواخواہ شرمندہ ہو جاتے تھے، پھر ایک دن میں نے ہی ہمت کر کے تفصیل سے سمجھایا تھا کہ ہنی مون پر بس ایک انسان کے ساتھ جایا جاتا ہے جو ہز بینڈ ہوتا ہے۔۔'' عجوہ اسکے مکرنے اور چیخنے کی پرواہ کیے بنا بولتی جا رہی تھی۔

''پھر کچھ بڑی ہوئی یں تو تمہیں شادی کا شوق ہو گیا۔۔'' عجوہ کی باتوں پر اسکا شرمندگی سے برا حال ہونے لگا۔

''پیا پلیییییز زززز۔۔'' وہ پلیز کو اچھا خاصہ کھینچ کر بولتی روہانسی ہوئی ی۔

''اچھا اچھا۔۔ ویسے حیرت یہ ہے جسکے بچپن کے خواب عام بچوں سے ہٹ کر تھے وہ ینگ ہوتے ہی اتنی شائے ہو گ ئی ی تھی کہ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تمہاری یادداشت جا چکی ہے'' عجوہ اب بھی شرارت کے موڈ میں تھی۔

عذبہ خفت سے سرخ پڑتی کال کاٹ گ ئی ی۔۔۔

ثانیہ بہت پر جوش انداز میں اسے اپنی وہاں شاپنگ اور آؤٹنگ کی داستان سنا رہی تھی۔

اتنی زیادہ اور دلچسپ باتیں کہ انہیں آئے تیسرا دن تھا مگر روانہ ثانی کے پاس ڈھیروں باتیں ہوتی تھیں جو عذبہ آنکھیں پھیلائے شوق سے سنتی تھی۔ آج بھی ثانی کی فرینڈ کی کال آنے پر وہ جمائی یاں لیتی روم میں آئی ی، دارام سامنے ہی سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔

''عذبہ اب تم بہت بزی رہنے لگی ہو، کالج اور سٹڈی نے تو تمہیں مجھ سے دور ہی کر دیا ہے، دیکھو تمہاری کمی محسوس ہوئی ی تو تمہاری ریکارڈ کال سن رہا تھا، کیا تھیں تم بچپن میں؟'' اسکے یوں شکوہ کرنے پر اور

پھر عذبہ کا موبائی ل اسکے سامنے لہرا کر شوخی سے بولنے پر اسکی نیند سے بند ہوتی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔

''آپ میری کالز ریکارڈ کرتے ہیں؟ یہ کیسے میں نے تو کوئی ی ریکارڈر آن نہیں کیا۔'' عذبہ شرمندگی سے سرخیاں چھلکاتی بولی اور اس سے موبائی ل لیکر چیک کرنے لگی۔

''سوری ڈئی یر۔۔ پَر پَزلی نہیں کیا ایسا۔۔ بس یونہی آج دیکھ رہا تھا تو ریکارڈنگ آن ہو گ ئی ی، میں بیک کرنے والا تھا بٹ تم دونوں کی باتوں نے متوجہ کر لیا۔'' دارام نے اسے وضاحت دیتے ہوئے سچائی ی بیان کی۔

''عجوہ پیا نے سب مذاق میں کہا۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے'' عذبہ نے اسے یقین دلایا۔

دارام نے ہنسی دبا کر ہاں میں سر ہلایا۔

''اچھا آؤ ایک اینیمی مووی دیکھتے ہیں'' وہ اپنا لیپ اٹھاتا اپنا بازو کھولے اسے بلا رہا تھا۔

عذبہ خوشی سے نیند بھلائے اسکے پہلو میں جا بیٹھی، سیچر ڈے نائ ٹ تھی کالج جانے کا مس ئی لہ نہیں تھا، دارام نے چائی نیز مووی لگائ ی۔

''اوہ ''وِنڈ گارڈین'' میں نے اسکا ٹریلر دیکھا تھا'' عذبہ نے لیپ ٹاپ کی سکرین اپنی طرف کھسکاتے ہوئے تبصرہ کیا۔

''تم پھر اپنی طرف موڑنا سٹارٹ کر رہی ہو موو ی کے لاسٹ تک بالکل تمہارے سامنے سکرین ہو گی، تمہیں ایک ساتھ دیکھنے کا مطلب نہیں آتا؟'' دارام نے اسکی حرکت نوٹس کرتے ہوئے اسے گھور کر کہا۔

''اوہ لڑکا تو اندھا ہے یہاں'' عذبہ نے اسے ان سنا کیے اس کی توجہ وہاں دلائی ی۔

''یہ یونیک سٹوری ہے، بلائی نڈ بوائے کی پاور۔۔'' وہ اسکی ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے بولا، موو ی آگے بڑھتی جا رہی تھی ساتھ ساتھ عذبہ کا جوش بھی آسمان کو چھونے لگا تھا۔ موو ی کے ایک حصہ میں لڑکے کی بینائی ی واپس آگ ئی ی تھی۔ وہ خوشی سے ہر چیز کو چھو رہا تھا۔ اور خوشی سے دیکھتی عذبہ کو جھٹکا لگا۔ دارام نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ ہاتھ میں پکڑی کامن پِن ہاتھ میں پِن کر بیٹھی تھی۔ خون کا قطرہ نکلا۔ دارام نے اس سے کامن پن لے لی۔

''پاگل ہو کیا؟'' دارام نے پن سائی ڈ پر رکھ کر اسے گھورا جو پھر سکرین پر نظر رکھے گم ہو چکی تھی۔ وہ تاسف سے سر ہلانے لگا۔۔

موو ی میں اپنی اپنی لالچ کی وجہ سے اپنی اصل شکل کھو کر شیطان کے غلام بن جانے والوں میں بلائی نڈ لڑکے کی ماں بھی شامل تھی جس نے اپنے انسانی روپ کی قربانی دیکر بیٹے کی بینائی ی مانگی تھی۔ جب وہ پاگلوں کی طرح ان سب عجیب شکلوں والے جانوروں کے پیچھے بھاگتا ماں کو پکار رہا تھا۔ عذبہ مٹھیاں بھینچے ایمو شنل ہو رہی تھی۔ دارام نے ہنس کر اسکا ہاتھ پکڑا تو اسکا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ وہ اتنی سختی سے

مٹھیاں بھینچے بیٹھی تھی کہ اسکے ناخنوں کی وجہ سے ہاتھ کی ہتھیلی پر کٹس لگ گ ئی ے تھے۔دارام نے دھپ سے لیپ ٹاپ بند کر کے اسے گھورا جو ہوش میں آئی ی۔

''تم واقعی ابنارمل ہو کیا؟ کیا کر رہی ہو آج؟خود کو زخمی کیوں کر رہی ہو؟'' دارام غصے سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔عذبہ نے اپنا ہاتھ دیکھا تو منہ بنانے لگی۔

''کبھی کبھی میرے سینسز ویک ہو جاتے ہیں، مجھے پتا نہیں چلا ایسا ہو جاتا ہے کوئی ی بات نہیں'' وہ یوں بات کر رہی تھی جیسے معمول کے مطابق ہو یہ سب۔۔۔

''مووی کیوں بند کی، اینڈ تو دیکھنے دیں'' وہ خفگی سے ویڈیو کو مٹینیو کر رہی تھی۔

اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے دارام سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا اسجد اور رماب نے عذبہ کا بہت خیال رکھا اور جتنا ہو سکا علاج بھی کروایا مگر اس نے نوٹس کیا تھا وہ میڈیسنز وغیرہ سہی سے نہیں لیتی تھی۔

اس نے سوچ لیا کہ کسی اچھے ڈاکٹر سے اسکا چیک اپ کروائے اور اپنی نگرانی میں ہی اسکا میڈیسن کورس پورا کروائے گا۔

وہ ویڈیو دیکھ رہی تھی اور دارام بس متفکر سا اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ مووی دیکھتے ہوئے ہی نیم دراز ہو رہی تھی، لڑکے نے اپنی آنکھیں ضائع کر کے اپنے اندر کی پاور واپس لا کر اس شیطان کا مقابلہ کیا، عذبہ حیرت اور متاثر نظروں سے دیکھتی سکرین بالکل اپنی طرف موڑ چکی تھی۔ دارام نے لیپ ٹاپ اس سے دور کیا۔

''دارام۔۔ اگر میں کبھی مر جاؤں تو پھر آپ تین دن بعد بیلا کے پاس چلے جانا'' عذبہ کی اچانک کہی بات نے دارام کو بے جان کیا۔

''کیا کہہ رہی ہو؟ ایسی باتیں مت کیا کرو عذبہ'' وہ بے تابانہ اسے خود میں بھینچے بول رہا تھا، پتا نہیں اسکے دماغ میں اچانک کیا طوفان آتے تھے کہ ایسا بول جاتی تھی۔

''مووی ختم ہو گئی ہے'' وہ اسکے کندھے پر سر رکھے گلا سزا سے پکڑاتی سوتے ہوئے بڑے سکون سے بول رہی تھی، دارام کا جی چاہا اسے جھنجھوڑ کر پوچھے کیوں اسے بے سکونی دیتی ہے۔ وہ لیپ ٹاپ بند کر کے رکھنے لگا۔

وہ اسکے علاج کے لیے سنجیدہ ہو رہا تھا۔

سفیر، لائی لہ سے شادی کر رہا تھا۔ ہانیہ نے سنا تو اسکے حواس سلب ہونے لگے۔

''تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟'' وہ سفیر کے سر پر کھڑی چلائی تھی۔

''شٹ اپ۔۔ تمہاری کیا اوقات ہے میری زندگی میں اب بھی نہیں سمجھ آئی ی۔؟'' وہ اس سے بھی زیادہ اونچی اور سرد آواز میں بولا تھا۔

ہانیہ شاکڈ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

''مگر۔۔ مگر سفیر۔۔ پلیز لائی لہ سے شادی مت کرو وہ تو تم سے محبت بھی نہیں کرتی'' ہانیہ نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر التجائی یہ لہجے میں کہا، اسے آج احساس ہو رہا تھا سوتن لانا کیسا ہوتا ہے اور وہ عذبہ کے ساتھ یہ ظلم کرنے کے لیے کتنے جتن کرتی رہی تھی، شاید اسی لیے اس کے ساتھ ہو رہا تھا یہ سب، سفیر بے حس بنا کھڑا تھا۔

''جانتا ہوں۔ سب پتا ہے میں نے اسے پرپوز کیا تھا تو تمہارے بھائی ی کے لیے مجھے ریجیکٹ کر دیا اس نے۔۔ اب مجھے خود کہہ رہی ہے شادی کا'' سفیر نے لاپرواہی ی سے سر جھٹک کر بتایا، ہانیہ حیران رہ گ ئی ی۔

''وہ۔۔ وہ بس مجھ سے بدلہ لینا چاہتی ہے، تمہیں کیا ملے گا اس سے شادی کر کے'' وہ رونے لگی، سفیر کی اصلیت بہت اذیت دے رہی تھی، دارام نے سہی پہچانا تھا اسے۔۔

''کیا فرق پڑتا ہے، اس کے باپ کا بزنس بہت بڑھ رہا ہے، وہ اکلوتی وارث ہے اس سب کی۔۔ میرا بزنس وسیع ہو جائے گا۔۔ اور رہی بات محبت کی تو وہ اس دنیا میں ناپید ہے۔ تم بھی مجھ سے نہیں کرتی ہو، بس میری رومانٹک باتوں اور گرمجوشی پر متوجہ ہوئی ی ہو، جانے مجھ سے پہلے کتنے لڑکے تھے

تمہاری لائف میں۔'' وہ بڑے سکون سے اسکی ذات کی دھجیاں بکھیر رہا تھا، اتنی گھٹیا زہنیت؟ اتنی پنچ زات تھا وہ؟

ہانیہ کا جسم احساسِ ذلت سے سن ہونے لگا۔۔

''سفیر میں تم سے ہی محبت کرتی ہوں، میں کوئی ی آوارہ بدکردار لڑکی نہیں ہوں۔۔ تم جیسا چاہو گے ویسی بن جاؤ نگی، بزنس پھیلانا ہے تو میں بھائی ی سے کہونگی تمہیں شئیرز دیں'' ہانی نے ہر ممکن کوشش کرنا چاہی اس انسان کو روکنے کی۔۔ لالچی تھا تو لالچ سہی۔۔۔

''ہونہہ تمہارا بھائی؟ ارے تم لوگ بہت کنجوس ہو، وہ مجھے یہاں کے چند شئیرز دینے کو تیار ہو جاتا ہے مگر امیر کہ کی اتنی بلینز کی پراپرٹی سے چھوٹی کوڑی تک دینا گوارا نہیں اسے۔۔ اور اگر تم واقعی چاہتی ہو کہ لائلہ سے شادی نا کروں تو ایک چانس ہے'' تنفر سے بولتے ہوئے سفیر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی، ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا اور جلدی سے ہاں میں سر ہلایا۔

''تم ایک بار اپنی بھابھی عذبہ سے ملوا دو مجھے۔۔ بس ایک بار اسے میرے حوالے کر دینا۔۔ پھر ہمارے درمیان کوئی ی نہیں آئے گا'' وہ مکروہ لہجے میں اپنی خواہش بتاتا اسے دیکھ رہا تھا ہانیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ عذبہ کے لیے اسکا پاگل پن اسے زمین پر پٹخ چکا تھا یہ تھی اسکی اوقات۔۔

''کر سکتی ہو؟ یا پھر لائلہ کو سوتن بنانے کے لیے تیار ہو جاؤ، ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس'' وہ اسے ایک موقع دیے کر جا چکا تھا۔

ہانیہ ساکت سی بیٹھی رہ گ ئی ی۔بس ایک بار؟ایک بار عذبہ اسکے حوالے کرنے کی ہمت کرلے تو سفیر پھر سے اسکا ہو جائے گا۔۔

لائی لہ کو شکست دینے کے لیے یہ قدم اٹھانا کوئی ی گھاٹے کا سودا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ ضروری میٹنگ میں بیٹھا تھا جب سیل کی وائی بریشن پر موبائی ل کی سکرین پر سرسری نظر ڈالی اور ٹھٹک کر رکا۔اس نے ہاتھ کا اشارہ کر کے میٹنگ میں بولتے ڈائی ریکٹر کو خاموش ہونے کا اشارہ دیا اور کال اٹینڈ کی۔

''رائی من واٹ ہیپنڈ؟'' وہ بے تابی سے بولا۔رائی من بہت ضروری بات کے علاوہ کال نہیں کرتا تھا۔

جانے اس نے کیا کہا کہ وہ اپنی سیٹ سے جھٹکا کھا کر کھڑا ہوا۔

''what?.. I'll be there soon.."

دارام میٹنگ ہال سے نکل کر باہر بھاگا۔۔

کال پر وہ اپنی فلائی ٹ کے لیے بات کرنے لگا مگر رائی من اسکی فلائی ٹ بھی کنفرم کروا چکا تھا اسے ہر حال میں امیر کہ پہنچنا تھا،وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

عذبہ کالج سے آئی ی تو ہانیہ آئی ی ہوئی ی تھی۔ وہ اس سے مل کر روم کی طرف گ ئی ی مگر ہانیہ کی سرد نظروں نے اسکا پیچھا کیا تھا۔

دارام اپنا بیگ تیار کر رہا تھا وہ چونکی۔

''دارام آپ کہیں جا رہے ہیں؟'' وہ اپنا بیگ رکھتے ہوئے بولی اور اسکا متفکر چہرہ دیکھا۔

''ہاں مجھے امیر کہ جانا پڑ رہا ہے ایمر جنسی ہے۔۔ گرینی کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔'' دارام نے مصروف لہجے میں بتایا تو عذبہ حواس باختہ سی ہو گ ئی ی۔۔

''کیا بہت زیادہ پرابلم ہے؟ کتنے دن کے لیے جا رہے ہیں؟'' عذبہ کی گھبرائی ی صورت دیکھ کر وہ گہرا سانس بھر کر اسکے پاس آیا۔

''عذبہ میں نہیں جانتا کتنے دن لگ جائیں، رائی من نے میری فلائی ٹ بک کروادی ہے۔۔ آئی ی نو میں اچانک جا رہا ہوں۔۔ بٹ میرا جانا بہت ضروری ہے'' وہ نرمی سے اسکا گال سہلا کر بتانے لگا، اسکے لہجے سے پریشانی عیاں تھی۔

عذبہ مزید کچھ بولنے کی بجائے چپ ہو گ ئی ی۔

''عذبہ۔۔ میں یہاں والوں کی زمہ داری میں اتنا گم ہوا کہ ایک دو بار ہی چکر لگا پایا مگر وہ بھی شارٹ پیریڈ تھا۔ گرینی، ممی اور گرینڈ پا کے بعد میری رسپانسبلٹی ہیں مگر میں نے یہاں والوں کی وجہ سے

انہیں نگلیکٹ کیا بہت۔۔اب انہیں ضرورت ہے میری، میرا جانا ضروری بہت ہے اور ان کے پاس لانگ سٹے ہو جائے شاید، تم پریشان مت ہونا اپنی سٹڈیز پر فوکس کرنا او۔کے؟'' وہ اسکی اداسی پر اسے تسلی دے رہا تھا۔عذبہ نے سر ہاں میں ہلا دیا، لفظ ادا کرنا مشکل ہو گیا۔

اسے لگا اب وہ گیا تو پھر نہیں آئے گا۔۔

شاید اسکا اور دارام کا ساتھ یہاں تک ہی تھا۔اسکی مجبوری سمجھ کر بھی اسکا دل اندر سے خالی سا ہونے لگا۔

وہ کہہ رہا تھا جانے کتنے دن لگیں، عذبہ کو لگا شاید بیلا کی جیت ہو گ ئی ی، وہ اسے روک لے گی اور عذبہ کچھ نہیں کر پائے گی۔۔

دارام اس رات روانہ ہوا تو بہت سے وعدے کر کے گیا تھا، کانٹیکٹ میں رہنے کا وعدہ، عذبہ کے لیے لوٹ آنے کا وعدہ۔۔

اور کون جانے یہ وعدے وفا بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔۔۔جانے والے لوٹ کر کب آتے ہیں۔۔۔

اور عذبہ کو انتظار کرنا کبھی نہیں آیا تھا۔۔۔

''عجوہ۔۔یہ کیا کر دیا۔۔'' رماب اپنی شرٹ کی حالت دیکھتا صدمے میں گھرا تھا۔

''غلطی سے جل گ ئ ی۔۔'' وہ سکون سے بولی۔

اور رماب اپنی ن ئی ی مہنگی شرٹ کو بالکل درمیان سے جلا دیکھ کر خود بھی اندر تک جل بھن گیا تھا اوپر سے عجوہ کا سکون صاف بتاتا تھا جان بوجھ کر کیا ہے۔

''غلطی سے؟ جب میں نے کہا تھا میں خود کر لونگا تو تم نے اپنی ٹانگ کیوں گھسائی ی؟'' وہ زچ ہو گیا، عجوہ نے ان دنوں جینا حرام کر رکھا تھا اس کا۔۔۔

''اچھا اب میرا کام کرنا بھی برا لگتا ہے؟ یہ چند ماہ پہلے کی بات ہے جب آپ بابا کے سامنے ایڑھیاں رگڑ رہے تھے مجھے حاصل کرنے کے لیے، اب میں مل گ ئی ی تو قدر ختم ہو رہی ہے میری'' عجوہ نے جھگڑالو لڑکیوں کی طرح چمک کر کہا، رماب نے شرٹ پٹخ کر سر پکڑا، فرینڈز کے ساتھ باربی کیو کا پروگرام بن گیا تھا اسکا۔ وہ کالز کر رہے تھے اور یہاں عجوہ نے شرٹ جلا دی تھی۔

''ایڑھیاں کس نے رگڑیں۔۔؟ قسم سے ہاتھ ہی باندھے تھے ان پر بھی کوس رہا ہوں خود کو۔ گناہگار ہاتھوں سے کیا عذاب مول لے بیٹھا۔ اتنے وقت بعد فرینڈز کے ساتھ ایک گیٹ ٹوگیدر پلان کیا تھا، سب پہنچ گ ئی ے اور میں تمہاری مہربانی کی وجہ سے یہاں بیٹھا ہوں'' وہ اپنی ساری شرٹس الٹ پلٹ کرتا ایک گرے چیک کی شرٹ نکال چکا تھا، بڑبڑاہٹیں ساتھ ساتھ جاری تھیں۔

''اللہ معاف کرے ایک شرٹ ہی جلی ہے، اور خوش مزاجی دیکھیں جناب کی۔۔ بس میرے سر پر پھولوں کا تاج پہنانے کی کمی رہ گ ئی ی'' عجوہ نے اسے گھورتے ہوئے طنز کیا وہ پھرتی سے تیاری کر رہا تھا۔

''تمہیں تکلیف کیا ہے یہ بتادو؟ کیوں میرے آنے جانے پر ٹیکس لگائے بیٹھی ہو؟'' رماب پرفیوم اٹھائے اسکی طرف مڑا اور دانت پیس کر سوال کیا، وہ سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔

''میرا یونی جانا بند کر دیا ہے آپ نے، سارا دن بور ہوتی ہوں۔۔ کبھی گھر جاتی ہوں کبھی چچی سے باتیں۔۔ وہی ایک پرانی روٹین۔۔ کبھی میرے لیے تو اتنی محبت سے ٹائم نہیں نکالا۔۔ میں گھر بیٹھی گل سڑ جاؤنگی بتا رہی ہوں'' عجوہ روہانسی ہوئی۔

رماب نے پرفیوم سپرے کرتے ہوئے اسکی باتیں سنی اور پھر اسکا بے زار چہرہ دیکھا۔

''نیکسٹ ٹائم آؤ ٹنگ پر لے جاؤنگا او۔کے؟ عذبہ کو کہتا ہوں کچھ دن کے لیے آجائے'' وہ ہینڈ واچ اٹھاتا اسے بہلاوا دے کر چلا گیا۔

''دو دن ہی ہوتے ہیں بس آگے پیچھے گھومنے کے۔۔ سارے مرد ہی ایسے ہوتے ہیں، دارام بھائی کو سالوں سے بھولی نانی یاد آگئی اور ان کو اب دوستی یاری کی پڑی ہے۔۔ ہم دونوں کس حال میں ہیں اس کا نہیں پتہ۔'' وہ چڑچڑاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔ اسکا دل چاہا جا کر گاڑی میں بیٹھ جائے پھر چاہے وہ چیخے یا دھکے دے، بالکل نا نکلے۔۔

اس کنڈیشن نے معذور سا کر دیا تھا اسے۔۔

''آج وینسڈے۔۔ تو۔۔'' وہ انگلیوں پر دن گننے لگی تھی عذبہ نے کہا تھا نیکسٹ ویک چند دن کے لیے رہنے آئے گی۔۔

وہ متھلڈا کے پاس سر جھکائے بیٹھا تھا۔انکا زرد رنگ اور نحیف وجود اسے دکھ میں مبتلا کر رہا تھا، شرمندگی اپنی جگہ مگر انکی تکلیف اسے رُلا رہی تھی۔۔وہ اتنا غیر زمہ دار تو کبھی نہیں تھا پھر کیسے اس عمر میں انہیں اکیلا چھوڑ دیا جب وہ اکیلی تھیں اور سب سے زیادہ ایڈم کی ضرورت تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا متھلڈا اور سٹیفن نے جتنا اپنے دل کے قریب ایڈم کو رکھا تھا ایسے بیلا اور رائی من نہیں تھے، وہ ان کے بیٹے کی طرح تھا۔ایڈم ان کی حالت پر شرمندہ تھا۔

"am sorry grany.. am really sorry.."

وہ بھیگی آواز میں بولا، متھلڈا بس ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"رائی من نابلاتا تو اب بھی نا آتے۔۔" وہ اسے بتانے لگیں تو دکھی سی مسکراہٹ چہرے پر پھیل گئی تھی، وہ مزید سر جھکا گیا۔

"You are right...I'am sorry..."

اس کے الفاظ پر وہ مزید افسردہ ہوئی ہیں۔

"اب بھی نا آتے ایڈم۔۔میں نے مان لیا تھا تمہارے لیے شاید سٹیفن اور الزبتھ کی طرح میں بھی مر گئی ہی۔۔" وہ آرزدگی سے بولتیں اسکا کلیجہ چھلنی کر گئی ہیں۔۔

''ایسامت کہیں نانی۔۔میں براہوں بہت براہوں مجھ سے ناراض مت ہوں'' وہ تڑپ کرانکاہاتھ تھام کر بولا۔

''اگرواقعی شرمندہ ہو تو بیلا کو وقت دو۔۔وہ بیمار لگتی ہے، تمہارا غم اسے ختم کردے گا جیسے تمہارے باپ کے غم میں تمہاری ماں گھُل گھُل کر مرگ ئی ی، بیلا کے ساتھ ویسامت کرنا ایڈم شا'' وہ بھیگی آواز میں التجائی یہ بولیں، اسے بس انکی رضاچاہئی یے تھی۔۔وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔

''تم نے وہاں شادی کرلی۔۔تم نے بھی اپنے باپ کی طرح کیا۔۔مگر تم الزبتھ کے بیٹے ہو، تم میری اولاد ہو ایڈم شا۔۔تم بے وفانہیں بن سکتے۔۔بیلا کی طرف لوٹ آؤ۔۔'' وہ اسکی گال پر ہاتھ رکھے نرمی سے بولنے لگی، وہ انکی بھیگتی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔

''بیلا کے لیے آپکا حکم سر آنکھوں پر مگر گرینی میری پاکستانی بیوی۔۔۔میں اسے خود سے الگ نہیں کر سکتا''۔وہ بے چینی سے بولتا انہیں حیران ہی تو کر گیا تھا۔

''الزبتھ کہتی تھی تم وعدے نبھانا جانتے ہو ایڈم۔۔تم نے الزبتھ کو غلط ثابت کیا۔۔تم نے بیلا سے کیا وعدہ توڑا۔۔بیلا تمہاری وائی ف ہے ایڈم۔۔تم کیسے کسی دوسری سے شادی کر سکتے ہو۔۔؟''متھلڈا نے افسوس اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھا۔۔

''ایم سوری۔۔میں نہیں رہ سکا۔۔میں نے وعدہ توڑا۔۔میں براہوں۔۔مگر میں اسے نہیں چھوڑ سکتا گرینی پلیز۔۔'' وہ نم آنکھوں سے متھلڈا کو تکنے لگا، متھلڈا نے ایڈم کا ہاتھ تھاما۔۔

''اگر اس لڑکی سے محبت کرتے ہو تو اس سے دور ہو جاؤ۔۔اسے اپنی عادت مت ڈالو ایڈم۔۔اسے خود سے دور کر دو اب بیلا کی طرف لوٹ آؤ۔۔مجھ سے وعدہ کرو۔۔''

متھلڈا کی بات پر وہ ساکن ہو گیا۔۔

''اسے''خود سے دور کرے جس کے قریب ہونے کے لیے اتی محنت کرتا رہا۔۔؟

اسے لگا اسکے اندر سے دل نوچ کر وہ اسے جینے کا کہہ رہی ہیں اسکی سانسیں تنگ پڑنے لگیں۔۔مگر وہ متھلڈا کا مان نہیں توڑ سکا تھا وہ اپنی مری ہوئی ی ماں کے وعدے توڑ چکا تھا اب مرتی ہوئی ی نانی کو نہیں ناراض کر سکتا تھا سر ڈال گیا۔۔

''اب تم پاکستان واپس نہیں جاؤ گے''متھلڈا نے سکون سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اسے حکم دیا، وہ بے جان سا انہیں دیکھے گیا۔

سب خواب، وہ مٹھی میں قید چند مسکراہٹیں، سکون اور دل کے اندر کی رونق، سب کہیں بکھرتا چلا جا رہا تھا، ایڈم شا اندر اور باہر سے بالکل خالی اور بے رنگ سا ہو گیا۔۔

وہ دلگرفتگی سے دارام کی تصاویر دیکھتی اسے یاد کر رہی تھی، اسے گئے پندرہ دن ہو چکے تھے، پہلے تو رابطہ رہا پھر وہ بھی ختم ہو گیا تھا لگتا تھا جیسے اچانک دارام کہیں کھو گیا تھا۔۔

پھپھو کا رویہ کچھ دن سے نہایت عجیب ہو رہا تھا، وہ اسے سرد اور الزام دیتی نظروں سے دیکھتی جیسے اس نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہو یا دارام کے جانے کی وجہ وہ ہو۔۔

ہانیہ اور اسکا خاوند، جسے دارام نے گھر آنے سے منع کیا تھا اب اکثر آنے لگے تھے۔۔

محفلیں جمتیں اور قہقہے گونجتے تھے اور وہ خوفزدہ سی اپنے روم میں بند ہو جاتی تھی۔

ڈور لاک کی وجہ سے کوئی آتا جاتا نہیں تھا۔ وہ ایک دو بار گھر رہ کر بھی آگ ئی ی۔

چند دن سٹے بڑھنے لگتا تو کنزہ کو اسکا مزید رہنا بوکھلا دیتا تھا۔

وہ اٹھتے بیٹھتے اس سے جانے کا پوچھتیں۔

وہ طلاق یافتہ باعزت عورت جسے آج تک خوامخواہ بھاگی ہوئی ی عورت کا لقب ملا ہوا تھا بیٹی کے گھر زیادہ رہ جانے پر وہم ستانے لگتا کہ کہیں بالکل کے لیے نا بیٹھ جائے۔۔

عذبہ تھک کر واپس آ جاتی، کالج کی روٹین ویسے ہی جا رہی تھی۔

وہ لیٹی ہوئی ی تھی جب ملازمہ نے ڈور ناک کیا، سلیپنگ ایریا میں ناکنگ پر ہونے والی مخصوص بیل پر وہ اٹھ کر باہر نکلی۔

''میم آپکو بڑی میم بلا رہی ہیں'' ملازمہ پیغام دے کر چلی گ ئی ی، عذبہ اپنی شال اپنے گرد اچھے سے لپیٹتی اس کے پیچھے ہی باہر نکلی اور شائستہ بیگم کے کمرے میں آئی ی۔

''آؤ مادام تم تو اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلتیں۔۔'' انہوں نے دیکھتے ہی طنز کیا۔ وہ سر جھکائے سامنے جا بیٹھی۔

''آپ نے بلایا تھا؟'' آہستگی سے سوال کرتے ہوئے انہیں دیکھا جو گھور رہی تھیں۔

''بالکل بلایا۔۔ یہ بتاؤ ہانیہ کے آنے پر کمرہ میں بند کیوں ہو جاتی ہو؟ دارام سے شادی کر کے خود کو اتنی اعلیٰ سمجھنے لگی ہو۔'' انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بھی لہجہ طنزیہ ہی رکھا تھا۔

''نہیں میں دراصل۔۔۔'' وہ اس سے پہلے کہ کوئی ی معقول وجہ پیش کرتی پھپھو نے ہاتھ اٹھا کر درمیان میں ہی اسے روک دیا۔

''جو بھی وجہ ہے۔۔ آئندہ میرے گھر میں ایسی حرکتیں مت کرنا۔۔ ہانیہ آئے یا جو بھی گیسٹ، تم اس فیملی کا حصہ ہو اور اب میرے طریقے سے چلنا ہو گا'' انہوں نے سنجیدگی سے باور کروایا وہ پریشان ہوئی ی۔

''اسجد ہر وقت کہتا ہے کہ تمہیں اس کے پاس بھیج دوں جب تک دارام نہیں آتا۔۔ دارام کا تو پتا نہیں اب آتا بھی ہے یا نہیں، تم کیوں یہاں پڑی ہو زرا وجہ بتاؤ ؟'' ان کا اگلا سوال۔۔ عذبہ تو بوکھلا گ ئی ی، یعنی اپنے گھر رہنے کے لیے اسے وجہ دینی پڑے گی۔

''میں تو دارام کے لیے۔۔'' عذبہ کا دل اداس ہو گیا، وہ کہنا چاہتی تھی دارام نے کہا تھا انتظار کرنا۔۔ مگر اب اپنی سوچ بھی اسے بے وجہ لگ رہی تھی، جس کا رابطہ ختم ہو چکا تھا، اسکا انتظار کرنا ٹھیک تھا؟

''وہ بھی ہم سمجھ گ ئی ے۔۔ تمہیں لالچ ہے اپنی ماں کی طرح۔۔ جیسے وہ اسجد کے گھر عیش کرتی ہے، دارام نے اپنے لائی رسے کہلوا کر یہ گھر تمہارے نام کیا ہے، مطلب شاید وہ اب نا آئے مگر تمہارا مقصد پورا ہو گیا، یہ گھر تمہارے نام ہے تو اب ہم بھی تمہارے محتاج ہیں چاہو تو نکال دو ہمیں۔۔'' پھپھو کے کرخت اور سرد لہجے کی وجہ سامنے آئی ی تو عذبہ کا دماغ سن ہو گیا، اسے کب گھر چاہ ئی یے تھا، وہ تو بس دارام کا انتظار کرتی رہتی تھی دارام نے اسے گھر کیوں دیا۔

''پھپھو۔۔ مجھے گھر نہیں چاہ ئی یے۔۔ آپ چاہیں تو آپ کے نام کر دو نگی مجھے ایسا مت سمجھیں'' وہ رونے والی ہو گ ئی ی تھی، دارام نے خود آنے کی بجائے گھر اسکے نام کر کے اس کا انتظار ہی ضائی ع کر دیا تھا۔۔

''رہنے دو مجھے پاگل مت بناؤ۔۔ یہ گھر اب تمہارے نام ہو چکا اور تم یہ پراپرٹی کسی اور کو نہیں دے سکتیں۔۔'' شائی نہ بیگم نے متنفر نگاہوں سے اسے دیکھا جس نے کچھ ہی عرصہ میں جانے کیسے دارام کو اتنا بے وقوف بنا لیا کہ کروڑوں کی مالیت کا گھر وہ اتنے آرام سے اسکے نام کر گیا۔

''ہانی نے انوائی ٹ کیا ہے ہمیں ڈنر پر۔۔ تم تو ملتی تک نہیں اور وہ تمہارے لیے ڈنر ارینج کر رہی ہے۔۔ اس لیے کوئی ی بہانہ نہیں چلے گا۔۔ اس نے تمہاری وجہ سے سیچر ڈے نائی ٹ ڈن کی ہے۔۔ ایک رات وہاں سٹے کریں گے'' پھپھو نے اسے اپنا پروگرام بتاتے ہوئے اچھا خاصہ جتایا بھی تھا۔۔ وہ نروس سی سر ہلا گ ئی ی، ہانیہ اور اسکا ہز بینڈ جیسی عجیب نظروں سے اسے دیکھتے تھے ان کے سامنے جانا ہی

مشکل ترین تھا کجا کہ انہی کے گھر جانا اور سٹے بھی۔۔عام حالات ہوتے یا دارام ہوتا تو وہ کبھی نا مانتی بلکہ پہلی فرصت میں انکار کر دیتی مگر اب پھپھو کی اتنی بے اعتنائی اور باتیں سنانے کے بعد تو ممکن ہی نہیں تھا انکار کرتی۔۔

''جی ٹھیک ہے'' وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔۔

وہ اٹھ کر اپنے روم میں آئی اور ایک بار پھر سے دارام کو کالز کرتی رہ گئی مگر اسکا نمبر آف تھا وہ بے بسی سے رو پڑی۔

وہ کیوں کانٹیکٹ ختم کر گیا تھا؟ کیا واقعی وہ نہیں آرہا؟ اس نے عذبہ کو اتنا لالچی سمجھا کہ گھر دے دیا اور خود نہیں آیا۔۔

اسے تو بس دارام چاہئے یے تھا اسکی پراپرٹی میں حصہ نہیں۔۔

وہ اس سے شکوے کرتی تکیہ بھگوتی رہی اور رات یونہی بیداری میں گزار دی۔۔

****

''میں نے گھر میں تمہارا ذکر کیا تھا، سب کو تم اچھی لگی ہو۔۔ کبھی میرے گھر آؤ ناں'' نمرہ نے اسے مسکرا کر انویٹیشن دیا۔

''ہوں۔۔'' عذبہ نے غائب دماغی سے سر ہلایا۔

''کیا ہوا؟ تم کچھ دن سے بہت گم صم ہو۔۔ طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟''نمرہ نے فکر مندی سے اسکا سفید پڑتا چہرہ دیکھا۔۔

''ٹھیک ہوں۔۔ بس دل اداس ہے آج کل'' عذبہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تو آنکھیں بھیگنے لگیں۔

''کیوں اداس ہے دل۔۔ کہیں محبت تو نہیں ہو گئی؟ ویسے سنگل ہو یا انگیجڈ ہو؟''نمرہ نے غور سے اسکے چہرے کے تاثرات جانچے۔

''میں۔۔۔ سنگل ہوں۔۔ ایسا ویسا کچھ نہیں۔۔ مجھ سے اس قسم کی باتیں مت کیا کرو۔۔'' عذبہ اپنی چیزیں سمیٹتی اس کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی، بریک ٹائم ختم ہونے والا تھا نمرہ بھی کندھے اچکا کر اسکے پیچھے گئی۔

مگر وہ ہر حال میں عذبہ کو اپنے گھر لے جانا چاہتی تھی اور گھر والوں سے ملوانا چاہتی تھی۔۔

''تم شادی نہیں کرنا چاہتے تو بتا دو سفیر۔۔ مجھے ایسے الٹے سیدھے جواب مت دیا کرو۔''لائلہ اسکی لاپروائی پر غصے سے بولی۔

''نہیں کر سکتا شادی تم سے۔۔اب تو بالکل نہیں لائی لہ۔۔ہانیہ کا بھائی امیر کہ چلا گیا اپنی بیوی کو چھوڑ کر۔۔اور ان لوگوں سے کانٹیکٹ بھی ختم کر چکا ہے۔۔۔میں اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرونگا'' سفیر ڈھٹائی سے بولتا اسے چونکا گیا۔

''کیا مطلب؟ وہ اس بیوی کو چھوڑ گیا؟ تمہیں کیا ملے گا اس معمولی لڑکی سے''لائی لہ نے حیرت سے سوال کرتے ہوئے نفرت سے ہنکارا بھرا۔اسے سفیر جیسے شاطر انسان سے ایسی بے وقوفی کی امید نا تھی۔ایک معمولی لڑکی کے لیے ایسا پاگل پن۔۔۔؟

''کیا ملے گا؟ آنکھیں ٹھنڈی کرونگا بھئی۔۔بڑی سویٹ سی لگتی ہے، کالج یونیفارم میں دیکھا تھا اسے۔۔لگ ہی نہیں رہا تھا میریڈ ہے، ایسی نازک اندام اور معصوم صورت لڑکی مل جائے تو ساری زندگی دیکھ کر ہی سکون مل جائے پلس۔۔۔''سفیر گھٹیا پن سے کھلکھلا کر بولتے ہوئے رکا اور لائی لہ کی بے یقین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مسکرایا۔

''دارام مینشن۔۔اس لڑکی کے نام ہو چکا ہے۔۔اس سے شادی کرونگا اور وہاں سے سب ایرے غیرے نکال کر اس کے ساتھ رہونگا۔''وہ کمینگی سے اسے آنکھ مار کر بتا رہا تھا۔

''اسکے بھائی نے طلاق دی اسے؟ اگر دے بھی دے تب بھی وہ تم سے شادی نہیں کرے گی جتنی وہ معصوم لگتی ہے اس سے کہیں زیادہ چالاک ہے جس نے چند ماہ میں گھر اپنے نام کروالیا، جانے پراپرٹی کا

کتنا حصہ نام کروا چکی ہے" لائی لہ نے تنفر سے کہتے ہوئے سفیر کو اصلیت دکھانا چاہی۔ وہ تو ہانیہ کو نیچا دکھانے کا ارادہ کیے بیٹھی تھی مگر یہاں تو سفیر کے انداز ہی بدل چکے تھے۔۔

"طلاق تو ہو جائے گی۔۔ اور شادی کا کیا ہے نہیں مانے گی تو زبردستی کر لونگا۔۔ لڑکیاں تو دو محبت کے بولوں سے پگھل جاتی ہیں۔۔

اور بات تو تمہاری ٹھیک ہے کون جانے بزنس میں بھی حصہ ہو" وہ خوابوں میں کھویا لائی لہ کو اسکی اوقات میں پٹخ چکا تھا۔

"لعنت ہو تم جیسے گھٹیا اور نیچ سوچ والے انسان پر۔۔ خالی ہاتھ رہو گے تم۔۔" لائی لہ اپنی نفرت کا اظہار کر کے وہاں سے جا چکی تھی، مگر سفیر کو اب لائی لہ یا ہانیہ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگا تھا جب روزی کی گاڑی رکتی دیکھ کر رک گیا۔

گاڑی میں بیلا بھی بیٹھی تھی، جب سے آیا تھا ایک دو بار ہی سامنا ہو پایا تھا۔

"Ohh adam.. how are you my son"

روزی گاڑی سے نکلی تو اسے دیکھتے ہی محبت سے بولیں اور گلے سے لگایا۔

"am good.. i was on my way to meet you aunt rosie.. can i have the key of my office.. i shoud take care of my business as am here yet.."

)میں ٹھیک۔۔میں آپکو ملنے کے لیے ہی آرہا تھا آنٹی روزی، مجھے میرے آفس کی چابی دے سکتی ہیں مجھے اپنے بزنس کا خیال رکھنا چاہئی یے جیسا کہ فی الحال یہاں ہوں(

اس نے سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے بیلا کو اگنور ہی کیا تھا، بیلا نے لب بھینچتے ہوئے قدم گھر کی اندرونی طرف بڑھادئی یے۔

"Sure why not adam.."""

روزی نے ہینڈ بیگ سے چابی نکال کر اسکے حوالے کی، اس نے بیلا کو اگنور کرنا دیکھا تھا اور اسکا ''فی الحال'' کہنا بھی محسوس کیا تھا کیا وہ واپس جانا چاہ رہا ہے؟

روزی نے گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ایڈم شا کی سنجیدہ سوبر شخصیت دیکھی اور ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی یں۔۔انکی محبتوں میں کیا کمی رہ گئی تھی کہ ایڈم پاکستان بھاگ جانا چاہتا ہے؟ کون ہے اسکا وہاں جس کے لیے وہ اتنا اداس اور چپ چپ سا ہو گیا ہے۔۔؟؟؟

''رماب آپ ٹھیک ہیں؟'' عجوہ نے رماب کو اپنا سر انگیوں سے دباتے دیکھ کر اسکے پاس بیٹھتے پوچھا۔

''یار عذبہ کی فکر ہے، اسکی طبیعت ایسی نہیں ہے کہ فکریں پالے۔۔ دارام وہاں فی الحال کچھ مسائل میں پھنسا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ عذبہ کو گھر لے آؤں مگر وہ گھر آنے کا سن کر ہی گھبرا جاتی ہے، اسے لگتا ہے شاید دارام سے رشتہ ختم کروانے کی تیاری کر رہے ہیں ہم۔۔'' رماب نے پریشانی سے کہا۔

''وہ کیا کرے، چچی نے اتنا ڈرا رکھا ہے اسے؟ ہر وقت ایک ہی بات کرتی ہیں گھر مت چھوڑنا، گھر ٹوٹ جائے گا، وہ وہاں اکیلی خوفزدہ ہوتی ہے یا بیمار ہو رہی ہے مگر یہی خوف اسے ستاتا ہے گھر نا ٹوٹے اسکا۔۔'' عجوہ نے بددلی سے اسے بتایا تو وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

''کیا کیا کہا ہے انہوں نے عذبہ کو؟ کیسی باتیں کی ہیں کہ وہ خود کو لاوارثوں کی طرح مشکل حال میں ڈالے ہوئے ہے'' رماب نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔ اسے کنزہ بیگم کا عذبہ سے ایسی باتیں کرنا ناگوار لگا تھا۔

''کیا باتیں کر سکتی ہیں۔۔ انہوں نے اپنی فرسٹ میریڈ لائف کی مشکلات اسے بتائی ہیں اور یہ بھی کہ وہ ان کی طرح نا سمجھی اور جذباتی پن کا مظاہرہ نا کیا کرے ٹرسٹ می آل ریڈی وہ ڈسٹربڈ تھی کہ وہ اس فیملی کا پارٹ نہیں ہے اوپر سے چچی کی نصیحتیں، شی واز جسٹ لائک آ ڈیڈ گرل'' عجوہ نے اسے بتایا تو وہ بے چین ہوا۔ کنزہ بیگم کی باتوں نے حالات کا سامنا کرنے کی ہمت کم دی تھی بلکہ اسکے اندر خوف پیدا کر دیا تھا، وہ پہلے جیسی لاپرواہ اور زندگی سے بھرپور نہیں رہی تھی وہ اب سنبھل سنبھل کر قدم رکھتی تھی کہ کسی کو کچھ برا نا لگے، اس کے اندر اسجد صاحب اور رماب کے سہارے کا جو مان تھا وہ ختم ہو رہا تھا اب اسے بس یہی سوچ رہتی تھی کہ اسکا اپنا کوئی نہیں۔۔

''پہلے کیوں نہیں بتایا عجوہ۔۔ سیریسلی ٹو مچ ہو گیا۔۔ بابا اور میں اتنے اپ سیٹ ہیں، بے شک اسکے پاس ملنے جاتے ہیں مگر ہمارے پاس ہوتی تو فکر کم ہو جاتی۔۔ وہ ہماری بات ہی نہیں مان رہی، بابا سے

کرونگا بات انہیں سمجھائی یں۔۔ سمجھانے کا بھی کوئی ی طریقہ ہوتا ہے میچورٹی ایج کے ساتھ اور وقت کے ساتھ آجاتی ہے۔۔

یہ کوئی ی سمجھانے کا طریقہ ہے کہ وہ خود کو لاوارث سمجھنے لگے۔۔'' رماب نے ماتھے پر بل ڈال کر بولتے ہوئے کہا۔ عذبہ کی فکر میں اضافہ کر دیا تھا وہ لوگ کافی وقت سے کوشش کر رہے تھے کہ عذبہ کو دارام کی غیر موجودگی میں گھر لے آئی یں مگر وہ کچھ مان نہیں رہی تھی اور آج پتا چل رہا تھا کہ نصیحت کے نام پر اس کے اندر خوف ڈالا گیا تھا، کنزہ بیگم نے اپنے تجربات سے حاصل ہوا سبق اسے ازبر کروایا تھا یہ جانے بغیر کہ نتائی ج کیا نکل رہے ہیں۔۔

''انہیں بھی سمجھالیں بے شک۔۔ ویسے وہ ماں ہیں انہیں جو سمجھ آیا سمجھا دیا، ان کی بھی زندگی کوئی ی آسان نہیں تھی انہوں نے ہمیشہ اپنی ماضی کے ناکردہ گناہوں پر تنقید سنی ہے تو ان کا خوف تو بنتا ہے۔۔ آپ کو چاہئی یے کہ دارام بھائی ی سے کانٹیکٹ کریں۔۔ سب ان کا قصور ہے وہ چھوڑ کر ہی کیوں گ ئی ے؟'' عجوہ کو دارام پر ہی غصہ تھا۔

''پلیز ڈونٹ بی فُول عجوہ۔۔ دارام کا کیا قصور ہے مجھے بتاؤ، کیا اس نے رشتہ بھیجا تھا؟ اس نے کہا تھا وہ شادی کرنا چاہتا ہے؟ اسے اپنی مجبوریوں کا علم تھا اس نے مجھے صاف انکار کر دیا تھا۔۔ میں نے مجبور کیا اسے، تم کیا جانو گی عجوہ ہم تو اپنی فیملی میں خوش ہیں ناں پورا خاندان یہیں پاس ہے۔۔

کبھی اسکا سوچا ہے دو الگ دنیاؤں کے خاندانوں سے جڑے رہنا کتنا مشکل ہے؟ ماں اور باپ کی محبتوں کو ترسا اور اُن کے اپنوں کو سنبھالتا وہ خود کو بھولتا گیا۔۔

اسے باپ کا بھی مان رکھنا پڑا انکل کے کہنے پر یہاں کی فیملی کو سپورٹ کیا۔۔

اور ایک وہ خاندان ہے جنہوں نے بیس سال کی عمر تک اسے پالا اور پیار دیا، وہ انہیں چھوڑ کر یہاں رہا ہے، اس کی گرینی اب ڈیتھ بیڈ پر ہیں اور تمہیں پڑی ہے کہ وہ یہاں آکر عذبہ کو سنبھالے؟ عذبہ اکیلی تو نہیں ہے اس کے پاس میں بھی ہوں بابا ہیں۔۔

دارام جانے سے پہلے ہی مجھے کہہ گیا تھا عذبہ کا خیال رکھوں۔۔

اسکی گرینی بہت ناراض ہیں انہیں اب بیماری میں ناراض نہیں کر پایا جو وہ کہہ رہی ہیں وہ کر رہا ہے، وہ عذبہ کو میری اور بابا کی رسپانسبلٹی پر چھوڑ گیا ہے۔۔

مجھے تو رشک آتا ہے اس پر۔۔اس نے دو خاندانوں کو ایسے سنبھالا ہوا ہے کہ کسی کو خفا نہیں ہونے دیتا، وہ انسان اپنی خوشیاں تو بھول چکا ہے اور وہ ایسا ہی ہے اس نے پہلے کہا تھا وہ شادی نہیں کر سکتا مگر میں نے فورس کیا تھا اسے۔" رماب نے ضبط سے گہرا سانس بھرا شاید یہاں کسی کو دارام کے یوں چلے جانے کی پرواہ ہی نہیں تھی سب کو اپنی فکر تھی، پھپھو ناراض تھیں، بہنیں بھی، عذبہ اور اسکی وجہ سے یہاں کنزہ بیگم اسجد صاحب اور عجوہ بھی۔۔۔

سب اسے یوں غائب ہونے پر کوس رہے تھے مگر ایک بار کسی نے نہیں سوچا ان حالات سے گزرتا دارام کس حال میں ہو گا؟

عجوہ نے رماب کی باتوں پر نظریں چرائی یں رماب کو نہیں بتا پائی ی کہ سچ تو یہ ہے کہ شادی کے لیے عجوہ کے ہی مشورہ پر عذبہ نے ریکوئی سٹ کی تھی، اور یہ سچ تھا اس نے اپنی شادی اور مجبوری دونوں عذبہ پر واضح کی تھیں تو اس لحاظ سے وہ واقعی بے قصور تھا وہ سچ بتا چکا تھا۔

''اور اب بھی کانٹیکٹ ختم کرنے سے پہلے وہ مجھے کہہ چکا ہے عذبہ کو سنبھال لوں۔۔اسے وہاں فورس کیا جا رہا ہے عذبہ کو ڈائی یورس دے مگر وہ نہیں مانا، اور سچ تو یہ ہے کہ میں بھی مانو نگا کہ ہم سے یا کسی سے بھی زیادہ دارام پر حق اسکے ننھیال کا ہی ہے، اسکی گرینی کا حق ہم سے زیادہ ہے انہوں نے اسے پالا ہے اسکی ضروریات پوری کی ہیں محبت دی اسکی ذات میں کوئی ی خلا نہیں رہنے دیا، آج اگر وہ ایک مضبوط انسان ہے تو انہی لوگوں کی وجہ سے ہے۔۔۔

ورنہ اسکا باپ تو کبھی اس کے پاس نہیں تھا عجوہ، جانتی ہو بروکن فیملی کے بچوں کی پرسنالٹی کتنی خراب ہوتی ہے؟

خیر میرا بولنا ہی فضول ہے تم سب کو تو بس دارام پر ہی غصہ ہے کہ وہ کیوں گیا۔۔

وہ کس لیے گیا یہ سب اگنور کر رہے ہیں۔۔۔''

رماب نے خفگی سے بولتے ہوئے سر جھٹکا۔

عجوہ کو شرمندگی ہونے لگی اسے دارام کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئی یے تھا۔

وہ عذبہ کے ساتھ مل کر اسے دارام کی مجبوری کا احساس دلانے کی بجائے الٹا گالیاں دیتی تھیں، اسے خود پر افسوس ہوا۔

''اور میں تو یہ سوچ رہا ہوں جب ان حالات سے گزر کر یہاں آئے گا تو تم سب کے روئی یے اسے کتنی تکلیف دیں گے۔۔

قسمت ہی خراب ہے اس بندے کی تو۔۔'' رماب اسکا بچپن کا دوست تھا اور واقعی سچا دوست تھا جو اسکی مشکلات میں بھی اس کے لیے فکر مند تھا وہ واحد انسان تھا جو اس سے ناراض نہیں ہوا تھا۔۔

''تو آپ نے کیوں عذبہ کے لیے انہیں چنا؟ جب آپ سب جانتے تھے؟'' عجوہ اور ہار مان لے، دل میں شرمندگی تھی مگر اس نے پھر بھی رماب کو جتانا ضروری سمجھا۔

''کیونکہ مجھے پتا تھا اس دنیا میں اس جیسا رشتے نبھانے والا کوئی ی نہیں، وہ جانتا ہے سب اسے ضرورت سمجھتے ہیں پھر بھی وہ نبھاتا ہے، اور عقلمند انسان اگر کسی کی وفا چیک کرنا چاہے تو یہی دیکھ لے۔۔

اگر کوئی ی چند دن کی محبت کے لیے برسوں کی محبت چھوڑ دے وہ آپ کو کسی بھی وقت چھوڑ سکتا ہے، دارام بیس سال بعد یہاں آیا اس نے یہاں والوں کو محبت اور پورے دل سے سنبھالا مگر ان کی محبت کا کیا جو بیس سال ساتھ رہے؟

کبھی عذبہ سے پوچھنا اسے کیسی زندگی دی دارام نے، محبت، مان اور اعتماد کی کمی کبھی ہونے دی؟ وہ رشتے نبھانے والا انسان ہے اس میں وفا ہے" رماب کی بات نے عجوہ کے دماغ کی ساری بند گرہیں کھول دی تھیں۔

سفیر کو کمرے میں موجود دیکھ کر بھی دارام نے عذبہ پر اعتماد کیا تھا، وہ پھپھو کی سن کر عذبہ سے سوال نہیں کرتا تھا ناہی عذبہ کے لیے پھپھو یا بہنوں کو بے عزت کرتا تھا، اس نے عذبہ کو آئی ڈیل ٹائم دیا تھا.

اس نے عادت کے مطابق بالکل سمپل ڈریسنگ کی اور سٹالر لپیٹ لیا، دارام جب سے گیا تھا جو تھوڑا بہت لپ گلوس یا کاجل وغیرہ استعمال کرنے لگی تھی وہ بھی چھوڑ دیا۔

وہ باہر آئی ی تو پھپھو نے ایک تنقیدی نظر اس پر ڈال کر رخ پھیر لیا جبکہ ثانی تھوڑی تنگ ہوئی ی تھی اسکی تیاری پر۔۔

"یو آر میریڈ عذبہ۔۔اب تو خود میں چینج لاؤ" ثانی کی بات پر وہ جز بز ہوئی ی۔

وہ بری طرح پریشان ہو رہی تھی ہانیہ کے گھر جانا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ تمام وقت کوشش میں رہی کہ سفیر سے بات نا کرے نا اسکی طرف دیکھے، مگر سارا وقت اسکی نظریں آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔وہ بہانے بہانے سے بات کرتا اور اسے ہوں ہاں میں جواب دیتی وہ اچھی خاصی اکتاگ ئی ی تھی۔۔۔

اسی کے گھر بیٹھے اسی سے بچنا بہت مشکل کام تھا جو عذبہ کے لیے تو مزید مشکل تھا۔

وہ ڈنر کے بعد اسی سے بچنے کے لیے ہاتھ دھونے کا بہانہ کرتی سائی ڈپر ہوئی ی۔

''تم مجھے ایوائی ڈ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہو'' بیسن پر جھکی عذبہ اپنے عین پیچھے محسوس ہوئی ی اسکی مسکراتی آواز پر اپنی جگہ ساکت ہو گ ئی ی۔

''ایسا۔۔ایسا تو کچھ نہیں سفیر۔۔بھائی ی'' عذبہ نے رخ پھیر کر اعتماد سے جواب دیا مگر وہ بالکل اس کے سامنے آکر رکا۔

''بھائی ی نہیں ہوں تمہارا، ہو بھی نہیں سکتا۔

ویسے تمہارے اس ہز بینڈ نے بہت برا کیا یوں اچانک سے چلا گیا سب کے درمیان چھوڑ کر۔۔۔تمہاری ذات کو تو بے مول کر گیا'' وہ ہمدردی سے بولتا اس پر نظریں گاڑے کھڑا تھا۔

''وہ اپنی گرینی۔۔'' عذبہ نے یہاں وہاں دیکھا کہ کاش کوئی ی آجائے تو اسکی جان چھوٹے اس خوامخواہ کی ہمدردی جتاتے انسان سے۔۔

''یہ باتیں بہانہ ہیں بس۔۔۔ تم ان خوش فہمیوں سے نکل آؤ۔۔ تم کوئی ی اتنی حقیر نہیں ہو کہ اس کے انتظار میں خود کو برباد کرلو۔۔۔'' وہ عذبہ کے سہمے ہوئے تاثرات پر فاصلہ قائم کرتا لہجہ نرم کر کے بولا۔

عذبہ نے سر ہلاتے وہاں سے جانے کے لیے اسکی سائڈ سے نکلنا چاہا۔

''بات کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔ ابھی سب ویٹ کر رہے ہیں جاؤ۔۔ مگر رات کو گیسٹ روم میں آنا اور اگر۔۔۔'' وہ اسکے سامنے رک کر بولتے ہوئے اسکی طرف جھکا تو وہ ڈر کر پیچھے ہوتی خوف سے اسے دیکھنے لگی۔

''اگر تم نا آئی یں تو پھر آج رات میں تمہارے روم میں آجاؤ نگا اور ثانیہ تمہارے ساتھ روم شئیر کرے گی وہ اٹھ گئی ی تو وضاحت دینا۔۔ یہ بات یاد رکھنا آج تمہاری گواہی دینے کے لیے تمہارا ہزبینڈ نہیں آئے گا اور یہ سب لوگ مجھ پر ہی یقین کریں گے۔۔۔

اس لیے بنا کوئی ی نخرہ دکھائے آجانا صرف بات کرنی ہے ضروری، سن کر چلی جانا، کسی کو پتا نہیں چلے گا'' وہ چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے اسے وارننگ دیتا وہاں سے چلا گیا اور عذبہ کا سانس حلق میں اٹک گیا۔ وہ پھرتی سے ثانیہ کے پاس جا بیٹھی۔

ثانیہ کے ساتھ روم میں جا کر لیٹنے تک وہ اپنے دل پر آنسو گراتی اس ساری حالت کا زمہ دار ارام کو ٹھہرائے دل میں اس سے نفرت کا اظہار کرتی رہی۔۔

وہ سفیر کے پاس گیسٹ روم جا کر بات نہیں سننا چاہتی تھی مگر وہ روم میں آ گیا تو اس بار کون اسکو ڈیفینڈ کرے گا؟

وہ بازو میں چہرہ چھپائے گھٹی گھٹی سسکیاں لیتی رونے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ مقررہ وقت پر گیسٹ روم میں پہنچا مگر عذبہ وہاں نہیں تھی، وہ لاپروائی سے صوفہ پر بیٹھے انتظار کرنے لگا۔

مگر دو گھنٹے مزید انتظار کرنے کے باوجود عذبہ نا پہنچی تو وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''عزت نہیں راس محترمہ کو۔۔ زبردستی ہی کرنی پڑے گی'' وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ثانیہ اور عذبہ کے استعمال شدہ مشترکہ کمرے کے دروازے پر جا رکا۔

اس نے وقت بھی دیا اور موقع بھی جو عذبہ نے گنوا دیا مگر اب وہ اسکا لحاظ بالکل نہیں کرنے والا تھا۔ اس نے ہینڈل گھمایا۔

''مجھے شک تھا ایسا کچھ کرو گی'' ڈور کھولتے وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لاتا کمرے میں داخل ہوا، سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتے وہ بیڈ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک ہی وجود تھا، اس نے موبائل کی مدھم روشنی اس جانب کی تو وہ ثانیہ تھی۔

سفیر نے عیار آنکھیں یہاں وہاں گھمائی یں، واش روم، وارڈروب ہر جگہ مگر وہ کہیں نہیں تھی۔ وہ بوکھلا گیا۔

"کیا وہ بھاگ گ ئی ی ہے؟ یا پھر کسی اور روم میں چھپ گ ئی ی؟ وہ پریشانی سے ماتھا مسلنے لگا، ثانیہ نے کسمسا کر کروٹ بدلی تو وہ چوکنا ہو کر انہی قدموں پر واپس لوٹ آیا۔

اسکا غصے سے برا حال ہونے لگا، کہاں گ ئی ی وہ؟ اور عین وقت پر اس نے خود کو غائی ب کر کے سفیر کا سارا پلان ضائی ع کر دیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر ہانی کے ساتھ لیٹا تو اس نے اندھرے میں گھورتی آنکھیں ازیت سے موندیں۔۔

کیا وہ عذبہ سے مل کر آ رہا ہے؟ اگر ہاں تو کیا اب ان کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا؟

اگر ٹھیک بھی ہو جائے تو اپنے بھائی ی کا کیسے سامنا کرے گی۔۔۔؟؟؟

****

عذبہ رات کو دیر تک پریشان سی پڑی رہی۔۔

وہ خود کو کیسے سنبھالے؟ سفیر سے لڑے، اس کے برے الزامات کا سامنا کرے یا پھر سب کو اپنے کردار کی گواہی دے؟ ہر صورت ایک ہی جواب تھا کہ پھپھو لوگ کبھی اسکا یقین نہیں کریں گے۔۔

آخر وہ کچھ سوچتی ہمت کر کے اٹھی اور بالکل ساتھ والے روم میں سوئی ی پھپھو کے پاس گ ئی ی اور انکے پاس جا سوئی ی۔

شائی نہ بیگم کی آنکھ کھلی تو حیرت سے اسے دیکھا۔ جوان کے ساتھ سو رہی تھی۔

''پھپھو پلیز آج سونے دیں۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے'' وہ جتنی سفید پڑ رہی تھی اور اسکی آواز کپکپاتی ہوئی ی بھیگ رہی تھی شائی نہ بیگم نا چاہتے ہوئے خاموشی ہو گ ئی یں۔۔

عذبہ ایک کنارے پر سکڑی سمٹی سو گ ئی۔

سفیر اپنے کمرے سے صبح صبح باہر نکلا تو ڈرائی نگ روم میں ہانیہ اور شائی نہ بیگم۔ کو باتیں کرتا دیکھ کر دھپ دھپ کرتا ان کے سر پر جا کھڑا ہوا، دونوں چونکیں۔

''تمہاری بھابھی اور ثانیہ کہاں ہیں؟'' وہ شائی نہ بیگم کا لحاظ کیے بنا ہانیہ سے سوال کرنے لگا، ہانیہ اس کے سوال اور لہجہ پر ٹھٹکی۔

''ثانیہ کو ابھی اٹھا کر آئی ی ہوں عذبہ وہاں نہیں تھی شاید لان میں ہو میں نے نوٹس نہیں کیا'' ہانیہ نے سنبھل کر جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ شائی نہ بیگم بتاتیں کہ عذبہ ان کے روم میں سو رہی ہے، سفیر چیخا۔

''''تمہاری بھابھی رات سے ہی غائب ہے، کیا وہ بھاگ گئی یا پھر تم نے چھپایا اسے؟'' سفیر کے سوال اور تیکھے لب و لہجے پر ہانی شرمندہ سی ماں کو دیکھنے لگی۔ جو شاکڈ سی اسکی بات سن رہی تھیں۔

اسی وقت اونچی آواز پر عذبہ اور ثانی ایک ساتھ اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلیں۔

عذبہ کا دل انجانے خوف سے لرزنے لگا۔

''وہ میرے روم میں تھی رات۔۔ ہانیہ کیوں چھپائے گی اسے؟ یا وہ کیوں اور کس لیے بھاگے گی؟ تمہیں کیسے پتا وہ رات سے اپنے کمرے میں نہیں'' شائستہ بیگم نے سنجیدہ و سرد لہجے میں سوال کرتے ہوئے سفیر اور ہانیہ دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

سفیر منہ کھولے انکی بات سن رہا تھا۔

''''میں۔۔ میں تو یونہی بس گزر رہا تھا رات راہداری سے تو۔۔۔'' سفیر نے بولتے ہوئے پلٹ کر عذبہ کو پر تپش نظروں سے گھورا اور وہاں سے چلا گیا، عذبہ نے بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا مگر شائستہ بیگم سفیر کی باتوں پر کھٹک چکی تھیں۔

عذبہ ہانیہ کے ساتھ آکر سکون سے بیٹھی۔

اس نے صبح اٹھتے ہی رماب کو کال کر دی تھی جو اسے کچھ ہی دیر میں لینے پہنچ جاتا، مزید وہ ضد پر قائم نہیں رہ پائی۔

''تو آپ کو یہی بہتر لگا مجھے چھوڑ کر جانا، آپ کے علاوہ مجھے کبھی کسی نے دل سے نہیں چاہا، میں بہت غریب ہوں اس معاملہ میں، میرے پاس صرف آپ تھیں۔۔ جس نے مجھ سے میرے لیے پیار کیا ممی۔'' وہ الزبتھ کی قبر پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔

آج رماب نے بھی ای میل بھیجی تھی، اور باقی سب کی طرح آج وہ بھی غصہ ہو رہا تھا اس پر، اسکے لانگ سٹے پر بے زار ہو رہا تھا، اس نے دارام کو بزدل کہا تھا۔

''آپ نے کیوں مجھے اکیلا چھوڑا؟ میں بزدل نہیں ہوں ممی۔۔ میں آپ لوگوں کی دی قید میں مجبور پڑا رہتا ہوں۔۔ گرینی نے مجھے قسم دے کر روک لیا اور دیکھیں وہاں پاکستان میں وہ سب جن کے لیے اپنی خوشیاں تک بھلا کر انہیں خوش رکھتا رہا، سب ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔

عذبہ بھی مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے ''

وہ سر ڈالے جیسے خود پر ہنسا تھا۔

اپنی قسمت اور اب تک کی خود ترسی میں گزری زندگی پر ہنسا تھا۔

یہ تو اس کا معمول بن گیا تھا، گرینی اب بھی نہیں ٹھیک ہو رہی تھیں وہ سارا دن ان کا خیال رکھتا اور دن کا ایک حصہ الزبتھ کے پاس گزارتا اور سب کی شکایتیں لگاتا۔

کبھی رو پڑتا، کبھی ان سے لڑتا تو کبھی اپنی قسمت پر ہنس پڑتا تھا۔

اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر کے وہ اٹھا اور وہاں سے سیدھا گھر آیا، بیلا اور رائی من آئے ہوئے تھے، رائی من آج کل بیلا کی وجہ سے اس سے بری طرح ناراض تھا اب بھی مل کر باہر چلا گیا اور وہ روک بھی نہیں پایا۔

اس نے سامنے گرینی کے پاس بیٹھی بیلا کو پہلی دفعہ غور سے دیکھا تو وہ واقعی کافی کمزور اور نڈھال سی لگی تھی۔یعنی ایک اور گناہ اسی کے سر۔۔اس نے زندگی سے بھرپور لڑکی کو کیسا کر دیا تھا۔۔

وہ لب بھینچ کر اپنے روم میں چینج کرنے گیا اور سر کے بال مٹھی میں دبائے بیٹھ گیا۔

بیلا کی کنڈیشن اگر واقعی الزبتھ والی ہو گئی تو؟اسے بیلا کی فکر ہونے لگی مگر اپنے دل کا کیا کرتا جو عذبہ میں ہی اٹکا رہتا تھا،اسکی نفرت کے باوجود وہ اندر سے اسی انتظار میں تھا کہ جب بھی گیا منا لے گا مگر جائے گا وہ اسی کے پاس۔۔

لیکن آج بیلا کو دیکھ کر اپنے سر پر بوجھ محسوس ہونے لگا کیا وہ اسے اس حالت میں چھوڑ کر گیا تو سکون سے رہ پائے گا؟؟

اپنی سوچوں میں گم اس نے چینج کیا اور باہر آ کر گرینی کے پاس بیٹھ گیا۔۔

"Bella can I have a few minutes?"

اس نے اچانک بیلا کو مخاطب کیا تو بیلا بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جب سے آیا تھا آج پہلی مرتبہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔

گرینی کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔

”Why dont you both go for walk or long drive..come on. have fun, am good..."

(تم دونوں واک یا لانگ ڈرائی یو کے لیے کیوں نہیں چلے جاتے، چلو بھی مزہ کرو میں ٹھیک ہوں)

گرینی کے لہجے میں ہی خوشی بھر آئی ی تھی، بیلا بھی اب مسکرا رہی تھی۔

ان دونوں کو یوں خوش دیکھ کر اسکا دل مزید بوجھل سا ہو گیا۔ یہ تو سچ تھا کہ آج تک ان کی محبتوں کا صلہ وہ سہی سے دے ہی نہیں پایا تھا۔

بیلا اور اسکی شادی تو الزبتھ سمیت ان سب کی اکلوتی شدید خواہش تھی اور وہی اس کے بس سے باہر تھی۔

وی شادی کر کے بھی بیلا کے لیے دل میں یا اپنی زندگی میں جگہ نہیں بنا پا رہا تھا۔

"No need for long drive.. just a little walk wil go.. let's walk Bella.."

(لانگ ڈرائی یو کی ضرورت نہیں، بس تھوڑی واک چلے گی، آؤ واک کریں بیلا)

وہ کافی عرصہ بعد نرمی سے مسکرا کر بولا تھا اور بیلا کو لگا شاید اب ایڈم شا اس کا ہو جانے والا ہے، ایک لمبے انتظار کے بعد وہ اسے مل ہی گیا تھا، وہ جلدی سے اٹھ کر ایڈم کا ہاتھ تھام کر اسکے پاس ٹھہر گ ئی ی۔

وہ اسکے ہاتھ میں دبا اپنا ہاتھ دیکھ کر رہ گیا اور پھر گرینی کو محبت سے مسکراتا دیکھ کر اس نے ہاتھ نہیں چھڑوایا اور اسے لیے باہر کی طرف چل پڑا۔

وہ آج بیلا کو واضح الفاظ میں عذبہ کے لیے اپنی محبت بتانا چاہتا تھا اسے سمجھانا چاہتا تھا کہ وہ اپنی امیدیں ایڈم شا سے مزید ناجوڑے مگر ان دونوں کی خوشی دیکھ کر یہ ارادہ فی الحال ملتوی کر دیا تھا۔

بیلا دلکش سے ایڈم کی ہمراہی واک کرتی اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی..

مگر وہ کھویا کھویا سا تھا۔۔۔

''بیلا اتنی ویک کیوں ہو گ ئی ہو؟ کیا تم نے پراپر چیک اپ کروایا؟''اس سے پہلے کہ بیلا ان کے رشتے کے بارے میں کوئی سوال کرتی اس نے خاموشی کو توڑتے ہوئے پوچھا

''پراپر چیک اپ؟ میں تمہاری وجہ سے ایسی ہو رہی ہوں ایڈی۔۔ یاد نہیں کیسے بھیجا تھا پاکستان سے؟ نا ملے اور نا بیسٹ وشز دیں''

بیلا نے خفگی سے کہتے ہوئے اسکا رویہ یاد کروایا تھا اسے، وہ سنجیدہ ہوا۔۔

''بیلا کوئی کسی کے لیے بیمار نہیں ہوتا نا مرتا ہے۔۔ تم سب لوگ یہ باتیں کرنا بند کر دو پلیز۔۔ اور اپنا چیک اپ کرواؤ''اس نے نامحسوس انداز سے اسے سمجھاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑوا کر قدم واپسی کی طرف موڑے۔

''تو پھر لے جاؤ ڈاکٹر کے پاس، اگر تمہیں میری فکر ہو رہی ہے'' بیلا نے مسکرا کر فرمائش کی تو کچھ سوچ کر وہ بھی مان گیا۔ بہتر یہی تھا اسکا علاج کروائے اور سب کی غلط فہمی دور کر دے کہ بیلا کی حالت کا زمہ دار وہ ہر گز نہیں ہے۔۔۔

واپس گھر آنے تک وہ بیلا سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے کئی بار عذبہ کی بے مقصد طویل باتیں دماغ میں آنے پر سر جھٹکتا زبردستی بیلا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

''تم سے کہتا تھا ناں پاگل لڑکی، گھر آجاؤ'' رماب اسے بازوؤں کے حلقے میں لئیے بیٹھا تھا۔ ہانی کے گھر سے آکر دو دن وہ بخار میں جلتی بس روتی رہی تھی۔۔۔

بس اتنا بتایا کہ اسے ہانیہ کے ہز بینڈ سے ڈر لگتا ہے اور وہ وہاں پھر کبھی نہیں جائے گی۔

اسجد صاحب اور رماب کا سن کر ہی حال خراب ہو گیا تھا، وہ یہ سب جھیلتی رہی ہے اور پھر بھی اس گھر میں پڑی تھی؟

رماب نے بھی پہلی دفعہ سارا غصہ دارام پر اتارا تھا اور یہ تک کہہ دیا اب کبھی نا آئے کسی کو ضرورت نہیں اس کی اب۔۔

''رماب بھائی۔۔ ماما کہتی تھیں گھر مت چھوڑنا'' وہ دلگرفتگی سے اپنی مجبوری بتاتی رماب کے ساتھ اسجد کو بھی دکھ دے گئی۔

''عذبہ میں تمہارا باپ ہوں، جتنے مشکل حالات ہوں یا جو بھی مسئلہ ہو ہم حل کریں گے اور تم لاوارث نہیں ہو کہ یوں خود پر جبر کیے پڑی رہو'' اسجد صاحب نے اسے احساس دلایا تو وہ سکون سے مسکرائی۔

''اور اب تم پھپھو کے ہاں نہیں جاؤ گی، بس اپنی سٹڈی پر فوکس کرو فی الحال۔۔

کچھ مت سوچا کرو'' رماب نے اسکا ذہن بٹایا تو وہ سر ہلا گئی۔۔

عجوہ نے سوپ کا باؤل اسکے سامنے لا کر رکھا اس سب میں اگر کوئی بہت زیادہ خوش تھا تو وہ عجوہ ہی تھی جسے اسکی کرائم پارٹنر مل گئی تھی اب بوریت کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا تھا۔

''پیانمرہ مجھے ہر وقت کہتی ہے اسکے گھر چلوں، وہ بہت اچھی دوست ہے'' عذبہ اسے کالج کا احوال دیتے ہوئے بتانے لگی۔

''ہاں تو ایشو کیا ہے۔۔ کبھی چلی جاؤ، میں لے جاؤنگی تمہیں۔۔ تم تو کبھی فرینڈز کے ہاں گئی ہی نہیں ہو'' عجوہ کو اسکی فرینڈ کے انویٹیشن نے اس سے زیادہ خوش کیا تھا۔ عذبہ بھی ریلیکس ہوئی۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ آپ کے ساتھ جاؤنگی۔۔'' وہ پروگرام بنا چکی تو خوشی سے نمرہ کو بھی بتایا جو عجوہ کے ساتھ آنے کا سن کر بے چین ہو گئی تھی۔

''تم مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتیں جو اپنی بھابھی کو اس کنڈیشن میں بھی تنگ کرو گی اور ساتھ لاؤ گی؟'' نمرہ کے ناراض ہونے پر عذبہ پریشان ہو گئی۔

''بھابھی کو تنگ کیا کرنا۔۔ وہ خود ساتھ آنا چاہتی ہیں اور مجھے اکیلے کہیں جانے کی پرمیشن بھی نہیں'' عذبہ نے اسے سنجیدگی سے باور کروایا، اسے ناراض لہجے پر نمرہ نے جلدی سے ایکسکیوز کیا۔ مگر عذبہ چند باتیں کر کے کال کاٹ چکی تھی۔

عجوہ کو بتایا تو اس نے بھی سمجھایا کہ بات اتنی بڑی نہیں ہے، وہ اکیلی بھی جا سکتی ہے مگر عذبہ کو نمرہ کا انداز عجیب لگا تھا اس نے مزید بحث نہیں کی اور خاموش ہو گئی۔

اب وہ پہلے کی نسبت پرسکون اور مطمئن تھی یہاں کوئی خوف نہیں تھا بس دل کے ایک کونے میں اب بھی دارام کی یاد درد دیتی تھی مگر اس نے سوچ لیا تھا اب وہ دارام کو بھلانے کی کوشش کرے گی، وہ ایک حسین خواب کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

''کیا کر رہی ہو؟'' رماب نے لیپ ٹاپ پر مصروف بیٹھی عجوہ کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔

''ڈرامہ ڈاؤنلوڈ کر رہی ہوں، میں اور عذبہ مل کر دیکھیں گے'' عجوہ نے بتایا تو وہ سکرین پر دیکھنے لگا جہاں کورئین ڈرامہ ڈاؤنلوڈ ہو رہا تھا، رماب کی آنکھیں پھیلیں۔

''تم یہ ڈرامے اسے دکھاؤ گی؟ خبردار عجوہ'' رماب نے لیپ ٹاپ کی سکرین ٹھک سے بند کر کے کہا، عجوہ کو صدمہ لگا۔

''کیوں اس ڈرامہ کو کیا ہے؟'' اس نے دانت پیس کر پوچھا ایک تو رماب اسے کبھی کبھی اچھا خاصہ زچ کر دیتا تھا۔

''یہ رومانٹک ہوتے ہیں'' اس نے ابرو چڑھا کر جتایا تو وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر دیکھنے لگی اور تمسخر سے مسکرائی ی۔

''تو ہم کونسا سینما میں لوگوں کے درمیان بیٹھ کر دیکھیں گے، بس میں اور وہ۔۔اپنی بہن کو بارہ سالہ بچی سمجھنا چھوڑ دیں،

اب میریڈ ہو چکی ہے وہ۔۔۔

اور ایسے ویسے سینز ہم آگے کر دیتے ہیں،

اپنے اپنے ایمان کی بات ہے اپنے جیسا نا سمجھیں ہمیں'' عجوہ نے لیپ ٹاپ آن کیا اور پھر سے وہی کام کرنے لگی۔

''بہت ڈھیٹ ہو ویسے۔۔اور پھر اپنے غلط کام کی توجیہہ بھی پیش کرنا آتا ہے تمہیں۔۔

عذبہ کو الٹی سیدھی چیزیں دکھا کر بگاڑ نا مت'' رماب نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

''میں بگڑی ہوئی ی ہوں؟'' عجوہ نے تیکھے لہجے میں سوال کرتے اپنی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں تو سُدھری ہوئی ی کب ہو؟ کبھی تعویذ کرنا کبھی گندی انگلش موویز دیکھنا'' رماب نے عادت کے مطابق جتایا تو اسکا جی چاہا دیوار میں سر دے مارے اپنا۔

''ساری عمر یہی سبق یاد رکھ ئی یے گا، کبھی کچھ اچھا بھی یاد رکھا ہے'' عجوہ نے خفگی جتاتے ہوئے سر جھٹکا۔ رماب نے ہنس کر اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

''ہاں ناں تمہاری محبت بھی یاد ہے اور اپنی بھی، بس فرق اتنا ہے میں مانتا ہوں تم مکر جاتی ہو'' رماب نے گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے اسے سینے سے لگایا تو وہ گلنار ہو گ ئی ی۔

''مان جاؤں تو ایک اور بات مل جائے گی آپ کو جتانے کے لیے'' عجوہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑے سکون سے جواب دیا۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنستا اپنے موبائی ل پر ہونے والی بپ پر متوجہ ہوا۔

غیر ملکی انجان نمبر سے کچھ پکچرز ملی تھیں جنہیں دیکھ کر رماب جھٹکے سے سیدھا ہوا، عجوہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''دارام۔۔'' رماب نے غصے سے سرگوشی میں اس کا نام پکارا تھا، عجوہ چونکی۔۔

''تم لوگوں نے چالاکی کی ہے ناں۔۔ تم سے کہا تھا ایک بار میرے حوالے کرنا مگر تم نے مجھے پاگل سمجھا، اسے بلا کر اپنی ماں کی نگرانی میں دے دیا'' سفیر بپھرا ہوا ہانیہ پر چیخ رہا تھا، اسے عذبہ کا ہاتھ سے جانا بری طرح چبھا تھا وہ اتنی چالاک تو نہیں لگی۔

''میں تمہاری بیوی ہوں۔۔ میں نے انہیں تمہاری وجہ سے ون نائی ٹ سٹے پر بلایا، بس اتنا ہی کر سکتی ہوں، وہ اتنی پاگل نہیں ہے'' ہانیہ بھی جواباً چلائی تو سفیر نے اسکے منہ پر زوردار طمانچہ دے مارا۔

''میرے آگے زبان مت چلاؤ گھٹیا لڑکی۔۔ اپنی اوقات مت بھولو۔۔ تمہاری شادی صرف لائی لہ کی وجہ سے ہوئی ہے، ورنہ تم جیسی لڑکیوں کو جو رات کے وقت اپنے کمرے میں بلا لے، میں تھوکتا ہوں تم پر۔۔

جانے کس کس کو بلا کر راتیں رنگین کی ہوں، مجھے باعزت لڑکی چاہئے بے فاحشہ نہیں''

سفیر کے الفاظ چابک کی طرح لگے تھے اسے۔

سہی تو کہہ رہا تھا رات کو اس نے بلایا تھا تو اس بات کا حوالہ تو اب دے گا وہ۔۔۔

جو لڑکیاں محبت میں اندھی ہو کر الٹا سیدھا کر کے اپنی محبتوں کا ثبوت دیتی ہیں دراصل اپنی عزت کا جنازہ نکالتی ہیں۔

ہانیہ بھی دم بخود بیٹھی تھی۔ آج اتنی بھی اوقات نہیں تھی کہ سفیر کو روک سکے اور وہ اسی کے سامنے اسکی بھابھی کو حاصل کرنے کی باتیں بڑے سکون سے کر رہا تھا۔

''تم اسے کبھی حاصل نہیں کر پاؤ گے۔۔ ٹھیک کہا تم نے میں بد کردار ہوں اسی لیے تم جیسے گھٹیا انسان کی باتوں میں آگ ئی ی اور کیونکہ وہ باعزت ہے، اور عزت کے لیے وہ اپنی جان دے دے گی مگر خود کو تمہارے حوالے نہیں کرے گی'' ہانیہ نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے اسے جتایا، سفیر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

''تم اب مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا چاہئی یے؟ تم کہنا چاہتی ہو میں برا ہوں؟ وہ مجھے نہیں ملے گی؟ اتنی جرأت؟'' سفیر نے مٹھی میں اس کے بال جکڑ کر اس کے منہ پر غرا کر کہا ہانیہ نے بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں۔

''یہی سچ ہے'' ہانیہ کے الفاظ پر اسکا پارہ ہائے ہوا اور اس نے بری طرح مار مار کر ہانیہ کا برا حشر کر دیا۔ وہ اپنے زخموں اور قسمت کو روتی سرد فرش پر پڑی رہی اور وہ بکتا جھکتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

سب شاکڈ سے اسے دیکھ رہے تھے جو بیلا کا چیک اپ کروا کر آیا تھا اور جو اس نے کہا سب کے رونگٹے کھڑے ہو گ ئی ے۔

"No it cant be.. you are lier..

سب سے پہلے روزی چیخی تھی، بیلا خاموشی سے وہاں سے چلی گ ئی ی۔

”I dont need to.. this is what she had done.. and still you will never trust?

)مجھے ضرورت نہیں۔۔یہ اس نے کیااوراب بھی آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گی ؟(

وہ سرد لہجے میں بولتابت بنے رائی من کے سامنے جا کھڑا ہوا۔رائی من نے سپاٹ نظریں اس پر جمائی یں تو وہ لب بھنچ کر رہ گیا۔

"I am sorry but you hurt me more than anyone.. i loved you like my brother.

)مجھے افسوس ہے لیکن تم نے مجھے سب سے زیادہ دکھ دیا، میں نے تمہیں اپنے بھائی ی کی طرح پیار کیا تھا(

ایڈم کے اداس جملے پر رائی من بے چین ہوااور سپاٹ نظروں میں نمی چمکی۔

"Adam please tell me that it was false report.. why Bella why..

)ایڈم پلیز مجھے کہہ دو کہ یہ غلط رپورٹ ہے۔۔۔کیوں بیلا کیوں۔۔۔۔۔(

روزی تڑپ کر روتے ہوئے اس کا بازو تھام کر بولیں،ایڈم نے ایک نظر انہیں دیکھااور ہاتھ میں پکڑی رپورٹ رائی من کے سامنے کی۔

جس کے مطابق بیلا کو ایڈز تھا، رائی من نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔

"Now its your turn to check Who is bella's boyfriend..

ایڈم کہنا چاہتا تھا پتا کرو کس کس کے ساتھ ریلیشن رکھا اور کون تھا جس کی وجہ سے اسے یہ بیماری لگی۔

مگر وہ چاہ کر بھی اپنی زبان پر ایسے الفاظ نہیں لا پایا۔

رپورٹ ٹیبل پر پٹخ کر وہاں سے نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر چلا آیا۔

"Is bella fine Adam? what did the doctor said? what happend to her?"

)ایڈم کیا بیلا ٹھیک ہے؟ ڈاکٹر نے کیا کہا؟

اسے کیا ہوا ہے؟(

متھلڈا کے بے چین سوال پر وہ انہیں دیکھنے لگا، کیا انہیں بتا دے؟ ان سے لڑے کہ دیکھیں بیلا نے کیا کیا؟ مگر ان کا کیا قصور تھا؟ وہ گہرا سانس بھر کر ان کے پاس بیٹھا اور ان کا ہاتھ نرمی سے تھاما۔

"Why don you ask bella? its her right to decide rather she want to tell you or not.. but its unfair grany....

)آپ بیلا سے کیوں نہیں پوچھ لیتیں؟ یہ اسکا حق ہے کہ فیصلہ کرے آپ کو بتانا چاہتی بھی ہے یا نہیں۔ لیکن یہ ان ف ئی یر ہے(

وہ اداسی سے بول رہا تھا، متھلڈا اس کے جملوں پر شاکڈ ہوئی یں۔

بیلا کو کیا بیماری ہے جو ایڈم بتا ہی نہیں پا رہا، وہ کیوں ان ف ئی یر کہہ رہا ہے؟

"Adam what are ypu talking about? I..

متھلڈا نے گھبرا کر کچھ کہنا چاہا مگر وہ بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھتا چپ کروا گیا، ان کے الفاظ دم توڑ گ ئی ے۔

"Grany its not my fault.. its not what i had done.. its bella doing.. so dont blame me now.. i never loved her..

ایڈم ان سے کیا کہہ رہا تھا انہیں سمجھ نہیں آئی ی، مگر وہ جانتا تھا جب انہیں پتا چلے گا بیلا کو ایڈز ہے تو وہ خود سمجھ جائی یں گی سب۔۔اس لیے وہ اپنی بات مکمل کر کے اٹھا اور اپنے کمرے میں آ گیا۔

بیلا اس سے شادی کر کے بھی ریلیشنز میں رہی، اسکے اندر جو تھوڑا بہت گلٹ تھا بیلا کو یوں چھوڑنے کا، بالکل ختم ہو گیا تھا۔

بیلا نے خود اپنا راستہ بدلا تھا اب روزی، رائی من یا متھلڈا اسے نا الزام دے سکتے ہیں نا ہی اب روک سکتے ہیں۔

بیلا کی اس جان لیوا بیماری کا اسے بھی افسوس ہوا تھا مگر زیادہ افسوس اسے اس کے جھوٹ اور دھوکہ پر ہوا تھا۔

بس اسے انتظار کرنا تھا وہ سب اس دھچکے سے سنبھل جائیں تو وہ ان کے وعدوں سے آزاد ہو جائے گا۔۔

عذبہ اور نمرہ کالج سے آف ہوتے ہیں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھیں جب نمرہ نے اسے روکا اور متذبذب سی اسے دیکھنے لگی۔

''کیا ہوا نمرہ؟ کوئی ی بات کرنی ہے؟''اس نے نوٹس کیا تھا نمرہ سارا دن کچھ کہنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔

''عذبہ۔۔ تم برا نا مانو تو ایک فرمائی ش کر لوں؟''نمرہ نے اسے آس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ مسکرائی ی۔

''بولو بھی، آج تمہارا برتھ ڈے ہے اور آج تمہیں انکار نہیں کر سکتی''عذبہ کے جملے پر نمرہ یکدم پر سکون ہوئی ی۔

او۔کے آج میرے ساتھ میرے گھر چلو۔۔۔پلیز انکار مت کرنا، لنچ پر ہی چھوٹی سی سیلیبریشن ہے میری برتھ ڈے کی۔۔ میں تمہیں پہلے انوائی ٹ نہیں کر پائی ی اور اسی بات کی شرمندگی تھی مجھے۔۔ مگر تمہارے جملے نے مجھے ہمت دی ہے''نمرہ کی باتوں پر وہ تھوڑی پریشان ہوئی ی۔

''نمرہ میں نے گھر نہیں بتایا اور رماب بھائی ی آنے والے ہونگے مجھے لینے۔۔ میں گھر جا کر پیا سے بات کرتی ہوں۔۔ ٹائی م کیا ہے سیلیبریشن کا؟ میں آجاؤں گی'' عذبہ نے نرمی سے کہتے ہوئے ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کیا اور اس کی طرف دیکھا، نمرہ اس کی بات پر ناراضگی سے اسے دیکھنے لگی۔

''ہم کال کر سکتے ہیں تمہارے گھر۔۔ کوئی ی فکسڈ ٹائی م نہیں بس میری فیملی اور ایک تم، میں تمہیں فری ہوتے ہی چھوڑ دونگی'' نمرہ نے اسے آئی ڈیا دیتے ہی گیٹ پر کھڑے چوکیدار سے سیل مانگ لیا۔

عذبہ پریشان سی اسے منع کرتی رہی مگر وہ رماب کا نمبر مانگنے لگی تو عذبہ نے اپنی ایک فائی ل سامنے کی جہاں نمبر لکھا ہوا تھا۔

نمرہ نے کال ملا کر اسے سیل پکڑایا۔ مگر کال اٹینڈ نہیں ہوئی ی شاید وہ آپریشن میں بزی تھا۔ نمرہ نے ہار مانے بنا اس بار عجوہ کا نمبر ملایا اور خود بات کی۔

رماب ہوتا تو انکار کر دیتا مگر عجوہ نے اوکے کہہ نمرہ سے اس کا ایڈریس پوچھا جو اس نے بتا دیا اور کال بند کرتے ہی اسے اپنے ساتھ گھسیٹتی لے گ ئی ی۔

**********YamanEvaWrites**********

''آج عذبہ نہیں آئی ی ابھی تک، پتا نہیں کہاں رہ گ ئی ی'' کنزہ بیگم نے پریشانی سے کہا ان کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔

''چچی جان۔۔وہ اپنی فرینڈ کی طرف گ ئی ی ہے، مجھے کال کی تھی، رماب آج کسی پیشنٹ کی سر جری میں بزی تھے ڈرائی یور نے جانا تھا میں نے منع کر دیا'' عجوہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے بتایا۔

''مگر بیٹا یوں اکیلے کیوں بھیج دیا۔۔جانے کیسے لوگ ہوں، ایڈریس پتا ہے اس فرینڈ کا؟'' کنزہ بیگم نے عجوہ کی کم عقلی پر پریشانی سے اسکی طرف دیکھا۔

''اوہو پریشان مت ہوں، وہ کافی اچھی فرینڈ ہے اسکی اور ہاں جی ایڈریس لیا ہے میں نے کچھ دیر تک ڈرائی یور کو لینے بھیج دیں گے''

عجوہ نے اطمینان سے جواب دیا اور رماب کو میسج کرنے لگی۔ مگر کنزہ بیگم بے چین سی بیٹھی رہیں، عذبہ کو کبھی اکیلا نہیں بھیجا تھا کہیں، وہ آج پہلی مرتبہ گ ئ ی اور انہیں اب پتا چل رہا تھا۔۔یقیناً اسجد صاحب کو بھی سن کر اچھا نہیں لگے گا انہوں نے بھی عذبہ کو کسی ہیرا کی طرح چھپائے رکھا تھا اور کبھی فرینڈز کے ہاں جانے کی پرمیشن نہیں دی تھی۔ وہ پریشانی سے لب کچلتے ہوئے کبھی ٹائم دیکھتیں کبھی مسکرا کر میسجنگ کرتی عجوہ کو۔۔۔

''بیٹا میرے خیال میں ڈرائی یور کو بھیج دو بس بہت ٹائم ہو گیا'' گھڑی پر چار بجنے والے تھے انہوں نے عجوہ کو مخاطب کیا۔

عجوہ نے چونک کر وقت دیکھا۔

''جی ٹائی م تو کافی ہو گیا، وہ بھی ویٹ کر رہی ہو گی اب تو'' عجوہ نے مسکرا کر اس کی حالت تصور کی اور اٹھ کر ڈرائی یور سے کہنے چلی گ ئی ی۔

اسجد صاحب کے آنے کا وقت ہو رہا تھا لنزہ بیگم چاہتی تھیں ان کے آنے سے پہلے عذبہ گھر پہنچ چکی ہو۔ عجوہ ڈرائی یور کو ایڈریس دے کر بھیج چکی تھی، رماب کا میسج دیکھتی اندر آئی ی۔

عذبہ کنفیوز سی اس کے گھر والوں کے درمیان بیٹھی تھی، گھر کے اتنے زیادہ افراد دیکھ کر ہی اس کو عجیب سا لگنے لگا۔

اور وہ لوگ بھی گہری نظروں سے اسکا جائی زہ لے رہے تھے سب۔۔

سفید رنگت پر نازک سے نقش، باربی جیسی بڑی بڑی آنکھوں پر لگے سٹائی لش سے گلاسز والی پر کشش اور نازک سی لڑکی جو سفید یونیفارم میں اور بھی چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی، سوفٹ چمکتی جلد اور حیران پریشان سی ایک ایک کو دیکھتی سب کو متاثر کر رہی تھی۔

نمرہ چھری سنبھالتی آکر بیٹھی۔ کیک کاٹتے ہوئے گھر کے بچوں نے سر درد کرتا شور پیدا کیا اور پھر انہیں چپ کرواتی ماؤں کا الگ سے شور عذبہ حیران نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔ اسکے سر میں ٹیسیں اٹھنے لگیں۔۔

کیک پر چھری پھرتے ہی ایک ادھیڑ عمر عورت نے کیک اپنے قبضہ میں کیا اور اس کے اتنے ٹکڑے کیے کہ عذبہ کو لگا قیمہ تیار کیا جارہا ہے۔ تھوڑے سے وقت میں ہی اس کا سر چکرانے لگا تھا۔ نمرہ شرمندہ سی ہر بات کی وضاحتیں دیتی اب اکتا کر خاموش بیٹھی تھی۔ عذبہ کے پاس سیل نہیں تھا ورنہ فوری رماب یا ڈرائی یور کو کال کر دیتی۔

''نمرہ۔۔ تم لوگ یوں۔۔ آئی مین اتنے زیادہ لوگ اسی گھر میں رہتے ہو؟ یا گیسٹ آئے ہوئے ہیں سب؟'' عذبہ نے سرگوشی کرتے ہوئے سوال کیا تو وہ عذبہ کو دیکھنے لگی۔ پھر ہنس ہنس کر ایک طرف گرتی چلی گئی۔

''یار۔۔ یہ جلوس اسی چھوٹے گھر میں رہتا ہے۔۔ یہ میری چچیاں ہیں اور ان کی بہوئیں اور بچے۔۔ کچھ لڑکیاں کزنز ہیں میری اور بہنیں اور چھوٹی لڑکیاں بھتیجیاں۔۔ میرے ابو سب سے چھوٹے بھائی ہیں اس لیے۔۔ اور وہ میری دادی ہیں، یہاں سب یونہی ملتے ہیں ایک ساتھ ورنہ ایک ایک کا تعارف دینے لگوں تو دن گزر جاتا۔'' نمرہ نے پہلی بار تفصیل سے آگاہ کیا تو عذبہ کا دم گھٹنے لگا۔

وہ مزید کچھ بولے بنا اسکی طرف کھسکی۔

''پلیز میری گھر بات کروادو، زیادہ وقت یہاں رہی تو بابا ناراض ہونگے'' عذبہ نے اس سے ریکوئسٹ کرتے ہوئے وجہ بتائی۔

''ہاں کرواتی ہوں۔ میرے ابو سے تو مل لو، وہ آنے والے ہونگے بس۔ وہ گورنمنٹ سکول کے ٹیچر ہیں شاید آج کوئی ی میٹنگ ہو گی کہ لیٹ ہو رہے ہیں۔ میں دراصل انہی سے ملوانا چاہتی تھی''، نمرہ نے اسے مزید بیٹھنے کا کہا تو عذبہ بے چارگی سے سر ہلا گ ئی ی۔

ایک لڑکی نے پلیٹ میں اسے کیک کے نام پر چھوٹا سا ٹکڑا جو باقی سب کی نسبت زرا بڑا تھا، اس کے ساتھ مٹھائی ی ایک پیس، کچھ نمکو اور ایک سموسہ۔۔ سب ایک ہی پلیٹ میں ڈال کر اسے دیا تو عذبہ شاکڈ سی دیکھنے لگی۔ یہ کیسے سرو کر رہے تھے وہ۔

ایک ساتھ سب میٹھا نمکین، عذبہ نے معذرت کرنا چاہی مگر نمرہ اور کچھ عورتوں نے اسے لینے پر مجبور کر دیا۔

وہ پلیٹ ہاتھ میں لیے سوچنے لگی کیا پہلے کھائے اور کیسے کھائے۔۔؟ نا اسے برتن صاف لگے نا وہ لوگ، ہر چیز میں ہاتھ مارتے بچے۔۔

اسکی طبیعت خراب ہونے لگی۔ نمرہ کی ضد پر اس نے تھوڑا سا کیک چکھا اور پلیٹ ایک ٹیبل پر رکھ دی جسے فوراً سے بیشتر بچوں نے جھپٹ کر ختم کر دیا۔

''نمرہ پلیز کال کرو'' عذبہ نے پھر سے ریکوئی سٹ کی تو ایک عورت نے نمرہ کو گھرکتے ہوئے کھانا لانے کا کہا۔

''تیری دوست بیٹھی ہے تجھے پرواہ نہیں نمو۔۔ جا چاول ڈال کر لا اس کے لیے۔۔ اور سن زرا دہی بھی ڈال دینا خالی اچھے نہیں لگتے، پیاز بھی ڈال لینا جو صبح بچے تھے۔''

اس عورت نے جیسے نقشہ پیش کیا عذبہ کا پیٹ سن کر ہی بھر گیا تھا۔

''نہیں نمرہ پلیز۔۔ مجھے بھوک نہیں'' عذبہ نے جلدی سے انکار کرنا چاہا۔

''یہ کڑی تو اچھی خاصی نخریلی ہے، کچھ بھا نہیں رہا اسے تو۔۔'' عمر رسیدہ عورت جسے نمرہ نے دادی کہا تھا بولیں۔

''نہیں میں۔۔ او۔ کے نمرہ بس تھوڑے سے لانا اور دہی پیاز وغیرہ کچھ نہیں لونگی'' عذبہ نے شرمندگی سے کہتے ہوئے نمرہ کو ہدایت دی تو وہ سر ہلا کر چلی گ ئی ی۔

وہ چاول لائی ی تو چند چمچ لیتے ہی اسکے کانوں سے دھوئی یں نکلنے لگے۔

اتنے زیادہ سپائی سی اس نے زندگی میں نہیں کھائے تھے وہ جیسے تیسے کھانے لگی۔

تبھی ایک مرد وہاں داخل ہوا۔

''عذبہ یہ ہیں میرے ابو۔۔۔ اور ابو یہ میری اچھی دوست عذبہ ہے'' نمرہ نے جلدی سے سلام کرتے ہی عذبہ کا تعارف کروایا۔

عذبہ پلیٹ ایک طرف رکھ کر احتراماً کھڑی ہوئی ی اور سلام کیا۔

اسجد صاحب آچکے تھے، انہوں نے آتے ہی عذبہ کا پوچھا اور اس کے اکیلے جانے کا سن کر کنزہ بیگم کی توقع کے عین مطابق بری طرح خفا ہوئے کہ عجوہ بھی بوکھلا گ ئی ی۔

''کال کرو ڈرائی یور کو آرہے ہیں یا نہیں۔۔پریشان ہو رہی ہو گی وہ، پتا نہیں کیسے لوگ ہوں۔'' اسجد صاحب کے کہنے پر عجوہ نے جلدی سے کال ملائی ی۔

''بی بی جی گھر ہی نہیں مل رہا، ایڈریس غلط ہے، میں کوشش کر رہا ہوں مگر یہاں کچھ لوگ کہہ رہے ہیں اس نام کا کوئی ی محلہ ہی نہیں'' ڈرائی یور کی بات پر عجوہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔ کنزہ بیگم اور اسجد صاحب کی نظریں اس پر جمی تھیں۔

''ک۔۔کوشش کرو۔۔کسی اور سے۔۔۔پوچھو۔۔۔یہ کیسے۔۔کیسے ہو سکتا ہے'' عجوہ کے ہونٹ خشک ہونے لگے وہ گھبراہٹ میں اٹک اٹک کر بولتی ان دونوں کو بھی پریشان کر گ ئی ی۔

''کیا ہوا؟ کیا کہہ رہا ہے ڈرائی یور؟؟'' اسجد صاحب نے پوچھا عجوہ کال کاٹے گھبرا کر انہیں دیکھنے لگی۔

''چاچو۔۔۔وہ ایڈ۔۔ریس۔۔وہ اس لڑکی نے غلط دیا۔۔۔'' عجوہ پریشانی سے رونے لگی۔

اسجد صاحب پریشانی سے ڈرائی یور کو کال ملانے لگے۔ کنزہ بیگم سینے پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لیتی خوف سے رو پڑیں۔

اسجد صاحب ڈرائی یور سے بات کرتے تیزی سے باہر نکلے۔۔رباب شام کو گھر آیا تو گھر میں ماتم کناں سی فضا تھی اور عذبہ غائب تھی۔

وہ حواس باختہ ہو گیا۔۔

😐😐😐😐😐😐😐😐😐😐😐😐😐

عذبہ نے انہیں سلام کیا تو وہ بے تاب نظروں اس کا چہرہ دیکھتے آگے بڑھے۔

''یہ وہی دوست ہے؟ جس کا تم نے بتایا تھا؟''انہوں نے عذبہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر نمرہ سے سوال کیا تو وہ مسکرا کر سر ہاں میں ہلا گ ئی ی، عذبہ نے نا سمجھی سے دیکھا۔

''یہ آپ کی بیٹی ہے، جس کے لیے آپ ہر وقت تڑپتے رہے۔''نمرہ نے دھماکہ کیا تھا سب کو سکتہ ہو گیا تھا سن کر۔

جبکہ عذبہ کی ساکت نظریں اس شخص پر جم گ ئی یں جس کی بھیگی آنکھیں عذبہ پر تھیں اور سر پر رکھا ہاتھ کانپنے لگا تھا۔

''یہ کیا بکواس کر رہی ہے نمرہ؟''نمرہ کی ماں سب لحاظ بھلا کر چیخی۔

''سچ کہہ رہی ہوں، یہ ابو کی بیٹی ہے جسے وہ کبھی بھولے ہی نہیں، میری کالج میں دوستی ہوئی اور چند دن بعد جب ہم نے ایک دوسرے کی فیملی کی پکچرز شئیر کیں تو اسکی مدر دیکھ کر پہچان گ ئی ی تھی، ابو کے پاس ان کی تصویر دیکھی تھی۔۔

اس کی اور کوئی ی بہن نہیں، یہی ہے ابو کی بیٹی۔۔۔"نمرہ سکون سے سب کو بتا رہی تھی۔اسکی ماں کا غصے سے برا حال ہو گیا جس سوتن اور سوتیلی بیٹی کی غیر موجودگی میں بھی اسکا خاوند انہی کو یاد کرتا اور پچھتاتا رہتا تھا اب بیٹی کے آجانے پر تو انہیں دیکھے گا بھی نہیں۔۔

''ابو میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا ناں کہ آپ کی بیٹی سے ملواؤں گی؟

میں نے وعدہ پورا کیا۔۔اس کے گھر والوں کو غلط پتہ دیا ہے میں نے،اب آپ کا فیصلہ ہو گا بیس سال بعد بیٹی ملنے پر اسے بھیجنا ہے یا اپنے پاس رکھنا ہے۔''نمرہ کے جملوں پر عذبہ کے بے جان جسم میں برقی رو سی دوڑی تھی،وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی ی۔

''مجھے گھر جانا ہے میرے گھر والے انتظار کر رہے ہونگے''عذبہ نے سرد لہجے میں کہا۔

''بیٹا میں تمہارا باپ ہوں اور یہ تمہارا اصل گھر ہے۔۔''وقار صاحب نے نرمی سے کہا۔

''بے شک یہ سچ ہو۔۔پھر بھی بیس سال مجھے جس انسان نے بیٹی کی طرح پالا اور پیار دیا میرا باپ وہی ہے،آپ سب سے میرا کوئی ی تعلق نہیں''عذبہ پوری شدت سے چیخی تھی،وقار نے سختی سے لب بھینچ کر دیکھا۔

''اب تم کہیں نہیں جاؤ گی،میں پچھلے انیس سال سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں،غیر لوگوں میں نہیں چھوڑ سکتا اب تمہیں''وقار صاحب سخت لہجے میں فیصلہ سنا رہے تھے۔

عذبہ کا دل خوف سے لرزنے لگا اسے یہ لوگ اپنے ہی نہیں لگے تھے،چند گھنٹے بیٹھنا اس کے لیے عذاب تھا اور وہ اسے ساری عمر کے لیے قید کر لینا چاہتے تھے۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے آنسو صاف کیے۔

''میرے بابا مجھے ڈھونڈ لیں گے، وہ مجھے لینے آجائیں گے'' وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی، عورتوں نے سر جھٹک کر اسکا ڈرامہ دیکھا، نمرہ انجان بنی کھڑی رہی تھی۔

''لے جا اسے کہیں کمرے میں، سر میں درد کر دیا'' دادی نے بے زار لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا تو نمرہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتی ایک کمرے میں لے گئی۔

''ایڈم میرا یقین کرو میں نہیں جانتی مجھے ایڈز کیسے ہوا۔۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں میرا یقین کرو۔۔'' بیلا کا زرد چہرہ اسے بے یقینی کی گہری کھائی میں دھکیل رہا تھا۔۔

وہ اسکے نکاح میں ہو کر ناجائز تعلقات رکھتی رہی تھی اور پھر محبت کی توقع بھی رکھ رہی تھی؟ وہ عذبہ کی جگہ کبھی لے ہی نہیں سکتی تھی۔

''بیلا تم۔۔ یہ کیسے۔۔۔؟'' وہ بول نہیں پا رہا تھا۔۔ بیلا رونے لگی مگر وہ بے حس بنا لوٹ آیا تھا بیلا کو اب مزید وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا وہ بیمار تھی مگر دھوکے باز بھی۔

مگر چند دن بعد ہی روزی نے کال کر کے بلوایا تو وہ انہیں اگنور نہیں کر پایا۔

''بیلا کو اتنی بری بیماری ہے۔۔ اب تو اسے یوں اپنی بے رخی سے مت مارو ایڈم۔۔''

روزی نے رو کر منت کی تھی، وہ متاسف سا سر ڈالے بیٹھا تھا۔

''میری کزن ہے آنٹ روزی، مجھ سے جتنا ہو سکا اسکا دل بہلاؤں گا، میں اس سے مزید کوئی ی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا تھا کبھی بھی، میری بیوی اور محبت ایک ہی ہے'' ایڈم نے سنجیدگی سے کہا اور اٹھ کر بیلا کے کمرے کی طرف گیا اور دستک دی۔

''بیلا تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔ مجھے امید ہے۔۔ کیا تم میرے ساتھ واک پر جانا چاہو گی۔۔؟''

وہ اسے بس بہلانا چاہتا تھا اندر بیٹھی بیلا جانتی تھی تبھی رو پڑی، ایڈم کی محبت اسے کبھی نہیں مل سکے گی بس ترس یا پھر ہمدردی، وہ یہی دے گا ہمیشہ۔۔۔۔؟

''ایڈم چلے جاؤ پلیز۔۔ میں اکیلی خوش ہوں۔

مجھے جارج لینے آرہا ہے۔۔ ہم مرنے تک ساتھ رہیں گے۔۔۔ مجھے تمہاری محبت چاہئی یے تھی ترس نہیں ایڈم'' وہ اپنی ضرورت کی چیزیں بیگ میں ڈالتی سسک رہی تھی۔

''تو جارج تھا وہ جس نے یہ مہلک بیماری دی؟ اور تم اسی کے پاس جاؤ گی۔'' وہ افسوس کے ساتھ اب غصہ ہونے لگا تھا۔

''نہیں جارج وہ ہے جسے میں نے یہ بیماری دی، او۔ کے ایڈم میں نے تمہیں دھوکہ دیا، مگر بتاؤ کبھی تم نے مجھے امید دلائی ی؟ تم سے شادی کرنے تک میں نے خود کو تمہارے لیے سنبھالے رکھا اور تم نے کیا کیا؟ وہاں محبت کر لی اور اس سے شادی بھی۔۔

مجھے کیا دیا تم نے؟ تنہائی ی، بے رخی اور انتظار۔۔ تم نے میرے ساتھ بہت برا کیا ایڈم۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔" وہ دروازہ کھول کر اسے دیکھتے ہی رو پڑی۔

ایڈم سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

وہ جو بھی کہہ رہی تھی سب سچ تھا۔

وہ اسے کبھی وقت یا توجہ نہیں دے پایا تھا، بیلا کو اس نے بے رخی ہی دی تھی۔

ایڈم کی آنکھیں بھیگ گئی یں، محبت اپنے بس میں تھوڑی تھی، ہو گئی جس سے ہونا تھی۔

بیلا کے ساتھ جوان ہونے تک وقت گزارا تھا اس کی بیماری پر اس کا دل تڑپا تھا۔

وہ مرنے والی تھی اِس حُسن، جوانی اور شہرت کے ساتھ وہ اتنی سی عمر میں مر جائے گی، یہ بہت اذیت ناک بات تھی۔

بیلا اسے ہر وعدوں، قسموں اور رشتہ سے آزاد کر کے جا چکی تھی۔

شاید وہ کسی جگہ کسی بھی لمحہ سانسیں ہار دے اور وہ جان ہی نا پائی یں گے۔

روزی بیمار بیٹی کے چلے جانے پر پاگل ہو جانے کے قریب تھی ایڈم اسے اپنے گھر لے آیا تا کہ اس کا دل بہلا سکے، روزی اسکی دوسری ماں تھی الزبتھ کی زندگی میں یا اس کے بعد بھی روزی ماں کی طرح اس کے لیے ہر جگہ موجود رہی تھی۔

''مجھے اپنے وعدے سے آزاد کر دیں پلیز گرینی۔'' وہ گرینی کی طبیعت سنبھلتے ہی ان سے التجائی یں کرنے لگا۔ متھلڈا نے نم آنکھوں سے ایڈم کو دیکھا جسے شاید کبھی ان لوگوں نے خوشی دی ہی نا تھی اور وہ ان کی ہر تکلیف کا مرہم بنا رہا تھا۔

''ہم نے تمہیں اپنے ظالم وعدوں سے آزاد کیا ایڈم شا۔۔ جاؤ مگر ہمیں بھولنا مت، ہمیں اپنے ہونے کا احساس دلاتے رہنا تم بے سکون زندگی میں سکون کی مانند ہو۔'' متھلڈا نے اس کے ہاتھ تھام کر کہا تو روزی بھی پاس ہی نم آنکھوں سے اسے دیکھتی مسکرا رہی تھی۔

''ایم سوری ایڈم، میں بہت پہلے جان گیا تھا بیلا کو یہ بیماری ہے، وہ خود بھی جانتی تھی اپنی مرتی ہوئی بہن کو یوں اگنور ہوتا نہیں دیکھ پا رہا تھا، بیلا جانتے ہوئے بھی تمہیں ہاسپٹل لے گ ئی ی وہ بھی اس کہانی کا انجام چاہتی تھی۔۔ اور تم نے اس پر چیخنا چلانا نہیں کیا، تم نے اس کی بیماری پر اس سے نرم برتاؤ کیا اور یقین کرو یہ اسکی زندگی کا حاصل لمحے تھے۔۔ تھینکس'' رائی من اسکے گلے لگ کر بتا رہا تھا۔

ایڈم آہ بھر کر رہ گیا اور رائی من کو بھینچ کر سینے سے لگایا۔ وہ واقعی بھائی ی تھا اسکا۔

جس پل ایڈم کو ان وعدوں سے آزادی ملی تھی اس پل عذبہ کو سگے باپ نے اپنے رشتے کی قید میں بے بس کر دیا تھا۔ *

رماب تھکا ہارا گھر لوٹا، دو دن ہو گ ئی ے تھے عذبہ کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔

رماب اور اسجد صاحب نے دو دن ہر ممکن جگہ چھان ماری تھی مگر ناکام رہے تھے۔
عجوہ کو نام بھی پورا نہیں معلوم تھا۔ کنزہ بیگم کی طبیعت بھی دو دن سے بہت خراب تھی، جانے وہ کن لوگوں کے پاس تھی اور اب تک اس کا کیا حال تھا۔۔۔؟
عجوہ نے پانی لا کر رماب کے سامنے رکھا جو اس نے بالکل اگنور کر دیا۔
''رماب۔۔ پانی'' عجوہ نے ڈرتے ڈرتے پکارا تو وہ طیش بھری نظروں سے گھورنے لگا۔
''کتنی دفعہ کہو نگا میرے سامنے مت آیا کرو تم'' وہ اتنے غصے سے پہلی مرتبہ چیخا تھا۔
عجوہ سہم کر اسے دیکھنے لگی تھی آنکھوں میں بے یقینی ہلکورے لے رہی تھی۔
''رماب۔۔ میرا کیا قصور۔۔'' اس نے صفائی ی میں کچھ بولنا چاہا جب وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا۔
''تمہارا قصور؟ اتنی معصوم مت بنو عجوہ۔۔۔
ہم نے بہت بار تمہارے ہی سامنے یہ باتیں کیں کہ ہم عذبہ کو گھر سے باہر اکیلے نہیں بھیجتے۔۔ تمہارے سامنے کی ہی بات ہے کہ وہ خود بھی اکیلے جانے سے گھبراتی ہے۔
اس کی فرینڈ نے کال کی اور تم نے بنا سوچے سمجھے بھیج دیا، اس سے تو اچھی وہ پھپھو کے گھر تھی نظروں کے سامنے تو تھی ناں۔۔ اور یہ بات یاد رکھنا کہ سارا قصور ہی تمہارا ہے اگر عذبہ کے ساتھ کچھ بھی غلط ہوا تو تم مجھ سے کسی اچھائی ی
کی توقع مت رکھنا۔'' اس کا بازو سختی سے دبوچ کر وہ اتنے سرد لہجے میں بولا تھا کہ عجوہ کا وجود سنسنا اٹھا۔

وہ اسے جھٹکے سے چھوڑ کر وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

عجوہ نے گہرے گہرے سانس لیتی صوفے پر ڈھے گ ئی ی، دو دن سے رماب کوئی ی بات نہیں کر رہا تھا اور جب آج بات کی تو اتنا انجان سا لہجہ تھا کہ عجوہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔

وہ ہاتھوں میں منہ چھپاتی سسکنے لگی۔

عذبہ کی گمشد گی کی اسے بھی بہت پریشانی تھی مگر رماب نے اسے ہی قصوروار ٹھہرا دیا تھا۔ وہ خود کو کوسنے لگی کاش وہ نا بھیجتی عذبہ کو، جانے کون لڑکی تھی وہ۔۔۔

اور کیا مقصد تھا اس کا جو اتنا منت کر کے عذبہ کو لے گ ئی ی تھی۔ اس کا سر چکرانے لگا۔

عذبہ کی پریشانی، گھر کا سرد ماحول اور رماب کا رویہ، اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی، اسکی جو کنڈیشن تھی اس میں اس کا یوں سوچنا اور پریشان ہونا بالکل سہی نہیں تھا۔

رماب اور گھر والوں نے اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھا تھا مگر ان دنوں عذبہ کی فکر میں سب اس کا خیال نہیں رکھ پا رہے تھے۔

یا شاید کنزہ چچی اور اسجد چاچو بھی رماب کی طرح اسی کو قصوروار سمجھ رہے تھے؟ عجوہ کا دل گھبرانے لگا۔

اسجد صاحب گھر آئے تو عجوہ نے ڈنر لگایا مگر کسی نے بھی سہی سے نہیں کھایا تھا۔

چند نوالے زہر مار کر کے کنزہ بیگم اور اسجد صاحب بھی کمرے میں چلے گ ئی ے۔

رماب بھی اٹھ کر اسے نظر انداز کیے چلا گیا تھا اس نے ملازمہ کے ساتھ سب برتن سمیٹے اور بد دلی سے کمرے میں گ ئی ی۔

رماب بے چین سا ٹہلتے ہوئے کالز کر رہا تھا۔

''میں نے ہیڈ مسٹریس سے بات کی ہے، کل تو آف تھا کالج کا۔۔۔

بچی کا نیم کنفرم نہیں ہے نمرہ تھرڈ ائی یر۔۔ سر نیم نہیں معلوم۔۔''رماب آدھی ادھوری معلومات اپنے کسی پولیس آفیسر فرینڈ کو بتا رہا تھا عجوہ کو ایک بار پھر سے اپنی لاپروائی پر افسوس ہوا۔ کم از کم نام تو پورا جان لیتی اس لڑکی کا۔۔۔

رماب کال بند کر کے سر پکڑے بیٹھ گیا۔

دارام مسلسل کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر رماب آنسر نہیں کر رہا تھا۔

ناراضگی تو وقت کے ساتھ ختم ہو چکی تھی مگر اب عذبہ کی گمشدگی کی وجہ سے وہ بات ہی نہیں کر پا رہا تھا۔اسے پتا تھا بات ہوتے ہی وہ عذبہ کا پوچھے گا اور رماب اسے کیسے بتائے گا اس کی امانت کا خیال نہیں رکھ پائے وہ لوگ۔۔۔؟

عجوہ فاصلے پر بیٹھی رماب کو خاموش نظروں سے دیکھ رہی تھی، رماب کی ایسی بے رخی اور ناراضگی اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی، تب بھی نہیں جب وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا یا تب جب عجوہ کا یک

ٹک دیکھنا اسے ناگوار گزرتا تھا وہ پھر بھی چِڑ کر یا جھنجھلا کر بات کر لیا کرتا تھا مگر اب۔۔۔ عجوہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔ رماب کے سیل پر کال آ رہی تھی۔

کالج کی ہیڈ مسٹریس کی کال تھی۔

''دیکھیں جناب ویسے تو یہ غیر قانونی کام ہے کسی بچی کا ایڈریس یوں لیک کرنا مگر آپ لوگ پریشان ہیں اس لیے دے رہی ہوں'' ان کے مان جانے پر رماب نے پرسکون سانس لیا۔۔

''یہ کیسے غیر قانونی ہو گا جب کہ وہ لڑکی ہماری بیٹی کو لے گئی ہے اور وہ دو دن سے لاپتہ ہے'' رماب نے غصیلے لہجے کو دبا کر بمشکل الفاظ نرم رکھے تھے۔

''بے شک مگر وہ کوئی ایک ہو گی، تھرڈ ائیر میں چار نمرہ ہیں کیونکہ آپ پورا نام نہیں جانتے اور نا ہی گیٹ کیپر نے اس کا چہرہ دیکھا تھا اس لیے مجبوراً چاروں بچیوں کے ایڈریس دے رہی ہوں، صرف اس لیے کہ مسٹر دارام کی فیملی ہیں آپ لوگ اور وہ ان کی وائف۔۔'' میڈم نے اسے جتانا ضروری سمجھا تھا رماب نے لب بھینچے۔

وہ سچ کہہ رہی تھی چار بچیاں تھیں، دو کالج آ رہی تھیں اور دو نہیں، جو دو آ رہی تھیں انہوں نے واضح لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ مگر کسی کی بھی بات پر یقین کرن مشکل تھا اس لیے ایڈریس لینا ضروری تھا۔

''او۔کے میں اپنی ریکوئی سٹ پھر سے یاد دلا دوں، پلیز دارام شاتک فی الحال یہ بات نا پہنچے، انکی گرینی کی کنڈیشن ان سٹیبل ہے ہم انہیں یہ پریشانی نہیں دے سکتے پلیز'' رماب جانتا تھا میڈم کاہز بینڈ دارام کے آفس میں ایم۔ڈی تھا اور کانٹیکٹ ہونے پر بتا سکتا تھا تبھی ان سے ریکوئی سٹ کی۔

''او۔کے میں سمجھ سکتی ہوں، آپ بے فکر رہیں اور یہ ایڈریسز نوٹ کر لیں۔۔'' اس نے کہہ کر رماب کو ایڈریسز نوٹ کروائے اور الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی، رماب نے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندیں۔

ایک امید کا سرا ہاتھ لگا تھا اب جلد عذبہ کو تلاش کر لیں گے مگر جانے کیسے گزرے ہوں اس کے یہ دن۔۔ گھڑی رات کا ایک بجا رہی تھی۔ رماب نے نوٹ پیڈ سائی ڈ ٹیبل پر رکھ دی اور موبائی ل پر الارم سیٹ کرنے لگا۔

اب تو وہ کہیں نہیں جا سکتا تھا مگر صبح صبح اٹھ کر یہ معاملہ نبٹانا تھا۔

عجوہ بھی اسے تکتی جانے کب نیند میں ڈوب گ ئی ی تھی رماب نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کروٹ بدل کر سو گیا۔

****

رماب نے پولیس آفیسر کے ساتھ تین ایڈریسز پتا کیے مگر وہاں عذبہ موجود نہیں تھی نا وہ اس کے بارے میں جانتے تھے۔

اور ایک جو آخری تھی اس کا ایڈریس کالج کے مطابق جو تھا وہ فیملی اس گھر سے چند ماہ پہلے شفٹ کر کے جا چکی تھی اور کہاں گ ئی ے تھے کوئی ی نہیں جانتا تھا۔

یہ لڑکی ان دو میں سے تھی جو ان دنوں کالج بھی نہیں آ رہی تھی۔

وہ پاگل ہونے لگا تھا کہاں ڈھونڈے عذبہ کو اور کیسے ڈھونڈے۔۔۔۔؟

ناکام ہو کر گھر لوٹا تو سب انتظار بھری نگاہیں دروازے پر ہی ٹکائے ہوئے تھے۔

وہ تھکا ہارا بے بس سا صوفے پر گرا تو وہ لوگ اس کا جواب سمجھ گ ئی ے تھے۔

جہاں کنزہ بیگم رونے لگیں وہیں عجوہ کا بھی دم گھٹنے لگا تھا۔

کون تھی آخر وہ لڑکی؟ کیا اس نے یہ سب پہلے سے پلان کر رکھا تھا۔۔؟

اسجد صاحب جیسے برسوں کے بیمار لگنے لگے تھے عذبہ انہیں ہمیشہ ہی رماب سے زیادہ عزیز رہی تھی اور اب اس کی گمشدگی حواس سلب کر رہی تھی۔

رماب نے متنفر نظر عجوہ پر ڈالی اور رخ پھیر لیا عجوہ کا اس سلوک پر دل کٹ گیا۔

وہ اب باقاعدہ نفرت اور غصے کا اظہار کرنے لگا تھا اس سے۔۔اسکی پریگننسی تک رماب کے ذہن سے جیسے نکل گ ئی ی تھی اگر کچھ یاد تھا تو بس یہی کہ عجوہ نے ہی بھیجا تھا عذبہ کو اور جانے اب وہ کہاں ہو کن لوگوں کے پاس اور کس حال میں۔۔۔۔

دارام فوری پاکستان پہنچ جانا چاہتا تھا مگر متھلڈا کے بیمار کمزور وجود نے سانسیں ہار دیں، وہ جتنا جی لیں بہت زیادہ اتنے غموں کے ساتھ، دارام کو ایک اور دھچکا لگا تھا۔

وہ متھلڈا کی موت سے احساس سے عاری پتھر میں بدل گیا تھا بار بار اپنے آنے اور ان کے پاس رہ جانے پر اندر سے اطمینان ہونے لگتا، اگر وہ نا آتا یا ان کے آخری دنوں میں انہیں راضی نا رکھتا تو شاید ساری عمر خود کو معاف نا کر پاتا۔۔اس نے ایک ہفتہ لیا تھا سنبھلنے میں پھر پاکستان آ گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا عذبہ کی موجودگی ہی اس کا غم غلط کر سکتی ہے اسکی باتیں اس کی ک ئی یر۔۔۔وہ عذبہ کے پاس اپنا سکون تلاشنے آیا تھا مگر وہ کہیں موجود نہیں تھی۔

اس کی واپسی اتنی اچانک تھی کہ ثانی اور شائستہ بیگم کتنی دیر سکتہ زدہ سی اسے دیکھنے لگی تھیں۔۔۔

''میں جانتا ہوں آپ لوگ نے سمجھ لیا تھا میں کبھی نہیں لوٹونگا، مگر مجھے لوٹنا تھا میری امانت یہاں تھی''

وہ سنجیدگی بولتے ہوئے ان دونوں سے مل رہا تھا۔

''بھائی ی ہمیں لگا آپ ہمیں بھول گ ئی ے''ثانیہ اس کے گلے لگ کر رو پڑی تھی۔

''یعنی میرا انتظار نہیں کیا گیا'' اس کے چہرے پر افسردہ سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

شائستہ بیگم اور ثانیہ اسکی بات پر خفت زدہ ہو گئی یں۔ مگر وہ سب نظر انداز کیے کمرے کی طرف گیا اپنا سامان اَن۔ پیک کر کے فریش ہوا اور اگلے لمحے ان کے سامنے تھا۔

''عذبہ ٹھیک ہے؟ کیا وہ یہاں آتی رہتی ہے؟'' چند باتوں کے بعد ہی اس نے پوچھ لیا۔

''عذبہ تو رماب کے ساتھ گھر چلی گئی تھی، یہاں کبھی چکر نہیں لگایا، کچھ دن ثانیہ کے ساتھ کانٹیکٹ رکھا اب تو دو ہفتوں سے وہ بھی نہیں۔'' شائستہ بیگم نے ایمانداری سے بتایا تو دارام کو کچھ عجیب سا لگا۔

اگزیکٹلی اتنا ہی وقت ہوا تھا جب وہ کالز کر رہا تھا رماب کو وہ بھی اس کی کالز نہیں اٹھا رہا تھا، وہ اتنا ناراض تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ اب جب دارام کو سہارے کی ضرورت تھی تو رماب موجود ہی نہیں تھا۔

''کیا وہاں سب ٹھیک ہیں؟ ان کے گھر کوئی پرابلم تو نہیں؟'' دارام نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

شائستہ بیگم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

''پتا نہیں بھائی میرا ایک دو بار رماب بھائی ماموں یا عجوہ آپی سے کانٹیکٹ ہوا بھی مگر وہ سرسری سی بات کر کے کال کٹ کر دیتے ہیں، آئی گیس وہ لوگ اب ہم سے سیریسلی ناراض ہو گئے ہیں'' ثانیہ نے اسے بتاتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا۔

دارام کو یقین ہونے لگا کوئی ی گڑ بڑ ہے کیا وہ لوگ کسی مصیبت میں ہیں یا کچھ چھپا رہے ہیں؟ یا پھر واقعی تعلق نہیں رکھنا چاہتے؟

''او۔کے میں نے ملنے جانا ہے تو انہیں راضی کر لوں گا'' وہ تشویش زدہ لہجے میں بولا۔ شائستہ بیگم خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں اس کے آنے کی خوشی بھی بے حد تھی مگر عذبہ کا پوچھنے پر انہیں اندر ہی اندر گلٹ سا فیل ہوا تھا وہ اسکی امانت تھی اور اسے عزیز بھی بہت تھی کاش وہ اسے پاس رکھتیں اور آج وہ آتا تو عذبہ کو اپنے سامنے پا کر خوش ہوتا۔ وہ خود پر افسوس کرتی اس کی طرف متوجہ ہوئی یں۔

وہ ہانیہ کا حال احوال لے رہا تھا انہیں اپنی قسمت پر رشک سا محسوس ہوا کہ اس جیسا بیٹا ان کے پاس ہے۔ اگر وہ اتنا خیال رکھ سکتا ہے، اپنی شاہانہ زندگی چھوڑ کر ان کے پاس آتا ہے تو اس کا رائی ٹ بنتا ہے وہ بھی اسے خوش رکھیں۔

انہوں نے سوچ لیا اب عذبہ آئی ی تو وہ دل سے قبول کر لیں گی کیوں کہ وہی تو وجہ تھی کہ دارام ان کے پاس لوٹ آیا تھا۔

انہیں عذبہ کی قدر محسوس ہو رہی تھی۔

عذبہ چائے بنا کر سب کو دینے کے بعد اپنے کمرے میں آئی ی جہاں اس کے علاوہ پانچ مزید لڑکیاں بھی رہتی تھیں جن میں نمرہ شامل تھی۔ زمیں پر پلاسٹک شیٹ بچھی ہوئی ی تھی جس پر ترتیب سے بستر کچھ یوں لگے ہوئے تھے کہ ان کے علاوہ کمرے میں دروازے کے ہاس کا کچھ ایریا ہی فری بچتا تھا۔

وہ خاموشی سے دیوار کے پاس بنی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گ ئی ی، نمرہ کا دیاڈارک براؤن پلین ویلوٹ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور سویٹر اپنی کالج والی ہی تھی۔

سیاہ شال میں پُر حزن معصوم سے نقش مزید پر کشش لگ رہے تھے۔

چشمہ کے پیچھے ہر وقت چمکتی آنکھوں میں اداسی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

یہاں اسے رہتے ہوئے جانے کتنے دن گزر چکے تھے اسے بھی باقی لڑکیوں اور عورتوں کی طرح چند کام سونپ دئی یے گ ئی ے تھے جو اس کے ناتواں اور لاڈوں پلے وجود کے لیے بہت بھاری تھے۔ اسے سردی سے فلو اور فیور بھی ہوتا رہتا تب بھی کام کرنا پڑتا گھر کے مردوں کی کرخت اونچی آوازوں پر سہم کر سُن ہوتا وجود سنبھالے وہ سب زمہ داریاں پوری کر رہی تھی صرف اس لیے کہ کام نا ہونے پر وہ لوگ لڑتے اور شور کرتے تو اسے عجیب سا خوف محسوس ہوتا تھا۔ وہ دیوار سے ٹیک لگائے خالی خالی نظروں سے ایک ساتھ بیٹھ کر چائے پیتی اور ہنستی بولتی کزنز اور بہنوں کو دیکھ رہی تھی شروع میں اسے بھی ان لوگوں نے شامل کرنا چاہا مگر وہ نا کسی سے بات کرتی نا ان کی باتوں میں دلچسپی ظاہر کرتی تھی تو ان

لوگوں نے بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا اور یوں رہتیں جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں ہے۔ عذبہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

''مراد بھائی ی آرہے ہیں، سنا ہے؟'' ایک چھوٹی کزن نے اچانک اطلاع دیتے ہوئے نمرہ کو چھیڑتی نظروں سے دیکھا۔

سب لڑکیاں کورس سے ''اووووو'' کرنے لگیں اور نمرہ خوامخواہ شرماتی جارہی تھی۔

عذبہ کو یاد تھا نمرہ نے بتایا تھا مراد بڑے بڑے تایا کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا جو اس گھر کا سب سے ہینڈسم اور مقبول لڑکا تھا کیونکہ وہ دادی کو سب سے زیادہ پیارا تھا۔

نمرہ اسے پسند کرتی تھی اور وہ کیا سوچتا تھا اسے معلوم نہیں تھا۔

''بھئی ی اب تو نمرہ کی ذمہ داری بڑھ جائے گی، اب تو نمرہ مصروف ہو جائے گی، نمرہ اب کچن کا آدھا کام سنبھال لے گی۔'' وہاں بیٹھی لڑکیاں صرف نمرہ کے پسند کرنے پر ہی اسے یوں چھیڑ رہی تھیں جیسے اس کا خاوند گھر آرہا ہو، اور ان چھیڑنے والیوں میں کم عمر سکول کی کزنز اور بہنیں بھی شامل تھیں، عذبہ کو یہ سب بہت عجیب اور برا لگ رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی مگر ان کے شور اور لائی ٹس آن ہونے کی وجہ سے نیند تو دور کی بات اس کی آنکھوں میں شدید درد پڑھنے لگا، تکیے پر بے بسی سے سر پٹختے ہوئے بے اختیار اسے دارام یاد آیا تھا۔

وہ عذبہ کے لیے دو/ تین دن لائی ٹس کے بغیر رہا تھا، اسکی آنکھوں میں درد ہوتا تھا اور وہ اس سے زیادہ تڑپتا تھا۔

دارام اور گھر والوں کی یاد آنے پر وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی، وہاں موجود کسی کو نا خبر ہوئی ی نا احساس، وہ آدھی رات کو ہی اٹھ کر سوئی یں تو کچھ اندھیرا بھی ہوا اور خاموشی بھی اور وہ اپنی تکلیف سے ادھ موئی ی ہوتی غنودگی میں چلی گ ئی ی۔

چاہے وہ لیٹ سوئی ی یا کم نیندلی اگلے دن صبح صبح اٹھا دیا گیا تھا کیونکہ ناشتہ میں سب کو چائے پینا تھی اور چائے عذبہ کو ہی بنانا ہوتی تھی وہ کچھ دنوں میں مرجھا چکی تھی۔

دارام سے نفرت تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔

اگر وہ چھوڑ کر نا گیا ہوتا تو جب یہ لوگ زبردستی روک رہے تھے وہ کہہ سکتی تھی وہ شادی شدہ ہے اور خاوند کے پاس رہتی ہے۔

مگر وہ نہیں کہہ پائی ی کیونکہ وہ سسرال میں نہیں رہتی تھی۔ اور اب تو شاید شادی شدہ بھی نہیں رہی تھی۔

ابھی وہ چائے دے رہی تھی جب اسے وقار صاحب نے بلوایا وہ کسی روبورٹ کی طرح سامنے جا کھڑی ہوئی ی۔

''یہ تمہارے لیے کل کپڑے وغیرہ لایا تھا، رات کو تھکا ہوا تھا یاد نہیں رہا'' کچھ کپڑے جوتی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔

اس نے خاموشی سے سب اٹھالیا۔

''چیک کرلو اچھا نا لگے کچھ تو بدلوالونگا'' اسے یونہی جاتا دیکھ کر وہ بولے۔

''یہاں کچھ بھی میری مرضی کا نہیں ہے، آپ بدلیں گے؟ نہیں ناں'' وہ تلخی سے جواب دے رہی تھی، انہوں نے لب بھینچے۔

''میں تمہارا باپ ہوں کیا اتنا حق نہیں اپنی بیٹی کو اپنے پاس رکھوں؟'' یاسیت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھا۔

''آپ تب کیوں باپ نہیں بنے جب میں پیدا ہو کر ہاسپٹل میں پڑی رہی اور کوئی دیکھنے تک نہیں آیا، پورے چھ ماہ مجھے کسی نے نام تک نہیں دیا، میری ماں رات کے وقت مجھے لیکر لاوارثوں کی طرح روڈ پر چل رہی تھی کیونکہ دو ٹھکانے تھے اور دونوں چھین لیے گئے تھے۔۔تب انہیں اس انسان نے پناہ دی جو میرا باپ ہے، جس باپ نے مجھے نام دیا، رہنے کی جگہ، ہر آسائش، اور باپ کا پیار، سب دیا۔ آپ نے کیا دیا مجھے اب تک؟''

وہ ناچاہتے ہوئے بھی نفرت اور غصہ لہجے میں چھپا نہیں پائی تھی۔

''میری غلطی ہے، بیٹا میں مجرم ہوں مانتا ہوں اسی لیے ایک دن ایک پل بھی سکون کا نہیں ملا تھا مجھے، جب میری شادی کر دی گ ئی ی اور جھگڑالو چیختی چلاتی بیوی دن رات کا سکون برباد کر گ ئی ی، پھر بھی اللہ نے تین بیٹیاں ہی دیں اور تینوں ماں جیسی ناسمجھ چیخ چیخ کر بولنے والی اور فضول باتوں کی شوقین۔۔ایک بھی تمہارے جیسی دھیما بولنے والی اور سلجھی ہوئی نہیں ہے۔'' وہ اپنے غم سناتے عذبہ کو مزید برے ہی لگے۔

''میری یہ نیچر اس گھر اور تربیت کی وجہ سے ہے، میرے بھائی ی اور باپ کی محبت ہے جس نے مجھے ایسا بنایا ہے، آپ نے پہلے میری قدر نہیں کی اب جو تین ہیں ان سے بھی ویسا لگاؤ نہیں جیسا باپ کو ہونا چاہئیے، اور وہ نمرہ اس نے آپ کی خاطر اتنا بڑا دھوکہ تک دے دیا مجھے۔۔آپ اچھے بابا نہیں بن سکتے کبھی بھی'' عذبہ شاید زندگی میں پہلی مرتبہ کسی بڑے کے سامنے اتنا بولی تھی، وہ وہاں سے چلی گ ئی ی وقار صاحب اس کے الفاظ پر شرمندہ ہونے لگے۔

وہ سنجیدگی سے بیٹھا اسجد صاحب اور رباب کو دیکھ رہا تھا۔

''عذبہ ناراض ہے تو میں منالو نگا اسے بلوائی یں، اور اگر اتنی ناراض ہے کہ شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تب بھی میں منالیتا ہوں خود اس کے روم میں جا کر۔'' دارام نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔

جن کے چہرے کے تاثرات پتا نہیں کیوں اسے عجیب لگے تھے بے چین اور مرجھائے ہوئے۔

''پھر کبھی آجانا دارام، ابھی اسے وقت چاہئیے، تم بھی تو کتنا وقت گم رہے اب وہ بدلہ تو لے گی''

رماب نے آہستگی سے کہتے ہوئے اسے ٹالنا چاہا تو دارام کو یقین ہونے لگا کچھ گڑبڑ ہے جو وہ لوگ چھپانا چاہ رہے ہیں، اسکی نظروں میں سرد پن ابھرا۔

''اچانک گیا تھا مگر بتا کر اور وضاحت دے کر گیا تھا، گرینی ڈیتھ بیڈ پر تھیں انہیں چھوڑ دیتا؟ ان کی ڈیتھ ہو چکی ہے اس لیے اس بات پر مزید کوئی بحث نہیں'' دارام کے تلخ جملے پر وہ دونوں چونکے۔

''افسوس ہوا بیٹا۔۔ تم نے سہی فیصلہ کیا تھا جانے کا ان کے پاس رہنے کا۔۔ وہ سکون سے مر سکی ہونگی۔'' اسجد صاحب نے اس کا کندھا تھپتھپایا، وہ ضبط سے لب بھینچے بیٹھا تھا، رماب نے بے بسی سے پہلو بدلا۔

''عذبہ کہاں ہے رماب؟'' اس بار دارام کی نیلے پانیوں جیسی آنکھوں میں سرخی بھری تھی۔

اس کا ڈائریکٹ سوال رماب کے ساتھ اسجد صاحب کو بھی بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔

''عذبہ۔۔ عذبہ کھو گئی ہے دارام۔۔'' اسجد صاحب اٹھ کر سٹڈی روم چلے گئے تو رماب کو مجبوراً بتانا پڑ گیا تھا۔

''کیا مطلب؟ کہاں کھو گئی ہے؟'' دارام کا لہجہ سخت ترین ہو گیا اور جبڑے اتنی سختی سے بھینچے تھے کہ رگیں ابھر آئی یں۔

رماب نے اسے ساری بات تفصیل سے بتادی۔

''اور بس؟ تم نے اسے اتنا سرسری سا تلاش کیا رماب اسجد؟ اور امید چھوڑ بیٹھے؟

تمہیں اندازہ نہیں ہے کیا کہ حالات کیسے ہیں؟ دو دن بھی بہت زیادہ تھے جو تم نے صرف ایڈریسز پتا کرنے پر لگادئی یے اور یہاں ہاف منتھ ہو گیا تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو'' دارام کا غصہ ضبط کھونے لگا۔

''پتا کیا ہے چاروں لڑکیوں کے گھر۔۔اور جو ایک ایڈریس بدل چکی تھی اس کے گھر بھی پتا کر لیا، عذبہ کہیں مل ہی نہیں رہی۔'' رماب نے لاچاری ظاہر کی وہ بھلا کہاں سکون سے بیٹھا تھا مگر کر بھی کیا سکتا تھا۔

''پولیس؟ پولیس گھر سے باہر ٹھہر کر گھنٹہ تعارف پوچھتی اور وجہ بتاتی ہے تب تک وہ لوگ اسے چھپا دیتے ہونگے، تم خود کیوں نہیں گ ئی ے؟ تم رماب۔۔۔ تم چاہتے بھی ہو عذبہ گھر آجائے؟؟؟''

دارام نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا، رماب نے دلگرفتگی سے آنکھیں بند کیں، دارام ایسا ہی تھا سخت ترین، اور بے رحم۔۔ مگر آج رماب کو کچھ برا نہیں لگا چاہے وہ لڑے یا برا کہے مگر ڈھونڈ لائے گا تو اچھا ہے وہ بھی بس عذبہ کی واپسی اور سلامتی چاہتا تھا۔

دارام اسے جھٹکے سے چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔ اب وہ اپنے طریقے سے ڈھونڈے گا اور یقیناً جلد ڈھونڈ نکالے گا۔

کمرے میں بیٹھی عجوہ گھٹنوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔
دوائی یوں کے زیر اثر سوتی کنزہ بیگم غنودگی میں بھی سر پٹخ رہی تھیں۔
سٹڈی روم میں بیٹھے اسجد صاحب عذبہ کو پکارتے بچوں کی طرح روتے کبھی چپ ہو جاتے اپنے حواس کھونے لگے تھے۔

اور ڈرائی نگ روم میں رماب بت بن چکا تھا دارام جس حالت میں چھوڑ کر گیا وہ اسی حالت میں پتھر کا بنا بیٹھا تھا۔

ان سب کے اندر سکون ختم ہو رہا تھا عذبہ کی گمشدگی کا عرصہ طویل ہو رہا تھا، اتنا کہ ان کے صبر ہار رہے تھے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دارام اس وقت ہیڈ مسٹریس کے آفس میں بیٹھا تھا، چہرے پر پتھریلے تاثرات اور نیلی آنکھیں اتنی سرد ہو رہی تھیں کہ بندہ ٹھٹھر اجائے، سنہری رنگ میں سرخی گھلی تھی۔
میڈم اچھی خاصی گھبرائی ہوئی تھی۔
"آپ کے کالج سے غائب ہوئی ہے لڑکی اس کی زمہ داری آپ پر ہی آتی ہے اس لیے جو کہہ رہا ہوں کیجئے یے" دارام نے جس سنجیدگی سے جملہ ادا کیا مسز فیاض کی آنکھیں پھیل گئیں، وہ اتنے سکون سے کیسے الزام دے سکتا تھا انہیں جب کہ لڑکی خود گئی ہو۔

''مگر سر وہ خود۔۔۔''کیا آپ کو یقین ہے وہ خود گ ئی ی؟''دارام سرد لہجے میں بولتا ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف جھکا تھا۔

''آپ کی فیملی نے ایسا کہا سر۔۔''وہ گڑ بڑا کر بولیں دارام نے استہزائی یہ نظر ڈالی۔

''ان کی باتوں کو بھول جائی یں مسز فیاض۔۔

میں اپنی بیوی کی بات کر رہا ہوں اور سب کچھ شروع سے شروع کرو نگا۔۔''دارام نے سنجید گی سے کہا اور سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی ی۔

''اب آپ تھرڈ ائی یر کی کسی لیکچرر سے کہیں کلاس کی سب سے ایکٹو لڑکیاں بھیجیں۔۔

میں ان سے پوچھو نگا کہ عذبہ دارام شاکس نمرہ کی کلوز فرینڈ تھی۔''وہ سکون سے بول رہا تھا مسز فیاض نے فوری انٹر کام پر بات کر کے اس کے حکم کی تعمیل کی۔

کچھ ہی دیر میں پانچ چھ لڑکیاں آفس میں آگ ئی ی تھیں۔ میڈم نے دارام کی ہدایت کے مطابق ان سے وہی سوال پوچھا۔

''میم عذبہ اور نمرہ وقار کی فرینڈ شپ تھی، دونوں ایک ساتھ رہتی تھیں۔''سب لڑکیوں کی ایک ہی بات تھی، دارام نے اثبات میں سر ہلایا اور میڈم نے انہیں بھیج دیا۔

نمرہ و قاران پہلی تین میں سے تھی جہاں رماب پہلے ہی پولیس کے ساتھ جا چکا تھا اور مایوس لوٹا تھا۔
دارام کو اس پر غصہ آیا، اب اگر جس نے جان بوجھ کر چھپایا ہو وہ یوں آسانی سے کیسے دے دیتے۔۔۔؟؟
"تھینکس فار یور کوآپریشن۔۔اب ایڈیس اور اس لڑکی کے فادر کی آئی ی۔ڈی۔کارڈ کی کاپی دے دیں۔" دارام کے کہنے پر مسز فیاض نے جلدی سے دونوں چیزیں نکلوا کر اسے دیں۔
دارام وہاں سے نکل کر اپنے ایکٹو باڈی گارڈز کو لیے اس ایڈریس کی طرف روانہ ہوا۔

رماب ہاسپٹل میں بیٹھا تھا جب عجوہ کی بھابھی کی کال آئی ی۔ بائی چانس وہ اس وقت فارغ ہی تھا تبھی دوسری بیل پر کال ریسیو کر کے موبائل کان سے لگایا۔
"رماب جلدی گھر پہنچو عجوہ کی طبیعت بہت خراب ہے" ان کی بوکھلائی ہوئی آواز پر وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا۔
پریشانی سے گھر کی طرف بھاگا ان سب دنوں میں عذبہ کی ٹینشن میں اس نے عجوہ سے ناراضگی کی حد کرتے ہوئے بالکل ہی بھلا دیا تھا آج بھابھی کی آواز پر دل تڑپا۔
وہ گھر پہنچا تو عجوہ نڈھال سی نیم بے ہوشی میں تھی وہ پہلی فرصت میں اسے لیے ہاسپٹل پہنچا اسکی لیڈی ڈاکٹر سب کام چھوڑ کر عجوہ کی جانب آئی ی تھی۔

''ڈاکٹر رماب آپ کو بتایا تھا ناں ڈپریشن لینا ان کی ہیلتھ کے لیے بہت برا ہے، ان کی کنڈیشن تو بہت خراب ہو رہی ہے، نا مینٹل ریلیکسنیس ہے نا ہی ہیلتھ اچھی ہے۔۔

اب لاسٹ منتھز میں آکر ایسی بداحتیاطی میری تو سمجھ سے باہر ہے۔'' ڈاکٹر نے عجوہ کا پراپر چیک اپ کرتے ہوئے حیرت سے رماب کو دیکھا تو بے اختیار اس کی نظر عجوہ کے کمزور سپید چہرے پر پڑی۔

''ایم سوری میں کچھ بزی تھا۔'' اس نے فضول سی وضاحت دیتے ہوئے سر جھکایا۔

''حیرت ہے۔۔ایسی بھی کیا مصروفیات ہیں۔۔۔۔؟

میں واضح کر دوں ایسی حالت میں کمپلیکیشنز بڑھتی ہیں بیبی یا مدر کی لائف تک خطرے میں چلی جاتی ہے۔۔

اگر ان دونوں کی زندگی چاہئیے تو اب بھی وقت ہے خیال رکھیں اور انہیں پر قسم کی ٹینشن سے بالکل دور رکھیں۔'' ڈاکٹر نے سختی سے ہدایت دیتے ہوئے کہا رماب گہرا سانس بھر کر عجوہ کو دیکھنے لگا۔

ڈاکٹر سے فری ہو کر اسے گھر لایا تو کنزہ بیگم کے علاوہ عجوہ کی فیملی بھی پریشانی میں گھری ان کی منتظر تھی۔

وہ شرمندہ ہو گیا سب کیا کہیں گے وہ خیال کیوں نہیں رکھ رہا حالانکہ وہ لوگ بھی عذبہ کی گمشدگی کے بارے میں جانتے تھے مگر عجوہ کی حالت اتنی خراب ہونا بھی انہیں کہاں برداشت ہونا تھا۔ تایا جان کی خشمگیں نظروں پر اس نے نظریں چرائی یں۔

''خوش ہو میرے لیے مصیبتیں پیدا کر کے ؟''رات کو اسے زبردستی کھانا کھلاتے ہوئے رماب نے ناراضگی سے گھورا۔

عجوہ نے تیزی سے بھیگتی آنکھیں جھپک جھپک کر آنسوؤں کا راستہ روکنا چاہا۔

رماب نے اسکا ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑتا چہرہ اور بھیگی آنکھیں دیکھیں تو ٹھنڈی آہ بھر کر برتن سائی ڈ پر رکھے۔

''عجوہ۔۔او۔کے ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی ہارش ہو گیا تھا۔''اس نے نرمی سے عجوہ کو اپنی بانہوں کے حلقے میں لیکر سینے سے لگالیا، وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے سارے دنوں کا غبار دھونے لگی۔

''بس کر جاؤ یار، میں گلٹی فیل کر رہا ہوں اب۔۔۔ تمہیں پتا ہے میں بہت اپ سیٹ ہوں۔

وہ کس حال میں ہو گی، اس کی حالت ٹھیک نہیں، اس کے دماغ کی ویز ویک ہیں اگر اسے پراپر انوائی رمنٹ نا ملا تو؟ اور ابھی تو یہ بھی سمجھ نہیں آ رہی وہ لڑکی کون تھی کیوں لے گ ئی ی۔۔ تم شاید نا سمجھ پاؤ بابا اور مجھے کیسے کیسے وہم ستا رہے ہیں وہ لڑکی ہے ان فیکٹ ہمارے لیے تو اب بھی نا سمجھ بچی ہے۔''رماب اداسی سے بولتا اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا، اسے وضاحت بھی دے رہا تھا اور اسے ریلیکس بھی کرنا چاہ رہا تھا۔

''میں جانتی ہوں رماب، آپ کے رویہ پر مجھے افسوس ہوا مگر اتنا بھی نہیں، میں جانتی ہوں میں نے غلطی کر دی ہے، مجھے بھی بس اسی کی فکر ستاتی ہے وہ مجھے بہت پیاری ہے رماب، اللہ نا کرے اسے کچھ ہو گیا تو میں بھی مر جاؤ نگی'' عجوہ روتے ہوئے بتانے لگی تو رماب نے اس کا سر تھپکا۔

''الٹا سیدھا مت بولو۔۔۔ وہ بھی ٹھیک ہو گی ان شاءاللہ اور تم بھی اب اپنا خیال رکھا کرو۔۔'' وہ اسے تسلی دیتے ہوئے سمجھانے لگا۔

عجوہ نے کسی بچے کی طرح اسکی شرٹ مٹھیوں دبائی ہوئی تھی یوں جیسے گرفت ڈھیلی ہوئی تو وہ چلا جائے گا۔

رماب اُس کی حرکت پر یاسیت سے مسکرایا۔

''کاش عذبہ کے پاس بھی ایسا سہارا ہو۔۔''

عجوہ کو سینے سے لگائے چھت پر نظریں گاڑے اسکی سوچوں کی پرواز عذبہ کی طرف ہی تھی جس کی خبر ہی نہیں ملتی تھی۔

اس نے حسرت سے موبائل کی سیاہ سکرین کو دیکھا کب دارام بتائے گا کہ عذبہ مل گئی۔ ابھی تو وہ میسج کا جواب تک نہیں دے رہا تھا انہیں۔۔

دارام کی گاڑی اس محلے کے پاس رکی، گارڈز نے بنا توقف گاڑی سے نکل کر دروازہ دھڑ دھڑایا تھا، کچھ سیکنڈ کے بعد دروازہ کسی ادھیڑ عمر مرد نے کھولا تھا۔

دارام گاڑی سے نکل کر اس کے پاس پہنچا۔

''وقار صاحب کا یہی گھر ہے ناں؟'' دارام نے اس کے آئی ی۔ڈی۔کارڈ کی کاپی اس شخص کے سامنے کرتے ہوئے سوال کیا۔

''جی ہاں یہی ہے مگر آپ۔۔۔'' مرد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سوالیہ نظر دارام پر ڈالی۔

اونچا لمبا سنہری رنگت والا انگریز لڑکا جس کا شاہانہ انداز، مہنگا لباس اور دو گارڈز کا سر جھکا کر مؤدب سا پیچھے ٹھہرنا بتا رہا تھا کوئی ی عام شخصیت نہیں ہے۔

مگر سوال یہ تھا اتنا امیر انسان وقار کا پوچھنے کیوں آیا تھا۔

''اس کی بیٹی نمرہ وقار تھرڈ ائی یر کالج _____ اپنے ساتھ اٹھارہ فروری ہفتہ کے دن لڑکی لائی ی تھی۔۔'' دارام کے مضبوط لہجے اور جملوں نے اس مرد کو بوکھلا دیا۔

دارام جو بغور اس کا اس کا بغور جائزہ لے رہا تھا اس کے بدلتے تاثرات پر غصہ دبایا۔

''دیکھئی یے جناب ہمارے گھر کوئی ی بچی نہیں آئی ی، ہم خود بیٹیوں والے ہیں، آپ چاہیں تو گھر کی تلاشی لے لیں۔'' وہ مرد اونچی آواز میں بول رہا تھا دارام کو ناگوار گزرا۔

''مجھے نمرہ وقار سے سوال کرنا ہے، میں اس لڑکی کا گارڈین ہوں اور اگر انکار کیا تو مجھے زبردستی گھر میں گھسنا پڑے گا'' دارام کے جملے جیسے اشارہ تھے گارڈز بھی دو قدم مزید قریب ہوئے، اس مرد کو مجبوراً انہیں اندر لا کر گھر سے الگ بیرونی دروازہ کے پاس والے کمرے میں بٹھانا پڑا۔

نمرہ بھی چادر لیے کمرے میں جا پہنچی۔۔ایک عمر رسیدہ عورت بھی آگ ئی ی کچھ دروازے کے پاس ٹھہر کر جھانکنے لگیں۔

دارام کو سب محسوس ہو رہا تھا مگر ضبط کرنا پڑا۔ وہ نمرہ کی طرف متوجہ ہوا۔

''عذبہ تمہارے ساتھ آئی ی تھی، اسے واپس نا بھیجنے کی وجہ؟'' اس نے بنا تمہید باندھے سیدھا سوال کیا، نمرہ نے حیرت سے اس انگریز کو دیکھا اسکا عذبہ سے کیا رشتہ ہو گا بھلا؟ وہ کیوں آیا عذبہ کے لیے؟

''وہ میرے ساتھ آئی ی تھی، کالج سے نکلتے ہوئے میں نے اس کے گھر سے پرمیشن بھی لی تھی وہ یہاں بس دو گھنٹے رکی، اس نے کہا وہ اپنی پھپھو کے گھر جا رہی ہے وہاں سے گھر جائے گی، میں نے کہا بھی ہم چھوڑ دیں گے مگر اس نے کہا وہ کریم (آن لائی ن گاڑی کی بکنگ) لے گی۔'' نمرہ نے اعتماد سے جھوٹی کہانی بنا کر دارام کو دیکھا۔

''وہ اکیلی سفر نہیں کرتی تھی، نا وہ گھر پہنچی ہے۔'' دارام نے ضبط سے بھاری لہجے میں بولتے ہوئے نمرہ کو گھورا۔

''وہ تو اکیلی کبھی فرینڈز کے گھر بھی نہیں گ ئی ی تھی سر۔۔ میرے ساتھ چلی آئی ی، انسان ساری عمر ایک جیسا نہیں رہتا ہو سکتا ہے جب آپ اسے جانتے تھے تب وہ ایسی ہو مگر اب وہ اکیلی سفر کرتی تھی۔''نمرہ نے اسے لاجواب کیا اور مضبوطی سے بولی۔

''ارے رہنے دے صفائی ی کیوں دینی۔۔ بیٹیوں والا گھر ہے ہمارا پہلے بھی پولیس لے کر اس کا بھائی ی آ گیا یہاں، یقین نہیں تو چل کر گھر کی چیکنگ کر لو لڑکی یا اس کا سامان مل جائے تو ہمیں جیل ڈال دینا۔'' دادی نے نخوت سے بولتے ہوئے نمرہ کو چپ کروایا۔

دارام کا سر چکرانے لگا اتنی صفائی ی سے جھوٹ بول رہے ہیں یا واقعی عذبہ یہاں نہیں۔؟ تو کیا واقعی وہ میرے گھر گ ئی ی؟

''تم لائی ی ہو تو تم ہی جواب دہ ہو، گارڈز ان کے گھر کا چپا چپا چھانو۔۔ اور اگر مجھے اس کا کوئی ی بھی نشان ملا تمہارے پورے گھرانے کو زندہ جلا دونگا'' دارام غصے سے چیخا تو وہ لوگ خوف سے جامد ہو کر اسے دیکھنے لگے۔ گارڈز اس کا اشارہ پاتے ہی گھر کے اندر گھسے، دارام نے ناپردہ کا لحاظ کیا نا ان لوگوں کی پرائی یو یسی کا، وہ ایسا ہی جنونی تھا اگر ان لوگوں نے عذبہ کو قید رکھنے کی رزیل حرکت تھی تو اس کے خیال میں وہ لوگ عزت کے قابل نا تھے۔

گھریں شور شرابا مچ چکا تھا، گارڈز نے بھی اپنی وہ چھوٹی سی میم دیکھی ہوئی ی تھی سب کا جائی زہ لیتے انہوں نے گھر کا ایک ایک کونا چھان مارا مگر عذبہ وہاں موجود نا تھی اس کا سامان اور یونیفارم وہ لوگ پہلے ہی جلا چکے تھے سو وہ بھی کچھ نا ملا، ہاں گھر کی پچھلی جانب ایک لکڑی کا پرانا سا دروازہ موجود تھا۔

انہوں نے دارام کو آکر بتایا تو وہ غصے سے کھڑا ہوا اور اس مرد کا گریبان پکڑا۔

''کہاں چھپایا ہے اسے؟ پچھلے دروازے سے نکالا ہے ناں؟'' اس نے جھٹکا دے کر پوچھا۔

باقی گھر کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ لوگ عام سے لوگ تھے دارام کی پرسنالٹی ہی رعب دار تھی اوپر سے اس کے غضبناک تاثرات اور کرخت لہجہ۔۔۔ان کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ آخر اس کا عذبہ سے کیا تعلق ہے؟ مگر پوچھنے کی ہمت کسی کو نا ہوئی ی تھی۔

''ہم نہیں جانتے، وہ ہمارے پاس نہیں، محلے والوں سے پوچھ لو بے شک ہم بھی بیٹیوں والے ہیں، لڑکیاں چھپانا یا قید کرنا ہمارا کاروبار نہیں ہے۔'' وہ مرد اپنی بات پر قائی م تھا۔ دارام کا جی چاہا قتل کر دے۔

''سر پلیز آپ گھر بھی پتا کروائی یے یا وہاں جاتے ہوئے کسی اور نے کڈنیپ کر لیا ہو؟'' ایک گارڈ نے جیسے معاملہ سے نتیجہ اخذ کیا۔

دارام کو بے اختیار سفیر کا خیال آیا۔

''میں پھر آؤ نگا، اور جب تک وہ مجھے نہیں مل جاتی میں تم لوگوں کو بھی چین سے نہیں بیٹھنے دونگا۔'' وہ ان سب کو دھمکا کر وہاں سے نکل کر چلا گیا اور سچ تو یہ تھا کہ وہ سب واقعی خوف کا شکار ہو گ ئی ے تھے۔

پولیس نے اتنا پریشان نہیں کیا تھا جتنا دارام کی آمد نے اور دوبارہ آنے کی دھمکی نے انہیں ہلا کر رکھ گ ئی ی تھی۔

''آج پھر اچانک سے ہی عذبہ کو چھوٹی بہن کھینچتے ہوئے پچھلے دروازے سے نکال کر پچھلی گلی میں رہتی دادی کی بھتیجی کے گھر لے گ ئی ی، عذبہ کوئی ی سوال نا کر پائی ی

خاموشی سے وہاں چلی گ ئی ی اور ان کے گھر چھوٹی بہن تو اپنی دوست کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گ ئی ی اور وہ پاگلوں کی طرح گھر کی عورتوں کو کام کرتا دیکھنے لگی۔

شام کے قریب اس کی بہن اسے ساتھ لیے گھر آئی ی تو وہ شام کو گھر پر وقار صاحب کے اکیلے ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

مراد گھر آیا ہوا تھا گھر کے زیادہ تر افراد اس کے آگے پیچھے گھوم رہے تھے عذبہ کو عجیب لگا گھر کے ایک بیٹے کو اتنی توجہ کیونکہ وہ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ تھا اور اچھی نوکری کے علاوہ گھر سے دور رہتا تھا، وہ سب کے درمیان یوں کروفر سے بیٹھا تھا جیسے ان پر حکومت ہوا سکی۔

''یہ ہے چاچو کی بیٹی؟ یہ تو اتنی ویک اور پھیکے رنگ والی ہے چہرے سے بیمار لگتی ہے اس کی تعریف کرتے تھے آپ لوگ؟'' وہ عذبہ کو دیکھ کر خوامخواہ ہنسنے لگا۔

''جب آئی ی تھی تو لشکارے مارتی تھی، یہ سفید رنگ اور ریشم کی گڑیا، یہاں نخرے ختم نہیں ہو رہے چند کام کرتی ہے اور سارا دن بیماروں کی طرح نڈھال یہاں وہاں گرتی پڑتی ہے۔'' تائی ی نے استہزا سے مسکراتے ہوئے بیٹے کو بتایا تو وہ سر جھٹک گیا۔

عذبہ ان سب کو اگنور کر کے وقار صاحب کے پاس گ ئی ی، وہ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''پلیز مجھے واپس بھیج دیں، میں مزید سروائی یو نہیں کر پاؤ نگی، میرے برین کی ویز ویک ہیں مجھ سے یہ شور شرابے اور تیز لائی ٹس برداشت نہیں ہوتیں، مجھ پر رحم کھائی یں۔'' وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑتی رو پڑی۔

وقار صاحب نے اسے بغور دیکھا۔ نہایت زرد سفید پڑتی رنگت، اور وہ واقعی نڈھال سی لگ رہی تھی، اس کا جسم اب بھی بخار میں جل رہا تھا موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو اور سرخی تھی اور ان کے گرد سیاہ حلقے۔۔

''عذبہ میری بچی میں نے اس کا حل ڈھونڈ لیا ہے، میں مراد اور تمہارا نکاح پڑھواؤ نگا دو/ تین دن تک، اس کے ساتھ چلی جانا پر سکون جگہ پر فلیٹ ہے اس کا اکیلی رہو گی۔'' وقار صاحب نے اسے سینے سے لگا کر اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے اس کے سر پر دھماکہ کیا عذبہ کے ہوش اڑ گ ئی ے۔

''میں۔۔۔میں شادی شدہ ہوں۔'' عذبہ نے بمشکل لفظ ادا کئی یے تو وہ ٹھٹکے۔

''مراد سے بچنے کے لیے کہہ رہی ہو؟ جھوٹ کیوں بول رہی ہو عذبہ؟ جب سے آئی ہو اپنے سوتیلے باپ کے گھر جانے کا کہا ایک بار بھی نکاح یا شادی کا ذکر نہیں کیا تم نے۔'' وقار صاحب نے نرمی سے ٹوکتے ہوئے اسے یوں دیکھا جیسے اس کا جھوٹ پکڑ لیا ہو۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔میں قسم کھاتی ہوں میں شادی شدہ ہوں۔'' عذبہ گھبراہٹ میں رونا شروع کر چکی تھی جس دن سے آئی ی تھی وہ لوگ اس کے حواس پر ایسے عذاب بن رہے تھے کہ وہ بمشکل سب برداشت کر رہی تھی مگر یہ دھماکہ تو ایسا تھا کہ وہ بے جان ہونے لگی تھی۔

''تم جاؤ اور ریسٹ کرو، میں بات کرتا ہوں سب سے کہ کچھ دن تمسے کام نا کروائی یں تمہاری طبیعت واقعی بہت خراب لگ رہی ہے'' وقار صاحب نے بحث سمیٹتے اسے بھیجا۔

عذبہ میں مزید کھڑے ہو کر بحث کرنے کی ہمت ہی ختم تھی وہ کمرے میں آ گ ئی ی خالی شیٹ پر ہی گر گ ئی ی۔

وقار صاحب پریشانی سے ٹہلنے لگے، عذبہ شادی شدہ ہونے کا جھوٹ بول رہی تھی یہ تو انہیں یقین تھا۔ مگر آج بڑے بھائی ی صاحب نے کسی لڑکے کے آنے کا بتایا تھا جس نے اچھا خاصہ گھر والوں کو سہما دیا تھا، وہ پھر سے آنے کا بھی کہہ گیا تھا سب کا مشورہ تھا کہ عذبہ کو بھیج دیا جائے مگر وقار صاحب کو ضد لگ چکی تھی جیسے، وہ اب اپنی بیٹی کنزہ کے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔

انہوں نے اس روز کے ہنگامے سے بچنے کا ایک ہی حل ڈھونڈا تھا۔ بھائی ی صاحب سے بات کر کے مراد اور عذبہ کا نکاح پڑھا دیں۔

ان کا ایک اچھی جگہ پلاٹ تھا جو وہ عذبہ کے نام کر دیں گے تو بھائی ی صاحب اور مراد کبھی انکار نہیں کرینگے، لالچ تو ان کے خیال میں ہر انسان میں ہوتا ہے مگر ان کے گھرانے کے افراد میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

وہ اٹھ کر بھائی ی صاحب کے کمرے کی طرف بڑھے تاکہ آج ہی نکاح کی بات کر لیں۔

اپنے کمرے میں پڑی عذبہ کو چھوٹی بہن نے بستر بنا دیا تھا جس میں خود کو چھپائے وہ ہوش حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

آج تھکن کے علاوہ اس کے اعصاب کو ایک اور جھٹکا ملا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"لائی لہ تم جتنی کوشش کرو سفیر کو حاصل نہیں کر پاؤ گی تمہارے جیسی دوست تو خدا دشمن کو بھی نا دے" لائی لہ آج پھر آئی ی تو ہانیہ نے اس کا راستہ روک کر جتایا۔

''خوش فہمی میں مت رہو۔۔ میرے چاچو کا گھر ہے، یہ لوگ جان دیتے ہیں مجھ پر، کال کر کے بلایا ہے آنٹی نے مجھے، اس گھر میں تم سے زیادہ اہمیت میری ہے۔'' لائی لہ نے غرور سے جواب دیا اور ہانیہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

''میں بیوی ہوں سفیر کی، اور تم۔۔۔'' یہ بھی بیوی بن سکتی ہے، بلکہ یہی بیوی ہو گی تم اپنی اوقات یاد رکھو تو اچھا ہے۔'' سفیر جانے کہاں سے نمودار ہوا اور ہانیہ کہ بات درمیان میں ٹوک کر سرد لہجے میں جتایا۔

لائی لہ سفیر کی بات پر اس کا منہ توڑنا چاہتی تھی مگر ہانیہ کا سفید پڑتا چہرہ زیادہ سکون دے رہا تھا تبھی خاموش رہی۔

''ک۔۔۔ کیا مطلب سفیر۔۔۔'' ہانیہ لڑکھڑائی ی، کیا وہ ہانیہ کو طلاق دینے والا ہے؟

''میرا یہی مطلب ہے، تمہارا بھائی ی آج مجھے ملا اور دس لوگوں میں اس نے میری عزت کی دھجیاں اڑا دیں۔۔ اسے لگتا ہے میں نے اس کی بیوی کو غائب کیا ہے؟ مائی فٹ۔۔

اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ جب تک اس کی بیوی نہیں آجاتی وہ مجھ پر چیک رکھے گا'' تو سفیر کو یہ صدمہ تھا یہ بات تھی جس کی وجہ سے وہ آفس سے بھی جلدی آگیا تھا، لائی لہ نے حیرت سے اس کا اہانت سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا۔

ہانیہ روم میں بھاگی تاکہ سیل اٹھا کر کال کر سکے عذبہ کھوگ ئی ی اسے پتا تک نہیں چلا۔اسے فکر ستانے لگی۔

''ہانیہ کی بھابھی چلی گ ئی ی گھر سے؟''لائی لہ نے تجسس سے پوچھا، سفیر نے اسے دیکھا۔

''پتا نہیں۔۔بس وہ غائی ب ہے شاید۔۔اور یہ ہانیہ انتہا درجہ کی عیار عورت ہے۔۔اس نے یا اس کی فیملی نے دارام شا کو یہاں اسکی وائی ف کا نائی ٹ سٹے بتا دیا ہے وہ اسی بات پر مجھ پر شک کر رہا ہے۔۔ اوہ گاڈ کس سائی یکو سے واسطہ پڑ گیا، اس انسان نے تو میرا جینا حرام کر دینا ہے۔۔''سفیر بری طرح اکتا رہا تھا اس سب معاملہ سے، اسے اپنی فکر ستانے لگی۔

مگر اب وہ ہر حال میں ہانیہ کو چھوڑنے والا تھا ہانیہ اسکی محبت نہیں تھی نا اب تک دل میں جگہ بنا پائی ی تھی۔

''تمہارا آج شام نکاح ہے مراد کے ساتھ، یہ جوڑا پہن لو''تائی ی نے لہجہ قدرے نرم کرتے ہوئے بتایا اور ایک ریڈ ڈریس اسے پکڑایا جو دیکھنے سے ہی پرانا لگ رہا تھا۔

عذبہ شاکڈ سی ان سب کا منہ دیکھنے لگی۔

''میں پہلے ہی شادی شدہ ہوں، کسی کی امانت ہوں آپ لوگ کیسے یہ نکاح۔۔۔''عذبہ نے غم کی شدت سے بمشکل جملہ ادا کیا۔

اس کا جی چاہا چیخ چیخ کر سب کے سر میں درد کر دے وہ کیسے ان سب کو یقین دلائے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔؟؟

''ہم جانتے ہیں تو یہاں رہنا چاہتی ہی نہیں ہے، جب سے آئی ی ہے بہت بار یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر چکی، جانے کیا لالچ اور عیش دیا سوتیلوں نے کہ اپنا گھر نہیں اچھا لگ رہا، اب جھوٹ نا بول اور جا کر تیاری کر، وقار کا بھی دماغ خراب ہے بیٹی اس سے بڑھ کر بد دماغ ہے'' دادی نے کرخت لہجے میں کہتے ہوئے اس کو متنفر نظروں سے دیکھا۔

عذبہ نے بے یقینی سے سب کا اطمینان دیکھا۔

اس کی ماں نے کہا تھا وہ لوگ جاہل اور گنوار ہیں مگر اس حد تک جہالت ہو گی ان لوگوں میں عذبہ نے سوچا بھی نہیں تھا۔

کچھ کزنز اسے کمرے میں لے آئی یں، وہ کسی طرح یہاں سے نکلنے کا موقع تلاش کرنے لگی مگر اتنے ڈھیر لوگوں میں سے نکلنا کہاں آسان تھا، عذبہ کا سر پھٹنے لگا۔

وہ کپڑے پہنے لب کچلتی رو رہی تھی، زیور یا میک اپ کا تکلف نہیں کیا، کپڑے بھی ان کی ضد پر پہن لیے، مراد پلاٹ اپنے نام کروانے کی خوشی میں اسی سے نکاح کرنے کو تیار ہو چکا تھا جو اسے ایک نظر دیکھنے کے قابل تک نہیں لگی تھی۔

''دارام نے بتایا وہ لڑکی نمرہ وقار ہی ہے جس کے ساتھ عذبہ گئی ی، مگر وہ لوگ بالکل نہیں مان رہے۔'' رماب نے پریشانی سے بتاتے ہوئے اسجد صاحب کو دیکھا۔

''تو کیس کر دیتے ہیں ان پر۔۔۔ پولیس یا عدالت خود منوالیں گے۔'' اسجد صاحب سن کر ہی بھڑک اٹھے، اتنی ڈھٹائی ی؟ حد ہے۔۔

''دارام نے کچھ لوگ اس گھر کی نگرانی پر ٹھہرائے تو ہیں، میں نے اپنے فرینڈ سے بات کی ہے اگر بات کنفرم ہوئی ی تو کیس تو چلے گا'' رماب نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر ضبط کیا۔ غصہ دماغ جلا رہا تھا۔ عجوہ مسلسل عذبہ کے موبائی ل سے نمرہ وقار نامی لڑکی کو کالز میسجز کر رہی تھی مگر لگتا تھا واقعی ڈھٹائی ی میں ماسٹر کیا ہوا تھا اس گھر کے لوگوں نے۔

رماب کو اس کے اسی پولیس آفیسر فرینڈ کی کال آئی ی تو وہ ایک سائی ڈ پر گیا۔

''رماب میں نے اپنے کچھ بندے بھیجے ہیں وہ محلہ والوں سے پتا کریں گے۔۔ اگر واقعی وہ یہاں آئی ی ہیں اور واپس نہیں گ ئی یں تو ہم ریڈ ڈالیں گے اور نا بھی ملی تو ان کے مردار یسٹ کر کے انویسٹی گیٹ کریں گے۔۔

سٹے ہوپ فُل۔۔'' اسکی تفصیلی بات پر رماب نے گہرا سانس بھرا اور او۔ کے کہہ کر کال کاٹ دی اب پھر سے امید نظر آ رہی تھی۔

اس نے گھر والوں کو بھی سب بتایا تو وہ بھی دعا کرنے لگے۔

''تم نے مجھ سے میری ہی محبت چھین لی، سوچا نہیں تھا مراد میری ہی بڑی بہن سے شادی کر لے گا''
نمرہ اس کے سامنے بیٹھ کر اداسی سے مسکرائی ی، عذبہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور اس کے ہاتھ تھامے۔

''نمرہ۔۔ میرا یقین کرو سب گناہ کریں گے۔۔۔ یہ نکاح نہیں ہو گا، میں شادی شدہ ہوں، میرے ہز بینڈ امیر کہ میں تھے اس لیے میں اپنے گھر رہتی تھی، مجھے مراد یا کسی میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں'' عذبہ نے تیزی سے بھیگتی آنکھوں کو نمرہ پر جما کر فریاد کی تو وہ بھی چونک گ ئی ی اس کی بات پر۔۔۔

''کیا واقعی تم سچ کہہ رہی ہو؟ یا اس شادی سے بچنے کے لیے؟ کیا تمہارا اسی انگریز لڑکے سے چکر تو نہیں، اس دن جب تم پھپھو کے گھر گ ئی ی تھیں، ایک انگریز لڑکا آیا تھا پورے گھر میں اچھا خاصہ شور کیا سب کو دھمکا کر گیا، وہ امیر زادہ کیا لگتا ہے تمہارا؟'' نمرہ کی باتوں پر عذبہ کی آنکھیں پھیل گ ئی یں۔
انگریز لڑکا۔۔؟

''دارام۔۔'' اس کے ہونٹوں سے سرگوشی کی مانند اس کا نام نکلا تھا، نمرہ کی سوالیہ نظریں اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ پر جمی تھیں اور کان اسکی آواز پر۔۔۔

''وہ۔۔۔ وہی ہے میرا۔۔ ہز بینڈ، دارام شاشیرازی۔

نمرہ وہ میرا ہز بینڈ ہے میرا یقین کرو مجھے اس عذاب سے نکالو'' عذبہ اس کے ہاتھوں میں منہ چھپائے تڑپ کر رونے لگی۔

نمرہ شاک میں چلی گ ئی ی، عذبہ کا خاوند؟ وہ رئی یس زادہ انگریز۔۔اس لیے وہ بھڑ کا ہوا تھا؟

''او۔کے میں تمہاری مدد کرو نگی، وہ تمہارا ہز بینڈ ہے یا نہیں مگر وہ تمہاری محبت ضرور ہے، وہ دیوانہ ہو رہا تھا تمہارے لیے اور مجھے بھی مراد چاہ ئی یے''نمرہ اپنی لالچ میں ہی سہی، مان گ ئی ی تھی عذبہ کے لیے یہی بہت تھا اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے تشکر بھری نظروں سے نمرہ کی طرف دیکھا۔

''یہیں رہو۔۔میں ایک نظر سب کو دیکھ کر آتی ہوں اور تم اکیلی چلی جاؤ گی؟''نمرہ نے دروازے کی طرف بڑھتے اچانک رک کر پر سوچ نظروں سے عذبہ کا زرد چہرہ دیکھا اور اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی نفی میں سر ہلاتی باہر نکل گ ئی ی۔

عذبہ کو بیٹھے دس پندرہ منٹ ہوئے ہونگے کہ نمرہ تیزی سے کمرے میں گھسی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف نکلی، عذبہ اس کے پیچھے کسی گڑیا کی طرح گھسیٹتی گ ئی ی۔

نمرہ سب سے نظر بچا کر کمروں میں رک کر چھپ چھپ کر پچھلے دروازے تک پہنچی۔

گھر میں سب تیاریوں میں مشغول تھے شاید قریبی چند لوگوں کو بھی بلاوا دیا ہوا تھا جن کی وجہ سے گھر میں چہل پہل تھی۔

شکر تھا کہ لڑکیاں بھی اپنی تیاریوں میں مگن تھیں اس لیے کسی کی ان پر توجہ نا تھی، پچھلا دروازہ کھول کر نمرہ نے باہر جھانکا۔تو ایک لڑکی اور ایک نو عمر لڑکا کھڑے تھے جو آگے بڑھے۔

''عذبہ یہ میری فرینڈ ہے جو اسی گلی میں رہتی ہے، یہ اور اس کا بھائی صدر تک تمہیں ساتھ لے جائیں گے، تم اپنے بھائی کو میسج کر کے بلوالو۔ یہ نمبرز ہیں تمہارے فادر اور بھائی کے۔'' نمرہ نے ایک کاغذ کا ٹکڑا اسے پکڑا کر اسے ان کی طرف دھکیلا اور جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں بہن بھائی تیزی سے کچھ قدم پر کھڑی ایک ٹیکسی میں بیٹھے تو عذبہ بھی ایک تشکر بھری نظر نمرہ پر ڈال کر اپنی شال میں منہ چھپا کر ٹیکسی میں بیٹھی اور ٹیکسی روانہ ہو گئی۔

عذبہ نے اس لڑکی کے موبائل سے کال کی مگر رباب پولیس والوں کے ساتھ بزی تھا اور اس کا موبائل گاڑی میں پڑا تھا، اس نے اٹینڈ نہیں کی تو عذبہ کانپتے ہاتھوں سے اسجد صاحب کے نمبر پر کال کرنے لگی۔

''بابا۔'' کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ رو پڑی۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھے تھے، عذبہ کی روتی آواز پر ان کی سماعتوں میں دھماکے ہوئے۔

''عذبہ میری گڑیا۔ کہاں ہو تم؟ بابا ابھی تمہیں لینے آجائیں گے میری جان، بس تم بتاؤ کن لوگوں نے کڈنیپ کیا؟ کس جگہ پر ہو؟'' وہ تڑپ کر تیزی سے بولتے ہوئے آفس سے نکلنے لگے۔ تقریباً ایک ماہ بعد عذبہ کا کوئی سراغ مل رہا تھا اور انہیں خوف محسوس ہوا پھر سے ناکھو دیں۔

عذبہ بس روتی جا رہی تھی کوشش کر کے بھی بات نہیں ہو پائی اس سے۔

اس کے ساتھ بیٹھی نمرہ کی دوست نے موبائل لے کر خود بات کرنا بہتر سمجھا۔

''انکل ہم عذبہ کو لا رہے ہیں صدر تک ہی جا سکتے ہیں اس لیے وہاں سے آپ ریسیو کر لیں اسے۔۔ میں آپ کو فکس پلازہ کا نام بتا دو نگی وہاں پہنچ کر۔'' اس لڑکی نے بتایا۔

اسجد صاحب نے او۔ کے کر کے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کی اور صدر کی طرف جانے لگے۔ وہ لوگ پنڈی صدر تک جلدی پہنچ جائیں گے جب کہ انہیں اچھا خاصہ وقت لگ جانا تھا، اسلام آباد روڈز پر جگہ جگہ ٹریفک سگنلز پر رکنا پڑ رہا تھا۔

ان کا دل بری طرح بے چین ہو رہا تھا۔

وہ لڑکی پھر سے کال کر رہی تھی وہ سمجھ گ ئی ے وہ لوگ پہنچ گ ئی ے ہیں۔

انہوں نے کال اٹینڈ کر کے ان لوگوں کو مزید کچھ دیر انتظار کرنے کا کہہ کر شارٹ کٹس لیے اور صدر تک پہنچ گ ئی ے۔

لڑکی کی بتائی ی لوکیشن پر پہنچے تو ان کے ساتھ ہی سیاہ شال میں لپٹی زرد اور نڈھال سی عذبہ جیسے گر جانے کے قریب تھی۔

وہ تیزی سے اس کے پاس پہنچ کر عذبہ کو سہارا دئی یے اپنے سینے میں چھپا گ ئی ے۔

''اب ہم چلتے ہیں انکل، شام ہونے والی ہے۔'' وہ لڑکی مخاطب ہوئی ی تو وہ متوجہ ہوئے۔

''سوری بیٹا میری وجہ سے اتنی دیر ہو گ ئی ی۔

کیسے جائیں گے آپ لوگ؟ یہ لو کچھ پیسے رکھ لو۔۔ یہ اپنے انکل کی طرف سے شکریہ یا گفٹ کچھ بھی سمجھ لو۔۔ میری گڑیا کو بحفاظت مجھ تک پہنچانے کے لیے۔'' اسجد صاحب نے اپنا والٹ نکالا اور اس سے پانچ پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر ان بہن بھائیوں کو تھمادئیے ان دونوں کے چہرے اتنے پیسوں پر جگمگائے تھے۔

وہ عذبہ کو اٹھا کر اپنی گاڑی کے پاس لے گئی ے جو قریب ہی پارک کی ہوئی ی تھی۔ عذبہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔

''عذبہ تم ٹھیک ہو ناں میری جان؟'' انہوں نے اسے پیچھے سیٹ پر لٹاتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا تو وہ نیم وا آنکھوں سے انہیں دیکھتی پھر سے رونے کو تیار ہوئی ی۔

''بابا۔۔۔ آپ آگئی ے۔۔۔'' وہ ان کا بازو پکڑے رو پڑی، اس کا کمزور وجود اتنی تھکاوٹ اور رونے کی وجہ سے جھٹکے کھانے لگا۔

وہ پریشانی سے اسے سیٹ پر لیٹا کر گھر کی بجائے ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوئے۔

رماب کے ہی ہاسپٹل میں لے جا کر اسے ایڈمٹ کروایا اور پر رماب کو کال کر کے اطلاع دی تاکہ وہ بھی پہنچ جائے۔

''دارام، عذبہ کہاں گ ئی ی؟ کیا واقعی وہ گھر سے چلی گ ئی ی؟'' دارام ہینڈ واچ باندھتا تیزی سے نکل رہا تھا جب ہانیہ کی کال سن کر آتی شائستہ بیگم حواس باختہ سی بولیں۔

اس نے رک کر انہیں دیکھتے سرد آہ بھری۔

''نہیں وہ کڈنیپ ہوئی ی ہے۔۔اور ٹرسٹ می اس سب میں سفیر کا ہاتھ ہوا تو ہانیہ کو مزید اُس گھر میں نہیں رہنے دوں گا، گھٹیا پن کی حد ہوتی ہے۔'' دارام ان کی طرف رخ پھیر تا سنجیدگی سے باور کروا گیا۔

''ن۔۔۔ نہیں سفیر ایسا کیوں کرے گا، آئی ی ہوپ وہ مل جائے گی کیا پولیس کو بتایا؟'' انہوں نے پریشانی سے پوچھا اگر سفیر ہوا تو واقعی دارام زندہ نہیں چھوڑے گا ان کے پسینے چھوٹ گ ئی ے تھے۔

''رماب جا رہا ہے پولیس کے ساتھ، ایک جگہ کا شک ہے، مجھے بھی بلوایا ہے، وہیں جا رہا ہوں دعا کریں وہ سہی سلامت مل جائے۔'' دارام انہیں بتا کر تیزی سے باہر نکلا۔

اس کے گارڈز نے جلدی سے گاڑی میں اپنی اپنی جگہ سنبھالی اور دارام کے بیٹھتے ہی ڈرائی ور نے گاڑی سٹارٹ کر کے باہر نکالی۔

''بس ریڈ ڈلواؤ۔۔مزید رسک نہیں لے سکتے وہ کنفرم یہیں ہے'' رماب نے اپنے دوست کو دیکھ کر کہا، دارام کی نظر بھی کچھ فاصلے پر موجود اس گھر پر تھی جہاں کچھ ہلچل سی محسوس ہو رہی تھی۔

''او۔کے گھر کی طرف بڑھو میں جارہا ہوں''گھر کے چاروں طرف پھیلے پولیس والوں کو اس آفیسر نے آڈر دیا اور خود بھی گھر کی طرف بڑھا، رماب اور دارام بھی ساتھ تھے۔

پولیس دیکھ کر گھر میں عورتوں کا شور اچانک بڑھ گیا تھا، مرد پریشان سے ان کی طرف بڑھے۔ان کے چہرے پر پریشانی شاید پہلے ہی کسی وجہ سے تھی۔

''جناب آپ لوگ بار بار کیوں آرہے ہیں کہاناں لڑکی یہاں نہیں ہے''عذبہ کے درمیانے چچا نے آگے بڑھ کر غصے کا اظہار کیا تو پولیس والے نے دھکا دے کر پیچھے کیا۔

''یا لڑکی ان کے حوالے کرو یا جیل چلنے کی تیاری کرو باقی ہم بعد میں دیکھیں گے اصل معاملہ کیا ہے'' پولیس آفیسر نے ان کو دوٹوک بات کرتے ہوئے آخری موقع دیا۔

وہ سب پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، لڑکی تو پہلے ہی گھر سے بھاگ چکی تھی اب کیسے مانتے الٹا کیس بن جاتا۔

''یہاں نہیں ہے لڑکی۔''بڑے تایا نے گھبراہٹ سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اریسٹ دیم۔۔''دارام چیخا وہ جانتا تھا ان لوگوں سے یہاں ٹھہر کر بات کرنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں ٹائی م ویسٹ ہونا تھا۔

وہاں موجود لوگوں میں سرگوشیاں ہونے لگیں پولیس نے نمرہ وقار کے باپ اور دونوں چچاؤں کو ان کی منت سماجت نظر انداز کرتے اریسٹ کر لیا۔ گھر میں عورتوں نے رونا دھونا مچا لیا مہمان بھی سوال اٹھانے لگے۔

دارام لب بھینچ کر ان لوگوں کا اب بھی خاموش رہنا ضبط سے دیکھ رہا تھا۔

رماب اور وہ پولیس کو روانہ کر کے اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگے تھے جب رماب کی توجہ گاڑی میں مسلسل بجتے موبائل پر پڑی۔

اسجد صاحب کی کال تھی اس نے کال ریسیو کی اور خود کو اچھی امید دلانے کے لیے تیار کیا مگر آگے سے ان کی بات سن کر اسے جھٹکا لگا تھا۔

''عذبہ مل گئی ہے، میں اسے ہاسپٹل لے آیا ہوں طبیعت خراب ہے اس کی۔۔'' اسجد صاحب نے تیزی سے بتا کر کال کاٹی۔

رماب نے پہلی فرصت میں دارام کو کال کر کے بتایا۔ اور پھر گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑ دی، دارام کی گاڑی نے بھی راستہ بدلا۔

رماب نے عجوہ کو بھی میسج کر دیا تھا اس نے کنزہ بیگم کو بتایا تو وہ بے اختیار سجدہ شکر ادا کیا، عجوہ کا خوشی اور بے چینی سے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اڑ کر جائے اور اپنی گڑیا کو سینے سے لگا لے۔

رماب اور دارام آگے پیچھے ہاسپٹل کے روم میں داخل ہوئے تھے۔

اسجد صاحب قریب صوفہ پر سر ڈالے بیٹھے تھے اور عذبہ دواؤں کے زیرِ اثر غنودگی میں تھی۔ رماب نے دیوانہ وار آگے بڑھ کر اس کا چہرہ چوما جس کا زرد چہرہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ لگ رہا تھا۔

دارام کے قدم زمین نے جکڑ لیے وہ بستر پر پڑا الاغر سا زرد وجود عذبہ تھی؟ اسکی بے یقینی سے پھیلی آنکھیں اتنی تیزی سے بھیگی تھیں کہ وہ خود بھی نہیں جان پایا۔

وہ اپنی جگہ شاکڈ سا کھڑا رہ گیا۔

وہ سفید گلابی سی ہنستی بولتی گڑیا چھوڑ کر گیا تھا جو جانے کیسی اذیتیں وجود پر جھیلتی اتنی بے جان ہو چکی تھی۔

رماب بھیگی آنکھوں سے اس کی نبض چیک کر رہا تھا پھر اسجد صاحب سے پوچھنے لگا کہ ڈاکٹر نے کیا کہا، وہ دونوں س کی کنڈیشن ڈسکس کر رہے تھے۔

دارام قدم بڑھاتا اس کے بیڈ کے پاس پہنچا اور ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں اس کا یہ حال کرنے والوں کا وہ برا حال کر دینے والا تھا مگر ابھی تو یہ معمہ حل ہی نا پوا تھا

کہ اسے کس نے اور کس لیے اٹھایا تھا۔

عذبہ کو فی الحال نیند میں ہی رکھنا تھا تاکہ وہ مزید اپ سیٹ یا اداس ہو کر اپنی حالت خراب نا کر لے۔۔

وہ نیند سے جاگی، نیم وا آنکھوں نے دھندلا سا منظر دکھایا صاف شفاف کمرا دیکھ کر اس کا دماغ بھی بیدار ہوا۔

گزرا وقت فلم کی طرح آنکھوں میں چلتا اسے جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا۔

''عجوہ۔۔''نرم مہربان آواز پر اس نے گردن موڑی تو بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتیں کنزہ بیگم اس پر جھکی ہوئی ی تھیں۔

اس نے بنا کچھ بولے نظریں اطراف میں گھمائی یں۔اسجد صاحب، کنزہ بیگم اور عجوہ وہ سب اسی کو دیکھ رہے تھے اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔یہ سب لوگ۔۔انکی مہربان مسکراہٹ،ان کے محبت اور اپنائیت بھرے لمس اور نرم آواز کو وہ ترس گ ئی ی تھی اسے لگا تھا اب وہ کبھی ان سب سے مل نہیں پائے گی۔

وہ سسکنے لگی تو کنزہ بیگم نے اسے بازوؤں میں بھینچ کر خود میں سمیٹا۔

''میری بچی۔۔کن ظالموں کے پاس رہیں، کیا حال کر دیا انہوں نے تمہارا عذبہ۔۔''وہ بے اختیار رو کر اس کا چہرہ چومتیں تڑپ رہی تھیں عذبہ نے ان کے گرد بازو پھیلا کر ان کے سینے میں چہرہ چھپائے سکون لیا۔

ڈاکٹرز کے مطابق اس پر کوئی جسمانی تشدد نہیں کیا گیا تھا مگر پھر بھی اس کی حالت مسلسل بیمار رہنے، تھکاوٹ کمزوری کے باعث بہت خراب ہو رہی تھی۔

وہ سب سے ملتی یقین نہیں کر پا رہی تھی یہ خواب تھا یا سچ۔۔وہ گھر والوں کے پاس پہنچ گ ئی ی؟ سہی سلامت اور زندہ؟

رماب کمرے میں آیا تو اسے جاگتا ہوا پا کر بے تابی سے پکار کر آگے بڑھا اس کی طرف دیکھتی عذبہ کی نظر دروازے کے پاس ہی سینے پر ہاتھ لپیٹے سنجدگی سے دیوار کی ٹیک لگا کر کھڑے دارام پر پڑی۔

وہ رخ پھیر گ ئی ی، وہی تو تھا جو اسے چھوڑ گیا تھا اکیلا اپنی یادوں میں تڑپنے کے لیے۔

وہ نا جاتا تو یہ سب نا ہوتا، وہ پاس ہوتا تو وہ یہ سب عذاب نا جھیلتی۔۔

اس کے دل میں اس سے بہت سے شکوے امڈ امڈ آ رہے تھے، جس پر مان ہوتا ہے شکوہ اسی سے ہوتا ہے عذبہ یہ بات سمجھ نہیں پائی ی تھی۔وہ کیوں باپ اور بھائی ی کے ہوتے ہوئے بھی دارام سے ہی ناراض تھی، اپنی تکلیفوں اور آزمائشوں کا ذمہ دار اسی کو کیوں ٹھہرا رہی تھی۔۔؟ اسے لگا یہ نفرت ہے۔

یہ محبت تھی، مان تھا اور بے پناہ تھا۔

دارام عذبہ کا یوں رخ پھیرنا اور رماب کے سینے سے لگ کر اس سے باتیں کرنا محسوس کر رہا تھا، وہ سب کی بے چینیوں کی دوا بن رہی تھی، وہ ان کے سینے سے لگی ان کی تسکین بن رہی تھی مگر دارام کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا، اس کا دل تڑپنے لگا۔

اگر ایسا ہے تو ایسا سہی، ابھی وہ اپنی فیملی کو سکون دے لے، دارام اس سے بعد میں بات کر لے گا، اسے منا لے گا۔

وہ لب بھینچتا اذیت سے عذبہ کا زرد چہرہ دیکھتا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

عذبہ نے دروازے سے غائب ہوتے اس انسان کو دیکھا تو دل میں مزید غصہ بڑھ گیا۔

ٹھیک ہے وہ ناراض ہے تو وہ کیوں نہیں آیا اس کے پاس؟ اسے منا کیوں نہیں رہا؟

معافی مانگ لے ناں؟ وہ بھی کیا خبر معاف کر دے۔۔ تو کیا وہ نہیں آیا تھا وہاں اسے لینے؟ ان سب سے جھگڑا کیا تو مل جانے پر عذبہ کو خود میں کیوں نہیں سمیٹ لیا۔۔۔؟

وہ اپنوں کے درمیان تھی مگر دماغ اس پر اٹکا تھا جسے اب وہ اپنا نہیں مانتی تھی۔

عذبہ کی حالت کچھ بہتر ہوئی ی تو اسے گھر شفٹ کر دیا گیا، وہ سب کے گھیرے میں بیٹھی ان اذیت زدہ دنوں کو بھولنے کی کوشش کرتی خود کو یقین دلاتی کہ وہ بس ایک ڈراؤنا خواب تھا اور کچھ نہیں۔

''وہ لوگ ابھی بھی پولیس کسٹڈی میں ہیں اور اتنی آسانی سے معاف نہیں کریں گے۔'' رماب نے جذباتی لہجے میں بولتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا تو وہ چونکی۔

''وہ لوگ بھی میرے اپنے تھے۔۔ میرا باپ ہے وہ جس نے مجھے زبردستی اس گھر میں قید رکھا۔۔'' وہ دلگرفتگی سے بولتی انہیں شاک کر گ ئی ی۔۔ اس کا سگا باپ اتنا ظالم۔۔؟

''وقار۔۔؟وہ گھٹیا انسان اس کی ہمت کیسے ہوئی ی تمہیں دیکھنے کی بھی۔۔''کنزہ بیگم نفرت سے بول رہی تھیں انہیں یاد تھا وہ ہاسپٹل میں اپنی بیٹی کے ساتھ لاوارث پڑی تھیں اور وہ طلاق دے کر چلتا بنا تھا۔

''تم دیکھنا عذبہ پولیس اس کا کیا حال کرتی ہے۔۔۔کیا حالت بنادی ان لوگوں نے تمہاری اور ہر بار مکر گ ئی ے کہ تم ان کے پاس نہیں ہو''رماب نے غصے کی زیادتی سے سرخ پڑتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا، عذبہ اسجد صاحب کے کندھے پر سر رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔

''نہیں رماب بھائی ی، انہیں آزاد کروائی یں، میں نے معاف کیا ان سب کو۔میں اپنے بابا پاس آ گ ئی ی ہوں بہت ہے۔۔میں نہیں چاہتی کہ اب اس انسان کے دل میں کبھی چند سیکنڈ کے لیے بھی یہ بات آئے کہ مجھے چھوڑ دینے کا فیصلہ سہی تھا اور یہ کہ بیٹیاں مصیبتیں لاتی ہیں۔۔پلیز۔۔''وہ اچانک منت کرنے لگی اس کی بات سے کوئی ی بھی متفق نہیں ہوا۔

''وہ سوچتا ہے تو سوچے۔۔وہ خود ناشکرا انسان ہے اس کی سزا بنتی ہے عذبہ''کنزہ بیگم نے اس کی بات کی نفی کرنا چاہی۔

''ہاں چچی ٹھیک کہہ رہی ہیں، یہ کیسا باپ ہے جس نے مار دینے کی ہر ممکن کوشش کرلی''عجوہ نے بھی اسے گھر کاتا کہ وہ اپنی نا سمجھی سے معاملہ نا بگاڑے۔

''نہیں بس میں نے کہہ دیا ان لوگوں کو آزاد کریں۔'' عذبہ اپنی ضد پر قائم رہی۔ عجوہ سب کے درمیان مجبوراً خاموش ہوئی ی۔

''آپ اپنے فادر کو معاف کرنا چاہتی ہو تو او۔ کے مگر اس انسان نے میری بیٹی کا جو حال کیا میں تو زندہ گاڑ دوں'' اسجد صاحب نے اس کے بال سنوارتے ہوئے ضبط سے کہا۔

'' بابا وہ انسان بس نام کا باپ ہے۔۔ میرے بابا صرف آپ ہیں مگر یہ بھی سچ ہے میں ان کا خون ہوں، مجھے وہاں رکھنے پر ان کا پورا گھر ان کے خلاف تھا کہ میں اس قابل نہیں جو وہ مجھے اپنے پاس رکھ رہے ہیں، انہوں نے اپنا وہ پلاٹ میرے لیے دے دیا جو وہ جانے کتنی محنت سے کما کر پیسہ جمع کر کے لے پائے تھے ان کا طریقہ غلط تھا میں بیمار ہوئی ی اس ماحول کی عادی نا ہونے کی وجہ سے مگر ان کا مقصد غلط نہیں تھا، میں نہیں چاہتی سب مجھے احسان فراموش اور سنگدل بیٹی کہیں، میں اپنے گھر آگ ئی ی ہوں اپنوں کے پاس۔۔ بس اتنا بہت ہے'' عذبہ نے مدھم سی آواز میں وضاحت دی۔ کنزہ بیگم نے لب بھینچے، عذبہ کو ہمیشہ لوگوں کی سوچ کا خوف رہا تھا کوئی ی اسے برا کہے ظالم یا سنگدل۔۔ وہ ڈرتی تھی ایسا نا ہو، جانے اپنی زندگی اپنے لیے کب جیے گی وہ۔؟ نا نفرت کا اظہار کر پاتی تھی نا غصہ ظاہر کرنا آتا تھا ہر بات پوزیٹولی سوچتی تھی۔

رماب نے سوالیہ نظروں سے اسجد صاحب کو دیکھا تو انہوں نے نظروں ہی نظروں میں چپ ہو جانے کا اشارہ دیا۔

عجوہ نے خاموشی سے اس کے سامنے فروٹ رکھا اور اسے کھانے کا اشارہ کیا۔

''آپ لوگ کچھ نہیں کریں گے ؟ مجھے یقین دلائی یں ان لوگوں کو آزاد کریں گے'' عذبہ نے باپ اور بھائی کو باری باری دیکھا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر اسے اطمینان دلایا۔

وہ وعدہ کرنے کو بھی تیار تھے اور قسم کھانے کو بھی کیونکہ انہیں پتا تھا دارام ان لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں ہے۔۔

''او۔کے میری جان جیسا تم کہو گی ہم ویسا کریں گے۔۔اب تم ریسٹ کرو'' اسجد صاحب نے اس کی پیشانی چوم کر سر تھپتھپایا تو وہ مطمئ ن ہو گ ئی ی۔ کنزہ بیگم اذان ہونے پر اٹھ کر نماز پڑھنے چلی گ ئی یں۔

اسجد صاحب اور رماب بھی تھوڑی دیر بعد اٹھ کر گ ئی ے تو عجوہ اس کے قریب کھسکی۔

''دارام بھائی سے کیوں نہیں مل رہی ہو تم ؟'' عجوہ نے اس کے ہاتھ تھام کر دیکھے جہاں ہڈیاں نمایاں ہو رہی تھیں اس کے ہاتھ اپنی گال سے لگائے وہ عذبہ کو دیکھنے لگی۔

''میں ان سے راضی نہیں ہوئی ی ابھی آپ بھول گ ئی یں کیسے میرے میسجز اور کالز اگنور کرتے تھے۔'' اس نے منہ بسورتے ہوئے رُخ پھیر لیا۔

''ان کی مجبوری تھی عذبہ۔۔جانتی ہو انکی گرینی کی ڈیتھ ہو گ ئی ی ہے'' عجوہ نے رنجیدگی سے دارام کا دکھ بتایا تو عذبہ ٹھٹکی اسے افسوس محسوس ہوا مگر دارام۔؟

وہ لب بھینچ کر دل سخت کیے بیٹھی رہی۔

''اب تو آگ ئی ے ہیں ناں۔۔وہ بھی صرف تمہارے لیے تو انہیں معاف کر دو پاگل لڑکی تمہاری گمشدگی پر وہ سب سے لڑ پڑے تھے'' عجوہ نے اسے دارام کی محبت کا احساس دلانا چاہا تھا کہ وہ ضد چھوڑ دے۔

''میں نے کہا تھا ایسا کریں۔۔ہونہہ جب میں تھی تب قدر نہیں کی اور میرے ساتھ سب ان کی وجہ سے ہوا پیا، وہ جب یہاں تھے خود مجھے کالج ڈراپ بھی کرتے تھے ریسیو بھی، تو ایسا کبھی بھی نا ہوتا'' وہ سارے واقعہ کا الزام اسی ایک پر ڈالے خود بھی بے سکون ہو رہی تھی اور اسے بھی کر رہی تھی۔اسے اپنا انتظار یاد آتا تھا جو اس نے دارام کے لیے کیا تھا تو اسے یہ سب اذیتیں کم لگنے لگتی تھیں، وہ بہت برا انسان تھا بہت ہی زیادہ جس نے اپنا عادی کر کے عذبہ کو بے سکون انتظار میں کٹتی راتیں دی تھیں۔

لوگ کہتے ہیں محبت دل کو چیرتی ہے، عشق روگ دیتا ہے، میں کہتی ہوں جو درد عادت دیتی ہے وہ تو محبت اور عشق کے بس کی بات ہی نہیں، ایک انسان کی عادت ہو جائے تو وہ مرتے دم تک دل کا ایک کونا اپنے نام سے آباد رکھتا ہے، نا نفرتوں میں سکون ملتا ہے نا محبتوں۔۔عادتیں بھی بھلا بدلتی ہیں؟

عادت تو پورے وجود کو روح سمیت جکڑ لیتی ہے، محبت ہو جائے مگر عادت نہیں۔۔۔

عذبہ آنکھوں میں امڈتے آنسو چھپانے لگی۔

''نہیں میرا جذبہ، غلطی تو میری ہے میں نے اس لڑکی کو اجازت دی تھی، کتنا کچھ جھیل آئی یں ہم نے تو پھول کی طرح رکھا تھا ظالموں نے ساری رعنائی ی چھین لی اور ابھی تمہیں پرواہ ہے وہ کیا سوچیں گے۔۔

سچ تو یہ ہے کہ وہ لوگ سزا کے حق دار ہیں صرف وہ ہی نہیں میں بھی۔۔'' عجوہ بے اختیار اس کے کمزور سے وجود کو بانہوں میں بھینچ کر بھیگتی آواز میں بولی۔

''پیا آپ کا کیا قصور۔۔ آپ تو بس میری خوشی چاہتی تھیں مگر میں اس روز نہیں جانا چاہتی تھی، میں واقعی اکیلی نہیں جانا چاہتی تھی نمرہ زبردستی لے گ ئی ی اپنے ابو کے لیے'' وہ اسکے گلے میں بازو ڈالے اسکے کندھے میں منہ چھپاتی بتانے لگی تو وہ سب یاد کر کے ہی آنکھیں بھر آئی یں۔ عجوہ کو اس کی بھیگتی آواز پر مزید اپنا آپ مجرم لگا کاش وہ تب عذبہ سے پوچھ لیتی اسے جانا ہے یا نہیں رماب ٹھیک ہی کہتا تھا وہ خود فیصلے کر لینے میں ماہر تھی۔

''ایم سوری۔۔ ایم سو سوری میری گڑیا نے اتنی تکلیف اٹھائی ی مگر دارام بھائی ی کو معاف کر دو ان کا قصور نہیں'' عجوہ نے اس کی پشت سہلاتے ہوئے سمجھایا۔ عذبہ اس کے کندھے میں منہ چھپائے نفی میں سر ہلا گ ئی ی۔

عجوہ نے ٹھنڈی آہ بھری دارام کی قسمت ہی خراب تھی تو وہ کیا کر سکتی تھی۔

''اتنے برے لوگوں کو معاف کر دیا اور جو اتنی محبت کرتا ہے اسے سولی پر لٹکا رکھا ہے سر پھری لڑکی۔۔۔'' عجوہ مسکراتے ہوئے سوچا مگر وہ کیا جانے جن لوگوں کو اپنا ہی نہیں مانا وہ ان سے کیا ان کے رویوں کا شکوہ کرتی مگر دارام تو اپنا تھا۔

''بھ ئی ی تمہیں تو اپنی جذبہ کے علاوہ کوئی ی نظر ہی نہیں آتا آج کل۔۔'' عجوہ اس کے سو جانے پر روم میں آئی ی تو رماب نے اچانک ہی گلہ دیا تو وہ جو اسے سویا ہوا سمجھ کر بنا آواز اندھیرے میں احتیاط سے چل رہی تھی چونک کر بیڈ کی طرف دیکھا۔

''وہ چھوٹی ہے، مشکل وقت گزار کر آئی ی ہے، اسے سہارے کی ضرورت ہے، آپ کو ہے؟'' عجوہ نے بیڈ کے پاس پہنچ کر بولی رماب اسکی بات پر مسکرایا۔

وہ کچھ فاصلے پر بیٹھی تو باز واس کے گرد پھیلا کر اسے اپنے پاس لیٹا لیا۔

''میں اس کے لیے بہت اپ سیٹ اور بے سکون رہا ہوں، میرا دماغ بالکل خالی ہو گیا تھا لگتا تھا اب زندگی جیا تو لوگ کہیں گے سوتیلی بہن تھی اس لیے پرواہ نہیں۔۔

یار میں بھی تو اذیت میں تھا مجھے بھی سہارا چاہ ئی یے۔'' وہ اسکے گرد حصار باندھے اسے خود میں سمیٹ کر بولتا چلا گیا۔

''میں بھی بے سکون تھی، عذبہ کی پریشانی الگ تھی آپ کا وہ رویہ جو دل چیرتا تھا وہ الگ، سب کہتے تھے بیبی کا خیال رکھوں یہ فکر الگ۔۔ میرے بارے میں کیا خیال ہے؟'' عجوہ کو بدلہ لینے کا موقع ملے اور وہ جانے دے؟ بالکل نہیں کر سکتی تھی ایسا۔۔ تبھی اس کے سینے پر ہاتھ رکھے کچھ دور ہو کر اسے گھورنے لگی تو وہ مسکرایا۔

''تو میں ہوں ناں۔۔ لڑو اور بدلے لو جو کرنا ہے کرو میں حاضر ہوں'' وہ محبت سے چور لہجے میں بولتے اسکی پیشانی پر لب رکھ گیا۔ عجوہ سکون سے مسکرائی ی۔

''رماب تو کیا واقعی ان لوگوں کو معاف کر دیں گے؟ عذبہ تو پاگل ہے۔'' عجوہ سوچ میں گم متفکر سی اس سے پوچھنے لگی۔

''عذبہ کا جذباتی پن سمجھ میں آرہا ہے، چاہے اسے جس حال میں رکھا گیا مگر بہر حال ان سے خون کا رشتہ ہے، اس کی جس بہن نے اسے لے جا کر اس مصیبت میں ڈالا اسی نے پورے گھر سے چھپ کر اسے ہمارے پاس سہی سلامت بھیج کر اپنی غلطی کا مداوا کر دیا۔۔ لیکن یہ سب تو ہو گ ئ ی عذبہ کی سوچ تو چلو اچھا ہے وہ ایسا سوچ کر ہلکی پھلکی رہے دل میں نفرت رکھ کر سکون ملتا بھی نہیں۔'' رماب اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا نرمی سے بتا رہا تھا۔

''مگر اصل فیصلہ دارام کا ہو گا اور وہ اتنی آسانی سے بخشنے والا انسان نہیں ہے'' رماب اپنی بات پر خود ہی محظوظ ہو رہا تھا۔

عجوہ بھی سمجھ کر مسکرائی ی تو یعنی یہ معاملہ دارام کے ہاتھ دیا گیا تھا۔

''عذبہ کو سمجھاؤ دارام کو معاف کر دے، ہم اسے فورس نہیں کرنا چاہتے مگر دارام بہت اپ سیٹ ہے اسے بھی سہارا چاہئ یے بچارا اپنی گرینی کا غم بھی سہی سے نہیں کر پایا کہ عذبہ کی پریشانی نے گھیر لیا'' رماب نے اسے ریکوئی سٹ کی تو وہ منہ بنانے لگی۔

''وہ سنتے ہی سارے صدمے پھر سے دہراتی ہے کہ کیسے اسے لے جایا گیا زبردستی قید رکھا گیا پھر زبردستی نکاح تیار کیا اس کا بیمار ہونا اور کا کرنا پھر اس کے بعد وہ وہاں پہنچ جاتی ہے جب دارام بھائی ی نے کانٹیکٹ ختم کیا اور ایٹ دا اینڈ ان سب باتوں کا ذمہ دار انہیں ٹھہرا کر ناراض ہو جاتی ہے، ان سے کہیں تھوڑا لمبا ہو جائے گا انتظار۔۔۔'' عجوہ نے پوری وضاحت سے عذبہ کا دارام کے خلاف ہونا رماب کو بتایا۔

''اچھا چلو وہ پہلے فزیکلی اور مینٹلی ٹھیک ہو جائے پھر دیکھتے ہیں'' رماب نے بھی فی الحال کے اس بات کو رہنے دیا اور عجوہ کو خود میں سمیٹے سکون سے آنکھیں موندیں۔

''وہ بیٹی ہے میری، اسے میرے پاس رکھنے سے مجھے کوئی ی قانون نہیں روک سکتا'' وقار صاحب چیخے، بھائی یوں نے بے زاری سے اسے دیکھا جس کی بے وقت اور اچانک سے امڈنے والی محبت نے آج انہیں بھی سلاخوں کے پیچھے لا ڈالا تھا مگر انہیں عقل نا آئی ی۔

''باپ ہو تو ثابت کرو۔۔اس کی کوئی ی عادت، کوئی ی بات، کوئی ی نشانی یا چلو سب چھوڑو یہی بتادو اسے کیا ہیلتھ ایشو ہے؟'' دارام نے سرد لہجے میں سوال کیا تھا۔

''م۔۔میں جانتا ہوں مگر۔۔۔ڈی۔این۔اے ثابت کر دے گا وہ میری بیٹی ہے'' وقار صاحب اپنی ہی بات پر گڑبڑا گ ئ ے تھے۔

''اس باپ کا ہونا یا نا ہونا برابر ہے جس کو اپنی اولاد کے لیے ڈی۔این۔اے کا سہارا لینا پڑے، کیا تم چاہتے ہو یہاں پولیس اور مجرموں کے درمیان بتاؤں تمہاری اصلیت کہ کس عمر میں تم نے اپنی بیٹی کو چھوڑا؟ صرف ایک دن کی بچی۔۔اس بیٹی کو اپنا نام دینا الگ بات تم نے اس کی شناخت کے لیے ایک نام تک نہیں دیا۔۔اسے پھینک دیا کیونکہ وہ بیٹی تھی، اور اب اسے جبر سے پاس رکھا وہ بیمار ہے تم نے مرنے کے قریب کر دیا اسے، ایسے باپ ہوتے ہیں؟ بتاؤں کیا سب کو؟ ان سب کو فیصلہ کرنے دیتے ہیں'' دارام اس کی سلاخوں پر رکھے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ سختی سے جماتے ہوئے ان کی طرف جھک کر سرد ترین لہجے میں کہا۔

''میں غلط تھا مگر مجھے احساس۔۔۔'' انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر دارام کی سرخ پڑتی سرد آنکھوں میں الاؤ سا دہکا تھا جس نے انہیں چپ ہو جانے پر مجبور کر دیا۔

''کڈنیپنگ کا کیس ہے ان لوگوں پر۔۔؟'' دارام نے مڑ کر پولیس آفیسر سے پوچھا تو وہ مؤدب سا جلدی سے آگے بڑھ کر ہاں میں سر ہلانے لگا کیونکہ وہ اپنے ساتھ کمشنر کو لایا تھا اور اگر کمشنر صاحب اتنے ادب سے مخاطب ہو رہے تھے تو ان کا بھی بنتا تھا۔

''میری بیوی کو کڈنیپ کیا، قید میں رکھ کر ٹارچر کیا کہ وہ دو دن ہاسپٹلائی زر ہی، وہ میرے نکاح میں تھی مگر اس کی زبردستی شادی کروانا چاہی۔۔ان سب کے چار جز اپلائے کریں، میں ایک ایک بات کا حساب لینا چاہتا ہوں۔'' دارام نے جان لیوا سنجیدگی چہرے پر سجا کر بتایا تو کمشنر نے آفیسر کو اشارہ دیا اور خود آگے بڑھ کر دارام کو اطمینان دلایا کہ جیسا وہ چاہتا ہے ویسا ہو گا۔

''او۔کے سر۔۔ مینشن ناٹ، ان لوگوں کو پچھتانے پر مجبور کر دیں گے ہم، یہ دوبارہ آپکی فیملی پر نظر بھی اٹھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔'' آفیسر نے سخت نظروں سے انہیں گھورتے ہوئے دارام کو یقین دلایا تو وہ سر ہلا کر ان کی طرف متوجہ ہوتا سلاخوں کے قریب پہنچ گیا۔

''شکر کرنا میں نے سب قانون کے ہاتھ دیا، اگر میں خود حساب لیتا تو تم لوگوں کے گھر کا ایک وجود بھی حصوں میں نا ملتا۔'' وہ تپتی آواز میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔ وہ لوگ دہشت زدہ سے نیلی سرخ آنکھوں والے اتنے ظالم لڑکے کو دیکھا جو اس نازک سی بیمار عذبہ کا خاوند تھا کیا وہ واقعی اچھا ہز بینڈ تھا؟

وہ لوگ بے یقینی میں گھر گئے تھے۔۔

دارام پولیس سٹیشن سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھا اور سٹارٹ کرنے سے پہلے موبائل نکال کر رماب کا میسج چیک کیا۔

''عذبہ میڈیسن لے کر سو گئی ہے۔''اس نے پڑھ کر موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا اور گاڑی رازی ولا کی طرف بڑھائی۔

یہ اس کا روز کا معمول تھا رماب عذبہ کے سونے کی اطلاع دیتا تو وہ اس کے پاس پہنچ جاتا کیونکہ جاگی ہوئی کیفیت میں تو ابھی تک دارام کو دیکھ کر رخ پھیر لیتی تھی، وہ پہنچ کر اس کا سوچتے ہوئے مسکرایا اور گھر کے اندر بڑھا۔

کمرے میں عذبہ سکون سے سو رہی تھی وہ اس کے پاس بیٹھ کر اسے چہرے پر پھیلے بال سمیٹ کر پیچھے کرتا اس پر جھکا۔

اس کے چہرے کے معصوم نقوش کو لبوں سے چھوتا مسکرایا اگر وہ جاگ رہی ہوتی تو کبھی اتنا قریب نا آنے دیتی۔

''کیا حال کر دیا ان لوگوں نے تمہارا عذبہ۔۔

تمہارا رنگ روپ تک چھین لیا، دیکھنا میں ان لوگوں سے بھی سکون کی سانسیں چھین کر صرف اذیت ان میں بچا دونگا۔۔''وہ اسکا ہڈیوں بھرا زرد چہرہ دیکھ کر تاسف سے بولا۔

وہ اس کے تپتے لمس پر غنودگی میں بھی کسمسائی ی تو دارام مسکرا کر نفی میں سر ہلاتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

اسے پہلے جیسا اپنے قریب کرنے اور سینے سے لگا کر رکھنے کے لیے شاید مزید انتظار کرنا پڑے گا اسے، مگر وہ تیار تھا چاہے وہ جتنی ناراضگی دکھائے اور جتنا بھی غصہ کرے وہ اسکے دل کا غبار دھلنے تک انتظار کرنے کو تیار تھا۔

وہ عذبہ سے جی بھر کر ملنے کے بعد گھر آیا تو وہاں عجیب سی خاموشی اور سناٹا پھیلا تھا۔ وہ کچھ سوچتا اپنے کمرے کے دروازے سے ہی پلٹ کر شائستہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہاں سے سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں وہ پریشان سا اندر بڑھا تو ہانیہ آئی ی ہوئی ی تھی۔

''ہانیہ۔۔۔ کیا ہوا ہے اسے؟'' وہ ہانیہ کو پکارتا آگے بڑھتے ہوئے شائستہ بیگم سے پوچھنے لگا۔

''اپنی جلد بازی اور غلط فیصلے کا انجام بھگت کر آئی ی بیٹھی ہے۔۔'' شائستہ بیگم نے بھیگی آواز میں بتایا تو وہ چونکا۔

''کیا مطلب؟'' دارام ہانیہ کے پاس بیٹھ کر اسے چپ کروانے لگا تو وہ اسکی کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

''بھائی ی مجھے سفیر نے ڈائی یورس دے دی۔۔اس نے دھکے دے کر گھر سے نکالا مجھے۔'' ہانیہ کی بات پر اس کے جبڑے تن گ ئی ے۔

اسے سینے میں چھپائے سر سہلاتا اپنے اندر پھٹتے لاوا کو بمشکل قابو کیا۔

سفیر کی طرف تو بہت حساب نکلتے تھے مگر ہر بار ہانیہ کی وجہ سے اسے برداشت اور صبر سے کام لینا پڑا تھا مگر اب وہ خود موقع دے بیٹھا تھا تو دارام بھی سب حساب بے باک کرنے کو تیار تھا۔

''وہ تمہارے لائی ق تھا بھی نہیں۔۔تمہارا بھائی ی زندہ ہے ابھی کس بات کا غم کر رہی ہو، صبر کرو سب سہی ہو جائے گا زندگی کی سب سے بڑی سدھر گ ئی ی۔ جسے قدر نہیں اس کے لیے اپنی آنکھیں گیلی مت کرو میری جان'' دارام بھائی ی تھا سب بھلائے اس کو جتانے کی بجائے سینے سے لگا گیا۔

ہانیہ بھائی ی کا سہارا پاتے ہی آنسو رگڑ رگڑ کر صاف کرنے لگی۔

دارام کے جبڑے اور مٹھیاں اتنی بھنچی ہوئی ی تھیں کہ رگیں ابھر آئی یں۔۔

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

وہ اپنے کمرے میں کروٹیں بدلتی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ آج دن کے وقت اسے پھپھو خصوصی طور پر ملنے آئی ی تھیں عذبہ جوان کے سامنے بھی جانے سے ہی گھبرا رہی تھی کہ جانے اسکی گمشدگی کے بارے میں کیا کیا بولیں، ان کے لگاوٹ اور شفقت کے مظاہرے پر دم بخود رہ گ ئی ی تھی۔

وہ اتنی محبت سے اسے پاس بٹھائے طبیعت پوچھ رہی تھیں پھر اسکی کمزوری پر تبصرہ کیا اور یہ تک کہہ دیا اپنی بیٹی کو وہ اپنے پاس لے جا کر خود خیال رکھیں گی۔

عذبہ نے اپنے سرخ پڑتے گال تھپتھپائے اب تو اس کی صحت کافی بحالی کی طرف آ رہی تھی۔ گھر والے بہت خیال رکھ رہے تھے اور رماب نے پراپر چیک اپ کر کے اس بار میڈیسنز وہ اور عجوہ اپنی نگرانی میں دے رہے تھے پھر بھی پھپھو کو وہ کمزور لگی؟

عذبہ مسکرا کر تکیے میں منہ چھپاتی اچانک سنجیدہ ہوئی ی اور پھپھو کا بیٹا؟

جسے احساس تک نہیں ہوا اس کا نا اس کی صحت کا، اگر وہ نہیں ملتی تو وہ بھی تو زبردستی ملنے کی کوشش نہیں کر رہا۔

وہ برے برے منہ بنانے لگی، پھپھو کو بھی اسی وجہ سے اس نے مزید دن رہنے کا کہہ دیا تھا ورنہ جتنے پیار سے وہ لینے آئی ی تھیں اسے ڈر تھا یوں انکار پر پھر پہلے جیسی نا ہو جائی یں مگر ان کے بیٹے کو وہ یوں آسانی سے جا ملے؟ نا بھ ئی ی ایسے کیسے۔۔۔

وہ ابھی مزید اسے اپنے دیدار کے لیے تڑپائے گی بس، وہ اس بات سے انجان کہ وہ روزانہ آتا ہے دیدار تو الگ اسے سینے سے لگائے کتنی دیر سکون لیتا ہے۔۔ وہ پاگل اپنی پلاننگز میں مصروف رہی تھی۔

اس پر غصہ اتنا تھا (یاد اتنی آتی تھی) کہ اب نیند بھی مشکل سے آتی تھی مگر وہ اپنی ''ویلیو'' اس اکڑو کو جتا کر رہے گی۔

وہ کروٹیں بدلتی جانے کب نیند کی آغوش میں چلی گ ئی ی معمول کے مطابق اپنی مخصوص خوشبوؤں سمیت اس کے کمرے میں وہ پہنچتا اس بے خبر کو پناہ میں لیے اپنے جانے پہچانے لمس سے بھگوتا چلا گیا۔ اور وہ نیند کی وادیوں میں کھوئی ی جان ہی نہیں پائی ی کہ اس کی پلا ننگز اور وہ تڑپانے کے ارادے روزانہ کی طرح دھرے کے دھرے رہ گ ئی ے تھے، دارام اس کی میڈیسنز چیک کرتا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا آج کی ڈوز لی جا چکی تھی، عذبہ کی رنگت بحال ہو رہی تھی آہستہ آہستہ اور چہرے پر تازگی بھی محسوس ہو رہی تھی پہلے کی نسبت، وہ اسے دیکھتا سکون سے مسکرایا۔

عذبہ صبح زرالیٹ آنکھ کھلنے پر موبائی ل پر ٹائی م چیک کرتے چونکی، نمرہ کی لاتعداد کالز پر اس کا دل دھڑکا۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے کالز کیوں کی ہونگی کہ دوبارہ سے کال آنے لگی، عذبہ نے اٹینڈ کر لی ان لوگوں نے جو کیا وہ خفگی الگ مگر اب تو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ چھوٹی بہن ہے اور بہنوں کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے لڑائی ی جھگڑے اپنی جگہ دل میں پیار جگہ بنائے رکھتا ہے۔

''ہیلو عذبہ۔۔''اس کی بھیگی آواز پر وہ ہوش میں آئی ی اور پریشانی سے اٹھی۔

''نمرہ۔۔ کیا ہوا؟''اس نے بے اختیار نرمی سے پوچھا لہجے میں سختی چاہ کر بھی ناگھول پائی ی تھی اس کے لیے۔

''عذبہ تم نے ایسا کیوں کیا ہمارے ساتھ؟

میں مانتی ہوں یہاں تمہیں ویسا پیار نہیں ملا جو اس گھر میں ملتا ہے، بے شک دادی اور میری امی کا رویہ بہت برا تھا مگر ہمارا کیا قصور تھا عذبہ؟ تم نے ابو جی کو جیل کروادی، وہ باپ جو اپنے گناہ پر آج تک سکون سے ناہنس پائے ناسب کے درمیان بیٹھ کر باتیں کرتے تھے، عیدوں پر بھی وہ کمرے میں بند تمہیں اور بڑی امی (کنزہ بیگم) کو یاد کرتے تھے عذبہ۔۔

ہم بہنوں کا ہی سوچ لیتیں، ہمیں تو ابو نے تمہارے والا پیار بھی نہیں دیا تھا پھر بھی ابو کا یوں قید ہونا ہمارا دل چیر رہا ہے تم کیسی بیٹی ہو عذبہ۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی عذبہ کو ساکت کر گ ئی ی۔ کیا وہ لوگ اب بھی جیل میں تھے؟ اتنے دن ہو گ ئی ے اب بھی؟ اس نے تو پہلے دن کہا تھا آزاد کر دیں مگر بابا اور بھائی ی نے چھپایا۔۔

"عذبہ میں مانتی ہوں یہاں سکون نہیں تھا مگر یہ بھی تو دیکھو جان بوجھ کر ایسا تھوڑی کیا تھا؟ ماحول یہی ہے یہاں کا ہم اسی ماحول میں پلے ہیں، ہمارے ہاں ملازمین نہیں تو کام بھی ہمیں خود کرنا پڑتا ہے بس فرق اتنا ہے تم پورے گھر کی من چاہی ناتھی اس لیے الگ برتاؤ نہیں کیا سب کے ساتھ سب کی طرح رکھا، چاچو اور تایا جان، ابو جی ان لوگوں نے کتنا پیار دیا، ابو ہمیں اکثر بلا کر کہتے تھے تمہارے حصے کا کام کر لیں تمہاری عادت نہیں تمہیں اپنی چھوٹی بہنیں بھول گ ئی یں جو سکول سے آکر بھی تمہارے کام میں بہانے سے گھستی تھیں کہ تمہیں زیادہ نا کرنا پڑے۔۔

پھر بھی۔۔ پھر بھی ہم پر غصہ ہو تو میں معافی مانگتی ہوں عذبہ۔۔ پندرہ دن ہو گئی ہے ابو، تایا ابو اور چاچو کا اتا پتا نہیں جیل میں رکھا ہوا ہے اور ہم گھر والوں سے ملنے تک نہیں دے رہے، چھوٹی دونوں نا سہی سے کھا پی رہی ہیں نا ہنستی بولتی ہیں، چاچو کے بچوں نے الگ بہانے بہانے سے رونا ڈالا ہوا ہے، ہم پر رحم کھاؤ عذبہ۔۔'' وہ اسکی بہن تھی مگر وہ مان سے کہنے کی بجائے رو کر فریاد کر رہی تھی عذبہ کا دل کٹ کر رہ گیا وہ اتنی بے حس تو نہیں تھی اسے پتا ہوتا تو وہ اتنی لمبی سزا کبھی نا دیتی۔

''نمرہ۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا خدا کی قسم میں لاعلم تھی میں بات کرتی ہوں گھر والوں سے۔۔ میں نے معاف کر دیا تھا سب کو۔۔ مجھے اپنی بہنیں پیاری ہیں چھوٹیاں بھی یاد ہیں وہ جو میری بیماری پر بستر بنا بنا کر دیتی تھیں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے سر دبانے کی کوشش کرتی تھیں، میں اتنی سنگدل نہیں ہوں ان معصوموں کو سزا دوں۔۔

میں بس بیمار ہو گئی تھی بہت نمرہ۔۔ ہاسپٹلائی زر ہی شاید اس لیے یہ لوگ معاف نہیں کر پائے مگر میرے بابا اور بھائی اتنے برے نہیں، میں آج ہی بات کرتی ہوں ان سے۔

چھوٹیوں سے کہنا ان کی آپی کے ہوتے انہیں کوئی نہیں رلا سکتا۔۔'' عذبہ اپنی بات کرتے ہی کال کاٹ کر ہاتھوں میں منہ چھپائے رو پڑی تھی، وہ سوتیلی بہن بن گئی ان کی۔۔؟

یہ کیا کر دیا تھا اس کے گھر والوں نے۔۔

وہاں سب یہی کہیں گے کہ احسان فراموش، دل میں برسوں نفرت رکھے والی بے حس بیٹی ہے عذبہ، اس کی چھوٹی بہنیں تو شاید اب نفرت کرتی ہوں اس سے۔۔۔

انہیں تو کسی کو اس کی بیماریوں کا اندازہ نہیں تھا اور جب اس نے وقار صاحب کو بتایا تو انہوں نے اپنے طور تو اس کے لیے اچھی جگہ بھی چن لی تھی۔

ان لوگوں کے رہن سہن اور لائف سٹائل نے عذبہ کو واقعی اذیت دی تھی کام کرنے کی عادت نا ہونے کی وجہ سے اسے کام کرنے پر بھی مشکل پیش آئی ی اس نے طبیعت خراب ہو جانے پر تکلیفیں بہت اٹھائی یں وہ واقعی مر جانے والی تھی مگر یہ بات بھی سچ تھی ان لوگوں نے مارنا چاہا نہیں تھا، انہوں نے اپنے ہی طور طریقوں سے اسے رکھا اور کوئی ی گنجائی ش نہیں دی مگر جو ہونا تھا وہ ہو چکا وہ وقت گزر گیا تھا عذبہ بھول جانا چاہتی تھی تو ان لوگوں کو سزا اتنی طویل کیوں دی جا رہی تھی۔

وہ اٹھ کر فریش ہوئی ی اور اسجد صاحب کے روم میں گ ئی ی اسے پتا تھا اس کے اٹھ کر ان کے سامنے ناشتہ کرنے سے پہلے رماب اور اسجد صاحب گھر سے نہیں جاتے تھے۔

''میری گڑیا آج لیٹ اٹھیں؟'' اسجد صاحب اسے دیکھتے ہی بانہیں پھیلا کر بولے تو وہ ان کی بانہوں کے گھیرے میں سمٹتی ان کے پاس جا بیٹھی مگر چہرے پر واضح ناراضگی ظاہر کیے رکھی تھی، کنزہ بیگم مسکرا کر اس کے لیے ناشتہ کا انتظام کرنے کے لیے اٹھیں اور رماب اس کی ناراضگی بغور دیکھنے لگا پھر مسکراہٹ دبائی ی۔

''بابا جلدی پوچھ لیں اس سے کہ کیوں ناراض ہے ورنہ تھک جائے گی منہ بسور کر۔۔'' رماب نے شرارت سے کہا تو اسجد صاحب چونکے وہیں عذبہ بھی گڑبڑائی ی۔

''آپ ناڈریگن بال زی کے گوکُو جیسا بننے کی کوشش نا کیا کریں، آپ پر یہ شرارتیں سوٹ بھی نہیں کرتیں، آپ وجیٹا ہیں جو۔۔'' عذبہ اپنی ناراضگی ایک طرف رکھے رماب سے لڑ رہی تھی جو ہونق سا سن رہا تھا۔

''میں کیا ہوں؟ چیتا۔۔؟ اوہ دیس نائی س'' رماب بات اپنے مطلب کی طرف موڑ کر مسکراتا اسے زچ کر گیا اسجد صاحب نے عذبہ کی شکایتی نظروں پر مسکراہٹ کا گلا گھونٹا اور رماب کو مصنوعی گھوری سے نوازا۔

''آپ وہ والے بابا ہیں جو بیٹوں اور بیٹیوں میں فرق کرتے ہیں اس لیے آپ نے کبھی رماب بھائی ی کو مجھے تنگ کرنے پر ڈانٹا ہی نہیں۔'' عذبہ نے اسجد صاحب کے رونگٹے کھڑے کر دئی یے تھے اس بات پر۔

''رماب۔۔ خبردار عذبہ سے کوئی ی بکواس مزید کی تو۔۔'' وہ دھاڑ کر پرجوش سے رماب کو چپ کروا گ ئی ے، رماب نے دیکھا عذبہ خوش ہونے کی بجائے پریشان ہو گ ئی ی تھی۔

''بابا آپ وہ والے بابا ہیں جو بیٹیوں کو پیار دیتے ہیں بیٹوں کو ڈانٹتے ہیں'' رماب نے عذبہ کی نقل اتارتے خفگی جتا کر مسکان چھپائی ی۔

''بابا آپ نے اتنے زور سے کیوں ڈانٹا ہے۔'' عذبہ کی رونی صورت اور تیزی سے بھیگتی آواز پر بابا اور رماب دونوں ہنس پڑے۔

''میری بزدل بیٹی۔۔ جب سہہ نہیں پاتی تو فرمائش کیوں کرتی ہو۔'' بابا نے اس کا ماتھا چوم کر سر تھپتھپایا۔

''جب آپ لوگ جانتے ہیں میں ایسا کچھ بھی برداشت نہیں کر پاتی پھر کیوں مجھ سے جھوٹ بول کر ابھی تک نمرہ کے بابا کو جیل میں رکھا ہوا ہے؟'' وہ ان سے پوچھتے ہوئے حقیقتاً رو پڑی تھی، رماب اور اسجد صاحب کی مسکراہٹ سمٹی۔

اس کا ناشتہ لاتیں کنزہ بیگم نے لب بھینچے اور ان کے ساتھ آتی عجوہ نے بھی پریشان ہو کر اسے دیکھا۔

''ہم نے وعدہ کیا تھا تو اس معاملہ سے ہٹ گ ئی ے تھے میری جان۔۔انہیں سزا ہم نے نہیں دلوائی ی۔'' اسجد صاحب نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے نرمی سے سچ بتایا تو وہ چونکی اگر وہ بھی نہیں تو کون۔۔؟

اس کے چہرے پر سوال پڑھ کر رماب نے گہرا سانس بھرا۔

''دارام اس کیس کو دیکھ رہا ہے اور وہ ہماری بات تو کبھی نہیں مانے گا اگر تم اپنی ان لوگوں کی ہیلپ کرنا چاہتی ہو تو اس سے خود بات کر لو۔'' رماب نے اسے بتاتے ہوئے سکون سے حل دیا سب نے بے ساختہ عذبہ کے تاثرات جانچے جس کی آنکھیں دارام کے ذکر پر پوری سے بھی زیادہ پھیل گ ئی ی تھیں۔

دارام اپنے آفس میں بیٹھا فائی لز سائی ن کر رہا تھا جو کام عذبہ کی وجہ سے جانے کتنا دن پینڈ نگ رہے تھے اب اتنے دنوں سے یہی کام ختم نہیں ہو رہے تھے۔

پی۔اے نے اسکے لائی ر کے آنے کا بتایا تو وہ چونکا اور اسے اندر بھیجنے کا کہا۔

''سر آپ نے یاد کیا۔۔سب خیریت تو ہے؟'' وکیل نے موؤ دب لہجے میں سوال کیا۔

''پلیز ہیو آسیٹ۔'' دارام نے آفس کی ایک طرف سٹنگ ایریا میں صوفہ پر بیٹھتے ہوئے اشارہ کیا تو وہ بھی سامنے ٹِک گیا۔

''مسٹر رضا آپ کے پاس میری سیکنڈ سسٹر کی میرج کی پراپر لیگل شرائی ط کا نوٹس ہے ناں؟'' دارام نے تمہید باندھتے ہوئے سوال کیا۔

''یس سر۔۔آپ نے کہا تھا میں لے آیا ہوں، اس کی کاپی بھی موجود ہے'' وکیل نے فوری بریف کیس سے فائی ل نکال کر دو پیپر زاس کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بتایا۔

''یہ مسٹر سفیر کو بھجوا دیں میری طرف سے اور صرف تین دن دتیج ئی یے گا پھر اسکا بزنس میرے ایم۔ڈی کے ہینڈ اوور کر دیں۔

آپکو میرے رائی ٹ ہینڈ سے اس کے گھر کی سی۔سی۔ٹی۔فوٹیج بھی مل جائے گی۔۔اگر وہ کلَیم (دعویٰ) کرے کہ اس کی وائی ف مرضی سے گ ئی ی ہے تو وہ فوٹیج اس کے اگینسٹ یوز کیج ئی یے گا جہاں وہ

اسے نکال رہا ہے۔۔'' دارام نے سنجیدگی سے سب سمجھاتے ہوئے ایک تفصیلی نگاہ پیپر پر ڈالی اور تمسخر سے مسکرا کر صوفے کی ٹیک سے پشت ٹکا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے وکیل کو دیکھا۔

''او۔کے سر ایسا ہی ہو گا۔۔ایم سوری ٹو سے۔۔وہ ناسمجھ انسان سب جانتے ہوئے کیسے یہ سب کر سکتا ہے؟ یہ پیپرز تو نکاح کے وقت بھی سائن کروائے تھے'' وکیل نے پیپرز اٹھا کر فائل میں رکھتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا۔

دارام نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

''بات یہ ہے مسٹر رضا کہ وہ لالچی انسان ہے اس نے پیپر کے اوپر موجود پوائنٹ دیکھے جہاں میرے بزنس کے تھرٹی پرسنٹ شیئرز اس کو دیئے جا رہے تھے، اس کے بعد اس لالچی انسان کی آنکھیں کہاں کچھ دیکھنے کے قابل رہتیں، اس کے ارادے اور نظر میری امیر کن پراپرٹی پر تھی۔۔۔

اس نے بعد والے پوائنٹس دیکھنا گوارا کیا ہوتا تو پتا چلتا کہ ڈائیورس کی صورت میں میرے دیئے تھرٹی پرسنٹس کے ساتھ ساتھ اس کا بزنس بھی میری سسٹر کے نام ٹرانسفر ہو جائے گا۔۔واٹ کین وی ڈو؟ اب تو وہ سائن کر چکا۔'' دارام نے اطمینان سے کندھے اچکائے، وکیل اثبات میں سر ہلا گیا۔ دارام کے اشارے پر وکیل سامنے لا کر رکھی کافی اور سنیکس جو ابھی آفس ورکر رکھ کر گیا تھا، کی طرف متوجہ ہوا۔

اور دارام پر سکون سا سوچ رہا تھا کہ اچھا ہی ہوا سفیر نے پہلے یہ لیگل نوٹس نہیں سہی سے پڑھا تھا۔ ورنہ وہ لالچی انسان ہانی کی زندگی عذاب کر دیتا مگر اسے ڈائی یورس دینے کی غلطی نا کرتا۔ م

گراب جب اپنے بزنس تک سے ہاتھ دھو کر زمین پر گرے گا تو پتا چلے گا شیرازی فیملی کی بیٹی کوئی ی کھلونا نہیں تھی کہ جب جی چاہا کھیل کر چھوڑ دی۔

اسے پتا چلے گا اسے چھوڑنے کی کیا قیمت تھی آگے اس کے حالات ہی اس کا حال خراب کر دینے والے تھے دارام کو ٹکے ٹکے کے انسان کے پاس جا کر بدلہ لینے کی عادت بھی نا تھی وہ ایڈم شا تھا، اسی شا فیملی کا بیٹا جو معمولی لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے اور ان کا نام ہی کافی ہوتا تھا لوگوں کو ڈرانے کے لیے۔

اس کے آفس کی ٹیبل پر فائی لز کے پاس پڑے موبائی ل پر مسلسل کالز آ رہی تھیں مگر میٹنگ کے وقت لگائے سائی لنٹ کو ابھی تک بے خیالی میں ناہٹانے کی وجہ سے اسے کسی بھی کال کا معلوم ہی نا ہو سکا تھا۔

وہ وکیل سے اپنے کچھ پر سنل کام ڈسک کرتا کافی دیر تک اسی کے ساتھ بزی رہ گیا۔

عذبہ اس بار بھی کال اٹینڈ نا ہونے پر روہانسی ہو کر عجوہ کو دیکھنے لگی۔

"دیکھا آپ نے پیا؟ وہ اب کالز بھی اٹینڈ نہیں کرتے میری۔۔ کہا تھا ناں میری ضرورت ہی نہیں انہیں۔۔" عذبہ نے موبائی ل بیڈ پر پھینک کر عجوہ سے کہا۔

''افوہ۔۔جذباتی مت بنو۔۔یہ سوچو کہ اگر واقعی ضرورت نہیں رہی تو کیا کرو گی؟'' عجوہ کے سوال نے عذبہ کا دل دھڑکا دیا۔

''بلکہ چھوڑو ابھی اس معاملہ کو بھی۔۔۔ابھی تو تمہیں اپنی معصوم ننھی بہنوں کی فریاد کو یاد رکھنا چاہئیے۔۔ان بیچاریوں کے دن رات پتا نہیں کیسے گزرتے ہوں گے؟ تم چاچو کے دوسرے سٹی میں جانے پر بے چین ہو جاتی تھیں ان بیچاریوں کا باپ جیل۔۔۔۔'' عجوہ نے جان بوجھ کر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ کر لب بھینچے اور تاسف کے اظہار میں نفی میں سر ہلایا۔

عذبہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے وہ ہاتھوں کو مسلتی لب کاٹتی رونے کی تیاری کرنے لگی کہ اب یہی بس میں تھا۔

''پیا۔۔وہ کتنے برے انسان ہیں'' وہ تڑپ کر دارام کا کہتی اس کے پاس بیٹھی۔

''ایسے ویسے۔۔خیر ان کا کیا قصور ہے۔۔ان کی وائی ف انہیں لفٹ نہیں کرا رہی تو یہ غصہ انہیں کسی جگہ پر تو نکالنا ہے ناں۔۔

عذبہ میں ایک بات بتاؤں؟'' عجوہ لاپروائی سے بولتی اس کے قریب کھسکی تو عذبہ بھی آنکھوں پر گلاسز ٹکاتی اسے دیکھنے لگی۔

''ابھی تو تمہاری چھوٹی بہنیں صرف اپنے بابا کے جیل جانے پر روتی ہیں۔۔جب انہیں پتا چلے گا وہاں ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے وہ تو ساری زندگی اپنی اپیا کو دیکھنا بھی نا چاہیں۔'' عجوہ کے پُر اسرار سے جملے پر عذبہ کے اوسان خطا ہونے لگے۔

''ک۔۔کیا سلوک ہوتا ہے؟'' اس نے خشک پڑتے ہونٹ زبان پھیر کر تر کیے اور پھسلتا ہوا چشمہ ٹھیک کر کے سہمی نظریں اس پر ڈالیں۔

''تمہیں نہیں پتا؟ میری بھولی جذبہ۔۔۔وہاں پولیس والے زور زور سے ہنٹر مارتے ہیں اور جب جسم کی کھال ادھڑ جاتی ہے اس پر ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں پھر نمک بھی چھڑکتے۔ہیں اور جب بندہ تکلیف سے چیختا ہے تو اس کے منہ میں مرچیں بھر دیتے ہیں جو اسے حلق تک جلا دیتی ہیں اور پھر۔۔۔'' عجوہ نے سچ جھوٹ ملاتے خود بھی جھرجھری لی۔

عذبہ کا خون خشک ہونے لگا اتنا ظلم؟

''پیا۔۔میں کیسے بچاؤں ان لوگوں کو، وہ مر جائیں گے۔'' عذبہ تو اس کے ہاتھ تھامتی شدت سے رو پڑی، خوف سے رنگ سفید پڑ گیا تھا، عجوہ بوکھلا گئی اگر کنزہ چچی نے دیکھ لیا؟ یا پھر سے رماب کو پتا چلا کہ ڈرا رہی ہے تو اس کی پکی کلاس لے گا۔

''شششش۔۔چپ، روؤ مت پاگل لڑکی۔۔میں حل بتا رہی ہوں ناں۔'' عجوہ نے جلدی سے چپ کرواتے ہوئے اسے امید دلائی۔

''کیا حل۔۔؟ جلدی بتائی یں پیا'' وہ سسکتے ہوئے بچوں کی طرح امید سے اسے دیکھنے لگی۔

''تم پھپھو کے گھر جاؤ۔۔'' عجوہ کے مشورے پر وہ آنکھیں پھیلائے اس سے پہلے کہ کچھ بولتی عجوہ نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

''وہاں جاؤ۔۔ دارام بھائی ی سے بات کرو، ان سے کہنا تمہارے معاملوں میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہے انہیں۔۔ اور یہ بھی کہ اپنے کام سے کام رکھیں، اچھا خاصہ لڑ لینا تاکہ وہ ایمو شنل ہو کر ان لوگوں سے اپنا کیس ختم کر دیں۔ پھر تم انہیں اپنے سخت لہجے میں باور کروا دینا کہ تم کمزور نہیں ہو او۔ کے؟'' عجوہ نے مسکراہٹ دبا کر الٹے سبق سکھائے۔

عذبہ کو اس کے سامنے ڈرتے دارام کو تصور کر کے ہی مزہ آنے لگا تھا۔

''مگر۔۔۔ میں ان سے ناراض ہوں پیا۔۔ یہ تو گڑبڑ ہو جائے گی۔۔ میں نے سوچا تھا جب تک وہ معافی نہیں مانگتے میں ان کے سامنے نہیں جاؤ نگی'' عذبہ نے اپنا مس ئی لہ بیان کیا تو وہ اسکا چہرہ دیکھ کر رہ گ ئی ی۔

''چلو جی۔۔ یہاں بلا ناغہ چکر لگ رہے ہیں اور محترمہ سامنے نا جانے پر زعم میں ہیں'' عجوہ دوسری طرف رخ پھیر کر بڑبڑائی ی۔

''چھوڑو اس سے کام بنا؟ نہیں ناں۔۔ یہ بات سہی ہے سامنے جا کر اپنے ہونے کا احساس دلا کر انہیں ترساؤ پھر دیکھنا کیسے معافی مانگیں گے۔۔ یہاں تم ان کے آنے پر ہی چھپ جاتی ہو کال تک اٹینڈ نہیں

کرتی ہو تو کیسے معافی مانگیں بچارے'' عجوہ نے اس کو عقل دلائی ی تو وہ بھی سمجھ کر سر ہلانے لگی۔ اسے اپنی بہنوں کے لیے یہ کرنا ہی تھا۔

عجوہ اپنی کامیابی پر بمشکل اپنی خوشی دبائے اس کے بکھرے بال سمیٹنے کے بہانے پیچھے ہوئی ی اور دانت نکالے بے آواز ہنسنے لگی۔ رماب سے جیت گ ئی ی وہ۔

ان دونوں میں شرط لگی تھی کہ کون پہلے عذبہ کو گھر جانے پر راضی کرتا ہے۔

اور عذبہ کو عجوہ سے بہتر کون جانتا تھا؟ وہ سمجھانے یا کہنے پر ماننے والی بلا تھی بھی نہیں وہ لاتوں کی بھوت تھی خون خشک کروا کر ہی مانی تھی۔

**********❤❤❤❤❤**********

عذبہ کی بات پر رماب نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر ٹانگ جھلاتی عجوہ کو۔

''تم نے کیا کہا عذبہ؟'' اسے لگا اس نے غلط سنا ہے تبھی دوبارہ سے پوچھا۔

''وہ اپنے گھر جانا چاہتی ہے، اسے اپنے ہز بینڈ سے کچھ پرسنل بات کرنی ہے۔'' عذبہ کی بجائے عجوہ نے رماب کو بتاتے ہوئے ہنسی دبائی ی تو عذبہ کا چہرہ شرمندگی سے گلابی ہوا۔ کہاں وہ ملنے دیکھنے کو تیار نہیں

تھی کہاں اب پرسنل بات کے لیے گھر جانا تھا؟ کیا سوچے گا رماب؟ اسے خفت محسوس ہونے لگی جب کہ رماب نے شکر کا سانس لیا۔

''او۔کے، جاؤ تیار ہو کر آؤ لے جاتا ہوں'' وہ فوری تیار ہوا، تیاری کرنے کی بات پر عذبہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

''میں تیار ہوں بھائی ی۔'' اس نے ایک نظر خود پر ڈالی اور رماب کی طرف دیکھا۔

''اندر چلو تم بتاتی ہوں کتنی تیار ہو'' عجوہ نے تیکھے لہجے میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اندر لے گ ئی ی۔

''پیاپر ابلم کیا ہے اب میں دلہن بن کر نہیں جاسکتی اور آپ بھول گ ئی یں میں ان سے ملنے نہیں صرف اپنی بہنوں کی فریاد پر جارہی ہوں'' عذبہ منہ بناتے ہوئے اسے یاد دلایا۔

''یاد ہے، یہ دو دن پرانے سلوٹ زدہ کپڑوں میں منہ پر پھٹکتی نحوست لے کر جاؤ گی تو وہ دیکھ کر بنا بات سنے انکار کر دیں گے پاگل۔۔ایسی تیاری کر کے جاؤ کہ اگلا بندہ دیکھ کر ہی زیر ہو جائے، اس حالت میں کیا خاک رعب ڈالو گی۔'' عجوہ اس کے لیے ڈریس سلیکٹ کرتی بول رہی تھی، عذبہ نے ماتھے پر بل ڈال لیے۔

ہونہہ۔۔اب اس انسان کے سامنے تیاریاں کر کے جائے جسے قدر ہی نہیں اس کی؟

''یہ لو اور جاؤ گرم پانی سے شاور لے کر اپنا تپتا دماغ قابو کرو مجھے ڈر ہے جاتے ہی ناڈانٹ پھٹکار کرنے لگو۔'' عجوہ نے ایک پیچ کلر نفیس سا شارٹ فراک اور پلازو نکال کر اسے پکڑایا اور بات بنائی ی۔

''بات تو یہ ہے کہ آج خیر ہے بھی نہیں ان کی'' عذبہ ڈریس جھپٹ کر تن فن کرتی واش روم میں بند ہو گ ئی ی پیچھے عجوہ کا جی چاہا قہقہے لگائے اس کی بے نام اکڑ پر۔

''خدا کرے سامنا ہونے پر زبان ہلا سکو باقی سب خیر ہے۔۔'' وہ پیچھے بڑبڑاتی باہر نکلی۔

عذبہ شاور لیکر تیزی سے برش کرتی اپنے ڈارک براؤن بالوں کو کیچر لگا کر شال لپیٹتی باہر نکلی۔ موسم اچھا خاصہ چینج ہو چکا تھا مگر ابھی بھی شال کی ضرورت اسے محسوس ہوتی تھی۔

''میں نے کہا تھا میں اسے منالو نگی، اب مجھے شاپنگ کروانا ہو گی۔'' عجوہ رماب کو چیلنج جیتنے پر شرط یاد دلا رہی تھی۔

''کیا ثبوت ہے تمہارے سمجھانے پر ہی مانی؟ میں نے بھی صبح بات کی تھی کہ دارام سے خود بات کرے۔'' رماب نے ابرو چڑھا کر اسے جتایا تو وہ گھورنے لگی۔

''زیادہ چالاکی دکھانے کی ضرورت نہیں، آپ کی بہن یہ ڈھیلا ڈھالا ایک جملہ کہہ دینے سے نہیں مان گ ئی ی۔'' عجوہ نے کمر پر بازو ٹکا کر اس کی ہوشیاری پر گھورا۔

''مان بھی سکتی ہے، معصوم سی تو ہے اور ویسے بھی تمہارے پاس ثبوت نہیں ہے تو مجھے بیوقوف بنانے کی ضرورت نہیں'' وہ کندھے اچکاتا لاپروائی سے بولا۔ عجوہ دانت کچکچانے لگی اس کے مکرنے پر۔۔

''میں نے اسے اتنی محنت سے ڈرایا، آدھا دن سر کھپاتی رہی ورنہ وہ بس کال پر بات کرنے والی تھی، میری محنت ضائع کی تو میں اسے ابھی جا کر روک دوں گی'' عجوہ نے اسے بے اختیار اپنی سمجھداریاں بیان کرتے ہوئے آخر میں دھمکی تک دے دی۔

''ڈرایا؟ کیا مطلب؟ تم میری بہن کو ڈراتی ہو اکیلے میں؟'' رماب نے گھوری سے نوازا۔

''بات پھیرنے کی ضرورت نہیں، کوئی جان نہیں نکالی اس کی۔۔ کچھ مصلحتیں ہیں جو بتائی ہیں اور بس۔۔ میری چھوٹی بہن ہے وہ'' عجوہ نے ہمیشہ کی طرح بروقت بات سنبھالتے ہوئے رماب کو لاجواب کر دیا۔

''او۔کے تم تو ہو ہی ان چالاکیوں میں ماہر لومڑی میں ٹھہرا سیدھا سادھا۔۔

لے جاؤں گا شاپنگ بھی کروا دونگا، جہاں اپنے دماغ کی دہی بنوا رہا ہوں جیب پر چھاپا بھی برداشت کر لیتا ہوں'' رماب نے ہار بھی اس کا دل جلا کر مانی تھی وہ اس سے پہلے کہ کچھ کہتی عذبہ تیار ہوئی آ گئی، عجوہ نے بھی باقی بحث بعد کے لیے ملتوی کرتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت دی۔

وہ فریش ہو کر نکلا ایک ہاتھ سے ٹاول سے بال رگڑتے دوسرے ہاتھ سے شرٹ کے بٹن بند کرتا مرر کے سامنے جا کھڑا۔

''عذبہ کال کیوں کر رہی تھی؟ اب اٹینڈ بھی نہیں کر رہی۔'' وہ عذبہ کے بارے میں سوچتا ٹاول سٹینڈ پر رکھ کر بیڈ سائی ڈ ٹیبل سے موبائی ل اٹھانے لگا، اس سے پہلے کہ عذبہ کو پھر سے کال کرنے کی کوشش کرتا سلائی ڈ اوپن ہونے کی آواز پر چونک کر دیکھا۔

عذبہ جو نروس سی اندر داخل ہو رہی تھی اسے سامنے ہی دیکھ کر مزید کنفیوز ہوئی ی۔

دارام بے یقینی میں گھرِا اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ آگ ئی ی تھی؟ گھر واپس دارام کے پاس؟

عذبہ تذبذب کے مارے لب کچلتی لفظ ترتیب دیتی ابھی بات شروع کرنے ہی والی تھی جب آگے بڑھ کر اس نے نرمی سے عذبہ کو سینے سے لگاتے خود میں سمیٹ لیا۔

اس کے نرم بے تاب لمس پر عذبہ کا دل اتنی شدت سے دھڑکا کہ وہ خود بھی گھبرا گ ئی ی۔

''ویلکم ہوم مائے سوئو ل'' وہ شدتِ جذبات سے بھاری ہوتی آواز میں سرگوشی کر رہا تھا۔

وہ اسکے جملے پر ہوش میں آتی لرزتے ہاتھ اس کے کندھے پر ٹکا کر دور ہونے کی کوشش کرنے لگی، دارام نے چونک کر تھوڑا فاصلہ قائی م کرتے اس کا چہرہ دیکھا جو بالکل گلابی ہو کر تپ رہا تھا۔

''میں نا یہاں اپنا گھر سمجھ کر آئی ی ہوں نا آپ کی وائی ف بن کر۔۔'' وہ خفگی جتاتی اس کے بازو خود سے ہٹا کر دور ہوئی ی۔

''میرے گیسٹ سٹنگ ایریا میں بیٹھتے ہیں۔۔

میرے سلیپنگ ایریا کا کوڈ میرے علاوہ تم جانتی ہو اور اس جگہ پر قدم بھی میرے علاوہ صرف تم رکھ پائی ی ہو۔۔'' دارام کے مسکراتے جملے پر عذبہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا، اِس وقت اس بات کا کیا مقصد تھا؟

''اتنی پرسنل ہو کر اگر تم ایسا کہو گی کہ میری وائی ف بن کر نہیں آئی یں تو میں کبھی یقین نہیں کرونگا۔'' وہ شوخی سے بولتا اس کے سامنے جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو وہ خفت زدہ ہوئی ی۔

پہلے سوچا بھی تھا باہر بیٹھ جائے مگر۔۔ مگر وہ خود کو باز نہیں رکھ پائی ی اور اس کی موجودگی میں اس کے پرائی ویٹ کمرے میں اتنے مزے سے گھس آئی ی اب خود کو لعنت ملامت کرتی پلٹنے لگی کہ دارام نے سنجیدگی سے اس کا بازو تھام کر گلاس وال کے پاس پڑے تخت پر جا بٹھایا اور خود بھی بیٹھ گیا۔ نظریں اس کے چہرے کا طواف کرنے لگیں جو پیچ کلر ڈریس میں چہرے پر ہم رنگ دلکشی سمیٹے دارام کو پاگل کر رہی تھی۔ نروس سی بار بار گلاسز سیٹ کرتی عذبہ نے اپنا نازک سا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دبا دیکھ کر ماتھے پر بل ڈال لیے تھے۔

''میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش مت کیجئی یے، مجھے وہ لوگ زہر لگتے ہیں جو سامنا ہونے پر محبتیں جتائی یں'' عذبہ نے ہاتھ کھینچ کر جتاتے لہجے میں اسے کہا۔

''او۔کے سوری۔'' دارام نے سنجیدگی سے معذرت کی مگر ہونٹوں کے کناروں پر مچلتی مسکان عذبہ کی نظروں سے چھپ نہیں پائی تھی۔

وہ اس کی ''حد'' میں آکر ''حد'' بتاتی دارام کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی۔

''میرے معاملات میں انٹرفئیر کرنے کی آپ کو بالکل اجازت نہیں، جن لوگوں کو آپ جیل میں قید کر کے سزائی یں دلوا رہے ہیں وہ میرے اپنے ہیں اس لیے ان کے اور میرے درمیان آکر اپنی طاقت دکھانے کی کوشش نہیں کریں اور پہلی فرصت میں انہیں آزادی دلوائی یں مسٹر۔۔ میں آرام سے کہہ رہی ہوں تو مان جائی یں ورنہ۔۔'' عذبہ نے گھر سے تیار کیے جملے بے ترتیبی سے جلدی جلدی دہرا کر انگلی اٹھاتے وارننگ جیسا انداز اپنایا ماتھے پر بل تھے اور بھنویں بھی تنی ہوئی تھیں۔ چھوٹی سی ناک پر پھسلتا چشمہ ٹھیک کیا۔

دارام نے اس کے الفاظ و تاثرات کا بغور جائزہ لیا اور پھر اسکی انگلی دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنی مٹھی میں وہ انگلی قید کر لی، عذبہ ہونق سی اسے دیکھنے لگی۔

وہ ڈر کیوں نہیں رہا؟ کیا وہ نرمی سے بات کر گئی ہے؟ یا چہرے پر غصہ نہیں لا پائی؟

''ان سے میرا پرسنل میٹر کنیکٹڈ ہے، میری وائی ف کو کڈنیپ کیا، اسے سخت ماحول میں رکھا اس کا زبردستی نکاح کرنا چاہا اور بہت بیمار کر دیا۔۔ یہ میرے مس ئی لے ہیں اور ان کا میں حساب لونگا، تمہارے مسائی ل تم جانو۔۔'' وہ نہایت سکون سے اسی کی ذات پر بات کرتا اسی کو خود سے الگ کر گیا تھا۔

''وہ وائی ف میں ہوں اور میں آپ کو اپنا ہز بینڈ نہیں مانتی۔۔ آپ یہاں سے جا چکے تھے کانٹیکٹ بھی ختم کر دیا تھا اس لیے اب میرے اور آپ کے راستے الگ، ان لوگوں کو ابھی جیل سے نکلوائی یں ورنہ۔۔'' وہ جذباتی ہو کر بولتی ایک بار پھر اسی ورنہ پر آ رکی۔

''ورنہ؟ کیا کرو گی؟'' دارام نے سینے پر ہاتھ باندھ کر سکون سے اسے دیکھتے پوچھا۔

''ورنہ میں۔۔ میں آپ سے ہر تعلق ختم کر لونگی۔۔'' عذبہ نے بنا سوچے دھمکی دی۔

''اب بھی تو کیا ہوا ہے ختم۔۔۔'' دارام نے اسے یاد دلایا تو وہ گڑبڑا کر بہانے سے اپنے گلاسز سیٹ کرنے لگی۔

''ساری زندگی کے لیے ختم کر لونگی'' عذبہ نے جملہ بدل کر ن ئے سرے سے دھمکایا۔

''سچ کہہ رہی ہو؟'' دارام کے سوال پر وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی کیا اسے فرق نہیں پڑتا عذبہ کی ناراضگی کا؟ اس کے روٹھ جانے کا؟ وہ اتنا پرسکون کیوں ہے؟

وہ تیزی سے بھیگتی آنکھیں چھپائے چہرہ موڑ کر لب کچلتی آنسو پینے کی کوشش کرنے لگی۔ پھر جھٹکے سے اٹھ کر جانے لگی جب دارام نے اس کا بازو تھام لیا۔

''میں معاف کرنے کی ہمت نہیں کر پاتا جو کچھ ان لوگوں نے کیا تمہارے ساتھ۔۔ تمہاری بے بسی اور تکلیف تصور کرتا ہوں تو دل چاہتا ہے اپنے ہاتھوں سے گولیاں ان کے سینے میں اتار دوں۔۔ کیا تم معاف کر رہی ہو مجھے؟ میں مجبور تھا اور وضاحت کر کے گیا تھا میں لوٹ آیا ہوں تمہارے لیے پھر بھی تم معافی کی مہلت دینے کو تیار نہیں ہو۔۔ تو مجھ سے کیسے توقع کر لی عذبہ۔۔؟؟؟'' وہ اس کے سامنے ٹھہر کر لفظ لفظ پر زور دیتے اپنا اور اس کا موازنہ کرنے لگا۔

عذبہ کے جھکے سر کو دیکھ کر تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اس کے قریب ہوا۔

''میرا دل نہیں بھرا انہیں سزا دے کر۔۔ تم معاف نہیں کر رہیں تو میں بھی نہیں کروں گا۔'' دارام نے باقاعدہ شرط رکھ دی، اس کی بات پر عذبہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

آنسوؤں سے بھیگا گلابی چہرہ، سرخ ہوتی آنکھیں اور گلابی ناک، دارام کا دل دھڑکا۔

اس نے عذبہ کا پھسلتا چشمہ دو انگلیوں سے پکڑ کر اتار لیا وہ حیرت سے دھندلاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو اس کے گلاسز ٹیبل پر رکھ رہا تھا پھر اس کی طرف مڑا اور جھک کر اس کے بھیگے گال لبوں سے چھوئے۔

''ایم۔ سوری فار ایوری تھنگ۔۔'' اسے سینے خود میں بھینچتا وہ پھر سے معافی مانگنے لگا۔۔

عذبہ کی ساری تیزی، غصہ اور ناراضگی کہیں دور جا سوئی ی اور دل زور و شور سے دھڑکتا اس کے پورے وجود میں لرزش پیدا کر گیا۔

"پ۔۔ پلیز ان لوگوں کو چھوڑ دیں۔۔ مجھے ان کی تکلیف سے بے سکونی محسوس ہوتی ہے، میری چھوٹی بہنوں کے آنسو مجھے سونے نہیں دیتے۔" وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے شدت سے رو پڑی، دارام کو اس کی تکلیف پر اپنا آپ مزید برا لگنے لگا۔

"آج ہی کیس ختم کر دیتا ہوں، مجھے بس تمہارا سکون چاہئے یے اور کچھ نہیں۔۔ رونا بند کرو میں ابھی کال کرتا ہوں۔" اسے چپ کرواتے ہوئے یقین دلایا، عذبہ نے بھی سسکیاں بھرتے اثبات میں سر ہلایا۔

دارام اپنا موبائی ل اٹھائے کمشنر کو کال کرنے لگا جبکہ عذبہ اپنے گال تھپتھپاتی خود کو داد دینے لگی، کیسے ہاتھ پیر پھُلائے اس کے؟

ہونہہ بڑا آئے سزا دینے والے۔۔۔ وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتی اپنے گلاسز ڈھونڈنے لگی۔

رماب اب بھی بیٹھا ہو شاید پھپھو سے باتیں کرتا۔۔ وہ اس کے ساتھ واپس جا سکتی تھی، عجوہ کو اپنی کامیابی روبرو بتانے کا مزہ ہی الگ ہونا تھا جب وہ اس سے امپریس ہو جاتی عذبہ کی بہادری سے اور دارام کے خوف سے، اس کا ہاتھ گلاسز پر لگا تو جلدی سے اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ سامنے کال بند کر کے کھڑے دارام

کو دیکھ کر دل اچھل کر حلق میں آیا۔اپن شال کو بہانے سے سیٹ کرتی وہ اس کی سائی ڈ سے نکل کر جانے لگی جب دارام نے ہاتھ پکڑ کر روکا۔

''رماب جا چکا ہے،اس کا میسج آیا ہوا ہے اسے جلدی جانا تھا اس لیے مجھ سے بھی مل کر نہیں گیا۔'' وہ سمجھ گیا تھا عذبہ کن چکروں میں ہے تبھی وضاحت دی۔

''کیا؟ کب؟ مجھے گھر جانا ہے پلیز پلیز۔۔میں پھر آجاؤ نگی ابھی۔۔۔میری میڈیسنز گھر پر ہیں اور گیپ آیا تو۔۔اگر میں۔۔'' وہ روہانسی ہوتی اسے توجیہہ پیش کرتی اسی کو گھر لے جانے کی منتیں کرنے لگی۔

''میڈیسنز میں لے آتا ہوں فار میسی قریب ہی ہے۔۔'' وہ بولتے ہوئے اسے لے جا کر بیڈ پر بٹھانے لگا عذبہ پھنس جانے پر تلملائی ی۔

''کیوں؟ خود لینے کیوں نہیں آئے؟ میں آگ ئی ی تو اب یاد آگیا یہ میرا گھر ہے۔۔'' وہ اچانک ہی ہمت کر کے بولتی اس سے دور ہوئی ی۔

تھوڑی دیر پہلے ختم ہوا غصہ تازہ ہو گیا۔

''میں تو روز آتا تھا تم ملنا نہیں چاہتی تھیں،اب آگ ئی ی ہو کام بھی نکلوا لیا ہے تو میں جانے نہیں دے سکتا ایسے۔۔'' دارام نے موبائی ل پر کال ملاتے ہوئے اس جواب دیا۔

''ہاں عجوہ۔۔زرا عذبہ کی میڈیسنز کے نیم سینڈ کر دو۔'' عذبہ کے جواب دینے سے پہلے وہ کال ملنے پر بول پڑا۔

''ہینڈ بیگ۔۔؟اوہ او کے تھینک یو۔۔'' وہ یہاں وہاں متلاشی نظر دوڑاتا مسکرا کر بولا۔

''جی ہاں میڈیسنز کے نیم والی پرچی میرے ہینڈ بیگ میں ہے اور وہ لاکر میں ہے تو بہتر ہے میں خود گھر جاؤں۔'' عذبہ نے ایک مرتبہ پھر اسے سمجھاتے ہوئے بیڈ سے اترنا چاہا تھا، دارام نے ہنس کر اس کا ہاتھ پکڑا۔

''اس نے کہا جو ہینڈ بیگ لائی ہو، اس میں میڈیسنز بھی ہیں۔۔'' اس کی امیدوں پر پانی پھیرتا وہ اسے کھینچ کر سینے سے لگا گیا۔

''دیکھا گھر والوں نے بھی نکال دیا، میرے علاوہ تمہیں کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔'' اس کا سر تھپتھپا کر ہنستے ہوئے بولتا عذبہ کو مزید جلانے لگا تھا۔

عذبہ کو رماب اور عجوہ کی چالاکی پر شدید غصہ آیا تھا، وہ دانت کچکاتی ان لوگوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناراض ہوتی بے بسی سے دارام کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔

اب جھوٹی ناراضگی جتانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا رہنا جو یہیں تھا۔

دارام اس کے یوں ہار مان لینے پر دل کھول کر مسکرایا اس کے نم بالوں سے کیچر اتار کر ایک طرف رکھتا اس کے بالوں میں منہ چھپائے سکون سے آنکھیں موند گیا۔

♥♥♥♥♥♥♥

اتنے وقت بعد اپنے اس کمرے میں وہ پہلے جیسا سکون سے سو رہی تھی جہاں اب اسے اپنائیت اور سکون سا ملتا تھا، اس بستر، اس خوشبو کی وہ عادی جو ہو چکی تھی۔

دارام کب جاگا، کب تیاری کی اور چلا گیا وہ بے خبر سوئی ی رہی، یہ نیندیں بھی جیسے منتظر تھیں کہ اپنے مقام پر پہنچے تو کھل کر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

موبائی ل کی اچانک چنگھاڑتی آواز پر وہ ہڑبڑا کر جاگتی کتنی دیر سن وجود لیے بیٹھی رہ گ ئی ی پھر زرا دماغ ٹھکانے لگا تو موبائی ل اٹھایا۔ نمرہ کی کال تھی اس نے مسکرا کو اور تھوڑا تفاخر سے کال اٹینڈ کی۔

''ہیلو عذبہ۔۔۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔۔ تم۔ بہت اچھی ہو عذبہ۔۔ ہم بہت برے لوگ ہیں سب شرمندہ ہیں اپنے کیے پر۔۔ ہم نے تمہیں مارنے میں کوئی ی کسر نہیں چھوڑی اور تم۔۔ اللہ اجر دے گا تمہیں۔۔'' نمرہ رو رہی تھی خوشی سے، جذباتی ہو کر، وہ بتا رہی تھی اس کو قید کرنے والے اس سے بے زار رہنے والے سب اس سے شرمندہ تھے یعنی وہ ثابت کر گ ئی ی وہ اچھی بیٹی ہے اور جن لوگوں نے اس کی تربیت کی، بہترین کی، معاف کرنا کوئی ی آسان کام نہیں اور یہ ظرف عذبہ کی نیچر میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

اسے کسی کہ پرواہ نہیں تھی اب، اسے خوشی تھی اس کی بہنیں اب اس کا ذکر محبت سے کریں گی، اسے یاد رکھیں گی۔

''کوئی ی بات نہیں نمرہ۔۔ان کا خیال رکھنا۔'' عذبہ نے دھیمے لہجے میں اسے تاکید کی۔

''ضرور۔۔بہت ویک ہوگ ئی ے ہیں اور زخمی بھی مگر۔۔تمہاری مہربانی پر ان کی سزا معاف ہوئی ی، میں جانتی ہوں اب شاید تم ہم سے رابطہ بھی رکھنا نا چاہو مگر پلیز۔۔کبھی کبھی ہم بہنوں کو یاد کر لینا۔بابا سے ملنے آجانا وہ بھی شرمندہ ہیں اپنے کیے پر۔۔انہیں واقعی نہیں اندازہ ہو پایا تھا کہ تم میریڈ ہو۔۔''

نمرہ کی درخواست پر وہ چپ سی ہوگ ئی ی، ابھی تو واقعی اس کا دل نہیں مان رہا تھا ان لوگوں کے پاس جانے کے لیے۔

اس گھر میں جانے کا سوچ کر ہی گھبراہٹ سی ہونے لگی مگر کیا پتا کبھی ہمت ہو جائے اپنی بہنوں کے لیے یا شاید اس باپ کے لیے بھی کبھی دل مان جائے۔

''دیکھوں گی۔۔کیا تمہارا نکاح ہو گیا مراد سے؟'' عذبہ نے بات بدل دی وہ نہیں چاہتی تھی نمرہ کو مزید شرمندگی ہو اس کے انکار پر اس لیے مبہم سا جواب دیا۔

''ہاں نکاح ہو گیا مگر محبت مرگ ئی ی۔۔اب خوشی نہیں محسوس ہوتی، وہ انسان میری اتنی پاگلوں والی محبت کے قابل کب تھا جو ایک زمین کے ٹکڑے کے عوض پہلے تمہارے لیے اور پھر اتنی آسانی سے میرے لیے بھی مان گیا، اس کی کوئی ی پسند نہیں وہ دنیا پرست انسان شاید کل کوئی ی امیر لڑکی ملنے پر اس کی طرف پلٹ جائے۔۔''نمرہ کے اداس دلگرفتہ جملوں پر عذبہ چپ سی ہوگ ئی ی۔

یہ نمرہ کی اپنی پسند تھی ان کے گھر کا لاڈلا سپوت تھا وہ کیا کہہ سکتی تھی تبھی خاموش ہوگ ئی ی۔

''اللہ تمہیں خوش رکھے نمرہ۔۔'' وہ دل سے دعا دیتی نمرہ کو بڑی بہن کے ہونے کا احساس دلا گ ئی ی تھی، چند باتیں کر کے اس نے اللہ حافظ کہہ کر کال کاٹ دی۔

دل نمرہ کی قسمت پر اداس ہو گیا اور بے اختیار توجہ دارام کی طرف چلی گ ئی ی۔

اسے دارام جیسا انسان ملا تھا جس میں نا کوئی ی عیب تھا نا خامی۔۔ نا غرور نا لالچ اور نا ہی دنیا پرستی۔۔ وہ مخلص تھا اور محبتوں کا مارا ہوا تھا عذبہ کو دل سے قدر ہونے لگی اس کی اب وہ بھی دارام کا خیال رکھنا چاہتی تھی بات ماننا چاہتی تھی۔

وہ اٹھ کر فریش ہوئی ی اور نیچے پہنچی تو پھپھو اور نمرہ کو باتیں کرتا پا کر جھجھک کر ان کے پاس جا بیٹھی۔

پھپھو نے مسکرا کر اسے دیکھا تو عذبہ کو بھی ہمت ہوئی ی ان سے بات کرنے کی۔

''ثانی چلی گ ئی ی کالج؟'' عذبہ نے ایک نظر چپ چپ سی ہانیہ کو دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں۔۔ وہ آج دارام سے بات کر کے گ ئی ی ہے تمہاری۔۔ تم کب کالج پھر سے جوائی ن کر رہی ہو؟ دونوں ساتھ جانا'' پھپھو نے اپنائی یت بھرے لہجے میں اس سے سوال کیا۔

''میں۔۔ بس اب نہیں جاؤں گی۔۔ جس وجہ سے جاتی تھی اب وہ نہیں رہی۔۔'' عذبہ بے خیالی میں روانی سے بول گ ئی ی۔

''کس وجہ سے جاتی تھیں؟'' پھپھو نے نا سمجھی سے سوال کیا تو وہ گڑ بڑا گ ئی ی۔

کیا کہتی آپ کی وجہ سے بھاگ بھاگ کر جاتی تھی؟ مگر اب کچھ تو بولنا ہی تھا۔

''وہ میں بور ہوتی تھی تو۔۔ثانیہ کی وجہ سے جوائن کیا تھا مگر اب۔۔'' عذبہ سے بات نہیں بن پا رہی تھی اگر یہاں عجوہ ہوتی تو ایسا مضبوط جواب دیتی کہ شک کرنے کی کوئی وجہ ہی نا چھوڑتی۔۔

''اوہ سوری بیٹا۔۔ہم نے تمہیں ٹف ٹائم دیا'' پھپھو سمجھ چکی تھیں تبھی شرمندگی سے معذرت کی عذبہ اپنی بات پر شرمندہ ہوئی ی۔

کب سے خاموش چور نظروں سے عذبہ کو دیکھتی ہانی انہیں باتیں کرتا چھوڑ کر اپنے روم میں چلی گ ئی ی، وہ عذبہ سے معافی مانگنا چاہتی تھی اپنے ان سب گناہوں کی جو وہ کرتی رہی تھی سفیر کی وجہ سے عذبہ کو بھی اس نے ڈی گریڈ کیا تھا مگر اپنی غلطی کو قبول کرنا بہت مشکل کام تھا اور ہانی کو اس کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

جو اس نے سفیر کے لیے عذبہ کو گھر بلایا اور سٹے کروایا اگر اس رات کچھ ہو جاتا؟ اگر اس کی مدد سے سفیر عذبہ کی معصومیت چھین لیتا؟ یہ وہ باتیں تھیں جو عذبہ ابھی نہیں جانتی تھی مگر جان کر وہ معاف کرے گی؟ ہانی دلگرفتہ سی شیشے کے پار نظر آتے ہرے بھرے لان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اس بوجھ سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔

اپنے گناہوں سے، غلطیوں سے اور سفیر کی محبت سے بھی جو اس کے وجود میں زہر بن کر اسے تڑپاتی تھی اور اذیت دیتی تھی۔

اس نے جس انسان سے سچی محبت کی تھی اس نے ایک لمحہ بھی دل سے اس کو نہیں سونپا۔ وہ دعوے، محبتوں بھرے جملے، وہ چاہتیں اور تعلق سب دھوکہ تھا فریب تھا اور وہ اپنا آپ اس فریب میں لٹاتی رہی۔

وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھتی ہاتھوں میں منہ چھپائے گھٹ گٹ کر رونے لگی۔

ہم سے رکھے نا سروکار ذرا بھی کوئی
ہم سیاہ بخت ہیں، برباد ہوئے پھرتے ہیں

وہ شیرازی بلڈنگ کے سامنے کھڑا تھا آنکھوں سے لہو بہاتا اپنے نقصان پر روتا اس عمارت کو دیکھنے لگا جس کی لالچ میں وہ اندھا دھند کیا کچھ کر گیا تھا اور جس کے کہنے پر کیا تھا وہ اسے بھلائے وہی پہلی محبت دارام شاشیرازی کا روگ لیے ملکوں ملکوں خاک چھانتی پھر رہی تھی۔

''تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا لائی لہ۔۔ میری لالچی طبیعت کا استعمال کر کے میرے دماغ سے کھیلتی رہیں اس لیے آج تک بے سکون ہو اس سنگدل کے لیے، جو اس اونچی عمارت میں شاہوں کی طرح بیٹھا ہے اور اسے تمہارا احساس تک نہیں کہ اس کے لیے تم نیم پاگل ہو چکی ہو۔'' سفیر غصے اور غم کے ملے جلے تاثرات سے بولتا روتی آنکھوں سے ہنستا خود بھی پاگل لگ رہا تھا۔

اچانک وہ تیز قدموں سے بلڈنگ کی اینٹریس میں داخل ہونے لگا کہ گارڈز نے بکھرے حلیے والے عجیب انسان کو روک لیا۔

''اپنی آئی ڈینٹیٹی دکھائیے جناب۔'' وہ جو کل تک گاڑی میں اکڑ کر بیٹھے سفیر کے آگے جھک جھک کر گیٹ کھولے تھے آج اس سے تعارف مانگ رہے تھے۔ سفیر کو قسمت کے اس پھیر پر رونا آرہا تھا۔ اس نے اپنا بزنس کارڈ دکھایا جواب کسی کام کا نہیں تھا مگر گارڈز اس بات سے انجان جلدی سے اسے راستہ دیتے حیرت سے اس کی حالت دیکھنے لگے وہ خفت زدہ سا اندر گیا، ڈرائی یووے کا وسیع ایریا کراس کر کے جیسے ہی عمارت کے اندر قدم رکھا تو ایک بار پھر سے احساس زیاں نے لپیٹ میں لیا کبھی اس کا بھی اس نہایت اونچی عمارت میں اس کا شئیر ہولڈر ہونے کی وجہ سے آنا جانا لگا رہتا تھا اور آج وہ ''اپنے'' بزنس کی بھیک مانگنے آیا تھا یہاں۔۔۔

ریسیپشن پر کھڑی لڑکی کے پاس جا کر اس نے دارام شاشیرازی کو پیغام بھیجنے کا کہا۔

''سوری سر۔۔ وہ کہہ رہے ہیں سفیر نامی کسی انسان کو نہیں جانتے'' ریسیپشنسٹ نے بات کر کے معذرتی انداز سے مسکرا کر بتایا تو سفیر نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا یہ لڑکی بھی کل تک اسے دارام کے آفس تک عزت سے لے جاتی تھی مگر آج۔۔

''کیسے نہیں جانتا۔۔ کہو اس سے سفیر کا حق اسے واپس کرے۔۔ وہ کیسے مجھ سے میرا فیملی بزنس چھین سکتا ہے۔۔ دھوکہ دیا ہے اس نے مجھے۔۔ میں کیس کرونگا اس دھوکے باز پر۔۔ جس طرح لوگوں سے

ان کے حق چھین چھین کر اس نے یہ عمارت بنالی ہے ناں ایک دن وہ ضرور منہ کے بل گرے گا۔۔" وہ پوری شدت سے چلانے لگا، ریسیپشن پر کھڑی لڑکی نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا۔

سب متوجہ ہو رہے تھے مگر سفیر کو پرواہ نہیں تھی وہ پاگل ہو چکا تھا۔

"سر یو مے گو ناؤ" دارام کی پی۔اے کے اشارے پر ریسیپشنسٹ نے گارڈز کو کال کرتے ہوئے سفیر کو آہستگی سے کہا۔

"میں آج یہاں سے نہیں جانے والا۔۔اس غدار سے کہو نکلے اپنے اس شیشے کے آفس سے۔۔لوگوں کی آبائی محنت اپنے نام کر کے جو نام کمار ہا ہے میں اسے میڈیا میں بدنام کر دونگا۔۔ نکلو بزدل انسان اور سامنا کرو میرا۔" سفیر اور بھی اونچی آواز میں چِلایا۔

گارڈز بھاگتے ہوئے آئے اور اسے دونوں بازوؤں سے کھینچ کر باہر لے جانے لگے جب سامنے ہی مسکرا کر آتے دارام نے اشارہ کر کے انہیں روکا اور سفیر کے سامنے آن ٹھہرا۔

"شاید تمہارے لیے بیلیو کرنا مشکل ہے کہ میرے لائی رنے جو لیگل ایکشن لیا ہے وہ میرے کہنے پر ہی ہے۔۔پہلی اور آخری بار تمہیں میں خود بتانے آیا ہوں کہ "اب" تمہارے ہاتھ خالی ہیں۔۔" دارام نے ہاتھ کھڑے کر کے اسے خالی ہتھیلیاں دکھائی یں۔

"میں نے وارن کیا تھا بٹ میں چانسز نہیں دیتا، خالی برتن شور تو کرتا ہے۔۔ سو تم بھی جاؤ اور روڈز پر چیخ کر لوگوں کو جمع کرو اور جو بھی بولنا ہے بولو۔۔۔میرے پاس دوبارہ آنے کی کوشش کی تو یہ آزادی بھی

چھین لونگا،اور ابیوزنگ کے کیس میں جیل کروادونگا۔۔" دارام نے سرد لہجے میں کہہ کر آنکھوں پر گلاسز لگائے اور قدم آگے بڑھا لیے۔

سفر اس کے پیچھے چیختا رہا اور گارڈز اسے کھینچ کر باہر نکالنے لگے۔

دارام کے شوفر نے جھک کر گاڑی کا ڈور کھولا تو وہ اندر بیٹھ گیا اس کی گاڑی روانہ ہو گئی اور سفیر گیٹ کے باہر دھکا دیے جانے پر لڑکھڑا گیا۔

اسے اوقات سے زیادہ ملا تھا، اک قدر اور محبت کرنے والی بیوی جس کے کردار کی دھجیاں اڑا کر شام کے پھیلتے سائے کی پرواہ کیے بنا اس نے بالکل اسی طرح بازو سے پکڑ کر گھر سے باہر دھکا دیا تھا۔ آج وہ لڑکھڑا کر سنبھل گیا تھا مگر وہ بے جان سی روڈ پر گر گئی تھی، شاید آج جو زخم سفیر کو ملا تھا ہانی کا دکھ اس سے بھی بڑا تھا کہ وہ اٹھ بھی نا پائی تھی۔۔

اس نے لائلہ کے کہنے پر اس کے ساتھ مل کر ہانی کا تماشہ بنایا تھا اور وہی لائلہ اسے یہ کہہ کر جا چکی تھی کہ وہ دارام شاشیرازی کے علاوہ فی الحال کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتی اور اگر کیا بھی تو وہ انسان سفیر کبھی نہیں ہو گا۔ وہ خود بھی بے گھر، بے سکون تھی اور سفیر نے اپنے لیے خود یہ ذلت اور نقصان مول لیا تھا۔

وہ روڈ کے پاس بنے فٹ پاتھ پر تھکے قدموں سے چل رہا تھا، اس سے گاڑی نہیں چھینی گ ئی ی تھی مگر حواس ضرور سلب کر لیے گ ئی ے تھے۔ گھر والوں کی لعن طعن اور کنگلا ہونے پر لڑائی ی جھگڑوں سے بچتا وہ روڈ پر پاگلوں کی طرح گھوم رہا تھا اور دماغ پر ہانی کی فریادیں چوٹ پہنچا رہی تھیں۔

عذبہ کا دن پھپھو اور ثانی کے ساتھ باتوں اور مسکراہٹوں میں اتنا اچھا گزرا کہ اس کا یہاں اس طرح آ جانے کا ملال خود بخود ختم ہو گیا تھا اس نے ہانی سے بات کرنے کی بہت کوشش کی، اسے پتا تھا وہ اپنی ڈائی یورس سے اپ سیٹ ہے مگر اس کا عذبہ کے ساتھ عجیب خاموش اور اجنبیت بھرا برتاؤ عذبہ کو فاصلہ اختیار کرنے پر مجبور کر گیا تھا مگر پھپھو کا نہایت نرم رویہ اسے مسرور کر رہا تھا۔
وہ پر سکون سی گنگناتی اپنے ڈریسز ترتیب دیتی سوچ رہی تھی یہ کھلتے رنگوں والے خوبصورت ڈریسز اب پہنا کرے گی تاکہ دارام اسے دیکھ کر کسی اور کو دیکھنے کے قابل نا رہے، وہ سر ہلاتی خود کو سمجھا رہی تھی مگر یہ پہننا کب سٹارٹ کرے گی یہ ابھی نہیں ڈیسائی ڈ کیا تھا۔
رات کو دارام فری ہو کر بستر پر آ کر لیٹا تو وہ شرارت سے سوتی بن گ ئی ی مگر جلد اس کا منہ بھی بن گیا کیونکہ اوپر فانوس کی سوفٹ لائی ٹس کو تکتا دارم نا اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا نا دیکھ رہا تھا۔
اس سے پہلے کہ وہ پھر سے ناراض ہوتی اس کی نظر اس کے نیلے پانیوں جیسی آنکھوں میں چمکتی نمی پر پڑی۔

''دارام بھائی ی کی گرینی کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔'' اسے بے اختیار عجوہ کا جملہ یاد آیا۔
وہ کتنا اداس ہو گا، پہلے ماں اور پھر اب ماں جیسی نانی کے غم میں اکیلا ہی چھپ چھپ کر وہ روتا کتنا دکھی ہوتا ہو گا؟

عذبہ یا یہاں کے سب لوگ اسے بس ایک مضبوط اور خاموش انسان سمجھ کر اگنور کر لیتے تھے مگر اندر سے وہ بھی تو کھل کر جینا چاہتا ہو گا؟ عذبہ اس کا وجیہہ سنجیدہ چہرہ تکتی اسی کو سوچ رہی تھی۔
وہ ہمیشہ ادھورے رشتوں میں ادھوری زندگی گزارنے والا انسان ان سب کو کتنا مکمل ساتھ دیتا تھا اور وہ اسے کیوں نہیں خوشی دے پا رہی تھی؟ عذبہ کی آنکھیں بھر آئی یں۔
وہ سب شرارت بھلائے اٹھی اور اس کے پاس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی۔
دارام نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر مسکرایا عذبہ کو اس کی نم مسکراہٹ سے تکلیف ہوئی ی، وہ ان لوگوں کے سامنے خود کو خوش اور ٹھیک کیوں بنائے رکھتا تھا۔
''آپ کو اگر رونا ہے تو میرے کندھے پر سر رکھ کر رو لیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔اور میرے گلاسز نا ہوں تو مجھے بھی آپ کے آنسو نظر نہیں آئی یں گے۔'' وہ اپنے گلاسز اتار کر ایک سائی ڈ پر رکھتی دارام سے کہتی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی جیسے اسے موقع دینا چاہتی ہو کھل کر رو لینے کا۔
دارام کو بے اختیار اس پر پیار آیا تھا اس کی ک ئی یر پر وہ وہ اسکے گرد بازو لپیٹ کر اس کے نازک سے کندھے پر پیشانی ٹکا نم آنکھیں چھپا گیا۔ عذبہ اپنی بوکھلاہٹ چھپاتی آنکھیں میچے بیٹھی رہی۔

''تمہارے ہونے سے ہی مجھے حوصلہ مل جاتا ہے پھر تمہاری پرواہ مجھے محسوس کرواتی ہے میں ضرورت سے بڑھ کر بھی کسی کے لیے کچھ ہوں۔'' وہ اس کے نازک وجود کے گرد حصار مزید تنگ کرتا مسکرا کر بولا۔

''ہ۔۔۔ہاں تو۔۔اگر آپ کسی کی۔۔ضرورت ہوں اتنا۔۔ بھی بہت ہے۔۔ورنہ جو لوگ۔۔۔ بے فائدہ ہوں اور۔۔۔پھر ان کی کوئی ی۔۔قدر بھی نہیں ہوتی۔۔۔۔ضرورتیں بھی ایکدوسرے کے۔۔۔قریب رکھنے کا بہانہ۔۔۔۔'' وہ اس کی قربت سے پریشان گھبرا کر بولتی اسے سمجھانا چاہ رہی تھی تاکہ وہ خود کو ''ضرورت'' سمجھ کر اداس ہونا چھوڑ دے۔دارام نے اس کے کندھے سے سر ہٹا کر مسکراتی مبہوت نگاہوں سے اسے بولتے دیکھا تو اس کی بولتی بند ہو گئی۔

''بہانہ ہوتی۔۔۔'' عذبہ جو سمجھداروں کی طرح فلسفہ جھاڑنا چاہ رہی تھی اپنی کنفیوژن پر بدمزہ ہو کر چپ ہو گئی۔

دارام نے ہنسی دبا کر اس کی آنکھیں چومتے پھر سے اسے دیکھا جو گلابی پڑتی اپنے جال میں خود پھنس جانے جیسا بیٹھی تھی۔

''تمہیں پتا ہے عذبہ تمہارے پاس ایک انعام کیا ہے؟'' دارام نے سوال کیا تو وہ سوالیہ نظروں سے اسکا دھندلا چہرہ دیکھنے لگی۔

''تمہاری پوزیٹیوٹی۔۔۔ مثبت سوچ کسی انعام سے کم نہیں ہوتی، بہت سے تکلیف دیتے روئی یے صرف مثبت پہلو سوچ کر جب ہم اپنی ذات کو خود سکون دے دیں۔۔ زندگی بہت چھوٹی ہے یہاں اچھے اور مکمل انسان کا ہونا ناممکن جیسا ہے، اگر انسان میں کوئی ی برائی ی نا ہو تو وہ فرشتہ نا بن جائے؟ لیکن ایک ایک غلطی پر، ایک ایک تلخی پر خود کو تکلیف دینے سے اچھا ہے رویوں میں پوزیٹیوٹی ڈھونڈ لی جائے۔۔۔ تم میں یہ خاصیت ہے۔۔ تم سینسیٹو ہو تمہیں باتیں محسوس ہوتی ہیں مگر تم ان کے مثبت پہلو ڈھونڈ کر خود کو اکثر خود سنبھال لیتی ہو۔۔'' وہ دھیمے لہجے میں بولتا اس کا گال سہلا کر مسکرایا، منہ کھولے اپنی خاصیت سنتی عذبہ جھنپ گ ئی ی تھی۔

''اور میرے پاس پتا ہے کیا انعام ہے؟'' اس نے کچھ رک کر اس کے گلابیاں چھلکاتے گالوں کو چوم کر مزید سرخ کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں ہاں پتا ہے۔۔ آپکی بیوٹی۔۔ پیسہ۔۔ اچھا اخلاق۔۔ بزدلی م۔۔ مطلب معاملہ فہمی۔۔ اور۔۔'' عذبہ نے اپنا یخ ہاتھ تپتے گالوں پر باری باری لگاتے اس کی خوبیاں بیان کیں تو وہ بے اختیار اس کی شرم پر ہنس پڑا۔

''جانتا ہوں مجھے سب بزدل سمجھتے ہیں۔۔ مگر میری کمزوری میرے اپنے ہیں اور اپنوں میں بزدلی کا مظاہرہ اکثر کر جاتا ہوں۔۔ ''میں'' کسی کی غلطی معاف نا کرنے والا اپنوں کی غلطیاں اگنور کر جاتا ہوں۔'' اس نے عذبہ کے ٹھنڈے ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں دبا کر گرمائی ش دیتے ہوئے کہا۔

''مگر میرا انعام ''تم'' ہو عذبہ۔۔۔ تمہیں دیکھ کر، سوچ کر ہی مجھے سب غم اور تکلیفیں کم لگتی ہیں، اب اللہ سے گلہ بھی نہیں کرتا، اس نے تکلیفیں دی ہیں تو تم میں میرا سکون بھی دے دیا، وہ واقعی رحمان ہے۔۔۔

اس نے مجھے دکھایا سب کچھ برا بھی نہیں میری زندگی میں۔'' وہ مسکرا کر بولتا عذبہ کو حیران ہی تو کر گیا تھا۔

''میں سب کی ضرورت تھا مگر تم سچ کہتی ہو یہ بری بات نہیں جیسے میری ضرورت تم ہو عذبہ'' وہ اسے خود میں بھینچے بولا۔

اتنی اہمیت؟ اتنا پیار؟ وہ فخر محسوس کرنے لگی، اس کی آنکھیں جھلملا گ ئ یں۔

''آپ بھی میری عادت، میری مجبوری، میری ضرورت اور میرا سکون سب کچھ ہیں۔۔ پتا ہے میں ناں آپ کے جانے پر بہت روتی تھی، مجھے اپنی زندگی میں آپ کے جیسا انسان تو ہر حال میں چاہ ئ یے تھا۔ بیلا کے ساتھ آپ کو سوچ کر بھی غصہ آتا تھا بس آپ میرے علاوہ کہیں دیکھیں بھی ناں، پورے کے پورے، مکمل توجہ کے ساتھ آپ بس میرے ہوں'' وہ جذباتی ہوتی اس کے سینے میں منہ چھپائے بولتی جا رہی تھی، ہوش میں آکر اچھا خاصہ پچھتانے والی تھی، سہی کہا جاتا ہے زیادہ بولنا نقصان ہے بھلا اپنی ساری کمزوریاں دارام کو بتا دینا کوئ ی سہی بات تھی؟

دارام ہنسی دبائے اس کے سر پر ٹھوڑی ٹکاتا سب سنتا جا رہا تھا، دل میں سکون کے ساتھ محبت کی تپش بھی پہنچنے لگی تھی۔ وہ محبت کے سفر میں اکیلا نہیں تھا یہ بات ہی اسے خوشی سے پاگل کر رہی تھی مگر فی الحال وہ خاموش رہ کر سننا چاہتا تھا۔

''کیوں لے گ ئی ی تھیں آپ مجھے؟ یہی تماشہ بنوانے؟'' ہانیہ کی چنگھاڑتی آواز پر گھر میں داخل ہوتے سب چونک گ ئی ے۔

''کیا مطلب ہانی؟ یہ کیسے بات کر رہی ہو؟'' شائستہ بیگم نے اس کے بدتمیز لہجے پر گھور کر اسے دیکھا جس کا تنفس پھول رہا تھا۔

''یہی مطلب ہے۔۔ کہا تھا ناں مجھے نہیں جانا پھر بھی آپ لوگ زبردستی مجھے لے گ ئی یں۔۔ وہاں سب میرا مذاق اڑا رہے تھے۔'' بات کرتے ہوئے اس کی آواز بھیگ گ ئی ی تھی۔

وہ لوگ اپنی پھپھو کی بیٹی کی شادی میں گ ئی ے تھے، ہانیہ جانا نہیں چاہتی تھی مگر شائستہ بیگم اور دارام کے سمجھانے پر چلی گ ئی ی کہ شاید تھوڑا دل بہل جائے۔

مگر وہاں سب کے طلاق پر تفصیلی سوالات نے ہانیہ کا مزاج اچھا خاصہ خراب کر دیا تھا۔

''مذاق نہیں وہ لوگ تو بس فکر کر رہے تھے۔۔ اپنے ہیں پریشان تھے۔۔'' دارام نے اسے سینے سے لگا کر نرمی سے سمجھانا چاہا۔

ثانیہ سر جھٹک کر روم میں چلی گ ئی ی ہانیہ کے ہر وقت رونے دھونے سے وہ اکتا گ ئی ی۔

''فکر نہیں بھائی ی۔۔ طنز کر رہے تھے۔۔ پھپھو نے اتنا بھی کہہ دیا کہ آج کل لڑکیاں مرضی کرنے کے چکر میں کیسے کیسے لوگوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتی ہیں۔۔ میرا قصور تھا، میری چوائی س تھی او۔کے۔۔ مگر میں نے بہت کوشش کی تھی گھر بچانے کی، مار بھی کھائی ی، زلت بھی جھیلی مگر طلاق مل جانے کے بعد کیسے رہتی وہاں۔'' ہانیہ اذیت سے بولتی اس کی پناہ میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی دارام نے لب بھینچ لیے، شائی نہ بیگم نے بھرائی ی آنکھوں سے بیٹی کو دیکھا جو شادی کے چند ماہ بعد ہی اجڑ کر آ بیٹھی تھی۔

عذبہ پریشان سی ان سب کے چہرے دیکھنے لگی، اسے افسوس بھی ہو رہا تھا مگر ان کے درمیان کھڑنا عجیب بھی لگ رہا تھا۔

''ہانیہ آپی، آپ ان سب کی باتیں اگنور کر دیں'' عذبہ نے اس کے اتنارونے پر نرمی سے سمجھایا مگر ہانیہ کو اچانک جھٹکا سا لگا اور اس نے رخ موڑ کر عذبہ کو دیکھا۔

''تم۔۔۔ تم تو خوش ہو گی ناں عذبہ؟ میں نے تمہیں بھابھی نہیں مانا تھا، تنگ کیا لائی لہ کے ساتھ مل کر تمہیں تکلیف دی، یہ سب تمہاری بد دعا لگی مجھے۔۔'' ہانیہ کے جملوں نے عذبہ کو دکھ سے ساکت کر دیا، شائی نہ بیگم نے شرمندگی سے عذبہ کا فق چہرہ دیکھا۔

دارام نے گہرا سانس بھر کر ہانی کو دیکھا۔

''ای۔۔ایسا بالکل نہیں۔۔میں۔۔۔میں ایسا کیوں کرونگی آپی۔۔؟میں کسی کو بد دعا نہیں دیتی، آپ بری نہیں ہیں مجھے پتا ہے۔'' عذبہ نے ہکلا کر شائستہ بیگم اور دارام کو دیکھتے ہوئے صفائی دی اسے خوف محسوس ہوا اگر وہ لوگ بھی یہی سمجھنے لگے تو زندگی کا سکون پھر سے خراب ہو جانا تھا۔

''ہانیہ آئی تھنک تم ریسٹ کرو، یو لک ٹائی رڈ'' دارام نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ہانیہ کو روم میں جانے کا اشارہ کیا مگر ہانی جیسے نیم پاگل ہو چکی تھی عذبہ کہ طرف بڑھی۔

''میں اچھی نہیں ہوں۔۔بالکل اچھی نہیں ہوں، جانتی ہو یہ سب جو میرے ساتھ ہوا، کیوں ہوا؟'' ہانی کے یوں بولنے پر عذبہ گھبرا گئی۔

دارام نے شائستہ بیگم کو حیرت سے دیکھا جیسے پوچھتا ہو ہانی پاگل ہو چکی ہے؟

''کیونکہ میں ڈیزرو یہی کرتی ہوں، میں سب جانتی تھی سفیر کی نیت بھی اور ارادے بھی۔۔'' ہانی کے الفاظ پر اسے روکنے کے لیے بڑھتا دارام شاکڈ سا رک گیا تھا۔

شائستہ بیگم نے پریشانی سے ہانی کا پاگل پن دیکھا جو الٹا سیدھا بول کر جہاں عذبہ کو خوفزدہ کر رہی تھی وہیں دارام کو خود سے متنفر بھی کر سکتی تھی۔

''ہانی چلو میرے ساتھ، آئی تھنک اس کو ڈپریشن اٹیک ہو رہا ہے'' شائستہ بیگم نے اس کا بازو تھام کر روکتے ہوئے دوسرا جملہ دارام سے کہتے ہوئے صفائی دینا چاہی۔

''نہیں ماما چھوڑیں مجھے۔'' ہانی نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور عذبہ کو دیکھا۔

''سفیر کی نیت خراب تھی عذبہ، وہ تمہیں حاصل کرنا چاہتا تھا اور میں یہ بات جانتی تھی، اس نے مجھ سے کہا ایک بار اسے تمہارا وجود سونپ دوں تو وہ ہمیشہ کے لیے میری طرف لوٹ آئے گا اور میں نے یہ سوکالڈ ریلیشن بچانے کے لیے مان بھی لیا تھا، اس دن میں نے سب کو سٹے کے لیے اسی لیے کہا تھا میں جانتی تھی وہ تمہارے پاس رات کو جائے گا میں سب جانتی تھی تو بتاؤ اچھی ہوں میں؟ اب بتاؤ میرے ساتھ برا ہوا؟'' وہ استہزائی یہ ہنستی اپنے سب جرم مان رہی تھی دارام کی مٹھیاں بھنچ گ ئی یں اس نے بے یقینی سے ہانی کو دیکھا اور پھر شاکڈ کھڑی شائی نہ بیگم کو، ہانی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتی عذبہ کو جھنجھوڑ کر سوال کرنے لگی تھی عذبہ کا خوف و صدمے سے رنگ سفید پڑنے لگا تھا جب دارام نے ہانی کو اس سے دور کرتے ہوئے بے ساختہ اس پر ہاتھ اٹھایا تھا، چٹاخ کی آواز گونجی اور ہانی لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی ی آج شائی نہ بیگم دارام کو روک بھی نہیں پائی یں جو وہ سن چکا تھا اس کی بیوی کی عزت کی دھجیاں اڑانے کی تیاری کی گ ئی ی شاید کوئی ی اور ہوتا تو ایک تھپڑ پر بس بھی نا کرتا مگر دارام ایک بار ہاتھ اٹھا کر جبڑے بھنچے خود پر کنٹرول کرنے لگا، ہانی سر ڈالے کھڑی رہی۔

''یو ہرٹ می ہانیہ۔۔۔ کیا کمی محسوس کی تھی میری محبت میں؟ کیوں مجھے دھوکہ دیا؟ عذبہ میری امانت تھی میری عزت، میری محبت، کسی ایک بات کا ہی مان رکھ لیتیں۔۔

کیا واقعی تم لوگوں نے سمجھ لیا تھا میں نہیں لوٹونگا؟ تب بھی۔۔ میرے مرنے کا تو انتظار کر لیتیں۔'' وہ شدتِ ضبط سے بھاری ہوتی آواز سے بول رہا تھا اور شاید پہلی بار اتنے غصے سے اتنا زیادہ بولا تھا وہ۔۔

دارام کے الفاظ پر ہانی زمین میں گڑھ گ ئی ی، آنسو آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے اور زلت سے جھکا سر آج اپنے باپ جیسا پیار دینے والے بھائی ی کے سامنے اٹھ بھی نہیں پایا تھا، شائی نہ بیگم بھی متاسف سی کھڑی تھیں۔

عذبہ بھی سر جھکائے لرزتی کانپتی آنسو بہا رہی تھی، اگر اس رات وہ پھپھو پاس نا جاتی؟ اگر وہ خوفزدہ ہو کر سفیر کی بات مان لیتی اور اس کے پاس چلی جاتی؟

ہانی نے ایک بار بھی کیوں نہیں سوچا وہ کس اذیت سے گزرے گی؟ وہ کیسے سہے گی؟ اس نے بچانے کی کوشش ہی نہیں کی؟

عذبہ کے لیے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا، یہ وقت جو گزر چکا تھا اپنے اندر اتنا بڑا طوفان چھپائے گزرا تھا اور یہ آگاہی اسے اندر سے خوفزدہ کر گ ئی ی تھی۔

''ایم سوری بیٹا۔۔ایم سوری دارام ہانیہ نے بہت غلط کیا مگر شکر ہے اللہ کا وہ سلامت رہی اور محفوظ بھی کیونکہ اس رات وہ میرے پاس آگ ئی ی تھی۔'' شائی نہ بیگم نے دارام کو حقیقت سے آگاہ کیا تاکہ وہ مطمئ ین ہو سکے اور غلط سوچ کر ازیت نا اٹھائے۔

''اور اگر نا بچتی؟ وہ آپ کے پاس نا جاتی تو؟'' وہ پوری شدت سے دھاڑا کہ سب اپنی جگہ سہم کر رہ گ ئی ے، اپنے روم میں سونے کی کوشش کرتی ثانی بھی پریشان سی باہر نکلی اور وہاں پہنچ گ ئی ی۔

سب اپنی اپنی جگہ ساکت سے کھڑے تھے، ہانی کا جھکا سر، پریشان صورت شائی نہ بیگم، لرزتی ہوئی ی عذبہ اور نہایت غیض و غضب بھرے تاثرات والا دارام، ثانیہ بھی ٹھٹک گ ئی ی۔

''بتائی یے نا بچتی تو؟ کیا ہانی نے اس کی حفاظت کی؟ کیا آپ جانتی تھیں اس رات وہ آپ کے پاس سونے کیوں گ ئی ی؟'' وہ تپتے لہجے میں سوال کر رہا تھا اور ان کے پاس جواب نا تھے، تبھی سر جھکالی ئے، دارام نے لب بھینچ لیے، وہ جھٹکے سے پلٹ کر اپنے کمرے میں چلا گیا کہ اگر مزید چند پل بھی ٹھہرتا تو شاید سب رشتے، لحاظ بھول جاتا۔

ہانی بل کھا کر زمین پر گری شائی نہ بیگم اور

ثانی نے بھاگ کر اسے پکارا اور اٹھانے کی کوشش کی، چند پل کے لیے تو عذبہ بھی گھبرا گ ئی ی اور آگے بڑھی مگر پھپھو نے وہیں روک لیا تھا اسے۔۔

''بیٹا تم جاؤ روم میں پلیز۔۔۔ تم خود اس وقت اپ سیٹ ہو'' پھپھو نے نرمی سے کہتے ہوئے ثانی کی مدد سے ہانیہ کو اٹھایا اور صوفہ پر لیٹایا۔ عذبہ نے رماب کو کال کر کے بلایا، اس وقت دارام جس توڑ پھوڑ کا شکار تھا اسے مزید تنگ کرنا سہی بھی نہیں تھا۔

شائی نہ بیگم نے بے ساختہ عذبہ کو دیکھا جو خود بھی اس وقت ہانیہ کے اعتراف سے اچھی خاصی جھٹکے کی زد میں تھی مگر پھر بھی شاید آخری احسان کرنا نہیں بھولی تھی۔ عذبہ انہیں رماب کے آنے کا بتا کر

پریشانی سے بے ہوش پڑی ہانی کو دیکھنے لگی۔ وہ جانتی تھی دارام ابھی غصہ ہے مگر وہ جلد ہانی کو معاف کر دے گا وہ شاید یہاں موجود بھی دارام کی وجہ سے تھی۔۔

درام کو ہانی کی حالت کا پتا چلتا تو ضرور گلٹی ہوتا اپنی بے خبری پر تو تب وہ اسے کہہ سکتی کہ وہ دارام کی جگہ موجود تھی۔

دارام کی محبت اور کئیر کا صلہ تو دینا تھا۔

''کیا ہانی ٹھیک ہے اب؟'' عجوہ نے رات کو دیر سے پہنچنے پر نیند میں ڈوبتی آنکھیں پٹ سے کھول کر اس سے پوچھا۔

''ہوں۔۔۔ ڈپریشن اٹیک تھا اور اس کی مینٹل ہیلتھ بہت خراب ہوتی جا رہی ہے، لوگوں کے دیکھنے یا خیریت پوچھنے پر بھی وہ اب لڑنے جھگڑنے لگتی ہے۔۔ کسی دوسرے کا ذکر ہونے لگے تو اسے لگتا اسے ٹونٹ کیا جا رہا ہے۔۔ اگر ایسا چلتا رہا تو وہ خدانا کرے پاگل بھی ہو سکتی ہے۔۔'' رماب نے جیکٹ اتار کر پھینکی اور بستر پر دراز ہوا۔۔

''ڈائی یورس کا بہت اثر لے لیا اف۔۔۔'' عجوہ نے اسکی حالت پر پریشانی کا اظہار کیا۔

''اوہوں۔۔ وہ شاید سنبھل جائے ایکچوئلی شی واز ٹو مچ انوالوڈ ہر ایکس۔۔ اور پھر پھپھو بتا رہی تھیں کہ اسکا ایکس ہز بینڈ سفیر اب اس سے معافی مانگنے کے لیے مسلسل کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے،

ایک دو بار گھر بھی آیا وہ اسے معاف بھی نہیں کرنا چاہتی اور بھول بھی نہیں پا رہی، ریلیشن تو آل ریڈی وہ انسان ختم کر چکا ہے۔'' رماب نے گہرا سانس بھر کر بتایا اور ٹھنڈے ہاتھ عجوہ کی گالوں پر رکھے۔

''اس کی کنڈیشن مزید خراب ہوئی ی تو۔۔؟'' عجوہ نے ناک چڑھا کر اس کے ٹھنڈے ہاتھ جھٹکے مگر ذہن ابھی بھی ہانی پر اٹکا تھا۔

''اسے اب بھی علاج کی ضرورت ہے اور تم شرم کر لو تھوڑی عجوہ۔۔ ہاتھ ہی تو لگایا ہے یوں دھکہ کیوں دے رہی ہو مجھے۔'' اس نے بتاتے ہوئے گھور کر شرم دلائی ی۔

''کیونکہ آپ کے ہاتھ ٹھنڈے ہیں اور آپ کچھ زیادہ ہی پھیل کر قریب آ رہے تھے، پتا ہے ناں کیسی کنڈیشن ہے میری اگر مجھے ٹھنڈ لگ گ ئی ی تو۔۔؟'' عجوہ نے بھی الٹا اسی کو گھورتے ہوئے اسے دور جھٹکنے کی وجہ بتائی ی۔

''یہ کل ہی آئی سکریم کی ضد کر رہی تھیں تم، تب کیوں نہیں اس کنڈیشن اور ٹھنڈ کا خیال آیا'' رماب نے ماتھے پر بل ڈال کر اس کے دوغلے پن پر روشنی ڈالتے یاد دلایا۔

''ہاں تو آپ نے کھلائی ی آئی سکریم؟ نہیں ناں؟ اور یہی کہہ کر مجھے بٹھا دیا کہ مجھے ٹھنڈ لگنے کا خطرہ ہے۔'' عجوہ نے سکون سے کہتے ہوئے کروٹ بدلتے سیدھے ہو کر سوتے ہوئے اسے جتایا تو وہ حیران رہ گیا۔

''تو تم کل والی بات کا بدلہ لے رہی ہو؟ ٹھنڈے ہاتھ لگانے اور آئی سکریم کھانے میں بہت بڑا فرق ہے گھنی لڑکی۔۔ حد ہے بدلہ لینے کا کوئی ی موقع جانے نہیں دیتی ہو تم۔۔'' رماب نے پھر سے کھسک کر قریب ہوتے ہوئے اس چالاکو ماسی کو دیکھا جو صرف اسے بدلہ لینے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔۔

''اپنی اپنی سوچ کی بات ہے، آپ کو آئی سکریم صحت کے لیے غلط لگتی ہے مجھے آپ۔۔۔ ممم۔۔۔ میرا مطلب ٹھنڈے ہاتھ۔۔'' عجوہ نے سچ اگلتے اگلتے زبان روک کر بات بدلی۔

''یہ بھی اچھا ہے بھ ئی ی پہلے تعویذ کر کے حاصل کر لو پھر بے قدری کرو۔۔'' رماب نے خفگی جتاتے اسے اسکا کارنامہ یاد دلایا۔

''کسی بورڈ پر بڑا سا لکھ کر کمرے میں لگا دیں کہ تعویذ کیا تھا میں نے۔۔ بار بار زبان کو کیوں تکلیف دینی بچوں کو بھی بتانا ہو گا آگے جا کر زندگی میں پہلی اور آخری بار کسی نے اتنی اہمیت دے دی تھی۔'' عجوہ اچھی خاصی بھناگ ئی ی تھی تبھی تیکھے لہجے میں جل کر بولتی رماب کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی ی، وہ اس کے گرد بازو پھیلا کر ہنسا۔

''ہاں بچوں کو تو بتاؤں گا خیر یہ بھی کافی اعزاز کی بات ہے۔۔ بورڈ کی ضرورت نہیں میں ایک کلر ڈ بک میں تمہارے کارنامے سنہری حروف میں لکھوا کر بچوں کو گفٹ کرونگا'' وہ ہنس کر اسے خود سے لگائے شرارت سے بول رہا تھا عجوہ نے اپنی کم عقلی اور نادانیوں کو ن ئی ے سرے سے لعن طعن کی۔

''یہ بھی بتا دتیجئی یے گا پہلے آئی ینہ نامی حسینہ کے پیچھے خوار ہوئے اور پھر میرے بابا کے قدموں میں بیٹھ کر میرے لیے گڑ گڑائے۔۔۔بچوں کو بھی تو پتا چلے ان کا باپ کتنا عاشق مزاج مجنوں تھا۔'' عجوہ نے بھی تاک کر نشانہ لگایا کہ وہ بلبلا اٹھا۔

''بکواس۔۔آئی ینہ بس بھول تھی اور میں کسی کے قدموں می ں بیٹھ کر نہیں گڑ گڑایا۔۔اپنے دل کے سکون کے لیے خود ساختہ کہانیاں بنائے پھرتی ہو۔'' وہ ہمیشہ کی طرح نہایت صفائی ی سے مکر گیا مگر عجوہ کی جتاتی نظریں۔۔۔وہ ماننے والی کہاں تھی۔

''سو جاؤ اب، کل ہاسپٹل جانا ہے دماغ خالی مت کرو میرا۔۔'' وہ جلا بھنا بلینکٹ اوڑھ کر سوتا کتنی ہی دیر بڑبڑاتا رہا عجوہ مزے لیتی ہنس کر اسی کے سینے پر سر رکھے سو گ ئی ی۔

وہ رماب کے چلے جانے پر کمرے میں آئی ی، سلیپنگ ایریا میں دارام بالکل اندھیرا کیے سو رہا تھا، اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر نائی ٹ ڈریس پہنا اور لائی ٹ جیولری میک اپ ہر چیز سے آزاد ہوتی ہلکی پھلکی ہو کر روم میں آئی ی اور بیڈ پر بیٹھ کر دارام کو دیکھنے کی کوشش کی جو بے حس و حرکت پڑا تھا۔

وہ گلاسز اتار کر سائی ڈ ٹیبل پر رکھتی لیٹ گ ئی ی رضائی ی خود پر ڈالے کروٹ بدل کر دارام کی طرف پشت کیے ابھی وہ آنکھیں بند کر پائی ی تھی کہ پیچھے سے دارام نے اسے اپنے نرم گرم حصار میں لے لیا تو وہ چونکی۔

اسکے گرد بازو باندھے اسکی پشت اپنے سینے سے لگائے وہ خاموش پڑا تھا۔

''دارام۔۔میں۔۔'' عذبہ نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر چپ کروادیا، عذبہ پھیلی آنکھیں لیے چپ ہو گئی۔ شاید وہ ابھی بات نہیں کرنا چاہتا۔

''کچھ مت بولو عذبہ۔۔مجھے سب لفظ تکلیف دے رہے ہیں۔'' وہ مزید اسے خود میں سمیٹتا اس کے سر پر اپنی گال ٹکا کر بولا۔

''میں نے بہت پیار دیا انہیں۔۔بھائی نہیں باپ بننے کی کوشش کی، پھر ان کے دل میں ابھی تک میری عزت اور محبت کیوں نہیں؟'' وہ بولا تو عذبہ کو لگا اسکی آواز بھیگ رہی ہے۔ عذبہ کو اس کی تکلیف دل میں محسوس ہونے لگی تھی اس کی بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر وہ ہولے سے تھپتھپانے لگی۔

''دارام۔۔۔میں ہوں ناں آپ کے پاس۔'' وہ نرمی سے بولتی اسے اپنے پن کا احساس دلانے لگی جانتی تھی ابھی کوئی بھی ہانی کی صفائی یا کنڈیشن بتانے کا فائدہ نہیں۔

عذبہ کی اپنائیت اور نرم لمس پر اس کے سرد دل کو گرمائش سی ملنے پر وہ پگھلا۔

''عذبہ تھینکس میری لائف میں آنے کے لیے۔۔۔

میرے لیے وہ فیلنگز بہت پریشئیس ہیں جب تم نے اپنی مشکل میں مجھے اس قابل سمجھا، چاہے عجوہ کا مشورہ تھا یا کسی کا بھی۔۔۔تم نے نکاح جیسے مضبوط رشتے کے لیے مجھے پکارا۔۔ تھینکس فار دس ٹرسٹ مائی لو۔۔'' دھیمے گھمبیر لہجے میں بولتا عذبہ کو اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ اس کا جی چاہا بس زندگی ایسے ہی اس پناہ میں اس کی نرم آواز اور پیارے لفظ سنتے گزار دے۔۔

دارام نے جھک کر اس کی کنپٹی پر لب رکھے تو وہ سمٹ گ ئی ی چہرہ شرم سے تپ اٹھا تھا مگر یہ طے تھا وہ جب بھی بکھرا عذبہ کا وجود اور لمس اسے سمیٹ لے گا۔

وہ اپنے بے چین دل میں اترتی نا محسوس سی ٹھنڈک پر سکون سے آنکھیں موند کر سو گیا، اسے عذبہ سے بڑھ کر کوئی ی چاہ بھی نا تھی۔ وہ اس کا سکون تھی اور پاس تھی۔

''اسے ڈپریشن اٹیکس ہو رہے ہیں دارام۔۔ اس کا علاج بے شک کرواؤ، میڈیکیشن بھی چلے گی بٹ اب اسے پرانی باتوں کا حوالہ نا دیا کرو۔۔ بس جو ہونا تھا ہو گیا۔۔'' رماب نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے اس کی رپورٹس کا جائی زہ لیتے ہوئے بتایا دارام نے خاموشی سے غیر مرئی ی نقطے پر نظریں جما دیں۔ ہانی کی حالت خراب تھی اس نے دارام اور عذبہ سے باقاعدہ معافی بھی مانگی تھی۔

عذبہ نے معاف کر دیا تھا اب وہ دل سے ہانیہ کے جرم بھلا چکی تھی یا نہیں وہ نہیں جان پایا تھا مگر دارام نے اس کے رو کر معافی مانگنے پر دل سے معاف کر دیا تھا، اپنی بہن کی حالت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی، اس نے رماب کے ہاسپٹل میں اسکا چیک اپ کروایا اور اب رپورٹس لینے آیا تھا۔

''کوشش تو کرتا ہوں رماب۔۔ اس کا ماضی اسے جکڑ چکا ہے، کوئی ی حل بتاؤ کیا کروں؟ میں ابھی اپنے بزی شیڈول سے ٹائی م نہیں نکال پاتا مگر کوشش کرونگا اسے اور فیملی کو کہیں لے جاؤں کچھ وقت کے لیے۔۔'' دارام نے اداسی سے آہ بھر کر کہا۔

''دارام اسے فی الحال کسی سائی یکاٹرسٹ کے پاس علاج کرواؤ، میں اپنے ایک جاننے والے ڈاکٹر سے اپائی ٹمنٹ لے لیتا ہوں۔'' رماب نے اس کی رپورٹ فائل ایک طرف رکھ کر سمجھایا۔

''او۔کے۔۔ تھینکس۔۔ علاج کرواکر میں نے سوچا ہے اسے دبئی بھیج دوں، اپنی ایک چھوٹی سی برانچ کھولی ہے وہاں، وہ ہانی کے حوالے کروں بزنس پڑھا ہے اس نے تو اپنی زہانت کا یوز بھی کرے۔''

دارام نے ہانی کے مستقبل کے بارے میں یہی سوچ لیا تھا پھر ایک دن سنبھل جانے پر شاید وہ کوئی اچھا سا ساتھی بھی چن ہی لیتی۔ وہ ہینڈ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے کھڑے ہوا، اسے ضروری میٹنگ میں بھی جانا تھا۔

وہ ہاسپٹل سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا اور کچھ سوچ کر ای میلز چیک کیں جو وہ بیلا کو بھیجتا تھا مگر پچھلی پانچ ای میلز ریڈ نہیں ہو رہی تھیں، وہ پریشان ہوا۔

مگر رائی من کی بھیجی ای میل چیک کی۔

''ایڈی کیسے ہو؟ میں ٹھیک ہوں بیلا سے بات ہوئی ی، اس نے بتایا وہ تم سے بات نہیں کرتی کیونکہ تم اسے اپنے ریلیجن کی باتیں کرتے ہو اور اسے مسلم کرنا چاہتے ہو۔۔

تم ناکام رہو گے برو، شاید میں کبھی مسلم ہو جاؤں مگر بیلا۔۔ نووے، وہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے زکر کرتی ہے مگر بات نہیں کرتی کیونکہ اسے خوف ہے تم اسے مسلم کر دو گے جیسے تم نے گرینی کو کیا، کیا یہ سچ ہے؟ گرینی مسلم ہو گئی تھیں؟ تم لاجواب ہو۔۔ تم نے یہ کب کیا تھا؟ خیر۔۔۔

میں اور ممی تمہیں یاد کرتے ہیں، بیلا اور میرے لیے تم آج بھی ہمارے ماں باپ سے زیادہ امپورٹنٹ ہو، خوش رہو، وی لو یو۔ ‘‘

رائی من کی ہمیشہ کی طرح تفصیل اور محبت سے بھری ای۔ میل پڑھ کر وہ تاسف سے مسکرایا، اسلام قبول کرنا اللہ کی دی توفیق سے ہوتا ہے، اپنی ماں کے وقت وہ خود بھی محدود علم رکھتا تھا، بیلا جیسی لاپرواہ اور چرچ سے دور لڑکی اپنی ضد پر قائم تھی جبکہ گرینی جیسی مذہبی عورت نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ سوچ میں مبتلا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا، چاہے جتنا وقت لگے مگر وہ اپنی کوشش جاری رکھنے والا تھا۔

عذبہ کے میسجز پر وہ ہنس کر نفی میں سر ہلا گیا، عذبہ اس کچھ ہی وقت میں کریزی ہو چکی تھی دارام کے لیے، اس کا بس نہیں چلتا تھا چوبیس گھنٹے دارام کو خود سے انگیج رکھے، باتیں کرے، اسے دیکھے اور اس کی سنتی رہے دارام پوری کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ وقت اسے دیتا مگر عذبہ کی لالچ ہر دن بڑھتی جا رہی تھی۔

عذبہ بے چینی اور پریشانی سے ٹہل رہی تھی۔

عجوہ کو ہاسپٹل لے جایا گیا تھا اور عذبہ کی مجبوری یہ تھی کہ وہ دارام کے ساتھ اس کی فیملی اور آنٹی کے اصرار پر امیر کہ آئی ہوئی تھی، اس لیے اب انتظار کر رہی تھی کہ اچانک موبائل پر لائی یو کال آئی۔

''واؤ۔ماشاءاللہ میری پیاری بلی۔۔'' عذبہ کال اٹینڈ ہوتے ہی سامنے گلابی گول مٹول سی بند آنکھوں والی گڑیا دیکھ کر چیخی تھی۔

''مجھے یہ تم جیسی لگ رہی ہے عذبہ۔۔'' رماب کبھی عذبہ کو دیکھتا کبھی اس بلی کو۔عذبہ کا چہرہ اس بات پر مزید سرخ پڑ گیا جوش سے۔اس کا دل چاہا ابھی جا کر اس بلی کو اٹھائے اور خوب چومے۔

''رماب بھائی ی مجھے اس کو ٹچ کرنا ہے، یہ بہت سوفٹ اور فلفّی سی فیل ہو رہی ہے'' عذبہ سکرین پر ہاتھ رکھے بے تابی سے بولی تو وہاں موجود اسجد صاحب کنزہ بیگم اور عجوہ کی فیملی والے سب اس کی بے تابی پر ہنس پڑے، عذبہ سکرین پر ہاتھ رکھے اپنی گڑیا کو دیکھ رہی تھی۔

''یہ لو عجوہ سے بات کرو۔۔'' رماب نے عجوہ کے گھورنے پر آخر اس کو موبائی ل پکڑایا اور اس گڑیا کو کنزہ بیگم کے حوالے کیا۔

سب کے باہر جانے پر عجوہ اور عذبہ اپنی باتوں میں مشغول ہو گ ئی یں۔

''مزہ آ رہا ہے؟ دارام بھائی ی کی فیملی کیسی ہے؟'' عجوہ نے اشتیاق سے اس کی کھِلتی رنگت دیکھی اس کی صحت بھی اچھی لگ رہی تھی یعنی دارام نے بہت خیال رکھا تھا۔

''بہت اچھے اور انتہا کی بیوٹی ہے ان لوگوں میں مجھے تو اب لگنے لگا ہے کہ یہ لوگ واقعی ویمپائی رز ہیں اتنے ویژوئی ل انسان تو نہیں ہوتے۔۔'' عذبہ نے اپنے مخصوص انداز میں اس بتایا تو وہ سر پکڑ بیٹھی۔

''ان لوگوں کے سامنے مت کہہ دینا عذبہ۔۔'' عجوہ نے اسے ایسا بولنے سے روک کر کہا۔

”میں نے بس دارام سے پوچھا تھا تو اس کا کزن رائی من ویمپ کا نام سن کر بولا۔۔

is she talking about vamps.. like she seem to know the secret of our beauty..

)کیا یہ ویمپ کی بات کر رہی ہے۔۔ایسا لگتا ہے یہ ہماری بیوٹی کا راز جانتی ہے(

اور پتا ہے دارام نے اس کو آنکھیں دکھا کر چپ کروایا مطلب۔۔۔بات کچھ تو گڑ بڑ ہے جو چھپاتے ہیں۔۔“عذبہ بنا رکے بولتی جا رہی تھی،رائی من جو اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا اب اپنی بات کا اثر دیکھ لیتا تو خوشی سے پاگل ہو جاتا،عذبہ اس شیطان کو جانتی نا تھی اس لیے اس کی باتوں کو مان گ ئی ی۔

”خدا کیلیے عذبہ اب تو ہوش میں آجاؤ لڑکی۔۔تم دارام بھائی ی کو وہاں شرمندہ کرواتی پھر رہی ہو۔۔“

عجوہ نے بے بسی سے اس کا پر جوش چہرہ دیکھا جس میں کوئی ی چینج نہیں آیا تھا سوائے ایک بات کے اب وہ دارام کی بہت سے زیادہ عادی ہو چکی تھی۔

”شرمندہ نہیں کروا رہی پیا،رائی من کو میری باتیں یونیک لگتی ہیں۔۔وہ میرے ساتھ اینیمیز بھی ڈسکس کرتا ہے۔ڈویونو اس نے اور میں نے مل کر دارام کو(سیر اف آف دی اینڈ)دکھائے،رائی من کہتا ہے وہاں جو میکا ہے وہ رائی من ہے اور یو ایڈم شا ہے،میکا کو ابھی کرُل چاہئی یے،دارام اتنے تنگ ہوئے تھے اللہ اللہ ان کے کزن رائی بہت جولی ہیں اور دارام کو تنگ کرتا ہے۔۔“عذبہ بتا رہی تھی اس

کے چہرے پر خوشی تھی اتنی توجہ اور وقت دئی یے جانے پر اس کے رنگ ہی الگ تھے عجوہ نے دل سے خوشیوں کی دعا دی اسے۔۔

''دارام بھائی ی کہاں ہیں اس وقت ؟'' عجوہ نے اس کی بے تکی باتوں کو بریک لگا کر پوچھا۔

''وہ۔۔پتا نہیں۔۔'' عذبہ نے چونک کر یہاں وہاں دیکھا پھر کچھ سوچ میں ڈوبی۔

''پیا۔۔رائی من بی کہتا ہے ایڈی کے دل میں پہلی محبت اب بھی کہیں دفن ہے اور اگر مجھے دارام پورے چاہئی یں تو مجھے انہیں صوفی سے دور کرنا ہو گا۔۔'' عذبہ کے چہرے پر سوچ اور فکر کے سائے لہرائے۔۔وہ پل پل میں موڈ اور تاثرات بدلنے میں اتنی تیز تھی کہ اگلا بندہ بھی بوکھلا جاتا تھا۔

''صوفی کون ؟اور وہ کہاں سے آئی ی ؟'' عجوہ نے ن ئی ے نام پر ٹھٹک کر اسے دیکھا۔

''ہم یہاں فام ہاؤ س آئے تھے کل۔۔۔وہ یہاں ہوتی ہے ان کی پرانی فرینڈ۔۔بیلا نے بھی اس کا زکر کیا تھا اور دارام بھی غائی ب ہیں صبح سے۔۔پیا۔۔'' وہ بولتے بولتے ہی آنسوؤں سے آنکھیں بھگو بیٹھی تھی، عجوہ کو اس ''ایٹ آٹائی م آل ان ون ایمو شنل جذبہ'' پر غصہ آنے لگا حد ہے دماغ گھما کر رکھ دیا تھا اس کا۔۔

ابھی وہ اس کی خوشی دیکھ رہی تھی کہ وہ جوش میں بھر گ ئی ی پھر فکر پریشانی کو لیے اب رونے کے قریب پہنچ گ ئی ی تھی۔

''جذبہ چپ۔۔'' عجوہ چِڑ کر اپنی نقاہت بھری آواز میں اسے ٹوک گ ئی ی۔

''گھر کیسا ہے یہ والا، وہ تو دکھاؤ مجھے ہمیشہ سے کنٹریسائی ڈ کے جو ہاؤ سنگ سکیم ہوتی اٹریکٹ کرتی ہے۔۔'' عجوہ نے اس کی توجہ بانٹنے کے لیے سوال کیا اور آنکھوں اچھی خاصی اشتیاق کی چمک بھری۔

''اوہ۔۔ یہ اووففف۔۔۔ پیاو وڈ ہاؤ س ہے اتنا بڑا اور پیارا یہ دیکھیں۔۔'' عذبہ بھیگتی آنکھوں سے ہی پر جوش آواز میں بولتی موبائی ل گھما کر گھر کا ایک ایک حصہ تفصیلی دکھانے لگی۔

''آپ کو تو پتا ہے مجھے وو ڈ ہاؤ سز کتنا اپیل کرتے ہیں، یہ پورے کا پورا وو ڈ سے بنا ہے فرش بھی، کوئی ی قالین کی ضرورت نہیں۔

بڑی بڑی گلاس ونڈ واور وُوڈ۔۔

لیٹ می شو یو مائے روم۔۔'' وہ دارام کا کمرہ دکھانے کے لیے سیڑھیاں چڑھتی اوپر پہنچی۔

روم دکھاتے ہوئے اس کی نظر ونڈو کے دوسری طرف کچھ دور ہاؤ س فیلڈ میں گھوڑوں کے اصطبل میں کھڑے دارام پر پڑی۔

وہ چمکتی آنکھوں سے چشمہ ٹھیک کرتی مزید ونڈو کے قریب ہوئی ی، اس کے سنہری بال ہوا کی وجہ سے ماتھے پر بکھر رہے تھے اور ایک سنہری دراز قد لمبے بالوں والے گھوڑے کی پیٹھ تھپکتا مسکرا کر بول رہا تھا۔

''کہاں گم ہو گ ئی ی ہو عذبہ ؟'' عجوہ نے اسے پکارا تو وہ چونک گ ئی ی پیچھے ہٹتے ہوئے پوزیشن بدلی تو سامنے اصطبل کے ایک پلر کے پیچھے کھڑی لڑکی نظر آئی ی جس کا رخ دارام کی طرف تھا گندمی سی رنگت اور قبول صورت سی بلونڈ لڑکی۔

''پیا۔۔صوفیہ۔۔۔دارام اس وقت صوفی کے ساتھ۔۔'' عذبہ کی آنکھیں صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں اور ہکلا کر بولی۔

''عذبہ میری بات سنو۔۔وہ وہاں بیس سال رہے، ان کے ارد گرد پرانے جان پہچان والے لوگ وہاں ملیں گے انہیں اور ہائے ہیلو بھی کرنا پڑے گا، انہوں نے بیلا جیسی حسین، مشہور کزن جو بیوی بھی تھی اسے بھی تمہارے لیے چھوڑا تو اب یقین رکھ لو تمہارے لیے ان کا دماغ خراب ہو چکا ہے تو اب ان میں ہمت بھی نہیں رہی کسی اور طرف نظر اٹھائی یں۔۔'' عجوہ نے ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کیے، اس کی اپنی طبیعت ابھی کچھ سنبھلی نہیں تھی تبھی سر چکرانے لگا۔۔

''پیا میں یہاں کب سے اکیلی ہوں اور وہ صوفی یا کسی بھی ایک وائی ی زی کے پاس ہیں۔۔انہوں نے مجھ سے پرامس کیا تھا بہت ضروری کام کے علاوہ مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جائی یں گے کہیں۔۔اور اب۔۔'' اس کی بات پر عجوہ کا منہ کھل گیا، وہ عذبہ تھی دارام پر شک کر بھی نہیں سکتی تھی مگر دارام اس کا وقت کسی اور کو کیوں دے؟ یہ بھی تو اسکی برداشت سے باہر تھا۔۔

''اچھا میں ریسٹ کرتی ہوں عذبہ۔۔ تم ان سے حساب لے لینا۔۔'' عجوہ نے گہرا سانس بھر کر کال کاٹی اور موبائی ل ساتھ رکھ کر آنکھیں بند کیے خاموش لیٹی تھی جب اس کی تپتی پیشانی پر نرم مہربان لمس آن ٹھہرا۔

''تمہیں ٹمپریچر ہو رہا ہے بہت۔۔'' عجوہ اس کی پریشان آواز پر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی رماب نے ابرو چڑھا کر مسکراہٹ دیکھی۔

''شکریہ میری زندگی، مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے۔'' رماب نے اس کی جلتی پیشانی پر لب رکھے تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

''تمہارے تعویذ کام کر گ ئی ے'' وہ شرارت سے مزید بولا تو اس کا موڈ آف ہو گیا۔

''آپ کی منتیں اور رونے دھونے کا انعام ہے سب'' اس نے بھی دوبدو جواب دیا۔

''بس کر جاؤ ہر وقت لڑائی ی کے لیے تیار۔۔ اور ابھی ریسٹ کرو دماغ کو ٹھنڈا رکھو پھر ہم نے اپنی گڑیا کا نام بھی ڈیسائی ڈ کرنا ہے'' رماب نے صلح کے لیے ہاتھ کھڑے کر دئی یے۔

اور نرمی سے بولتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا وہ بھی سکون سے مسکراتی سونے لگی، ان کی زندگی جیسے مکمل سی ہو گ ئی ی تھی اس ننھے وجود کی آمد نے دل میں الگ سُر بکھیرے تھے۔

وہ ہر جگہ گھومی تھی اور سب خواہشیں پوری کر کے دیکھ لیں مگر جس سکون کی تلاش میں در بدر ہوئی ی وہ تو کہیں نہیں تھا۔

''محبت نہیں ملی تو محبت دے کر دیکھ لو، کوئی ی ایسا جو تمہیں بے پناہ چاہتا ہو، جس کے ہر راستے کا اختتام تم ہو۔۔یقین کرو محبت کرنے سے زیادہ عورت کو محبت پانے میں سکون ملتا ہے۔۔''اسے ایک دوست نے مخلصی سے مشورہ دیا، سمجایا تو اس کا دماغ اس ایک انسان پر جا ٹکا۔

''لالی یار کبھی کسی کے لیے وہ فیل نہیں کیا جو تمہارے لیے کرتا ہوں۔جہاں جاتا ہوں جس کے ساتھ ہوتا ہوں تمہارا خیال آتا ہے۔۔

او۔کے لالی جیسا کہو گی کرونگا مگر یاد رکھنا صرف تمہارے لیے ہر عذاب مول لیتا ہوں۔''اسے سفیر کی باتیں یاد آئی یں۔۔

وہ لائی لہ تھی حسین طرحدار اور نزاکتوں سے بھری۔۔ویسے تو چاہنے والے بہت تھے مگر اسے اس سنہری شہزادے کی تمنا نے پاگل کر دیا تھا اب وقت اور چاہنے والے ہاتھ سے نکلے تو سفیر کی محبت یاد آئی ی۔

وہ اپنی در بدری کا اختتام کیے اس کے پاس پہنچی، اس نے سنا تھا کہ اس کا بزنس ختم ہو چکا تھا اور وہ معمولی جاب کر رہا تھا۔

اسے پرواہ نہیں ہوئی ی اپنے ماں باپ کے بزنس کی اکلوتی وارث تھی سب سفیر کو سونپ کر اسے خرید لے گی تو محبت بھی ہو گی سکون بھی زندگی اپنی ڈگر پر آجائے گی۔

''سفیر بدل گیا ہے لالی۔۔ جاب سے آتا ہے تو کمرے میں بند ہو جاتا ہے، ہر وقت سیل کی سکرین پر نظر رکھے جانے کیا ایسا سکون دیتا پیغام ہے جو پڑھتا رہتا ہے۔۔'' چچی نے اسے پوچھنے پر دلگرفتگی سے بتایا تو وہ اس کے کمرے میں پہنچی، شاید وہ لالی کے میسجز اور تصاویر اب بھی دیکھتا ہو گا۔

وہ اپنی سوچ پر مسکرائی ی مگر ہیلو کرنے پر سرخ خالی نظروں دیکھتے سفیر پر اسے کسی اجنبی کا گمان ہونے لگا۔ چچی کے مطابق اس وقت بھی ہاتھ میں موبائی ل دبا تھا۔

اس نے موبائی ل لیا تو وہ یوں بیٹھا رہا جیسے بے جان بت ہو، لائی لہ نے سکرین پر دیکھا۔

''میں چاہتی ہوں تم میری آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ لو اور جب تم اس میں چھپی محرومیاں پڑھو تو تمہاری آنکھوں سے چند آنسو ایسے نکلیں جن میں میرے درد کا رنگ ہو، جن میں پچھتاوا ہو کہ تم نے مجھے تنہائی یوں کے درد سے پہلے کیا کیا انعام دئی یے۔

میں چاہتی ہوں تم میرے لبوں پر سسکتی حسرتوں کو سمجھ لو اور جب ان میں تمہیں میری زندگی بھر کی خوشیاں تڑپتی نظر آئی یں تو تمہارے دل میں ایک ٹیس اٹھے جو تمہارے وجود کو زندگی بھر کے احساسِ ندامت سے آگاہی دے۔۔

تم اس روز، اس پل جان لو گے میں نے سب سہا تھا تمہاری محبت میں اور میں اب بھی خاموش ہوں مگر محبت کہیں کھو گ ئی ی ہے۔۔

میرا دل خالی ہے اور وجود میں سناٹے بھر آئے ہیں۔۔

میں وہی ہوں مگر میں بدل چکی ہوں۔۔۔"

لائی لہ کی ساکت نظریں سکرین پر جمی تحریر کو دیکھ رہی تھیں جب سفیر کی نہایت دھیمی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ی۔

"ہانی کا آخری میسج ہے، بس اس کا یہی ایک تحفہ ہے میرے پاس، اسے اس کے بھائی ی نے دب ئی ی بھیج دیا ہے اور میں یہاں اس کی خواہش پر ویسی زندگی گزارے جا رہا ہوں۔۔

تم چلی جاؤ لائی لہ اب تمہاری یہاں کوئی ی جگہ نہیں اب نا محبت ہے نا سفیر ہے، اب بس سزا ہے اور ہانی کی یاد۔۔۔" وہ بولتے بولتے سسک اٹھا اسے اُس محبت نے مار دیا تھا جو کبھی اسکی پناہ میں تھی مگر وہ انجان تھا آج آگاہی ملی تو وہ دور ہو چکی تھی۔

لائی لہ کے ہاتھ سے سیل چھوٹ گیا وہ آخری محبت جو کبھی صرف اس کی تھی آج وہاں اس کے نام پر دھول جم گ ئی ی تھی سفیر موبائی ل اٹھائے اس کی سکرین صاف کرتا ہانی کا میسج دیکھ رہا تھا پاگلوں کی طرح۔۔

اور وہ کھڑی اس کی بے تابی دیکھ رہی تھی۔

☜ محبت آگاہی ہے رسوائی ی کی۔۔۔

وہ مسلسل گھورتی آنکھوں سے دارام کو دیکھتی لگاتار میسج بھیجنے لگی نظریں اسی پر جمی تھی، وہ بات کرتے کرتے چونک کر ایکسکیوز کرتا سیل چیک کرنے لگا۔

وہ بلا رہی تھی اور بنا رکے پکار رہی تھی۔

وہ معذرت کرتا انہی قدموں پر پلٹ کر گھر کی طرف آنے لگا تو عذبہ میں تفاخر سا بھر آیا آج بھی وہ اس کی پکار پر پہلی فرصت میں اس کے پاس آتا تھا اور اس سے بڑھ کر بھلا کیا خوش نصیبی ہو سکتی تھی۔

گھر میں اس کے بھاری ہارس رائی ڈنگ شوز کی آواز پر اس کی مسکراہٹ سمٹی اور چہرے پر سنجیدگی اور ناراضگی نے جگہ لے لی۔

''عذبہ۔۔اٹھ گ ئی یں۔۔؟'' کمرے میں آتے ہی وہ محبت سے پکار رہا تھا جبکہ وہ جواب دینے کی بجائے اسے ناراضگی سے دیکھنے لگی۔

''مجھے کسی نے کہا تھا کہ اس کا سارا وقت میرے لیے ہے، اور پھر مجھے گھر میں اکیلا چھوڑ کر پرانی دوستوں سے باتیں کی جا رہی تھیں۔'' وہ خفگی سے بولتی اسے ہنسنے پر مجبور کر گ ئی ی، اس کا بھرپور توجہ کے بعد مزید توجہ کے لیے گلہ کرنا ہمیشہ دارام کو اچھا لگتا تھا وہ اسے پاس رکھنے سے نہیں تھکتا تھا اور وہ اس کے دئی یے سارے وقت میں بھی کمی محسوس کرتی تھی۔

دیوانگی تھی، دوطرفہ تھی اور بے حد وحساب تھی، محبت ایسی ہی ہو تو پھر سب کو ملے اور ساری زندگی کے لیے ملے۔۔۔

''تم سوگ ئی ی تھیں تو میں باہر چلا گیا، وہاں جانوروں کی رکھوالی کرنے والی مسز لورا ملیں اور انہوں نے بتایا اپنی بیٹی کا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے، مجھے لگا تم سو رہی ہو ابھی بھی اسی لیے۔۔'' وہ نرمی سے بتاتا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

''تو آپ نے سمجھا میں سو رہی ہوں اس لیے مسز لورا کی بیٹی کو بلوالیا'' عذبہ نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے آنکھیں دکھائی یں۔

''نہیں وہ شاید میرے آنے کا سن کر خود آگ ئی ی تھی وہ چاہتی ہے ہم اس کی شادی اٹینڈ کر کے جائی یں واپس۔۔'' دارام نے عذبہ کا بار بار پھسلتا چشمہ اتار کر ٹیبل پر رکھا جو اسے ہمیشہ ہی تنگ کرتا تھا۔

''میرے گلاسز مت اتارا کریں، مجھے کچھ سہی سے نظر نہیں آتا۔۔'' عذبہ اسکی ہمیشہ والی حرکت پر جھنجھلا کر ٹیبل پر ہاتھ مارنے لگی جب دارام نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھ دئی یے۔

''تمہیں کیا دیکھنا ہے اب؟ بس میں ہوں اور تم اور میری شکل تو تمہیں اچھے سے یاد ہے ناں؟'' وہ مسکرا کر اس کے گرد بازو پھیلائے اسے اپنے قریب تر کر گیا۔

''دارام آپ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں، یہاں لا کر اکیلا چھوڑ کر باہر چلے جاتے ہیں ہاں ٹھیک ہے میری آنکھ لگ گ ئی ی تھی، مگر شام کے وقت کون سوتا ہے؟ میں بھی کب کی جاگ چکی تھی اور اتنی بور اور

اداس ہو رہی تھی اتنا ہرٹ ہو رہی تھی کہ آپ یوں مجھے۔۔۔" عذبہ کا نان سٹاپ شکوہ ریکارڈ شروع ہو چکا تھا دارام ہنسی دبائے سنتا رہا۔

بس یہی باتیں اسی طرح اس کی توجہ کے لیے اسی سے لڑنا اور یوں بلا تکان بولنا، یہی تو چاہئے یے تھا دارام کو، جو مل رہا تھا۔

"ایم سوری۔۔" وہ اس کی سو باتوں کے جواب میں یہی جواب دیتا اسے اپنی شرمندگی ظاہر کرتا رہا۔

عذبہ نے دل کا غبار دھل جانے پر گہرا سانس بھر کر منہ پھلائے اسے دیکھا۔

"مجھے پتا ہے میں بولتی ہوں اور آپ دل میں پناہ مانگتے ہیں" ایک نیا گلہ سیکھ لیا۔

"اَسْتَغْفِرُاللہ۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔" وہ اس ن ئی ی افتاد پر بوکھلا ہی تو گیا تھا۔

عذبہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے دھندلی ہوتی آنکھیں سکیڑ کر بغور اسے دیکھنے لگی کیا وہ واقعی شرمندہ تھا؟ یا پھر اس پر ہنسنے کے لیے گلا سڑا تار دیتا ہے۔

دارام نے جھک کر اس کے گال چوم لیے تو وہ سٹپٹا کر پیچھے ہونے لگی مگر دارام نے گرفت مضبوط کیے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"نا کوئی ی پناہ مانگتا ہوں نا ہی تھکا ہوں تم سے، تم تو میرا وہ جنون ہو جو شدت پکڑتا جا رہا ہے کم نہیں ہو رہا، تمہیں میرے ساتھ کی جتنی لالچ ہے ناں اس سے کہیں زیادہ مجھے تمہارے وجود کی عادت ہو چکی

ہے،اس لیے اپنے دل میں ایسی ویسی باتیں مت لایا کرو عذبہ" اسے خود میں سمیٹے اس کے بالوں میں منہ چھپاتا وہ بھاری نرم آواز میں بولتا عذبہ کو ریلیکس کرنا چاہ رہا تھا۔

جو اسکی توجہ پر، اسکی قربت پر شرمائی ہوئی سی اس کے سینے میں منہ چھپائے مسکراتی سن رہی تھی۔

اسے بھلا کہنے یا بتانے کی ضرورت تھی کہ وہ دارام کی عادی ہو رہی ہے اس کے پیار کی اور نرمی بھرے لمس کی۔۔ عذبہ کا لڑنا اور گلہ کرنا سب بیان کر دیتا تھا اور عادت محبت سے زیادہ جنونی احساس ہوتا ہے۔

وہ سب بھلائے اسے رماب کی بیٹی اس کی باتیں اپنی فیلنگز اور بے تابیاں بتا رہی تھی۔۔۔

اور وہ اسے اپنے گھیرے میں لیے اس کے چہرے کو تکتا جا رہا تھا عذبہ کی آنکھوں کی نمی جو اس کی آنکھوں میں ہر پل رہتی تھی اور وہ گلابی پن، اس نے جھک کر نرمی سے اس کی آنکھوں کو چھو لیا۔

زندگی کے یہ رنگ اس کے لیے انوکھے تھے مگر عزیز تھے، یہ رشتہ اور یہ تعلق، یہ خالص پن اور اپنائیت ان چیزوں کا دارام نے ہمیشہ خواب دیکھا تھا وہ اپنی قسمت سے اتنا مایوس ہو چکا تھا کہ اس سب کی چاہ تک نہیں کی تھی وہ تو عذبہ کی محبت بھی دل میں دفن کر دینے کو تیار تھا اس بات پر آج تک اس کے دل میں عذبہ کے لیے تشکر تھا کہ اس نے نکاح کے لیے دارام کو چن لیا تھا اسی کی وجہ سے آج وہ اس کی زندگی کا سکون بن کر اس کے سامنے موجود تھی، اس نے بدستور بولتی عذبہ کو دیکھ کر دل سے خدا کا شکر ادا کیا تھا ورنہ اس کے نادان دل نے تو اتنی پیاری زندگی سے منہ موڑ لینے کی ٹھان لی تھی مگر شکر خدا کا جس نے اس کا نصیب اتنا پیارا لکھا تھا۔

❤❤❤❤❤❤The End❤❤❤❤❤❤❤